کتابِ عظیم

قرآنی آیات موضوعات کی ترتیب میں

جلدِ دوم

مرتب:

مشتاق احمد خان

ڈسٹری بیوٹر

دوست ایسوسی ایٹس

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ بک سیلرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: 7122981

قرآن مرکز ◎ پوسٹ بکس ۱۲۷۸ ◎ اسلام آباد

نامِ کتاب ـــــ کتابِ عظیم (جلد دوم)
ترتیب و تدوین ـــــ مشتاق احمد خان
ناشر ـــــ قرآن مرکز، پوسٹ بکس ۱۲۷۸، اسلام آباد
اشاعتِ اوّل ـــــ جولائی ۱۹۹۳ء
تعداد ـــــ ایک ہزار (۱۰۰۰)
مطبوعہ ـــــ ایس۔ٹی پرنٹرز، راولپنڈی
کتابت ـــــ خالد یوسفی، محمد علی زاہد، یونس حسرت
پیسٹنگ ـــــ غضنفر علی قریشی، ضیاء اللہ

دورانِ اشاعت کیٹلاگ سازی
اساسی اندراج عنوان کے تحت

کتابِ عظیم : قرآنی آیات موضوعات کی ترتیب میں
جلد دوم

۱۔ قرآن۔تبویب ۲۔ قرآن۔ فہارس آیات و اشاریے

ا۔ مشتاق احمد خان

DDC No.297.1223 ISBN 969-8155-01-5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

کتابِ عظیم میں موضوعات کی ترتیب اِس انداز سے دی گئی ہے کہ درجہ بدرجہ تمام اہم حقائق قرآن کی روشنی میں سامنے آتے جائیں۔ لہٰذا:

پہلی جلد کا آغاز اللہ کے عظیم موضوع سے ہُوا۔ دنیا میں تقریباً سبھی لوگ اللہ کی ہستی کو مانتے تو ہیں لیکن اللہ کے متعلق ان کا تصور اپنی اپنی ذہنی سطح کے مطابق الگ الگ ہے۔ کتابِ عظیم میں اللہ کا وہ تصور سامنے آتا ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دیا اور جو دیگر تمام تصورات سے علیحدہ اور منفرد ہے۔

اس کے علاوہ اس جلد میں کائنات، ملائکہ، شیطان، جن اور انسان جیسے اہم موضوعات آئے، نیز دین اور مذہب میں جو فرق اور بُعد ہے وہ بھی واضح ہُوا۔ پھر حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کے انبیاءِ کرامؑ میں سے بعض کا ذکرِ جلیلہ آیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ ان انبیاءِ کرامؑ نے معاشرے میں کیسا انقلاب برپا کیا۔ اِس جلد میں ان مفاد پرست گروہوں کا ذکر بھی آیا ہے جنھیں قرآنِ کریم نے الطاغوت، الملاء اور المُترفین کا نام دیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طریقے سے یہ ابلیسی گروہ ابتدا ہی سے انسانی معاشرے کا استحصال کرتے اور ظلم ڈھاتے رہے ہیں۔

دوسری جلد کا آغاز قرآنِ حکیم کے نہایت اہم موضوع "وحدتِ انسانیت" سے کیا گیا ہے۔ پھر اسلام، قرآن اور نبیِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ جیسے عظیم موضوعات اِس جلد میں آگئے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کا اہم ترین موضوع "نظامِ خداوندی" بھی اِس جلد میں شامل ہُوا جسے آپ "اُمّ الکتاب" کہہ سکتے ہیں۔ اسی جلد میں ایمان، کفر، شرک اور منافقت وغیرہ جیسے اہم موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

تیسری جلد بھی جلد آنے والی ہے جس میں روزمرہ زندگی سے متعلق اہم ترین موضوعات آپ کے سامنے آئیں گے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

قرآن فہمی کے بعض بنیادی نکات

مُحکمات و مُتشابہات

قرآن کریم نے اپنی آیات کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے ایک آیاتِ مُحکمات اور دُوسری آیاتِ متشابہات محکمات وہ آیات ہیں جن کا تعلق قرآنی احکام و قوانین سے ہے اور متشابہات وُہ آیات ہیں جن میں حقائق کو تشبیہات کے ذریعے سمجھایا گیا ہے اور یہ بڑا اہم نکتہ ہے جسے اچھی طرح سے سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔ سورۂ آل عمران میں ہے :

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۳/۷

"اللہ نے تم پر یہ کتاب نازل کی جس میں ایک قسم تو ایسی آیات کی ہے جو "محکم" ہیں ان آیات کو "اُمّ الکتاب" کہا جائے گا یعنی کتاب کی اصل و بنیاد اور دوسری قسم "متشابہات" کی ہے جن میں حقائق کو تشبیہات کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے۔ سو جن لوگوں کے ذہنوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنہ پیدا کرنے کے لیے ہمیشہ متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم یا اللہ جانتا ہے یا وہ لوگ جانتے ہیں جو علم میں پختہ ہوتے ہیں وُہ کہتے ہیں کہ ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے دراصل حقائق کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو عقل و بصیرت والے ہیں۔"

محکمات مُحکَمٌ کے معنی ہیں اپنی جگہ قائم اٹل، صاف صاف فیصلہ کرنے والا، مستحکم۔ ان معانی کے اعتبار سے محکمات کے اوّلین معنے ہوں گے ایسی آیات جن کے الفاظ سے وُہی مفہوم ہو جو ان الفاظ کے معنی ہیں۔ مثلاً نکاح کے ضمن میں ارشاد ہے حُرِّمَتْ

عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ ۴/۲۳ "تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں"۔ اس میں اُمّ کے معنی ماں کے ہیں یعنی وہ عورت جس کے بطن سے کوئی پیدا ہو لیکن آیت ۳/۷ میں جو اُمُّ الکِتٰب کے الفاظ آئے ہیں تو اس میں اُمّ کے معنی اس قسم کی ماں نہیں اس میں اُمّ کا لفظ استعارۃً استعمال ہوا ہے اور اس سے مفہوم ہے "اصل وبنیاد" یہ اس لفظ کی تاویل ہے۔

قرآن کریم میں انسانی رہنمائی کے لیے قوانین وضوابط دیئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان احکام و قوانین کے الفاظ ایسے ہونے چاہئیں جن کا مطلب ان الفاظ سے محکم طور پر متعین ہوجاتا ہو جیسا کہ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ کی مثال میں بتایا گیا ہے اس قسم کی آیات مُحکمات ہیں۔

متشابہات

تَشَابَهَ کے معنی ہیں دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک دوسرے سے اس طرح ملتا جلتا اور مشابہ ہونا کہ ان میں التباس ہونے لگے اور امتیاز مشکل ہوجائے شَبَّهَهٗ اِيَّاهُ کے معنی ہیں اس نے فلاں چیز کو فلاں چیز کی مثل بنا دیا دونوں کو ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوا بنا دیا تَشْبِيْهٌ کے معنی ہیں کسی چیز کو اس سے ملتی جلتی ہوئی چیز سے مثال دے کر بیان کرنا۔

قرآن کریم میں ایسے حقائق کا بھی ذکر ہے جن کا تعلق اس عالم سے ہے جو ہماری سرحد ادراک سے باہر ہیں۔ مثلاً اللہ کی ذات، مرنے کے بعد کی زندگی اور اس میں اعمال کے نتائج، وہاں کی جنت اور جہنم یا انسانی زندگی کا منتہیٰ اور مآل وغیرہ۔ ظاہر ہے اس قسم کے مجرد حقائق کو جب بھی بیان کیا جائے گا تو تشبیہ و استعارہ اور تمثیلات کے رنگ میں بیان کیا جائے گا۔ مثلاً اللہ کے متعلق کہا گیا ہے ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۷/۵۴ "وہ عرش پر مستوی ہوگیا"۔ اور كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ۱۱/۷ "اس کا عرش پانی پر ہے" ظاہر ہے کہ ان آیات میں عَرْشُهٗ سے مراد لکڑی یا کسی اور چیز کا بنا ہوا تخت مراد نہیں اور نہ ہی مَآءِ سے مراد پانی ہے یہ بیان تمثیلی یا تشبیہی ہے یعنی ان حقائق کو تشبیہ اور مثال کے ذریعے بیان کیا گیا ہے لہٰذا یہ آیات متشابہات ہیں۔ ایسی آیات جن میں حقائق کو تشبیہ کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ جو حقائق ہمارے عالم محسوسات سے باہر کے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے یعنی ان کی تاوِیل (WHAT THEY ACTUALLY ARE) کا سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں البتہ جس قسم کی مثالوں سے انہیں سمجھایا گیا ہے ان پر غور فکر کرنے سے ہم ان کے متعلق کچھ ایسا اندازہ اپنے ذہن میں لگا سکتے ہیں جو اس حقیقت کا مفہوم سمجھا دے مثلاً لفظ عَرْش سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس کا مفہوم قوت و اقتدار ہے یا كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ میں مَآء سے مراد زندگی کا سرچشمہ ہے کیوں کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۲۱/۳۰ "ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے بنایا"۔ لیکن ہم اس بات کی کنہ و حقیقت کو نہیں پا سکتے کہ اللہ اپنے کنٹرول

کو کس طرح عمل میں لاتا ہے یا اس نے حیات (LIFE) کو کس طرح پیدا کیا۔ ان حقائق کے متعلق ہمارا علم بہت محدود ہے۔

اس قسم کی آیات کے متعلق دو قسم کی ذہنیتوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پیش نظر فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یعنی لوگوں کو زندگی کے بنیادی حقائق اور عملی نتائج سے دور ہٹا کر محض نظری تصورات میں الجھا دینا اور اس طرح ان کی قوتوں کو تخریبی راستوں میں ضائع کرتے چلے جانا۔ یہ لوگ ان ماوراء العقل حقائق کی کنہ و حقیقت اور کیفیت دریافت کرنے کے لیے نظری موشگافیاں اور تصوراتی نکتہ آفرینیاں کرتے رہتے ہیں اور اسے بلند تر سطح کا علم قرار دیتے ہیں یہ زمین کے ہنگاموں کو پست معاملات قرار دیکر ہمیشہ آسمان کی باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔ قرآن کریم اسے فتنہ قرار دیتا ہے کیوں کہ یہ انسان کو عملی زندگی سے بیگانہ بنا دیتے ہیں۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جنہیں قرآن کریم رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ اور اُولِی الْاَلْبَاب کہہ کر پکارتا ہے یعنی وہ جو عقل و فکر سے کام لے کر علم میں پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور علم کی رو سے مختلف تجربات اور تحقیقات کے بعد ان حقائق کو علمی بنیادوں پر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

متشابہات میں ایسے حقائق بھی شامل ہیں جنہیں اس قسم کے ملتے جلتے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے جن کا مفہوم ہر کوئی اپنی علمی سطح کے مطابق یا ہر زمانہ کا انسان اپنے زمانہ کی علمی سطح کے مطابق سمجھ سکتا ہے یہ ظاہر ہے کہ قرآن کریم ہر سطح کے انسانوں کے لیے رہنمائی کا ضابطہ ہے اور ہر زمانہ کے انسانوں کے لیے بھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی زمانہ میں مختلف انسان مختلف علمی اور عقلی سطح رکھتے ہیں۔ اگر قرآن کریم کسی ایک زمانہ یا ایک علمی سطح کے انسانوں کو سامنے رکھ کر ہی اپنے حقائق بیان کرتا تو نہ وہ عالمگیر ہو سکتا تھا نہ ابدی، وہ صرف کسی ایک زمانہ یا ایک علمی سطح کے لوگوں کے لیے ہی مفید ہوتا اور باقی انسانوں یا بعد کی نسلوں کے لیے بے کار ہوتا۔

اس قسم کی کتاب کے لیے ضروری تھا کہ وہ ان حقائق کو ایسے ملتے جلتے الفاظ میں بیان کرے جن میں کافی وسعت اور لچک ہو تاکہ ہر سطح کا انسان اس سے فائدہ اٹھا سکے حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کا اس قسم کا انتخاب بھی قرآن کریم کا وہ خاصہ ہے جو اعجاز کا مرتبہ رکھتا ہے ان الفاظ میں یہ خصوصیت رکھی گئی ہے کہ یہ حقیقت کو اس کے صحیح مقام پر بھی رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے اندر ایسی لچک رکھتے ہیں کہ اس سے ہر انسان اپنی اپنی سطح علم و عقل کے مطابق مستفید ہو سکتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اجرام فلکی کے متعلق ہے کہ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۳۶/۴۰ "تمام اجرام فلکی اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں" اور سورج کے متعلق ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۳۶/۳۸ "اور سورج اپنے مستقر کی طرف چلا جا رہا ہے"۔ ظاہر ہے کہ جب تک علم فلکیات کے متعلق جدید سائنسی تحقیقات سامنے نہیں آئی تھیں کسی کے ذہن

میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ سورج اپنے پورے نظام کے ساتھ کسی مستقر کی طرف بھی بڑھ رہا ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کی یہ آیات متشابہات میں شامل تھیں اور اب جب کہ سائنسی انکشافات ہوئے تو یہ آیات محکمات کے زمرہ میں آگئیں بہرحال اب بھی یہ آیات ایک خاص علمی سطح کے لوگوں کے لیے ہی محکمات کا درجہ رکھتی ہیں ان سے نیچے کی سطح والوں کے لیے یہ متشابہات ہی میں داخل ہیں۔

لہٰذا جب تک یہ آیات متشابہات کے زمرہ میں تھیں تو ان کی حقیقت یا تاویل[2] کا علم صرف اللہ کو تھا۔ اور جب یہ محکمات کے زمرہ میں آگئیں تو ان کی حقیقت "رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ" پر بھی منکشف ہوگئی اسی بنا پر قرآن کریم کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کے نازل کرنے والا اللہ وہ ہے جو کائنات کی پستیوں بلندیوں کے اسرار سے واقف ہے $\frac{25}{6}$ اور اس سے کچھ آیات بعد ہے کہ اگر ان امور کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہو تو فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا $\frac{25}{59}$ "ان سے پوچھو جو ان اسرار سے واقف ہیں"۔ جب تک انسانی علم ان حقائق کی بلندیوں تک نہیں پہنچا ان کا واقف صرف اللہ ہوتا ہے اور جب انسانی علم ان بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے تو ان حقائق کے ماہرین بھی اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے مطابق ان کے خبیر ہو جاتے ہیں۔

بہرحال قرآنی آیات خواہ محکمات ہوں یا متشابہات اپنی جگہ پر یکسر مستحکم ہیں۔ قرآن کا ایک ایک لفظ ہمالہ پہاڑ سے بڑھ کر اپنی جگہ پر محکم ہے۔ یہ کتاب مستقل اقدار کی حامل ہے۔ اس کے حقائق غیر متبدل اور اس کے اصول تغیر نا آشنا ہیں۔ جن حقائق کو تمثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے ان کی بھی حقیقت غیر متبدل محکم ہے۔ لہٰذا اس نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم کی تمام آیات محکمات[2] کا درجہ رکھتی ہیں۔

بے یقینی کی وبا اور قرآنی احکام و قوانین کی محکمیت

اللہ نے ہمیں ایک نہایت ہی انقلابی قسم کا دین یا نظامِ حیات دیا تھا جس سے ہمیں دُنیا میں سرفرازیاں اور سربلندیاں حاصل ہُوئیں ۔ پھر ہم نے اس زندگی ساز نظام یا دین کو ایک خود ساختہ اور بے جان مذہب میں تبدیل کر لیا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ہمارا معاشرہ صراطِ مستقیم کی پٹڑی سے اتر کر جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں ڈوب گیا اور ہر طرف ظلم و زیادتی ، لُوٹ کھسوٹ اور جھوٹ و فریب کا دَور دَورہ ہو گیا ۔ اگر ہمیں اس پستی کا ادراک ہو جاتا اور ہم احساسِ زیاں کر لیتے تو شاید واپس اللہ کے دیئے ہُوئے دین یا نظامِ حیات کی طرف لَوٹ آتے ، لیکن ہماری مذہبی پیشوائیت نے ہمیں ایسا سوچنے کی کبھی مہلت ہی نہیں دی ۔ لہٰذا اب صُورتِ حال ایسی ہے ایک طرف تو دن رات ہم اللہ ، رسُولؐ ، قرآن اور سنّت جیسے مقدس ناموں کا وِرد سُنتے ہیں اور دوسری طرف معاشرہ میں ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ اور مکروفریب کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کسی بات پر یقین ہی نہیں رہتا ۔ نتیجتاً پُورا معاشرہ غیر شعوری طور پر ایک بے یقینی ، بے اعتمادی اور منافقت میں مبتلا ہو گیا ہے ۔

بہرحال اس صورتِ حال میں بھی ایک چیز ایسی ہے جس پر ہمارا یقین پہلے سے زیادہ ہُوا ہے اور لحظہ بہ لحظہ بڑھتا رہتا ہے ، یہ ہے اللہ کے کائناتی قوانین پر یقین ۔ جیسے جیسے اِنسان کے علم میں اضافہ اور سائنس میں ترقی ہوتی ہے ۔ انسان کا یقین اللہ کے کائناتی قوانین پر پختہ سے پختہ تر ہوتا جاتا ہے ۔ اب سائنس کا کوئی فارمولا (جس کی بُنیاد اللہ کے کائناتی قوانین پر ہوتی ہے) دنیا کے کسی ایک گوشے میں دریافت ہوتا ہے تو دُوسرے لوگ پورے یقین سے اسے تسلیم کر لیتے اور اس سے مستفیض ہوتے ہیں ۔

اللہ نے کائناتی قوانین کی طرح اِنسانی راہنمائی کے لیے بھی قوانین دیے ، اپنی نازل کردہ کتابوں میں ، جو اس وقت صرف قرآنِ حکیم میں اپنی اصل حالت میں موجُود ہیں ۔ یہ قوانین بھی اللہ کے کائناتی قوانین کی طرح سائنٹفک ، اٹل اور محکم ہیں جن کی محکمیت کی شہادت خود اللہ نے اِن الفاظ میں دی ہے ۔ سُورۃ الحاقّۃ میں فرمایا :

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۡ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ٦٩/٣٨-٤٨

"اس بات پر شاہد ہیں وہ حقائق جو محسُوس شکل میں تمہارے سامنے آچکے ہیں اور وُہ بھی جو ابھی پردۂ خفا میں ہیں کہ ہمارا یہ معزز رسُولؐ جو کچھ پیش کرتا ہے یہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے اور نہ یہ کسی مذہبی پیشوا کے قیاسات ہیں کہ جنھیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے ۔ یہ تو پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کردہ قرآن ہے ۔ اگر یہ رسُولؐ اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی بات ہم سے منسوب کرتا تو ہم اس کی سخت گرفت کرتے اور اس کے ثبات و استحکام کی قوتوں کو بیکار کر کے رکھ دیتے اور کوئی ایسا نہیں ہے جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا بہرحال یہ راہنمائی تو اُن لوگوں کے لیے ہے جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں ۔"

اور سورۃ فاطر میں فرمایا:

اِسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ ۳۵/۴۳

"جو لوگ جور و استبداد کے ذریعے اور مکر کی چالیں چل کر دنیا میں ناہمواریاں اور لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتے ہیں۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں خود چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو۔ بہرحال یہ ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ کے قوانین نہ تو ٹلا کرتے ہیں اور نہ کبھی ان کا رُخ ہی تبدیل ہوتا ہوا دیکھو گے۔"

اور پھر سورۃ کہف میں ارشاد ہوا:

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ ۱۸/۵۴-۵۵

"انسانی رہنمائی کے لیے ہم نے اس قرآن میں اپنے قوانین کو پھرا پھرا کر اور مثالیں دے دے کر وضاحت سے بیان کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ اکثر معاملات میں جھگڑے نکالتا رہتا ہے۔ نظامِ خداوندی قبول کرنے میں آخر انسان کے سامنے کیا مجبوری ہے کہ وہ اس رہنمائی کو قبول کر کے اپنے پروردگار کی حفاظت میں آجائیں۔ کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو اقوامِ سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا عذاب ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے۔"

اور سورۃ بنی اسرائیل میں تاکید فرمائی:

سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۱۷/۷۷

"ہمارا قاعدہ و دستور اب بھی وہی رہے گا جو قبل ازیں بھیجے گئے رسولوں کے سلسلے میں رہا تھا اور تم کبھی بھی ہماری سنت میں تبدیلی نہیں پاؤ گے۔"

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ کے کائناتی قوانین کی طرح قرآنی قوانین کے سلسلے میں بھی اپنے ذہن کی بے یقینی اور بے اعتمادی کی کیفیت کو بدل لیں اور اس کتاب کے ایک ایک لفظ اور اس کے احکام و قوانین کو ہمالہ کی طرح اپنے مقام پر محکم اور اٹل سمجھیں۔

والسلام
مشتاق احمد خان

اسلام آباد
یکم مئی ۱۹۹۲ء

اے وہ لوگو! جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کرلیا ہے دُنیا کی ہر پسندیدہ شے یا رشتے سے زیادہ اس نظام کو عزیز رکھو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو، جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کرلیا ہے
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ	دیکھو، تم اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ بھی
اَوْلِيَآءَ	رشتۂ رفاقت استوار مت کرو
اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ	اگر وہ انسانوں کے خود ساختہ مذہبوں اور نظاموں کو پسند کریں
عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ	اللہ کے دیئے ہُوئے دین اور نظامِ حیات کے مقابلہ میں
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ	یاد رکھو، تم میں سے اگر کوئی ایسے لوگوں سے رشتۂ رفاقت استوار کرے گا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○	تو وہ اپنے آپ پر اور اپنے معاشرہ پر ظلم کرے گا
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ	لوگوں سے کہدیجئے کہ اگر تمھارے والدین اور تمھاری اولادیں
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ	تمھارے بھائی بہن اور تمھارے رفیقِ حیات اور تمھارے عزیز و اقارب
وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا	اور وہ مال و دولت جو تم کماتے ہو
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو
وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ	اور وہ مکانات جنھیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	ان میں سے کچھ بھی اگر تمھیں نظامِ خداوندی سے
وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	اور اس کے قیام و بقا کی جدّ و جہد سے زیادہ عزیز ہُوا
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ	تو پھر انتظار کرو کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے ظہورِ نتائج کا وقت ہو جائے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ	اور تم اس کے نتائج بھگتو۔ یاد رکھو، وہ لوگ اللہ کی رہنمائی سے محروم ہو جاتے ہیں
الْفٰسِقِيْنَ ○ ۲۴-۲۳/۹	جو اس کے نظام و قوانین کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں۔

نظامِ خداوندی ہی تمام نیکیوں کا منبع ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کرسکتی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ	دیکھو، تمھاری کوئی نیکی اس وقت تک اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کرسکتی
حَتّٰى تُنْفِقُوْا	جب تک کہ تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں دے نہیں دیتے
مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ	اپنی عزیز ترین اشیاء بھی
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ	اور جو کچھ تم اس طرح ربوبیتِ عامہ کے لیے دو گے
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ ۹۲/۳	اللہ کے قانونِ مکافات کو اس کا پُورا پُورا علم ہو گا۔

فہرست ابواب

فہرست عنوانات

۳۴۔ اللہ کا دیا ہُوا معاشی نظام

۴۰۔ شرک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحدتِ انسانیت

انسان کی ابتدائی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ اس کی ضروریات بہت محدود تھیں اور سامانِ زیست کی بڑی فراوانی تھی اس لیے ان میں باہمی تصادم تھا نہ تزاحم، اختلاف تھا نہ افتراق تمام انسان ایک برادری کی طرح رہتے تھے لہٰذا اس پُر آسائش پُرسکون معاشرہ کو جنّت کہا گیا۔

انسان سے کہا گیا کہ اگر تم نے انفرادی مفاد پرستیوں میں پڑکر باہمی اختلاف وافتراق شروع کر دیا تو یہ جنّتی زندگی تم سے چھن جائے گی اور تم زندگی کے بلند مقاصد تو ایک طرف سامانِ زیست کے حصول میں بھی جانکاہ مشقتوں میں پڑ جاؤ گے۔

انسان نے جب تمدنی اور اجتماعی زندگی بسر کرنا شروع کی تو اس کا آغاز خاندان اور قبیلہ سے ہوا۔ چنانچہ ایک خاندان اور خاندان سے آگے بڑھ کر ایک قبیلہ کے افراد ایک وحدت قرار پا گئے۔ جن میں وجہِ جامعیّت خون کا رشتہ یا نسبی تعلق تھا۔

پھر جب مختلف گروہوں میں باہمی مفادات کا تصادم ہوا تو ایک گروہ دوسرے گروہ کا دشمن بن گیا! اس طرح ایک قبیلہ کے افراد میں باہمی عصبیت اور دوسرے قبیلہ کے خلاف نفرت اور عداوت کے جذبات پیدا ہو گئے اور یوں انسانی وحدت مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر پارہ پارہ ہو گئی۔

دورِ حاضر میں اس کے اندر یہ اضافہ ہوا کہ اب ایک نسل کے بجائے ایک وطن کی حدود میں رہنے والے افراد کو ایک قوم قرار دے دیا جاتا ہے اور اسے قومیت یا نیشنلزم کہتے ہیں۔

قرآنِ حکیم پوری نوعِ انسان کو بلا لحاظِ نسل، زبان اور وطن ایک برادری کے افراد قرار دیتا ہے اور اس پوری انسانی برادری کے لیے ایک واحد نظریۂ حیات یا آئیڈیالوجی دیتا ہے جس کا تعلق کسی خاص قوم وطن یا فرد سے نہیں، یہ آئیڈیالوجی پوری انسانیت کے پروردگار اللہ کی طرف سے دی گئی ہے لہٰذا اس پر پوری انسانیت کا یکساں حق ہے۔

اللہ چاہتا ہے کہ اس آئیڈیالوجی کے ذریعہ سے پوری انسانیت کو پھر سے ایک واحد برادری اور واحد قوم میں تبدیل کر دیا جائے تاکہ انسانی معاشرہ پھر سے جنّت میں تبدیل ہو سکے۔

انسانی پیدائش کی ابتدا نفسِ واحدہ سے ہوئی

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ○ ۴/۱

انسانی پیدائش کی ابتدا واحد جرثومہ زندگی سے کی گئی
ازاں بعد یہ جرثومہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس سے
نر و مادہ کی تقسیم وجود میں آئی اور یوں نر و مادہ کے اختلاط
سے کرہ ارض پر کثیر آبادی پھیلا دی جو مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔

اللہ نے تمام بنی آدم کو یکساں قابلِ عزت بنایا ہے

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِيْٓ اٰدَمَ
وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ○ ۱۷/۷۰

ہم نے یکساں طور پر قابلِ عزت بنایا
تمام بنی نوع انسان کو
اور اسے خشکیوں و تریوں پر تسلط دیا
اور اپنے پاس سے خوشگوار سامانِ رزق دیا
اور اکثر مخلوقات پر فضیلت دی
نہایت ہی نمایاں فضیلت۔

ابتداءً تمام انسان ایک قوم اور ایک برادری کی حیثیت سے رہتے تھے

وَمَا كَانَ النَّاسُ
اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً
فَاخْتَلَفُوْا ○ ۱۰/۱۹

ابتداءً تمام انسان۔
ایک قوم اور ایک برادری کی حیثیت سے رہتے تھے۔
پھر انفرادی مفاد پرستیوں نے ان میں اختلافات پیدا کر دیئے

ابتدائی معاشرے میں وحدتِ انسانیت نے انسان کو سامانِ زیست کی طرف سے بے فکر کر دیا تھا

اِنَّ لَكَ اَلَّا
تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا
وَلَا تَضْحٰى ○ ۲۰/۱۱۸-۱۱۹

انسان کے ابتدائی جنتی معاشرہ میں۔
اسے نہ تو بھوک کی فکر ستاتی تھی نہ لباس کی
نہ پیاس کا خوف تھا۔
نہ موسموں کی شدت کا۔

اس معاشرے میں ہر کوئی جہاں سے چاہے کھا پی سکتا تھا

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ	انسان سے کہا گیا کہ تم باہمی رفاقت
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	اور ہم آہنگی سے اس جنتی معاشرہ میں رہو
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا	اور فراغت سے کھاؤ پیو
حَيْثُ شِئْتُمَا	جہاں سے جی چاہے
وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ○ 2/35	ورنہ ظالموں میں شمار ہونے لگو گے۔

ملائکہ نے تو انسان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا لیکن اس کے اپنے مفاد پرستانہ جذبات اس کے آڑے آگئے

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ	ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ وہ
اسْجُدُوا لِآدَمَ	انسان کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
فَسَجَدُوا	لہذا انہوں نے انسان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا
إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ ○	لیکن اس کے اپنے مفاد پرستانہ جذبات نے سرکشی کی
فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا	لہذا انسان سے کہہ دیا گیا کہ بلاشبہ انفرادی مفاد پرستیاں
عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ	تم سب رفقاء کی دشمن ہیں
فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ	خیال رکھو کہ یہ تمہیں کہیں اس جنتی زندگی سے محروم نہ کر دیں
فَتَشْقَىٰ ○ 20/116-117	اور تم مشکلوں و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاؤ۔

قومیں اور قبیلے تمہارے لیے وجہ عزت و افتخار نہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ	تمہاری اولین تخلیق ایک مذکر اور ایک مؤنث کے اختلاط سے ہوئی
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ	لہذا قومیں اور قبیلے تمہارے لیے وجہ عزت و افتخار نہیں

لِتَعَارَفُوْا ؕ — یہ تو محض تمہارے تعارف کا ذریعہ ہیں
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ — دیکھو اللہ کے نزدیک قابلِ عزت وہ ہے
اَتْقٰکُمْ ؕ ○ ۴۹/۱۳ — جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ نے انسانی رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے۔ ایسا نہ کرنے سے خوفناک نتائج نکلتے ہیں

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ — جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں
وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ — اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ — اور ان انسانی رشتوں کو جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں
مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ — جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ — وہ اللہ کے قانونِ مکافات سے ڈرتے ہیں کہ
وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ○ ۱۳/۲۰-۲۱ — اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کے خوفناک نتائج نکلیں گے۔

انسانی رشتوں کو کاٹ دینے والے لوگ خسارے میں رہتے ہیں

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ — جو لوگ ربوبیتِ عالمینی کی رُو سے عائد ذمہ داریوں کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں
عَھْدَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ — اور نظامِ خداوندی سے باندھے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں
وَیَقْطَعُوْنَ مَآ — اور ان انسانی رشتوں کو کاٹ دیتے ہیں
اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ — جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ — اور اس طرح دُنیا میں فساد برپا کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ۲/۲۷ — یہی لوگ خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

مفاد پرستانہ جذبات نے انسان کو مال و اولاد کے ذریعے حیاتِ جاوید کا تصور دیا

فَوَسْوَسَ لَھُمَا الشَّیْطٰنُ — انسان کے سرکش جذبات نے اس کے دل میں وسوسے پیدا کرنے شروع
لِیُبْدِیَ لَھُمَا مَاوٗرِیَ — کر دیے تاکہ ان کے اندر پنہاں خواہشات و جذبات کو اُبھار کر
عَنْھُمَا مِنْ سَوْاٰتِھِمَا — معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کر دیں۔

وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا	انسان کے اندر کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوں پھونکا
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ	کہ اللہ نے جو ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے کی تاکید کی ہے
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ	تو اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ
اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ	یا اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیاتِ جاوید حاصل نہ کر سکو
وَ قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ	ہر انسان کے اس قسم کے جذبات اسے اپنی خیرخواہی کا یقین دلاتے
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ ۷/۲۰-۲۱	ہیں کہ اس کا فائدہ ان کی پیروی میں ہی ہے۔

پھر انسان پر مفاد پرستانہ جذبات غالب آ گئے

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا	پھر انسان پر انفرادی مفاد پرستیوں کے جذبات غالب آ گئے
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ	لہٰذا ان سے وہ جنتی زندگی چھن گئی۔
وَقُلْنَا اهْبِطُوْا	انسان اس بلند مقام سے گر کر گروہوں میں بٹ گیا اور ہر گروہ
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ○ ۲/۳۶	دوسرے کا دشمن بن گیا۔ ان میں مفادِ خویش کی پیچیدگیاں حائل ہو گئیں۔

انسان نے اپنے آپ کو وحدتِ انسانی کے بلند مقام سے گرا لیا

قَالَ اهْبِطُوْا	انسان سے کہا گیا تم نے اپنے آپ کو وحدتِ انسانی کے مقام بلند سے گرا لیا ہے
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	اب تمہاری مفاد پرستیاں تمہیں گروہوں میں بانٹ دیں گی۔
عَدُوٌّ	اور ایک گروہ دوسرے گروہ کا دشمن ہو جائے گا
وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ	بہرحال تم نے ایک مدت تک دنیا میں رہنا ہے
وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ ۷/۲۴	اور سامانِ زیست سے ہر ایک نے فائدہ اٹھانا ہے۔

اور جب مفاد پرستانہ روش کے نتائج نکلے تو انسان پریشان ہو گیا

قَالَا رَبَّنَا	انسان کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو پکار اٹھا
ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا	پروردگار ہم نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا ہے
وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا	اب ہمیں اگر آپ کے قانون کا تحفظ حاصل نہ ہوا

وَتَرْحَمْنَا	اور آپ کی رحمت ہمیں نہ ملی
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ۷/۲۳	تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

انسان کیلئے راہ نمائی کا انتظام

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	انسان سے کہا گیا اب تمہاری رہنمائی کے لیے
اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ	ہمارے رسول آئیں گے جو تمہی میں سے ہوں گے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ	اور ہمارے قوانین تم تک پہنچائیں گے۔
فَمَنِ اتَّقٰى	لہٰذا جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
وَاَصْلَحَ	اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	تو ان کے ہاں سے ہر طرح کا خوف ختم ہو جائے گا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۷/۳۵	اور کوئی پریشانی اور حزن باقی نہیں رہے گا۔

انسانوں سے کہا جاتا کہ زندگی کی مشکلات سے بچنے کے لیے سب مل کر ہدایتِ خداوندی کی پیروی کرو

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ	انسان سے کہا گیا ہماری طرف سے تمہیں
مِّنِّيْ هُدًى	ہدایت و رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	پھر جو لوگ اس ہدایت کی پیروی کریں گے
فَلَا يَضِلُّ	تو وہ نہ گمراہ ہوں گے
وَلَا يَشْقٰى ○	اور نہ مشکلوں و مصیبتوں میں ہی پھنسیں گے
وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ	اور جو اس رہنمائی سے روگردانی کریں گے
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ○ ۲۰/۱۲۳-۱۲۴	تو ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

اور رسولوں سے کہا جاتا کہ وہ نوعِ انسان کو فرقوں اور گروہوں سے نکال کر وحدتِ انسانیت کی طرف لائیں

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ	اور رسولوں سے کہا جاتا کہ پوری انسانیت تمہاری ہی جو قوم
اُمَّةً وَّاحِدَةً	افراد ہیں جو ایک امتِ واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں

وَاَنَا رَبُّكُمْ	اور پوری انسانیت کا پرورش کرنے والا اللہ ہے
فَاتَّقُوْنِ ○ ۲۳/۵۲	لہٰذا اس کے قوانین کی پیروی کرو۔

انبیاءِ کرام وحدتِ انسانی پیدا کر دیتے لیکن ان کے بعد ان کے نام لیوا پھر فرقوں اور گروہوں میں بٹ جاتے

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ	اور انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا ان کی تعلیمات کو فراموش کر دیتے
بَيْنَهُمْ زُبُرًا	اور خودساختہ شریعتیں بنا کر مختلف فرقوں میں بٹ جاتے
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ	اور پھر ہر فرقہ اپنے مسلک پر
فَرِحُوْنَ ○ ۲۳/۵۳	مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا۔

اللہ کا آخری پیغام قرآن جو پوری انسانیت کی طرف آیا

قرآن تمام نوعِ انسان کیلئے نازل ہوا

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی
لِلنَّاسِ ○ ۳۹/۴۱	جو پوری نوعِ انسان کے لیے ہے۔

یہ روشن ضابطہ حیات تمام انسانوں کے لیے ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوعِ انسان
قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ	تمہارے پاس واضح دلائل آ گئے ہیں
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ	تمہارے پروردگار کی جانب سے اور ہم نے تمہاری طرف
اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ○ ۴/۱۷۴	ایک واضح اور روشن ضابطہ حیات نازل کر دیا ہے۔

قرآن کے احکام و قوانین تمام نوعِ انسانی کے لیے ہیں

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ	ہم نے نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے
فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ○ ۱۷/۸۹	قرآن میں اپنے احکام و قوانین کو لوٹا لوٹا کر بیان کیا۔

قرآن ہر دور کے انسانوں کو خطراتِ زندگی سے خبردار کرنے کے لیے ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ — کس قدر فراوانیاں اور خوشگواریاں عطا کرنے والی ہے وہ ذات
نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ — جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں امتیاز کرنیوالی کتاب نازل کی
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ — جو ہر دور کے انسانوں کو خطراتِ زندگی سے
نَذِيْرًا ۝ ۲۵/۱ — خبردار کرتی ہے۔

پوری نوعِ انسان کے لیے ہدایت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ — رمضان وہ مہینہ ہے جس میں
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ — قرآن کے نزول کی ابتدا ہوئی
هُدًى لِّلنَّاسِ ۝ ۲/۱۸۵ — جو پوری نوعِ انسان کے لیے ہدایت ہے۔

ہر دور کے انسانوں کے لیے نصیحت

اِنْ هُوَ اِلَّا — یہ ضابطہ حیات
ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ ۶/۹۰ — ہر دور کے انسانوں کی نصیحت کے لیے ہے۔

یہ کتاب تمام انسانوں کو تاریکیوں سے نکالنے کیلئے آئی ہے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ — یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ — کہ تم نوعِ انسان کو تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ۝ ۱۴/۱ — زندگی کی روشن راہوں کی طرف لے آؤ۔

تمام نوعِ انسان کے معاملات کے فیصلے اس کتاب کی رو سے کیے جائیں

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ — ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب حق اس لیے نازل کی ہے
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ — کہ تم نوعِ انسان کے معاملات کے فیصلے

بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ○ ۴/۱۰۵ — اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے تمہیں اس کے ذریعے دیا ہے۔

اللہ کے آخری نبیؐ جو پوری انسانیت کی طرف آئے

یہ رسولؐ تمام انسانوں کی طرف آیا ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ — اے بنی نوع انسان

قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ — یہ رسولؐ تمہارے پاس حق لے کر آ گیا ہے

مِنْ رَّبِّكُمْ ○ ۴/۱۷۰ — تمہارے پروردگار کی جانب سے۔

پوری نوعِ انسان کو بتا دو کہ میں تم سب کی طرف آیا ہوں

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ — تمام نوعِ انسان کو پکار کر کہہ دو کہ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ — میں اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں

اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا ○ ۷/۱۵۸ — تم سب کی طرف۔

بتا دو کہ میں تمام نوعِ انسان کو زندگی کے خطرات سے خبردار کرنے آیا ہوں

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ — تمام نوعِ انسان سے کہہ دو کہ

اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ — میں تم سب کی طرف آیا ہوں

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ ۲۲/۴۹ — زندگی کے خطرات سے صاف صاف خبردار کرنے کے لیے۔

ہر دور کے انسانوں کیلئے رحمت

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً — ہم نے تمہیں رحمت بنا کر بھیجا ہے

لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ ۲۱/۱۰۷ — ہر دور کے انسانوں کے لیے۔

اللہ سب کا رب

قُلْ اَعُوْذُ — کہو میں اس اللہ کے قوانین کی پناہ میں آتا ہوں

بِرَبِّ النَّاسِ	جو پوری نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کرنے والا ہے
مَلِكِ النَّاسِ	اور جس کا غلبہ و اقتدار ہے پوری نوعِ انسانی پر
اِلٰهِ النَّاسِ ○ ۱۱۴/۱-۳	اور وہی ہے جس کا قانونِ حفاظت تمام نوعِ انسان کو پناہ دے سکتا ہے۔

وُہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	تعریف ہے اس اللہ کی
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ۱/۱	جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

وُہ مشرق و مغرب سب کا پروردگار ہے

رَبُّ الْمَشْرِقِ	اللہ مشرق کا بھی پروردگار ہے
وَالْمَغْرِبِ ○ ۲۶/۲۸	اور مغرب کا بھی۔

۲ اَلاِسْلَامُ

مادہ : س ل م

یہ مادّہ بڑا جامع ہے اور اس سے جو الفاظ بنتے ہیں وُہ وسیع المعانی ہیں بنیادی طور پر اس مادہ کی مختلف شکلوں سے حسبِ ذیل معانی مرتّب ہوتے ہیں :

۱۔ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک اور صاف ہو جانا اس طرح مکمل ہو جانا کہ اس میں کوئی کمی باقی نہ رہے
۲۔ ہر قسم کے خطرات آفات و حوادث سے محفوظ رہنا سلامتی حاصل کرنا اور دوسروں کو سلامتی عطا کرنا۔
۳۔ وُہ ذرائع جن سے کوئی فرد نہایت حفاظت اور اطمینان سے بلندیوں تک پہنچ جاتے۔
۴۔ اطاعت، اِنقیاد، سپردگی، جھک جانا، سرِ تسلیم خم کر دینا۔
۵۔ اِعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرنا اور لغویت اور بیہودگی سے بچنا۔
۶۔ حُسن و خُوشنمائی۔

کائنات میں ہر شے قانونِ خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ وُہ ان قوانین کی پُوری پُوری اطاعت کرتی ہے اس سے ہر شے نشوونما پاتی ہوئی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتی ہے یعنی جو کچھ اس نے بننا ہوتا ہے وُہ کچھ بن جاتی ہے۔ لہٰذا نظامِ کائنات امن و سلامتی اور اعتدال و توازن کے ساتھ قائم ہے اس روش اور طریق کو جس پہ یہ کائنات چل رہی ہے "اسلام" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جس طرح کائنات کی ہر شے کے لیے قوانینِ خداوندی متعین ہیں اسی طرح انسانی زندگی کے لیے بھی قوانین عطا کیے گئے ہیں اور اس ضابطہ قوانین کو اَلدِّین کہا گیا ہے انبیاء سابقہ کو بھی اپنے اپنے وقتوں میں یہی قوانین دیئے گئے تھے، لہٰذا ان کا طریقِ زندگی بھی اسلام ہی کہلاتا تھا اور اب یہ قوانین اپنی آخری شکل میں قرآن کریم کے اندر محفوظ ہیں، اس لیے اب اسلام کے معنی ہیں قرآنی قوانین اور اصول کے مطابق عملاً زندگی بسر کرنا اور قرآن چونکہ پوری نوعِ انسان کی طرف نازل کیا گیا ہے لہٰذا الاسلام ایک بین الانسانی تنظیم کا نام ہوگا جس کا مقصد نوعِ انسان کے درمیان امن و سلامتی قائم کرنا اور ان کے لیے خوشحالیاں و خوشگواریاں لانا ہے۔

اور جہاں تک مسلمانوں کے خود ساختہ گروہی مذہب اسلام کا تعلق ہے تو اس کا قرآن کے دیئے ہوئے دینِ اسلام سے کوئی واسطہ نہیں قرآن کی رُو سے تو مذہبی گروہ بندیاں سب کی سب شرک کا درجہ رکھتی ہیں۔

اللہ کا دیا ہوا بین الانسانی "دینِ اسلام" اور لوگوں کا خودساختہ گروہی "مذہبِ اسلام"

ایک بین الانسانی تنظیم کا نام "اسلام" رکھا گیا تھا کسی مذہبی گروہ بندی کا نہیں

یَاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا	تم قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکو اور انکی پوری پوری اطاعت کرو
وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ	اور اپنے پروردگار کی عبودیت و محکومیت اختیار کرو
وَافۡعَلُوا الۡخَیۡرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ	تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرانیاں نصیب ہوں
وَجَاهِدُوۡا فِی اللّٰهِ	اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقا کےلیے مسلسل جدوجہد کرتے رہو
حَقَّ جِهَادِهٖ	جیسا کہ جدوجہد کرنے کا حق ہے۔
هُوَ اجۡتَبٰکُمۡ	اس نے تمہیں اس منصبِ جلیلہ کےلیے منتخب کیا ہے
وَمَا جَعَلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ	دیکھو نظامِ خداوندی نوعِ انسان کو تنگیوں و تکلیفوں سے نجات دلاتا ہے
مِلَّةَ اَبِیۡکُمۡ اِبۡرٰهِیۡمَ	جسے تمہارے مورثِ اعلیٰ ابراہیمؑ کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا
هُوَ سَمّٰکُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ مِنۡ قَبۡلُ	اور اس نظام کے قائم کرنیوالی تنظیم کا نام پہلے بھی اسلام رکھا گیا تھا
وَفِیۡ هٰذَا	اور اب قرآن میں بھی اس کا یہی نام ہے
لِیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِیۡدًا عَلَیۡکُمۡ	اس نظام کے عملی پروگرام میں رسول یا مرکزِ ملت اس تنظیم کا نگران ہوتا ہے
وَتَکُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ	اور یہ تنظیم پوری نوعِ انسان کی نگرانی کرتی ہے
فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ	تاکہ دُنیا بھر میں نظامِ خداوندی قائم ہو جائے
وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ○ ۲۲/۷۷-۷۸	اور پوری نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام ہو سکے۔

اور انسانی معاشرے میں گروہ بندیوں کی ممانعت کی گئی تھی

شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ	جو نظامِ حیات ہم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے
مَا وَصّٰی بِهٖ نُوۡحًا	وہی نظامِ حیات نوحؑ کے لیے بھی مقرر کیا گیا تھا

وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ	اور جو قوانین ہم نے تمہاری طرف وحی کیے ہیں
وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰہِیْمَ	وہی قوانین ہم نے ابراہیمؑ کو
وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی	اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو بھی دیے تھے
اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ	اس تاکید کے ساتھ کہ اللہ کے تجویزکردہ نظام کو عملاً قائم کریں
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ○ ۴۲/۱۳	اور نوعِ انسان میں تفرقہ پیدا کر کے اسے گروہوں میں نہ بانٹ دیں۔

ہر رسول اور ان کے ساتھیوں سے عہد لیا جاتا کہ وہ دوسرے رسولوں پر بھی ایمان لائیں گے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ	تمام نبیوں سے یہ عہد لیا جاتا تھا کہ
لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ	آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے
ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ	کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہاری اس تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے
لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ	تو تم نے اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنی ہو گی۔
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ	اس کے بعد ان سے پوچھا جاتا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو
وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ	اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو
قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا	وہ کہتے کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں
قَالَ فَاشْہَدُوْا	ان سے کہا جاتا کہ اچھا اس پر گواہ رہو
وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ	اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں
فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ	اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے
فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ	تو وہ اس تنظیم کے دائرہ سے باہر نکل جائے گا۔
اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ	اب کیا یہ لوگ اللہ کے دیے ہوئے نظامِ حیات کے علاوہ کوئی اور نظام چاہتے ہیں
وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ	جبکہ اس کے قوانین کے آگے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے ہر وہ چیز
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
طَوْعًا وَّکَرْہًا	خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی
وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ ○ ۳/۸۱-۸۳	کیوں کہ آخرکار ہر کسی کو اس کے قوانین کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا انبیاءِ کرام کا مذہبی گروہ بندیوں سے کوئی تعلق نہیں

ترجمہ	آیت
کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ	تقولون إنّ
ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحاقؑ	إبراهيم وإسمٰعيل وإسحٰق
اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد	ويعقوب والأسباط
یہودی یا نصرانی تھے	كانوا هودًا أو نصٰرى
پوچھو کہ ان کے متعلق تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ جانتا ہے۔	قل ءأنتم أعلم أم الله ○ ۲/۱۴۰

اس بین الانسانی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب کو قبول نہیں کیا جائیگا

ترجمہ	آیت
کہو ہم ایمان لائے اللہ پر	قل اٰمنّا بالله
اور اس وحی پر جو ہماری طرف نازل ہوئی	وما أنزل علينا
اور اس پر بھی جو نازل ہوئی	وما أنزل علىٰ
ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ پر	إبرٰهيم وإسمٰعيل وإسحٰق
اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر	ويعقوب والأسباط
اور جو دی گئی تھی موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو	وما أوتي موسىٰ وعيسىٰ
اور اللہ کی طرف سے آئے ہوئے دیگر نبیوں کو	والنّبيّون من رّبّهم
کہو ہم ان تمام نبیوں میں کوئی فرق نہیں کرتے	لا نفرّق بين أحد مّنهم
اور ہم اللہ کے تابع فرمان ہیں	ونحن له مسلمون
اگر کوئی اس بین الانسانی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب کو اختیار کرنا چاہے تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا	ومن يّبتغ غير الإسلام دينًا
	فلن يّقبل منه
یہ گروہی مذاہب کے پیروکار ہی ہیں جن کی	وهو في الاٰخرة
آخرت خسارہ میں رہے گی۔	من الخٰسرين ○ ۳/۸۴-۸۵

یہ بین الانسانی پوزیشن کی حامل تنظیم جو پوری نوعِ انسانی کی حفاظت و نگرانی کی ذمہ دار ہے

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً	ہم نے تمہیں ایک ایسی بین الانسانی پوزیشن کی حامل تنظیم [illegible]
وَّسَطًا	جو تمام اقوام عالم میں وسطی حیثیت رکھتی
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ	تمہارا فریضہ ہے کہ پوری نوعِ انسان کی [illegible]
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ○ ۲/۱۴۳	اور تمہاری حفاظت و نگرانی تمہارا رسول [illegible]

یہ فلاحی تنظیم جسے پوری نوعِ انسانی کے لیے اٹھا کھڑا کیا گیا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ	تم وہ فلاحی تنظیم ہو
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ	جسے پوری نوعِ انسان کی فلاح کے لیے اٹھا کھڑا کیا گیا [illegible]
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	تم قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتے [illegible]
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ○ ۳/۱۱۰	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے [illegible]

گروہی یہودی و نصرانی اور گروہی مسلمان [illegible]

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اپنے آپ [illegible]
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا	اور خواہ وہ جو یہودی کہلاتے [illegible]
وَالنَّصٰرٰى	اور خواہ وہ جو نصرانی ہوتے ہیں
وَالصّٰبِـِٕيْنَ	اور خواہ وہ جو صابی ہیں کسے باشد
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو کوئی بھی نظامِ خداوندی کو قبول کرے [illegible]
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یوم آخرت پر یقین رکھے [illegible]
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور معاشرہ کی اصلاح کے کام کرے [illegible]
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ	تو اس کا پروردگار اسے ایسے معاشرہ کی صورت میں اجر دے [illegible]
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	جس میں کسی کو کوئی خوف لاحق نہیں ہو [illegible]
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۶۲	اور نہ کسی طرح کی کوئی پریشانی ہی باقی رہے گی۔

ہدایت مذہبی گروہ بندیوں میں نہیں

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا	یہودی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو کر راہ راست پاؤ گے
أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا	اور نصرانی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں آؤ گے تو ہدایت ملے گی
قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ	ان سے کہو کیوں نہ ہم سب مل کر مسلکِ ابراہیمی اختیار کر لیں
حَنِيفًا	جو تمام گروہ بندیوں سے نکل کر خالص دینِ خداوندی کا متبع تھا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○	اور اس میں کسی غیر خدائی تصوّر کو شریک نہیں کرتا تھا
قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ	کہو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر
وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا	اور اس ضابطہ حیات پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے
وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ	اور اس پر بھی جو نازل کیا گیا تھا ابراہیمؑ پر
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ	اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ پر
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ	اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر
وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ	اور جو دیا گیا تھا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ
وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ	اور دیگر انبیاء کرام کو ان کے پروردگار کی جانب سے
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ	ہم ان تمام کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے
وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○ ۲/۱۳۵-۱۳۶	یہ ہے وہ مسلک جس کی رُو سے ہم خالصتاً قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں

جنّت میں داخل ہونے کا حق کسی مذہبی گروہ بندی سے وابستگی پر نہیں

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ	یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا
إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ	جب تک کہ یہودیوں، نصرانیوں (یا مسلمانوں) کی گروہ بندی میں شامل نہ ہو
تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ	یہ ان کی محض خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ	ان سے کہو اس کی تائید میں دلیل پیش کرو
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ	اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو
بَلَىٰ	اس سلسلہ میں دراصل نہ تمہاری کچھ خصوصیت ہے نہ کسی اور کی

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	جس کسی نے بھی اپنے آپ کو قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکا دیا
وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیا
فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ	تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے لیے نہ تو کسی قسم کا خوف ہو گا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۱۱۱-۱۱۲	اور نہ حزن و ملال ہی۔

انجامِ کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ	دیکھو انجامِ کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ	نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر۔
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا	اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو بھی غلط روش اختیار کرے گا
يُّجْزَ بِهٖ	اس کے نتائج بھگتے گا۔
وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور اس سلسلہ میں اللہ کے قانون کے سوا
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا	کسی کی دوستی اور مدد اس کے کام نہیں آ سکے گی
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	اور جو اللہ کے تجویز کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہو گا
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى	خواہ وہ مرد ہو یا عورت
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے گا
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ	تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے
وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○ ۴/۱۲۳-۱۲۴	اور ان کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔

اللہ کے دیے ہوئے دین کو گروہی مذہب میں تبدیل کر کے تفرقہ بازی شروع کی گئی

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ	وحدتِ انسانیت کے خلاف انہوں نے بھی تفرقہ بازی شروع کر دی
اُوْتُوا الْكِتٰبَ	جنہیں اللہ کی طرف سے ضابطہ حیات دیا گیا تھا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ	اس کے بعد بھی کہ ان کے پاس اس سلسلہ میں
الْبَيِّنَةُ ○ ۹۸/۴	واضح اور روشن دلائل آ چکے تھے۔

ہر اہلِ کتاب نے اپنی کتاب کی تعلیم کو فراموش کر کے اپنی الگ گروہ بندی قائم کر لی

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ — اللہ کے نزدیک نظامِ حیات تو صرف الاسلام ہے
وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ — اس تنظیم سے ہٹ کر گروہ بندیاں ان لوگوں نے اختیار کیں
اُوْتُوا الْکِتٰبَ — جنہیں کتاب دی گئی تھی۔
اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ — اور علم آ جانے کے بعد گروہ بندیاں قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ
بَغْیًا بَیْنَھُمْ ○ ۳/۱۹ — وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔

گروہ بندیاں اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ — دیکھو قبل ازیں ہم نے بنی اسرائیل کو
الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ — ضابطہ حیات اور حکومت عطا کی
وَالنُّبُوَّۃَ — اور کتنے ہی نبی ان میں پیدا کیے
وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ — اور انہیں خوشگوار سامانِ زیست سے نوازا
وَفَضَّلْنٰھُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ○ — اور اقوامِ عالم پر انہیں فضیلت و سربلندی دی۔
وَاٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ — اور جو ضابطہ قوانین انہیں دیا گیا تھا وہ بڑا واضح تھا
فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا — لیکن انہوں نے گروہ بندیاں اور تفرقہ بازیاں شروع کر دیں
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ — باوجود اس کے کہ علم ان کے پاس آ چکا تھا
بَغْیًا بَیْنَھُمْ ○ ۴۵/۱۶-۱۷ — محض اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔

اور نوعِ انسانی کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ — قوانینِ خداوندی کی اس طرح پیروی کرو جس طرح پیروی کا حق ہے
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ — اور تمہیں موت آئے تو اس حال میں کہ تم قوانینِ خداوندی کے آگے جھکے ہوئے ہو
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا — سب مل کر اللہ کے اس نظام کو مضبوطی سے تھامے رہو

وَلَا تَفَرَّقُوْا ○ ۳/۱۰۲-۱۰۳ — اور نوعِ انسان کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو۔

مذہبی گروہ بندی شرک ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○	اور دیکھو مشرکین میں سے نہ ہو جانا
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ	ان میں سے جنہوں نے دینِ خداوندی میں فرقے پیدا کرلیے
وَكَانُوْا شِيَعًا	اور گروہوں میں بٹ گئے
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ	اور ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے
فَرِحُوْنَ ○ ۳۰/۳۱-۳۲	وہ اسی میں مگن ہے۔

مذہبی گروہ بندیوں سے کوئی تعلق نہ رکھو

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ	جن لوگوں نے دینِ خداوندی میں فرقے پیدا کرلیے
وَكَانُوْا شِيَعًا	اور گروہ در گروہ بن گئے
لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ	ان سے تمہارا کچھ واسطہ تعلق باقی نہیں رہا
اِنَّمَا اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ	ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ	وہی ان کو بتائے گا کہ
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ ۶/۱۶۰	ان کی اس روش کے کیا نتائج ہوں گے۔

روایتی مسلمان ۔ ایمان جن کے ذہنوں میں ہنوز داخل نہیں ہوا

قَالَتِ الْاَعْرَابُ	یہ اعراب لوگ کہتے ہیں کہ
اٰمَنَّا	ہم ایمان لے آئے ہیں
قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا	ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے ہو
وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا	تم دیکھا دیکھی مسلمان ہو گئے ہو یا مطیع ہوئے ہو
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ	ایمان ہنوز تمہارے ذہنوں میں داخل نہیں ہوا ہے
وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	بہرحال اگر تم نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہے

لَا یَلِتۡکُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِکُمۡ شَیۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ ۴۹/۱۴

تو تمہارے کاموں کے نتیجہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور نظامِ خداوندی میں تمہیں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت حاصل رہے گی۔

اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے چلنے والے یہ جہلا

وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ
لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ
اِلَّاۤ اَمَانِىَّ
وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ
فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ
يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ
ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ
لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ
فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ
وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ۝ ۲/۷۸-۷۹

ان میں جہلا کا طبقہ بھی ہے
جو خود تو کتاب کا علم نہیں رکھتے
محض خوش عقیدگی کی پیدا کردہ جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے رکھتے ہیں
اور توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
(شریعت کے متعلق جو کچھ پوچھنا ہو وہ اپنے مذہبی پیشواؤں سے پوچھتے ہیں)
اور ان کے یہ خانہ خراب پیشوا اپنے ہاتھ سے شریعت تصنیف کرتے ہیں
اور پھر اسے اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
اور اس طرح سے حقیر حقیر فوائد حاصل کرتے ہیں
حیف ہے اُن کی اس خودساختہ شریعت پر
اور صد حیف ہے اس کمائی پر جو اس کے ذریعہ سے یہ کرتے ہیں۔

اللہ پر ایمان کے باوجود مُشرک کے مُشرک

وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ
اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ۝ ۱۲/۱۰۶

اکثر لوگوں کا اللہ پر ایمان اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ مشرک کے مشرک ہی رہتے ہیں۔

۳ وحی
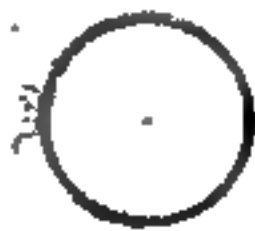
مادہ: و ح ی

۱۔ اَلْوَحْیُ اشارہ جس میں تیزی اور سرعت ہو۔ وَحَیْتُ لَکَ بِخَبَرٍ کَذَا "میں نے تمہیں فلاں بات کا اشارہ کر دیا۔ یا چپکے سے مطلع کر دیا۔"

۲۔ اَلْوَحْیُ کے معنی کتابت یعنی لکھنا بھی ہیں۔ وَحَیْتُ الْکِتَابَ "میں نے کتاب کو لکھا۔"

۳۔ اَوْحٰی کے معنی حکم کرنا، حکم دینا بھی ہیں۔

۴۔ ہر شے جسے کوئی کسی دُوسرے تک پہنچا دے خواہ اس کے پہنچانے کا طریقہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔

۵۔ قرآن میں ہے وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۱۲/۱۱ "اس نے ہر سماء میں اس کا امر وحی کر دیا" یعنی وُہ قانون دے دیا۔ جس کی رُو سے خارجی کائنات کی ہر شے اپنے اپنے فرائض مفوضہ کی تکمیل میں سرگرداں ہے اسی کو سُورۃ النّور میں اِس طرح بیان کیا ہے۔ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ۲۴/۴۱ "کائنات کی ہر شے جانتی ہے کہ اس کے فرائض کیا ہیں۔ اور وہ مقصد کیا ہے جس کے حصول کے لیے انہیں سرگرم عمل رہنا ہے۔" اسی طرح سُورہ النحل میں ہے وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ ۱۶/۶۸ "تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کر رکھی ہے۔" یعنی اس کے لیے اللہ کا قانون یہ ہے کہ وُہ شہد بنانے کے کام میں مصروف رہے یہ اللہ کی وُہ وحی ہے جو ہر شے میں از خود ودیعت کر دی گئی۔ اسی کو قانونِ فطرت کہتے ہیں۔

۶۔ انسان بھی کائنات کا ایک حصہ ہے لہٰذا اسے بھی اللہ کے قانون اور اس کی رہنمائی کی ضرورت ہے جہاں تک اس کی طبعی زندگی کا تعلق ہے اس پر وہی قانونِ فطرت عائد ہوتا ہے جو دوسرے حیوانات پر ہوتا ہے کھانا پینا، سونا جاگنا۔ افزائش نسل بیماری، موت وغیرہ سب اسی قانون کے مطابق واقع ہوتے ہیں یہ قانون انسان کا اپنا وضع کردہ نہیں۔

۷۔ انسان کی طبعی زندگی کے علاوہ معاشرتی تمدنی اور رُوحانی زندگی بھی ہے جس کے لیے اسے قوانین کی ضرورت ہے اور یہ قوانین انسان کو اللہ کی طرف سے ایک دوسری وحی کے ذریعہ سے ملتے ہیں۔ یہ وحی

ہر فرد کو الگ الگ نہیں ملتی اس کے لیے اللہ نے انسانوں میں سے ہی اپنے رسول اور نبی مقرر کر دیتے ہیں جو اللہ کے قوانین کو دوسرے انسانوں تک پہنچاتے تھے اور یہ وحی انہی حضرات سے مخصوص ہے اور انبیاء کرام بھی اس وحی کو اپنے کسب و ہنر سے حاصل نہیں کر سکتے یعنی کوئی انسان اپنی کوشش سے وحی کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ وحی خود اتر کر اللہ کے منتخب کردہ انسان کی طرف آتی ہے۔

۸۔ نبوت کا سلسلہ چونکہ حضرت محمدؐ پر ختم کر دیا گیا۔ لہٰذا قرآن اللہ کی آخری کتاب وحی ہے اس کے بعد انسانوں کو اللہ کی جانب سے اور کچھ نہیں ملا اور نہ ملے گا اور اللہ نے اس وحی کو ایسا "العلم" کہا ہے جو انسانی خیالات و خواہشات سے بلند اور مبرا ہے۔

اشیائے کائنات کی طرف

اجرامِ فلکی کی طرف وحی

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ	اللہ نے مختلف اجرامِ فلکی کو دو مراحل میں بنا دیا
وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ	اور ہر سماء کی طرف وحی کر دی گئی
اَمْرَهَا ○ ۴۱/۱۲	اس قانون کی جس کے مطابق اس نے چلنا تھا۔

ملائکہ کی طرف وحی

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ	جب تمہارے پروردگار نے وحی کی
اِلَی الْمَلٰٓئِكَةِ	ملائکہ کی طرف کہ
اَنِّیْ مَعَكُمْ	ہماری تائید و نصرت جماعتِ مومنین کے ساتھ ہے
فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	لہٰذا تم ان کے دلوں میں اطمینان و سکون پیدا کر کے انہیں ثابت قدمی عطا کرو
سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا	ہم مخالفین کے دلوں میں ان کا
الرُّعْبَ ○ ۸/۱۲	رعب ڈال دیں گے۔

۳۵۹۹۵

شہد کی مکھی کی طرف وحی

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ	تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی یعنی اس کی جبلت میں ڈال دیا
اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا	کہ وہ اپنے چھتے بنائے پہاڑوں میں
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ	درختوں پر اور ان ٹٹیوں میں جو اس غرض کے لیے بنائی جاتی ہیں
ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	اور پھر ہر طرح کے پھلوں اور پھولوں سے رس چوستی پھرے
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا	اور نہایت اطاعت گذاری سے اس راہ پر چلتی جائے جو اللہ نے اس کے لیے تجویز کیا ہے۔
يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ	اس کے اندر سے ایک رس (شہد) نکلتا ہے
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	مختلف رنگوں میں
فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ○ ۱۶/۶۸-۶۹	جس میں لوگوں کے لیے غذائیت کے علاوہ شفا بھی ہے۔

اِنسان کی طرف

کوئی اِنسان اِس قابِل نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ	کوئی انسان اس قابل نہیں کہ
اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ	اللہ اس سے کلام کرے
اِلَّا وَحْيًا	ماسوا وحی کے ذریعہ سے
اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ حِجَابٍ	یا پردہ کے پیچھے سے (اور یہ دونوں طریق نبی کے لیے مخصوص ہیں)
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا	عام انسانوں سے اللہ اپنے رسول کے ذریعے ہمکلام ہوتا ہے
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ○ ۴۲/۵۱	کہ وہ اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق اسکی وحی ان تک پہنچاتا ہے۔

نبی کا اِنتخاب اللہ خود کرتا ہے

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ	اللہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے
مَنْ يَّشَاۗءُ ○ ۲/۱۰۵	نبوت کے لیے منتخب کر لیتا ہے۔

کوئی انسان اپنی کوشش سے نبوّت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	اللہ اپنے فضل سے وحی نازل کرتا ہے
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ ○ ۲/۹۰	اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔

نبی بھی ایک انسان ہوتا ہے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	کہو میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں
يُوْحٰٓى اِلَيَّ ○ ۱۸/۱۱۰	البتہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔

نزولِ وحی سے قبل نبی کی کیفیت

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا	اسی طرح اے رسولؐ ہم نے یہ قرآن تمہاری طرف نازل کیا ہے
مِّنْ اَمْرِنَا	اپنے عالمِ امر سے۔
مَا كُنْتَ تَدْرِيْ	اس کے نزول سے قبل تم یہ تک نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی طرف سے
مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ	نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ	دیکھو ہم نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اپنے قانونِ مشیّت
مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا	کے مطابق قرآن کو ایک روشن مینار بنا دیا ہے
وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ	اور تم اس کی روشنی میں ان کی رہنمائی کرتے ہو
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ۴۲/۵۲	ایک متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

قرآن میں نبیؐ کے اپنے جذبات و خیالات کا کوئی دخل نہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ○	قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ غروب ہوا
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ	کہ تمہارا یہ رفیقِ سفر نہ تو راستے کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے
وَمَا غَوٰى ○	اور نہ راستہ پا جانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○	قرآن کی صورت میں جو کچھ یہ پیش کر رہا ہے وہ اس کے اپنے جذبات و خیالات نہیں

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝	یہ تو وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے
عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۝ ۵۳/۱-۵	زبردست قوتوں کے مالک اللہ کی طرف سے۔

نبی کی رہنمائی صرف وحی کی رُو سے ہوتی ہے

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ	کہو میں جو تمہیں غلط روشِ زندگی کے نتائج سے آگاہ کرتا ہوں
بِالْوَحْیِ ۝ ۲۱/۴۵	تو صرف وحی کے ذریعے سے۔

قلبِ رسولؐ پر وحی کا نزول رُوح الامین کے ذریعے

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	یہ قرآن ربّ العالمین کی جانب سے نازل کیا گیا ہے
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ۝	جسے رُوح الامین کے ذریعہ سے
عَلٰی قَلْبِكَ ۝ ۲۶/۱۹۲-۱۹۴	تمہارے قلب پر اُتارا گیا۔

نبی خواب نہیں دیکھتا حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ	رسول کو جو علم وحی کے ذریعے دیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ نہیں ہوتی کہ
مَا رَاٰی	آنکھیں جو کچھ دیکھیں دل کو اس کا یقین نہ ہو
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ	تم وحی کے حقائق کے متعلق رسول سے کس طرح جھگڑ سکتے ہو
عَلٰی مَا یَرٰی ۝	جب کہ صورت یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے آنکھوں دیکھا کہتا ہے
وَلَقَدْ رَاٰهُ	اور اس کا دیکھنا خواب کی طرح کا دیکھنا نہیں بلکہ حقیقت کا مشاہدہ ہے
نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ ۵۳/۱۱-۱۳	جسے وہ بار بار دیکھتا ہے۔

وحی عقلِ انسانی کے لیے حیرت کا مقام رکھتی ہے

عِنْدَ سِدْرَةِ	وحی کا سرچشمہ علمِ الٰہی ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں
الْمُنْتَهٰی ۝	عقلِ انسانی کے لیے حیرت اور یکسر حیرت کے سوا کچھ نہیں ہوتا
عِنْدَهَا	بہرحال عقلِ انسانی وحی سے مستفیض ہو کر

جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ ۵۳ / ۱۴-۱۵	اپنے معاشرہ کو جنّت میں تبدیل کر سکتی ہے۔

نبی کی کیفیّت

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ	نبی کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب ان تحیّر کی وادیوں میں
مَا يَغْشٰى ۝	علم الٰہی ہر طرف چھایا ہوتا ہے
مَا زَاغَ الْبَصَرُ	تو اس مقام پر بھی اُس کی آنکھ ذرا اِدھر اُدھر نہیں مڑتی
وَمَا طَغٰى ۝ ۵۳ / ۱۶-۱۷	کبھی غلطی نہیں کرتی نہ حد سے تجاوز ہی کرتی ہے۔

نبی کا مُشاہدہ

لَقَدْ رَاٰى مِنْ	اس طرح سے رسول مشاہدہ کرتا ہے اس عظیم انقلاب کا
اٰيٰتِ رَبِّهِ	جو قوانین خداوندی کے ذریعہ سے آنیوالا ہے (جو انسانی معاشرہ کو
الْكُبْرٰى ۝ ۵۳ / ۱۸	ملوکیت۔ سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت کی زنجیروں سے آزاد کرے گا)

وحی کی رہنمائی میں قائم کیا جانے والا نظام

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	تم ان قوانین کی پیروی کرو جو تمہاری طرف وحی کیے گئے ہیں
مِنَ الْكِتٰبِ	کتاب میں
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ	اور ان کے ذریعہ سے نظامِ خداوندی قائم کرو
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى	بلاشبہ یہ نظام روک دے گا
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۝ ۲۹ / ۴۵	عقلِ خودبیں کی فریب کاریوں کو اور مال سمیٹنے کی فحاشی کو۔

نبی کی ذاتی حیثیت اور وحی کا مقام

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ	کہو، مجھ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے
فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ	تو اس کی ذمہ دار میری اپنی ذات ہوتی ہے
وَاِنِ اهْتَدَيْتُ	اور اگر میں راہِ ہدایت پر چل رہا ہوتا ہوں

فَبِمَا يُوحِيٓ	تو یہ اس وحی کی بنا پر ہوتا ہے
إِلَيَّ رَبِّيٓ	جو میرے پروردگار کی جانب سے ملتی ہے
إِنَّهُۥ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ ۳۴/۵۰	اس پروردگار کی جانب سے جو سب کچھ سنتا اور ہر ایک کے قریب ہے۔

نبی بھی انسان ہی تھے

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا	کیا لوگوں کو تعجب ہو رہا ہے کہ
أَنْ أَوْحَيْنَآ	ہم نے وحی کیوں کر دی
إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ ۝ ۱۰/۲	انہی جیسے ایک آدمی کی طرف۔

نبئ آخر الزّماں ﷺ کی طرف

نبی کریمؐ پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌۢ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے کہ
وَأُوحِيَ إِلَيَّ	میری طرف وحی کیا گیا ہے
هَٰذَا الْقُرْآنُ	صرف یہ قرآن
لِأُنذِرَكُم بِهِۦ	تاکہ اس کے ذریعے تمہیں بھی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کروں
وَمَنۢ بَلَغَ ۝ ۶/۱۹	اور انہیں بھی جن تک یہ بعدازاں پہنچے۔

تمہاری طرف صرف یہی کتاب وحی کی گئی ہے

ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ	یہی وہ پُرحکمت کتاب ہے
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۝ ۱۷/۳۹	جو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کی۔

جو وحی دینا ضروری تھی وہ اللہ کے بندے کو دے دی گئی

فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ	اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ کچھ وحی کر دیا
مَآ أَوْحَىٰ ۝ ۵۳/۱۰	جسے انسانی رہنمائی کے لیے دینا مقصود تھا۔

خود نبیؐ بھی قرآن کا اتباع فرماتے تھے

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ
مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ
هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ۷/۲۰۳

کہو میں تو صرف اس قرآن کا اتباع کرتا ہوں
جو میرے پروردگار نے میری طرف وحی کیا ہے
یہ قرآن بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے تمام دُنیا کے لیے
اور ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے
ان کے لیے جو اس کی تعلیمات کو قبول کر لیں۔

تمام نوعِ انسان سے پکار کر کہدو

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ
فَمَنِ اهْتَدٰى
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ ضَلَّ
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ○ ۱۰/۱۰۸

تمام نوعِ انسان سے پکار کر کہہ دو کہ
تمہارے پروردگار کی جانب سے حق پر مبنی ضابطہ حیات آ گیا ہے
اگر تم اس کی رہنمائی میں سفرِ زندگی طے کرو گے
تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا
اور اگر تم اسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے
تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا
کہو میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ زبردستی اس راہ پر چلا دوں۔

پوری انسانیت کو چیلنج

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ
عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○ ۱۷/۸۸

کہو اگر ساری دُنیا کے انسان اجتماعی طور پر کوشش کریں
ترقی یافتہ اقوام کے لوگ بھی اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لوگ بھی
کہ قرآن جیسا کوئی ضابطہ حیات بنا کر لے آئیں
تو وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے
خواہ ایک دوسرے کے کتنے ہی مددگار کیوں نہ بن جائیں۔

کتابِ مُبین

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ	یہ اس کتاب کی آیات ہیں
الْمُبِيْنِ ○	جو اپنا مدعا صاف صاف بیان کرتی ہے
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا	ہم نے قرآن کو عربی زبان میں واضح اور فصیح اس لیے بنایا ہے
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ۱۲/۲-۱	تاکہ تم اس میں عقل و فکر سے کام لے سکو۔

وحی کے خلاف مفاد پرستوں کی کوشش

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ	ان کے سامنے جب
اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ	ہمارے صاف اور واضح قوانین پیش کیے جاتے ہیں
قَالَ الَّذِيْنَ	تو وہ لوگ جو ہمارے قانونِ مکافات کا
لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	سامنا کرنا نہیں چاہتے کہتے ہیں
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ	اس قرآن کی جگہ کوئی اور قرآن لے آؤ
اَوْ بَدِّلْهُ	یا اس میں ہماری مرضی کے مطابق ردّ و بدل کر دو۔
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ	ان سے کہہ دو کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے
اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ	کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی ردّ و بدل کر سکوں۔
اِنْ اَتَّبِعُ	میں تو صرف اس ضابطہ قوانین کی پیروی کرتا ہوں
اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ	جو میری طرف وحی کیا گیا ہے
اِنِّيْٓ اَخَافُ	کہو میں تو خود قانونِ مکافات کی گرفت سے خوفزدہ رہتا ہوں
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	کہ اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ ۱۰/۱۵	تو اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب سے بچ نہیں سکوں گا

وحی کے خلاف مفاد پرستوں کی سازش

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ	اے رسولؐ ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی

عَنِ الَّذِیٓ اَوۡحَیۡنَآ اِلَیۡکَ	کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر ہماری دی ہوئی وحی سے پھیر دیں
لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ	تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو
وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ خَلِیۡلًا ○	اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے
وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰکَ لَقَدۡ کِدۡتَّ	اور اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے تو بعید نہ تھا کہ
تَرۡکَنُ اِلَیۡهِمۡ شَیۡئًا قَلِیۡلًا ○	تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے
اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ	اور اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں مزا چکھا دیتے
ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ	دُہرے عذاب کا دُنیا کی زندگی میں بھی
وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ	اور دُہرے عذاب کا موت کے بعد کی زندگی میں بھی
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ○ ۱۷/۷۳-۷۵	پھر ہمارے مقابلے میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

شیاطین کی وحی یا ان کی خفیہ سازشیں

وَکَذٰلِکَ جَعَلۡنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ	ہمارے بھیجے ہوئے ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوتا رہا کہ
عَدُوًّا شَیٰطِیۡنَ	معاشرہ کے شیاطین یعنی باطل نظام کے بڑے بڑے سرغنوں نے ان کی مخالفت کی
الۡاِنۡسِ وَالۡجِنِّ	خواہ وہ ترقی یافتہ اقوام کے لوگ تھے خواہ غیر ترقی یافتہ اقوام کے
یُوۡحِیۡ بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ	اس کے لیے وہ باہمی خفیہ سازشیں کرتے
زُخۡرُفَ الۡقَوۡلِ غُرُوۡرًا ○ ۶/۱۱۲	اور عوام کو طرح طرح کے دھوکے اور فریب کے جالوں میں پھنسائے رکھتے۔

شیاطین کی وحی اپنے اولیاء کی طرف

وَاِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ لَیُوۡحُوۡنَ	اور شیاطین وحی کرتے ہیں
اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِهِمۡ	اپنے اولیاء کی طرف
لِیُجَادِلُوۡکُمۡ	کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور تم سے اپنی بات منوانے کی کوشش کریں
وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ	لیکن تم نے اگر ان کی بات مان لی
اِنَّکُمۡ لَمُشۡرِکُوۡنَ ○ ۶/۱۲۲	تو تم بھی انہی کی طرح مشرک ہو جاؤ گے۔

سب سے بڑا ظالم

وَمَنْ اَظْلَمُ	اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا	جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور افتراء گھڑے
اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ	اور کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے
وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ ○ ۶/۹۴	حالانکہ اس پر کچھ وحی نہ آتی ہو۔

انبیاءِ سابقہ کی طرف بھی اسی انداز سے وحی کی گئی

کَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ	جس انداز سے تمہاری طرف وحی نازل کی جا رہی ہے
وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ	اسی انداز سے انبیائے سابقہ کی طرف نازل کی گئی تھی
اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ ۴۲/۳	اللہ العزیز الحکیم کی جانب سے۔

وحی کو "العلم" بھی کہا گیا ہے

قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ	کہو جو رہنمائی اللہ نے دی ہے
هُوَ الْهُدٰی	وہی رہنمائی درست ہے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ	اور اگر تم نے لوگوں کے جذبات وخواہشات کی پیروی شروع کر دی
بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ	اس علم وحی کے آ جانے کے بعد بھی
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ	تو یاد رکھو۔ اللہ کے قانونِ مکافات سے بچانے کے لیے
مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ ۲/۱۲۰	کوئی ولی اور مددگار تمہارے کام نہیں آ سکے گا۔

وحی کو "الرّوح" بھی کہا گیا ہے

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ	اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے
عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ	اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے
لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ○ ۴۰/۱۵	تاکہ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے نتائج سے آگاہ کر دے۔

۴ القرآن

مادہ: ق ر أ

قَرْءٌ کے بنیادی معنی جمع کرنا ہیں لیکن جمع کرنا دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ جو چیزیں الگ الگ پڑی ہوں انہیں ایک جا اکٹھا کر دیا جائے ظاہر ہے کہ اس جمع کرنے میں وہ اشیا علیٰ حالہٖ رہتی ہیں لیکن دوسری قسم کا جمع کرنا وہ ہے جیسے مادہ کے رحم میں نر کا مادہ منویہ داخل ہو کر جمع ہو گیا محفوظ ہو گیا یا قرار پا گیا۔ قَرَأَتِ النَّاقَۃُ اُونٹنی حاملہ ہو گئی۔

۱۔ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی تمام نازل کردہ کتابوں کے ثمرہ کو اپنے اندر جمع کیے ہوئے ہے

۲۔ اور قرآن کے بنیادی معنوں میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ یہ جمع شدہ اور مربوط شکل میں تھا خود قرآن میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ اوراقِ پریشان میں نہیں بلکہ کتابِ محفوظ کی شکل میں نوعِ انسان کے حوالے کیا گیا اور خود اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔

۳۔ قرآنِ کریم وہ ضابطہ حیات ہے جس میں ہر بات یقینی ہے اس سے ہر قسم کا تذبذب اور نفسیاتی الجھن ختم ہو جاتی ہے۔

۴۔ قرآن میں تعلیم خداوندی مکمل طور پر آ گئی ہے اور کوئی اس میں ردّ و بدل نہیں کر سکتا۔

۵۔ جو کچھ اللہ نے رسولِ کریمؐ پر وحی کیا تھا وہ قرآن میں محفوظ ہے اور اسی کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی اور کے اتباع کی اجازت نہیں دی گئی۔

۶۔ قرآن میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی وضاحت تصریفِ آیات کے ذریعہ سے خود اللہ نے کر دی ہے

۷۔ قرآن میں کوئی اختلافی بات نہیں اور تمام اختلافات اسی سے رفع ہو سکتے ہیں۔

۸۔ رسول اللہ کو بھی قرآنِ کریم ہی کے اتباع کا حکم تھا اور حضورؐ خود بھی تمام امور کے فیصلے اسی کے مطابق کرتے تھے اور ہر اختلافی معاملہ کی وضاحت قرآن کریم سے کرتے تھے۔

۹۔ قرآن خود روشنی ہے جو اس لیے دی گئی ہے کہ انسان اس کی رہنمائی میں سفرِ حیات طے کرے اسی لیے اس میں تدبّر و تفکّر کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۰۔ قرآن رہنمائی حاصل کرنے کے لیے آسان ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ کو مفاد پرستانہ خیالات اور خود ساختہ نظریات سے پاک و صاف کر لے۔

۱۱۔ قرآن میں غیر قرآنی خیالات و نظریات و معتقدات کی آمیزش شرک ہے۔

۱۲۔ اور کہ دین قرآنِ کریم کے اندر ہے جو بات قرآن کے اندر نہیں وہ دین نہیں۔

آیۃٌ

مادہ: ا ی ی

آیۃ ظاہری علامات کو کہتے ہیں چنانچہ راستہ کے نشانات کو بھی آیاتٌ کہتے ہیں۔

اللہ کی ذات انسانی ادراک کے احاطہ میں نہیں آسکتی لہٰذا اس کے متعلق ان ظاہری علامات ہی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو کائنات میں بکھری پڑی ہیں اس لیے یہ کائنات اور اس کی تمام اشیاء آیات اللہ ہیں۔

اِنسانوں کی دُنیا میں وحی اللہ کی سب سے بڑی نشانی ہوتی ہے لہٰذا یہ بھی آیات اللہ ہے قرآن کریم کے ہر ٹکڑے کو آیۃ کہتے ہیں نیز اس کے دیئے ہوئے قوانین کو بھی۔

تَایَا کے معنی ہیں کسی جگہ ٹھہرنا اور ٹھہر کر غور کرنا "ٹھہر کر غور کرنے" کی خصوصیت سے آیۃ کے مفہوم پر بڑی بلیغ روشنی پڑتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ دنیا میں جس قدر چیزیں ہیں ہر ایک آیۃ اللہ ہے لیکن یہ اسی کے لیے آیت ثابت ہو سکتی ہے جو ان پر ٹھہر کر رُک کر غور و فکر کرے گا اس غور و فکر سے اس کی توجہ ان اشیا کے خالق کی طرف منعطف ہو جائے گی اِسی طرح قرآنِ کریم کی آیات پر بھی رُک کر غور و فکر سے انسان اصل مقصود دیا سکتا ہے اگر کسی آیت پر رُک کر غور و فکر نہ کیا جائے تو وُہ انسان کو اصل و غایت کا پتہ نشان نہیں دے سکتی یعنی وُہ حقیقی معنوں میں "آیت" نہیں بنتی۔

قرآن اوراقِ پریشان میں نہیں بلکہ کتابِ محفوظ کی صورت میں نوعِ انسانی کے حوالے کیا گیا

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ — قسم ہے ستاروں کی گذرگاہوں کی
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ — اگر سمجھ سکو تو یہ بڑی عظیم قسم ہے
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ — کہ یہ بلندپایہ قرآن
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ ۵۶/۷۵-۷۸ — ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے۔

قرآن نرم جھلّی کے اوراق پر لکھی کتاب کی صورت میں دیا گیا

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ — قسم ہے اس لکھی ہوئی کتاب کی
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ○ ۵۲/۲-۳ — جو نرم جھلّی کے اوراق میں لکھی ہوئی ہے۔

اس کے کاتب نہایت ہی معزّز و محترم تھے

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ — قرآن ایک بلند مرتبہ کتاب ہے
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ — اس میں بلندیٔ فکر اور پاکیزگیٔ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے
بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ — اس کے لکھنے والے اور آگے پھیلانے والے
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○ ۸۰/۱۳-۱۶ — نہایت ہی معزز اور صداقت و شرافت کے پیکر ہیں۔

حفّاظ کے سینوں میں بھی محفوظ

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ — قرآن کی یہ واضح آیات ہیں
فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ○ ۲۹/۴۹ — جو اہلِ علم کے سینوں میں بھی محفوظ ہیں۔

رسولِ کریمؐ پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ — کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے کہ
وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ○ ۶/۱۹ — مجھ پر صرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے۔

ہر شک و شبہ سے بالاتر کتاب

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ۳۲/۲

یہ کتاب ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے
جو ربّ العالمین کی جانب سے نازل کی گئی ہے۔

قرآن کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۵/۹

بلاشبہ یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے
اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار بھی ہیں۔

اللہ نے قرآن کو اپنی حفاظت کے گھیرے میں لے رکھا ہے

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ۸۵/۲۰-۲۲

اور اللہ نے اپنی حفاظت کے گھیرے میں لے رکھا ہے
اس شرف و مجد کے حامل قرآن کو
جو محفوظ رہنے والی تختی پر کندہ ہے۔

اس کا سرچشمہ

وَاِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ۝ ۴۳/۴

قرآن کا سرچشمہ ہمارا وہ علم ہے جو ہر قانون کی اصل و بنیاد ہے
وہ بڑا ہی بلندمرتبہ اور مبنی برحکمت ہے۔

علم کی بنیادوں پر ہے

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰی عِلْمٍ ۝ ۷/۵۲

کہو ہم نے انہیں ایسا ضابطہ حیات دے دیا ہے
جو ہر بات کو علم کی بنیادوں پر تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

اس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں

کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ

یہ وہ کتاب ہے جس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں

ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ ۱۱/۱

اور نہایت واضح و نکھرے ہوئے انداز میں بیان کیے گئے ہیں
کیوں کہ یہ اللہ حکیم و خبیر کی جانب سے دیے گئے ہیں

مفصّل ہے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۝ ۶/۱۱۵

اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف
یہ مفصل ضابطہ حیات نازل کیا۔

حکمت و دانش سے لبریز ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ ۱/۱

یہ اس کتاب کی آیات ہیں
جو حکمت و دانش سے لبریز ہے۔

اس میں نہ کجی ہے، نہ پیچ وخم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَيِّمًا ۝ ۱۸/۱-۲

حمد و ستائش ہے اس اللہ کی
جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی
جس میں کوئی کجی نہیں نہ پیچ و خم ہی ہے
یہ نہایت سیدھی، واضح اور متوازن بات کہتی ہے۔

مضامین کے اختلاف سے پاک

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ ۴/۸۲

کیا یہ لوگ قرآن کے احکام و قوانین پر غور نہیں کرتے
اگر یہ اللہ کی بجائے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو
اس کے مضامین میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا۔

صاف اور واضح قوانین دیتا ہے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ

بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات نازل کیا ہے

آیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ
وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ ۲۴/۳۴

جس میں صاف اور واضح انداز میں قوانین دیے گئے ہیں
اور اقوامِ گزشتہ کی مثالیں دے کر نصیحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے
ان لوگوں کے لیے جو غلط روشِ زندگی کی تباہ کاریوں سے بچنا چاہتے ہیں

قوانین کو تفصیل سے بیان کرتا ہے

وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ
وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ
لَا رَیْبَ فِیْهِ
مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ۱۰/۳۷

قرآن پہلے دی گئی کتب کی تصدیق کرتا ہے
اور اپنے قوانین کو نکھار کر ابھار کر بیان کرتا ہے
تاکہ ان میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے
یہ تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کی جانب سے دیا گیا ہے۔

سمجھنے میں آسان

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّکْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ○ ۵۴/۱۷

ہم نے قرآن کو بڑا آسان بنا دیا ہے
نصیحت حاصل کرنے کے لیے
لہٰذا ہے کوئی جو اس سے نصیحت حاصل کرے۔

حقائق کو مثالیں دے دے کر اور پھرا پھرا کر بیان کرتا ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ
فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ○ ۱۷/۸۹

بنی نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے
قرآن میں حقائق کو پھرا پھرا کر بیان کیا گیا ہے
اور ہر طرح کی مثالیں دے کر بات کی وضاحت کی گئی ہے

مثالوں کے ذریعے سے بیان کی وضاحت کرتا ہے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ
فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
مِنْ کُلِّ مَثَلٍ

ہم نے نوعِ انسان کے لیے
قرآن میں اپنے احکام و قوانین کی وضاحت کی خاطر
ہر موقع پر مثالیں بیان کی ہیں

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ۳۹/۲۷ تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

عربی زبان میں نازل ہُوا

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ — یہ ایک واضح اور کُھلی ہوئی کتاب کے قوانین ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا — بلاشبہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۲/۲-۱ — تاکہ تم اسے سمجھ کر عقل و فکر سے کام لے سکو۔

صاف اور سیدھی زبان میں ہے

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا — یہ قرآن صاف اور سیدھی زبان میں ہے

غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ — اس میں کسی قسم کا پیچ و خم اور ابہام نہیں

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ۳۹/۲۸ — تاکہ لوگ زندگی کے خطرات سے بچ کر چلیں۔

عربی میں نازل کرنے کی حکمت

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا — اگر قرآن کو ہم کسی اجنبی یا جنتر منتر زبان میں نازل کر دیتے

لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ — تو اعتراض کیا جاتا کہ یہ واضح زبان میں کیوں نہیں ہے

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ — عربی زبان سمجھنے والوں کے لیے کوئی اجنبی زبان کیوں ہوتی

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — لہٰذا لوگوں کو بتایئے کہ اس کے ماننے والوں کے لیے اس میں

هُدًى وَّشِفَآءٌ ۝ ۴۱/۴۴ — زندگی کے تمام مسائل کا حل و رہنمائی موجود ہے۔

مختلف طریق واسالیب سے حقائق کی وضاحت کرتا ہے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ — ہم نے نوعِ انسان کے لیے اس قرآن میں

هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ — مختلف طریق و اسالیب سے حقائق کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے

لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ۳۹/۲۷ — تاکہ یہ عقل و سمجھ سے کام لیں۔

قرآن میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ کِتٰبًا	لوگو! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے
فِیْہِ ذِکْرُکُمْ	جس میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ۲۱/۱۰	کیا تم اس سلسلہ میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

اس میں تمہاری ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
قَدْ جَآءَتْکُمْ	تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب سے
مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	وہ ضابطہ حیات آ گیا ہے
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ	جس میں تمہاری ذہنی و نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے
وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ ۱۰/۵۷	اور اس کے ماننے والوں کے لیے رہنمائی بھی ہے اور رحمت بھی۔

اس میں تمہارے معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ	قرآن میں جو نظام ہم نے دیا ہے
مَا ھُوَ شِفَآءٌ	اس میں تمہارے تمام معاشی و معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے
وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ ۱۷/۸۱-۸۲	اور یہ رحمت ہے ان کے لیے جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآن ہر دور کے انسانوں کیلئے ہے

اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ	یہ قرآن تو رہنمائی ہے
لِّلْعٰلَمِیْنَ	ہر دور کے انسانوں کے لیے
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعْدَ حِیْنٍ ○ ۳۸/۸۷-۸۸	اس دعویٰ کی حقیقت کو ایک وقت کے بعد تم خود جان لو گے۔

اہلِ علم اقوام کے لیے ہے

تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ ۴۱/۲-۳

یہ کتاب خدائے رحمٰن و رحیم کی جانب سے نازل کردہ ہے
جس میں احکام و قوانین کی پوری طرح وضاحت کر دی گئی ہے
یہ فصیح و بلیغ قرآن
اہلِ علم اقوام کے لیے ہے۔

صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے ہے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ
لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ
وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ ۳۸/۲۹

ہم نے تمہاری طرف یہ مبارک کتاب نازل کی ہے
تاکہ اس کے احکام و قوانین پر غور و تدبّر کرو
اس میں صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے عبرت و موعظت ہے۔

قرآن کے احکام و قوانین کو بھی غور و تدبّر کے بعد قبول کرو

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ ۲۵/۷۳

وہ لوگ، کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں
تو وہ انہیں بھی اچھی طرح سوچ سمجھ کر قبول کرتے ہیں
ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے۔

روح القدس کے ذریعے نازل ہوا

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ
مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ○ ۱۶/۱۰۲

کہو قرآن روح القدس کے ذریعے نازل کیا گیا ہے
تمہارے پروردگار کی جانب سے بطورِ حقیقتِ ثابتہ کے۔

روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا قلبِ رسولؐ پر

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ

قرآن کو تمام جہانوں کے پروردگار نے نازل کیا ہے
اسے روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا ہے

عَلٰی قَلْبِکَ ۝ ۲۶/۱۹۳-۱۹۴
تمہارے قلب پر۔

قلبِ رسولؐ پر اِلقا ہُوا

وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ
مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ ۲۷/۶

اور قرآن تمہاری طرف القاء ہوتا ہے
علم و حکمت والے اللہ کی طرف سے۔

بتدریج نازل کیا گیا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ
تَنْزِیْلًا ۝ ۷۶/۲۳

یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے تم پر
بتدریج ٹھہر ٹھہر کے۔

بتدریج نازل کرنے کی حکمت

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً
كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ۝ ۲۵/۳۲

جو لوگ اس ضابطہ حیات پر ایمان نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ
تم پر پورا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہو گیا
دیکھو ایسا اس لیے کیا گیا کہ ساتھ کے ساتھ تمہارے ذہن نشین ہوتا جائے
اور تم اس کے قوانین کو بتدریج عمل میں بھی لاتے جاؤ لہذا ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا گیا۔

محکمات و متشابہات

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ
مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ
هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ
وَاُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ
فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ
فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

اللہ وہ ہے جس نے تم پر یہ ضابطہ حیات قرآن نازل کیا
اس میں ایک حصہ تو وہ ہے جو مستقل اقدار اور احکام و قوانین پر مشتمل ہے
یہ حصہ اس ضابطہ کی اصل و بنیاد ہے۔
اور دوسرا حصہ وہ ہے جو مادی کائنات سے ماورا حقائق کو سمجھانے کے لیے
تشبیہات و استعارات کے انداز میں بیان کیا گیا ہے
سو جن لوگوں کے ذہن کجروی اختیار کر لیتے ہیں
وہ محض فتنہ پیدا کرنے کے لیے ان الفاظ کو پکڑ لیتے ہیں جن سے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ — ان حقائق کو تشبیہ دی گئی ہے اور ان کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں
وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ — یاد رکھو! ان حقائق کی تاویلیں اللہ ہی جانتا ہے
وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ — یا وہ اہلِ علم جان سکتے ہیں جنہوں نے علم میں پختگی حاصل کر لی ہو
یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ — وہ لوگ ان حقائق کو علم کی روشنی میں دیکھ کر قبول کر لیتے ہیں
كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا — اور کہتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے
وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۳/۷ — دیکھو ان حقائق کی سمجھ انہیں ہی آ سکتی ہے جو اہلِ علم و دانش ہیں۔

قرآن اکثر اصول دیتا ہے جن کی جزئیات ہر دور کے انسان نے خود طے کرنی ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جو نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے ہو
لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ — قرآن میں دیئے جا رہے اصولوں کی وہ جزئیات طلب نہ کیا کرو
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ — (جنہیں ہر دور کے انسان نے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرنا ہے)
وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا — لہٰذا ان جزئیات کا ابھی سے طے کر دیا جانا تمہارے لیے مصیبت بن جائے گا
حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ — جس صورت میں کہ قرآن کا نزول جاری ہے تو ظاہر ہے
تُبْدَ لَكُمْ — تمہارے اصرار پر ان امور کی جزئیات بھی ظاہر کر دی جائیں گی
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا — بہرحال اب تو اللہ تمہاری اس لغزش سے درگذر کرتا ہے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ — کیوں کہ وہ بڑا بُردبار اور حفاظت دینے والا ہے۔
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ — تم سے قبل ایک اور قوم نے بھی اس قسم کی جزئیات طلب کی تھیں
ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ ۝ ۵/۱۰۱-۱۰۲ — جن کا نباہنا ان کے لیے جب ممکن نہ رہا تو وہ دین سے ہی منحرف ہو گئے۔

ناسخ و منسوخ کا قانون

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ — تم سے قبل جب بھی ہم نے اپنے احکام و قوانین دے کر
مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ — اپنے کسی رسول یا نبی کو بھیجا
اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤی — تو ہمیشہ ایسا ہوا کہ اس کے گذر جانے کے بعد
اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ — مفاد پرستوں نے اس وحی میں ردوبدل کر دیا

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ	لہٰذا اللہ اس ملاوٹ شدہ وحی کو منسوخ کر دیتا
ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ	اور پھر سے اپنے کسی اور نبی کے ذریعے اپنے قوانین نافذ کروا دیتا
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ ۲۲/۵۲	یاد رکھو اللہ کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

ناسخ و منسوخ کا قانون

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کے خلاف ہیں
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ	وہ خواہ اہلِ کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	پسند نہیں کرتے کہ تم پر اللہ کی جانب سے وحی جیسی نعمت کا نزول ہو
وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ	لیکن اللہ تو جسے چاہتا ہے اپنی نوازشوں کے لیے چن لیتا ہے
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ	اللہ صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا طریق یہ رہا کہ
مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ	جب سابقہ کتب کے کچھ قانون منسوخ ہو جاتے
اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ	یا لوگوں کی دست بُرد سے ضائع ہو جاتے
بِخَيْرٍ مِّنْهَآ	تو ایک نئی کتاب میں ان سے بہتر
اَوْ مِثْلِهَا	یا ان جیسے قوانین پھر سے دے دیے جاتے
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ	یاد رکھو اللہ نے ہر چیز کے لیے
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ۲/۱۰۵-۱۰۶	قاعدے اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

ہمارا قول دو ٹوک ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ	قسم ہے اجرامِ فلکی کے گردش کرنے کی
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ	اور قسم ہے زمین کے شق ہونے کی
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ	کہ ہمارا قول دو ٹوک ہے۔
وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ○ ۸۶/۱۱-۱۴	یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں۔

نزولِ قرآن کی ابتدا ماہِ رمضان میں ہوئی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي	رمضان وہ مہینہ ہے
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ	جس میں قرآن کا نزول شروع ہوا
هُدًى لِلنَّاسِ	یہ ہدایت و رہنمائی ہے پوری نوعِ انسانی کے لیے
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى	واضح تعلیمات پر مشتمل یہ کتاب راہِ راست دکھاتی ہے
وَالْفُرْقَانِ ۝ ۲/۱۸۵	اور اس کی تعلیمات حق و باطل کا فرق کھول کر بتاتی ہیں۔

لیلۃ القدر میں نازل ہوا

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ	ہم نے قرآن کو ایک ایسے تاریک دور میں نازل کیا
الْقَدْرِ	جس میں انسانیت کو نئی اقدار اور پیمانے ملنے والے تھے۔
وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ	تمہیں شاید اس نئی اقدار و پیمانوں کے حامل دور کی اہمیت کا اندازہ نہیں
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ	اس دور کی ایک ایک رات بھی ہزاروں مہینوں پر بھاری ہے۔
تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ	اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آہستہ آہستہ قانونِ خداوندی کے مطابق
فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ	کائناتی قوتیں اور وحیِ خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی
مِنْ كُلِّ أَمْرٍ	اور ایک وقت آجائے گا جب تمام انسانی امور وحیِ خداوندی کے مطابق طے ہونے لگیں گے
سَلَامٌ هِيَ	اور امن و سلامتی کے اس دور میں تمام تاریکیاں چھٹ جائیں گی
حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ۹۷/۱-۵	اور اس طرح عروجِ انسانیت کی صبح طلوع ہو جائے گی۔

کتابِ مبین جو ایک تاریک دور میں روشنی لے کر آئی

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ	قسم ہے اس واضح اور غیر مبہم کتاب کی
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ	جس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا
مُبَارَكَةٍ	جو دنیا بھر کے لیے باعثِ برکت و سعادت بن گیا
إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ	لوگوں کو ہم ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنا چاہتے تھے

فِيهَا يُفْرَقُ	لہٰذا علیحدہ علیحدہ کر کے بیان کر دیا گیا
كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ○ ٤٤/٤-٢	حکمتوں پر مبنی تمام امور کو۔

قرآن معجزے دکھانے نہیں آیا

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا	کیا تم چاہتے ہو کہ قرآن اس طرح کے معجزے دکھانے والا ہوتا
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ	کہ اس کے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگ پڑیں
أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ	آنکھ جھپکتے میں دُور دراز کی مسافتیں طے ہو جائیں
أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ	یا اس کے ذریعہ سے مُردے کلام کرنے لگیں
بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا	یہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے تو لیکن اس کی سنت نہیں کہ ایسا کرے
أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا	کیا مومنین کی سمجھ میں اب بھی یہ بات نہیں آئی کہ
أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ	اللہ اگر انسانوں کو زبردستی راہِ ہدایت پر چلانا چاہتا تو
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ○ ١٣/٣١	ایسا بھی ہو سکتا تھا لیکن اس نے ایسا چاہا ہی نہیں

قرآن کی موجودگی میں کسی اور معجزے کی ضرورت ہی نہیں

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ	لوگ کہتے ہیں اگر یہ نبی ہے تو اسے
عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ	اللہ کی جانب سے معجزے کیوں نہیں دیے گئے
قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ	ان سے کہو اللہ کے ہاں معجزات کی کمی نہیں
وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ	لیکن میں تو تمہیں زندگی کے خطرات سے آگاہ کرنے کے لیے آیا ہوں
أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ	کیا یہ کافی نہیں کہ ہم نے ایک دستورِ حیات تیری طرف نازل کر دیا
يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ	جس سے انہیں روشناس کرایا جا رہا ہے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً	اس نظامِ حیات میں تمہارے لیے رحمتیں اور برکتیں ہیں
وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ ٢٩/٥٠-٥١	اور جو قوم اسے قبول کر لیتی ہے اس کے لیے اس میں عبرت و موعظت ہے۔

قرآن کا معجزہ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ
لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۝ 17/9

یہ قرآن کاروانِ انسانیت کو سفرِ زندگی میں وہ راہ دکھاتا ہے
جو سب سے زیادہ توازن بردوش اور سیدھی ہے۔

قرآن جیسی کتاب اللہ کے سوا کوئی اور وضع کر ہی نہیں سکتا

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ
اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ
مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ 10/37

یہ قرآن ایسا ضابطہ حیات نہیں ہے کہ جسے
اللہ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے وضع کر سکے
یہ ان تمام قوانین کو سچ کر دکھانے والا ہے جو قبل ازیں بذریعہ وحی دیے جاتے رہے
پھر یہ اپنے قوانین کو اس طرح نکھار کر اور اُبھار کر بیان کرتا ہے کہ
ان میں نہ شک و شبہ کی گنجائش رہتی ہے اور نہ کوئی اضطراب اور ذہنی کشمکش
یہ قوانین اس اللہ کی طرف سے دیے گئے ہیں جو تمام کائنات اور عالمگیر انسانیت کی نشوونما کا ضامن ہے

چیلنج

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ
وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ 10/38

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ضابطہ حیات اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ رسولؐ کا خود ساختہ ہے
کہو تم اس ضابطہ حیات کی طرح کی ایک سورت بنا کر دکھاؤ
اور اللہ کو چھوڑ کر جس کو چاہو اپنی مدد کے لیے بھی بلا لو
اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو۔

رسولؐ کی سچائی کی شہادت ان کی سابقہ زندگی سے

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ
وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ
عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ

کہو اگر اللہ نہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے قرآن پیش نہ کرتا
اور نہ تمہیں ان احکام و قوانین سے خبردار ہی کرتا
دیکھو میں نے نبوت سے قبل ایک عمر تمہارے درمیان بسر کی ہے
تم اندازہ کر سکتے ہو کہ وہ ایک سچے کی زندگی تھی یا جھوٹے کی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ	تم میرے کردار سے اچھی طرح واقف ہو لہٰذا عقل سے کام لو
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	میرے نزدیک اس سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں جو اپنے پاس سے باتیں گھڑے
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دے
اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ	یا اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ ۱۰/۱۶-۱۷	ایسے مجرمین کی کبھی فلاح نہیں ہو سکتی۔

اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو گیا ہے اب اس میں کسی ردّ و بدل کی گنجائش نہیں

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ	قرآن میں اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو چکا ہے
صِدْقًا وَّعَدْلًا	تمام صداقتوں اور عدل و توازن کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ	اب اللہ کے ان قوانین میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ ۶/۱۱۵	یہ اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ردّ و بدل کے مطالبہ پر رسولؐ کی جانب سے اللہ کا جواب

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا نہیں چاہتے
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ	کہتے ہیں اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آؤ
اَوْ بَدِّلْهُ	یا اس میں کچھ ردّ و بدل ہی کر دو۔
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ	کہو اس میں اپنی طرف سے ردّ و بدل کرنا میرے اختیار سے باہر ہے
نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ	میں تو خود ان احکام و قوانین کا تابع ہوں
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	اور ڈرتا ہوں کہ پروردگار کے قوانین سے اگر سرتابی کی تو
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ ۱۰/۱۵	یوم مکافات اس کی سزا بڑی سخت ہو گی۔

قرآن کا کوئی حصہ چھوڑا نہیں جا سکتا

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ	لوگوں کی خوشنودی کی خاطر ایسا نہیں ہو سکتا کہ
بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ ○ ۱۱/۱۲	تم وحی کا کوئی حصہ چھوڑ دو۔

کتاب اللہ کے قوانین کے سوا تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہیں

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اے نبیؐ! لوگوں تک وہ وحی پہنچاتے رہو
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	جو تمہیں کتابِ اللہ میں دی گئی ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ	یہ اللہ کے ابدی قوانین ہیں جنہیں کوئی نہیں بدل سکتا
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ ۱۸/۲۷	اور نہ ان کے سوا کوئی اور جائے پناہ ہی کہیں پاؤ گے۔

قرآن کھلی ہوئی روشنی ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	اے نوعِ انسان
قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح دلائل و شواہد تمہارے پاس آ گئے
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا	اور قرآن کی صورت میں ایک کھلی ہوئی روشنی تمہیں دے دی گئی ہے
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ اللہ کے اس ضابطۂ حیات کو اپنی زندگی کا نصب العین
وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ	قرار دے کر اس کے ساتھ محکم طور پر وابستہ رہیں گے
فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ	تو ان پر اللہ کی رحمتوں اور خوشحالیوں کے دروازے کھل جائیں گے
وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ	اور انہیں ایک سیدھی اور متوازن روشِ زندگی کی
صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ ۴/۱۷۴-۱۷۵	طرف رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔

قرآن ایک روشن ضابطۂ حیات ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	تمہاری طرف اللہ کی جانب سے ایک روشن ضابطۂ حیات آ گیا ہے
وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ	ایک ایسی واضح اور کھلی کتاب
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ	جس سے نظامِ خداوندی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے۔
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ	ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی ان قوانین سے ہم آہنگ رکھے
سُبُلَ السَّلٰمِ	انہیں سلامتی کے راستے دکھاتا ہے
وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اور انہیں ہر قسم کی تاریکیوں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ	زندگی کی جگمگاتی روشنیوں میں لے آتا ہے
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ	اور اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ۵/۱۶-۱۵	ایک توازن بردوش روشِ زندگی کی طرف۔

یہ کتاب انسانیت کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لاتی ہے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ	یہ کتاب تم پر اس لیے نازل کی گئی ہے کہ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ	نوعِ انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ○ ۱۴/۱	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آؤ۔

ان امور کی وضاحت کرتی ہے جن میں لوگ اختلاف میں مبتلا ہیں

وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی گئی ہے کہ
اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى	لوگوں پر واضح کر سکو ان معاملات کو
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ	جن میں وہ اختلاف میں مبتلا ہیں
وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ	اور اس میں رحمت و رہنمائی ہے اس قوم کے لیے
يُّؤْمِنُوْنَ ○ ۱۶/۶۴	جو اس کے قوانین کو اپنا لیتی ہے۔

اس کتاب کا نزول انسانیت پر اللہ کی شفقت اور مہربانی ہے

هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ	اللہ ہی ہے جو اپنے بندے پر نازل کرتا ہے
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ	صاف اور واضح قوانین
لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	تاکہ تمہیں جہالت اور توہم کے اندھیروں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے۔
وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ ۵۷/۹	درحقیقت اللہ تم پر بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

اب حق و صداقت پر یہی کتاب ہے

وَالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
هُوَ الْحَقُّ ۝ ۳۵/۳۱

اور جو کتاب ہم نے تمہیں بذریعہ وحی دی ہے
وہی حق و صداقت پر ہے۔

اب حق کا تعمیری دَور آ گیا ہے

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ ۱۷/۸۱

اعلان کر دو کہ اب حق و صداقت کا تعمیری دَور آ گیا ہے
اور باطل کی تخریبی قوتوں کا دَور ختم ہو گیا
بلاشبہ اب باطل نے تو بھاگنا ہی ہے۔

آخر الامر نظامِ خداوندی نے ہی غالب آنا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ
لَمَّا جَآءَهُمْ
وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ
لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ
مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ
تَنْزِیْلٌ مِّنْ
حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝ ۴۱/۴۱-۴۲

جو لوگ قرآنی نظامِ حیات سے انکار کریں
جب یہ ان کے سامنے پیش کیا جائے
تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آخر الامر اسی نظامِ حیات نے غالب آنا ہے
باطل نظام اس پر غلبہ نہیں پا سکے گا
خواہ اس سے براہِ راست ٹکراؤ پیدا کرے
یا دَرپردہ سازشیں کرے
اس لیے کہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہُوا ہے
جو بہترین تدابیر کا مالک اور ہر قسم کی حمد و ستائش کا حامل ہے

یہ قرآن تمہارے لیے بہت بڑا شرف ہے

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۝ ۴۳/۴۴

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن
تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے بہت بڑا شرف ہے۔

اِس کے ملنے پر خوشیاں مناؤ

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ — کہو اس طرح کے ضابطہ حیات کا مل جانا اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا — لہٰذا چاہیے کہ اس کے ملنے پر جشنِ مسرت مناؤ

هُوَخَيْرٌ — یہ متاعِ گراں بہا بہتر ہے

مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ ۱۰/۵۸ — ہر اس چیز سے کہ جسے تم جمع کرتے ہو۔

اور قرآن کے سوا کسی اور اولیاء کی اطاعت نہ کرو

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ — یہ کتاب جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے

فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ — تم اسے بلاجھجک لوگوں کے سامنے پیش کرو

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ — اور اس کے ذریعے انہیں غلط روشِ زندگی کے نتائج سے آگاہ کردو

وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ — اور مومنین کو ان کے فرائضِ زندگی یاد دلاتے رہو

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ — تم سب اطاعت صرف اس قرآن کی کرو

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ — جسے تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا ہے

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ○ ۷/۲-۳ — اس کے علاوہ کسی اور اولیاء یا کارساز کی اطاعت نہ کرو۔

رسولؐ کو بھی قرآن کی اطاعت کرنے کی ہدایت

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ — اے رسولؐ اس ضابطہ حیات کا اتباع کر

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ — جو تمہارے پروردگار کی جانب سے وحی کیا گیا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — دیکھو اللہ کے سوا کسی اور کا قانون اطاعت کے لائق نہیں

وَاَعْرِضْ عَنِ — اور ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو

الْمُشْرِكِيْنَ ○ ۶/۱۰۷ — جو غیر اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے ہیں۔

اسکی اطاعت سے دُنیا و آخرت دونوں کی خوشگواریاں حاصل ہوں گی

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا
مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ
قَالُوا خَيْرًا
لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا
فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۝ ۱۶/۳۰

اور جب متقین سے پوچھا جاتا ہے کہ
ان کے رب نے کیا نازل کیا
تو وہ جواب دیتے ہیں سراسر خیر و برکت
جو لوگ اس کے مطابق متوازن طرزِ زندگی اختیار کریں گے
ان کی اس دُنیا کی زندگی بھی حسین و خوشگوار ہو گی
اور آخرت کی زندگی میں بھی ہر طرح کی بہتری۔

اِنسانوں کے درمیان قرآن کے مطابق حکومت قائم کرو

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۝ ۴/۱۰۵

اے نبیؐ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے
تاکہ انسانوں کے درمیان ایسا نظامِ حکومت قائم کر سکو
جیسا کہ اللہ نے تمہیں اپنے احکام و قوانین کے ذریعے سمجھایا ہے۔

نظامِ حکومت کی بُنیاد قرآن پر رکھو

فَاحْكُم بَيْنَهُم
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ۝ ۵/۴۸

لوگوں کے درمیان ایسا نظامِ حکومت قائم کرو
جس کی بُنیاد اللہ کے نازل کردہ قرآن پر ہو۔

قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے کافر ہیں

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝ ۵/۴۴

جو لوگ اپنا نظامِ حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
وہی لوگ کافر ہیں۔

قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے فاسق ہیں

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ

جو اپنا نظامِ حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۵/۴۷ — وہی لوگ فاسق ہیں۔

بہرحال نظامِ خداوندی جبراً نہیں منوایا جائے گا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ — پوری نوعِ انسان کو بتا دو کہ

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ — تمہارے پروردگار کی جانب سے حق پر مبنی ضابطۂ حیات آ گیا ہے

فَمَنِ اهْتَدٰى — لہٰذا جو کوئی اس سے رہنمائی حاصل کرے گا

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ — تو اس کا فائدہ بھی اُسے ہی ہو گا

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا — اور جو کوئی گمراہی اختیار کرے گا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہو گا

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ۱۰/۱۰۸ — بہرحال میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ زبردستی راہِ راست پر چلاؤں۔

تمہارا کام قرآن پیش کرتے جانا ہے جبراً منوانا نہیں

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ — تمہارا کام لوگوں سے جبراً بات منوانا نہیں

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ — تمہارا کام قرآن پیش کیے جانا ہے

مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ ۵۰/۴۵ — ہر اس کو جو ہمارے قانونِ مکافات سے ڈرتا ہے۔

لیکن نتائج تو اللہ کے قانون کے مطابق ہی نکلیں گے

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ — دیکھو جو لوگ ہمارے قوانین کا اتباع کریں گے

فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى — وہ نہ تو گمراہ ہوں گے اور نہ جانکاہ مشقتوں میں پڑیں گے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ — اور جو ہمارے قوانین سے اعراض برتیں گے

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ۝ ۲۰/۱۲۳-۱۲۴ — ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

بہرحال پاکیزہ ذہن کے لوگ ہی اس کی طرف متوجہ ہوں گے

لَّا يَمَسُّهٗٓ — قرآن کے حقائق سے وہی لوگ صحیح معنوں میں مطلع ہو سکتے ہیں

اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ ۵۶/۷۹ — جنہیں دل و دماغ کی پاکیزگی نصیب ہو۔

کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ	جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قوانین کو
مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ	اپنی خودساختہ شریعت کے پردہ میں چھپا لیتے ہیں
وَیَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا	اور ان بیش بہا قوانین کو معمولی معمولی مفادات کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں
اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ	دراصل وہ لوگ اپنے پیٹوں میں
اِلَّا النَّارَ	آگ بھر رہے ہیں
وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ	ظہورِ نتائج کے وقت قانونِ خداوندی سے ملنے والی سعادتیں
یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ	اور خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریں گی
وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ	اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما رک جائے گی
وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ	یہ بڑا ہی المناک عذاب ہو گا
اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا	اس وقت انہیں اندازہ ہو گا کہ انہوں نے شرفِ انسانیت کو
الضَّلٰلَۃَ بِالۡہُدٰی	جن داموں بیچا تھا وہ کس قدر حقیر و کم مایہ تھے۔
وَالۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَۃِ	انہوں نے نظامِ خداوندی کے تحفظ کے بدلے عذاب مول لیا
فَمَاۤ اَصۡبَرَہُمۡ عَلَی النَّارِ ○ ۲/۱۷۴-۱۷۵	کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا زندگی کو پُرعذاب بنانے میں۔

اللہ کی بارگاہ میں رسولِ کریمؐ کی فریاد

وَقَالَ الرَّسُوۡلُ	اور رسولؐ فریاد کرے گا
یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی	پروردگار یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد
اتَّخَذُوۡا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ	اس قرآن کو اپنی خودساختہ شریعتوں میں
مَہۡجُوۡرًا ○ ۲۵/۳۰	جکڑ کر بےبس کر دیا تھا۔

۵ تلاوت

مادہ: ت ل و

تَلَوْتُہٗ ۔ تَلَیْتُہٗ میں اس کے پیچھے چلا اَتْلَیْتُہٗ اِیَّاہٗ میں نے اس سے اس کی پیروی کرائی اسے اس کے پیچھے لگایا۔ تَلُوٌّ وہ شخص جو ہمیشہ پیچھے چلے۔

تِلَاوَۃٌ کے معنے ہیں متابعت، جو کہیں جسمانی طور پر ہوتی ہے اور کہیں احکام کا اتباع ہوتا ہے قرآن میں ہے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۹۱/۲ جس کے معنی ہیں چاند سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور اس سے روشنی کا اقتباس کرتا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ہے "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ" ۲/۱۲۱ جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ اس کا اتباع کرتے ہیں جیسا کہ اتباع کرنے کا حق ہے، یہی لوگ ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں"۔ اس آیتِ کریمہ نے تلاوت کے معنی واضح کر دیئے ہیں، اس میں تلاوت کرنے والوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں، ورنہ اگر اس کے معنی فقط پڑھنے کے ہوں تو قرآن کو تو غیر مسلم بھی پڑھتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا قرآن کی تلاوت سے مراد اس کے احکام کا اتباع ہے۔

چونکہ اس اتباع کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ان احکام کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے اس لیے انہیں اس طرح پڑھنے کو یا اس غرض کے لیے پیش کرنے کو بھی تِلَاوَۃٌ کہتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ محض پڑھنے کو "قرأت" کہا جائے گا لیکن پڑھ کر یا ویسے ہی احکام کی اطاعت کرنے کو تلاوت کہا جائے گا۔

قرآن کو پڑھا اس لیے جاتا ہے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھا اس لیے جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جا سکے لہٰذا قرآن کا اس طرح پڑھنا کہ وہ سمجھ میں نہ آئے یا اسے فقط سمجھ لینا اور اس پر عمل نہ کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

قرآن کریم میں نبی کریمؐ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ ۳/۱۶۴ "وہ جماعتِ مومنین کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے"۔ اس سے ظاہر ہے کہ تلاوتِ قرآن سے مقصود یہ ہے کہ اللہ کا نظام عملاً متشکل ہو جائے جس کے تعمیری نتائج محسوس صورت میں سامنے آجائیں۔

صرف قرآن پڑھ لینے کو تلاوت کہنا اور سمجھ لینا کہ اس سے مقصد حاصل ہو گیا ہے خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ قرآن کا پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ اسے سمجھ لیا جائے اور سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر قرآن کو سمجھا نہ جائے تو اس کا پڑھنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کا سمجھنا بھی بے کار ہے۔

تلاوتِ آیات کا مفہوم

وَمَا كَانَ رَبُّكَ — دیکھو اللہ ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ
مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى — قوموں اور ملکوں کو یونہی اندھا دھند ہلاکت میں ڈال دے
يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا — ہم پہلے اس کے مرکزی مقام میں اپنا رسول بھیجتے ہیں
يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا — جو ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے۔
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى — یاد رکھو! ہمارا قانونِ مکافات اس وقت تک کسی قوم کو
اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ ۲۸/۵۹ — ہلاکت میں نہیں ڈالتا جب تک کہ وہ ظلم کی روش اختیار نہ کرلے۔

تلاوتِ آیات کا مقصدِ عظیم

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ — یہ اللہ کے وہ قوانین ہیں
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ — جو تمہیں دیے جا رہے ہیں
بِالْحَقِّ — حق و صداقت کے ساتھ
وَمَا اللّٰهُ — اس لیے کہ یہ تو بڑا ظلم ہوتا کہ جن اصولوں کے تابع
يُرِيْدُ ظُلْمًا — چلنے سے انسانی زندگی نے کامیاب ہونا تھا
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳/۱۰۸ — وہ اصول اہلِ عالم کو دیے ہی نہ جاتے۔

قوانینِ خداوندی کے دیے جانے کے بعد اور کونسی حدیث ہوگی جس کی پیروی یہ لوگ کرینگے؟

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ — یہ اللہ کے وہ قوانین ہیں
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ — جو تمہیں دیے جا رہے ہیں
بِالْحَقِّ — حق و صداقت کے ساتھ۔
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ — اب وہ کون سی حدیث یا بات ہوگی
بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ — اللہ اور اس کے قوانین کے بعد
يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۴۵/۶ — کہ جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

اللہ کا بہت بڑا احسان

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ	اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اہلِ ایمان پر
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا	کہ ان کی طرف اپنا ایک رسولؐ بھیجا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	جو انہی میں سے ہے۔
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	وہ ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے
وَيُزَكِّيْهِمْ	جن سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	وہ انہیں ہمارے نظام و قانون کی تعلیم دیتا
وَالْحِكْمَةَ	اور اس کی غرض و غایت سمجھاتا ہے
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	اللہ اگر ایسا انتظام نہ کرتا تو لوگ اسی طرح
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ۳/۱۶۴	گمراہیوں میں کھوئے رہتے جیسے پہلے کھوئے ہوئے تھے۔

اہلِ علم کی تلاوت

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ	اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے
وَبِالْحَقِّ نَزَلَ	اور یہ حق کے ساتھ تم تک پہنچا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا	اور اس قرآن کے لانے والے رسولؐ کا فریضہ یہ ہے کہ وہ اس کے
مُبَشِّرًا	مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں آنے والی خوشگواریوں کی بشارت دے
وَّنَذِيْرًا	اور اس کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں آنے والی تباہی سے آگاہ کرے
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ	اور ہم نے اس کے حقائق کو الگ الگ نکھار کر بیان کر دیا ہے
لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ	تاکہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کے سامنے پڑھ سکو۔
وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا	لہذا ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ	لوگوں سے کہو کہ تم خواہ اس کتاب کو مانو
اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا	خواہ نہ مانو اس کی صداقت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا

إِنَّ الَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ
إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ ۱۷/۱۰۷-۱۰۵

یہ کتاب درحقیقت علم و بصیرت کی رُو سے سمجھی جا سکتی ہے
لہٰذا جن لوگوں کے پاس پہلے سے علم ہے
ان کے سامنے جب یہ کتاب پیش کی جاتی ہے
تو وہ اس کے سامنے سرِتسلیم خم کر دیتے ہیں۔

اے اہلِ عقل و بصیرت!

فَاتَّقُوا اللَّهَ
يَا أُولِي الْأَلْبَابِ
الَّذِينَ آمَنُوا
قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا
رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ
آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ
وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ
لَهُ رِزْقًا ۝ ۶۵/۱۱-۱۰

قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو
اے اہلِ عقل و بصیرت
کہ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس مقصد کے لیے اللہ نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے
اور یہ رسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں
تاکہ ان لوگوں کو جو ان قوانین پر ایمان رکھتے ہیں
اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں
جہالت اور ظلم کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے۔
دیکھو جو لوگ اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان لائے
اور اس کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوئے
تو وہ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جاتے ہیں
جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
لہٰذا اس کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آ سکتی
اللہ کا نظام انہیں نہایت ہی حسین و متوازن انداز سے
سامانِ زیست مہیا کر دیتا ہے۔

تلاوتِ کتاب اور اقامتِ صلوٰۃ کا مفہوم

اِنَّ الَّذِيْنَ	دیکھو! جو لوگ
يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ	کتابِ اللہ کی پیروی کرتے ہوئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
وَاَنْفَقُوْا	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	ہمارا دیا ہوا رزق وقف کر دیتے ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ بھی
يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً	وہ ایسی تجارت کرتے ہیں
لَّنْ تَبُوْرَ ۝ ۳۵/۲۹	جس میں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔

کیا یہ کتاب کافی نہیں؟

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ	کیا ان کے لیے ہماری طرف سے نازل کردہ
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	یہ کتاب کافی نہیں
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۝ ۲۹/۵۱	جو تم ان کے سامنے پیش کرتے ہو۔

ہمارے قوانین کو مذاق میں تبدیل کر دینے کا نتیجہ

وَيْلٌ لِّكُلِّ	بربادی ہے ان سب کے لیے
اَفَّاكٍ	جو اپنی مفاد پرستیوں کو جھوٹ و مکاری کے پردے میں چھپا دیتے ہیں
اَثِيْمٍ	ان کی سہل انگاری نے ان میں اضمحلال پیدا کر دیا ہے۔
يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ	یہ لوگ اللہ کے ان قوانین کو سنتے تو ہیں
تُتْلٰى عَلَيْهِ	جو ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا	لیکن پورے استکبار کے ساتھ اپنے کفر پر اڑے رہتے ہیں
كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا	گویا کچھ سُنا ہی نہیں
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ	سو ان کے اس انکار و سرکشی کا نتیجہ الم انگیز تباہی ہے۔
وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا	ہمارے قوانین میں سے کوئی بات جب ان کے علم میں آتی ہے
اتَّخَذَهَا هُزُوًا	تو یہ اسے مذاق میں تبدیل کر دیتے ہیں
أُولَٰئِكَ لَهُمْ	جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ
عَذَابٌ مُّهِينٌ	ذلت و خواری کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں
مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ	ان کے آگے جہنّم ہے
وَلَا يُغْنِي عَنْهُم	اور ان کے کسی کام نہیں آئے گا وہ سب کچھ
مَّا كَسَبُوا شَيْئًا	کہ جو انہوں نے دُنیا میں کمایا ہے۔
وَلَا مَا اتَّخَذُوا	اور نہ وہ سرپرست ہی ان کے لیے کچھ کر سکیں گے
مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ	جنہیں انہوں نے اللہ کے بجائے اپنا اولیاء بنا رکھا ہے
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ۴۵ / ۱۰-۹	ان کے لیے بڑا ہی سخت عذاب ہے۔

تلاوت کا غلط مفہوم لینے والوں کے احوال

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي	لوگوں کے سامنے اس قوم کا حال بیان کرو
آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا	جسے ہم نے اپنے قوانین دیے تھے
فَانسَلَخَ مِنْهَا	پھر وہ قوم ان قوانین کی پابندی سے نکل گئی
فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ	ذاتی مفاد پرستیاں ان پر غالب آ گئی تھیں
فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ	لہٰذا وہ بے راہ رو لوگوں میں شامل ہو گئے۔
وَلَوْ شِئْنَا	اگر وہ قوم ہمارے قانونِ مشیّت کے مطابق چلتی رہتی
لَرَفَعْنَاهُ بِهَا	تو ہم اسے ان قوانین کے ذریعے ارتقائی منازل طے کراتے
وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ	لیکن وہ تو پستیوں سے ہی چپک کر رہ گئی
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ	اور ہوا و ہوس نے اس کی حالت

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ — اس کتے کی سی کر دی

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ — کہ اسے اکساؤ اور دوڑاؤ تو بھی ہانپے

اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ — اور اگر ویسے چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہے

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ — یہ حالت ہو جاتی ہے اس قوم کی

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا — جو ہمارے قوانین کو عمل سے جھٹلا دیتی ہے

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ — لوگوں کے سامنے اس قوم کا حال بیان کرو

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۷/۱۷۶ — تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

تلاوت کا غلط مفہوم لینے والوں کا انجام

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ — قیامت کے روز جب پیکروں میں توانائیاں پھونکی جائیں گی

فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ — تو اس وقت نہ آپس کی رشتہ داریاں باقی رہیں گی

وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ — اور نہ کوئی ایک دوسرے کا پُرسانِ حال [illegible] ہو گا

فَمَنْ ثَقُلَتْ — اس دن فیصلہ انسان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق ہو گا

مَوَازِيْنُهٗ — جن کی صلاحیتوں کا پلڑا بھاری ہو گا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ — وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ — اور جن کی صلاحیتوں کا پلڑا ہلکا ہو گا

فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ — تو یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی ذات کی نشوونما میں

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ — کمی رہ گئی ہو گی لہٰذا وہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے

فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ — وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ — تباہی کی آگ کے شعلے ان کے چہروں کو جھلسا دیں گے

وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ — اور ان کے بیٹرے باہر نکل آئیں گے

اَلَمْ تَكُنْ — ان سے پوچھا جائے گا کیا ایسا نہیں ہو چکا کہ

اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ — ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کیے جاتے تھے

فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ — اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا	وہ کہیں گے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر مسلّط ہو گئی تھی
وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ	ہم واقعی گمراہ لوگ تھے
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا	اے پروردگار اب ہمیں یہاں سے نکال دیجیے
فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ	پھر اگر ہم ایسا کریں تو واقعی ظالم ہوں گے۔
قَالَ	ان سے کہا جائے گا کہ زندگی کی وہ منزل پیچھے رہ گئی
اخْسَـُٔوْا فِيْهَا	اب تمہیں جہنّم میں ذلّت کی زندگی بسر کرنی ہو گی
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ ۲۳ / ۱۰۱ – ۱۰۸	اب ایسی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

۶ نبیِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن حکیم نے رسولِ اکرمؐ کا تعارف کچھ اس طرح کرایا ہے۔

۱۔ آپؐ کا نام احمدؐ بھی تھا اور محمدؐ بھی۔

۲۔ آپؐ نرم دِل، نرم مزاج، نہایت شفیق اور رحیم تھے۔

۳۔ آپؐ معزز، بلند اخلاق اور قابلِ اعتماد تھے۔

۴۔ آپؐ نزولِ قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے قرآن میں اس کی مصلحت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر آپؐ نزولِ قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو مخالفین قرآن کے بارے میں اور بھی شک میں پڑ جاتے کہ شاید یہ انہوں نے خود لکھ لیا ہے۔

۵۔ لیکن نزولِ قرآن کے بعد آپؐ علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ گئے تھے۔

۶۔ آپؐ سے کہلوایا گیا کہو کہ مَیں خود بھی قرآنی احکام و قوانین کی اطاعت کرتا ہوں اور ان کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتا ہوں اور کہ اگر مَیں بھی ان قوانین کی خلاف ورزی کروں تو ظہورِ نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہیں سکوں گا۔

۷۔ آپؐ سے کہلوایا گیا کہ کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں۔

۸۔ معجزوں کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ کہو مَیں نظامِ خداوندی پیش کرتا ہوں۔ جسے علیٰ وجہِ البصیرت سوچ سمجھ کر قبول کیا جاتا ہے گا تاکہ لوگ دل کے پورے جھکاؤ سے اس نظام کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنا شروع کر دیں اور کہ اللہ نے اگر لوگوں سے اپنا نظام زبردستی منوانا ہوتا تو اس کے لیے کچھ مشکل نہیں تھا وُہ انہیں پیدا ہی اس طرح کرتا کہ وُہ اس پر چلنے کے لیے مجبور ہوتے لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا اور انسانوں کو عمل کی آزادی عنایت کی لہٰذا رسولؐ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اللہ کا دین معجزوں اور شعبدوں کے ذریعہ سے منوائیں رسول کا معجزہ تو اس کا نظام ہوتا ہے۔

۹۔ ختمِ نبوت کے بارے میں بتایا گیا کہ آپؐ کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور اب قیامت تک نوعِ انسان کو رہنمائی دینے کے لیے قرآن ہی کافی ہے اور کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ دار خود اللہ ہے لہٰذا آپؐ کے بعد کسی نئی نبی یا کتاب کی ضرورت نہیں

۱۰۔ آپؐ کی طرف سے اُمت کی شفاعت کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ جن لوگوں نے اللہ کے نظام کا دامن چھوڑ دیا ان کے لیے کسی سفارش یا شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فرمایا گیا اے رسُولؐ ان لوگوں کو معاف کرانے کے لیے اگر تم ستّر مرتبہ بھی درخواست کرو تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی کوائف

آپؐ کا نام احمدؐ

....وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ	عیسیٰؑ نے کہا میں تمہیں ایک رسولؐ کی خوشخبری دیتا ہوں
یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی	جو میرے بعد آئے گا
اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ○ ۶۱/۶	اس کا نام احمدؐ ہو گا۔

آپؐ کا نام محمدؐ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ ۴۸/۲۹	محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

آپؐ نزولِ قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا	تم نہ تو کتاب پڑھنا جانتے تھے
مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ	نزولِ قرآن سے قبل
وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ ○ ۲۹/۴۸	اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے۔

نبوت سے قبل آپؐ نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا	ہم نے عالمِ امر سے تمہاری طرف قرآن وحی کیا

مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ — جس سے قبل تمہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ
تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ — اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے
وَلَا الْاِيْمَانُ ○ ۴۲/۵۲ — اور ایمان کسے کہتے ہیں۔

نبوت سے قبل آپؐ کے لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں مصلحتؒ

اِذًا لَّارْتَابَ — قبل از نبوت اگر تم لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو وہ لوگ اور
الْمُبْطِلُوْنَ ○ ۲۹/۴۸ — بھی شک میں پڑ جاتے جو قرآن کو باطل قرار دیتے ہیں۔

آپؐ نرم دل اور نرم مزاج تھے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ — اے رسولؐ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم
لِنْتَ لَهُمْ ○ ۳/۱۵۹ — لوگوں کے لیے بہت نرم دل اور نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔

آپؐ شفیق اور رحیم تھے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ — دیکھو تمہاری طرف یہ رسولؐ آیا ہے
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ — جو تم میں سے ہی ہے
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ — تمہارا نقصان میں پڑنا اسے شاق گزرتا ہے
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ — اور تمہاری فلاح کے لیے آرزومند رہتا ہے
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ ۹/۱۲۸ — اہل ایمان کے لیے نہایت شفیق اور رحیم ہے۔

آپؐ معزز اور قابلِ اعتماد تھے

اِنَّهٗ لَقَوْلُ — جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ — وہ بلاشبہ ہمارا نہایت ہی معزز رسول ہے
ذِيْ قُوَّةٍ — اسے اس اللہ کی طرف سے وحی کی تائید و قوت حاصل ہے
عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ — جو کائنات کے مرکزی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے

مُّطَاعٍ	اس کی بات مانو اور اس کے فیصلوں کی اطاعت کرو
ثَمَّ اَمِیۡنٍ ؁ ۸۱ / ۱۹-۲۱	یہ بڑا ہی امین اور قابلِ اعتماد ہے۔

آپؐ اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر تھے

وَاِنَّكَ لَعَلٰى	بلاشبہ تم سیرت کی پختگی
خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ؁ ۶۸ / ۴	اور اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر ہو۔

آپؐ نہ شاعر تھے نہ کاہن

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ	جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے
رَسُوۡلٍ كَرِیۡمٍ	وہ بلاشبہ ہمارا نہایت ہی معزز رسول ہے
وَّمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ	اور جو کچھ پیش کرتا ہے وہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں
قَلِیۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ	کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے
وَلَا بِقَوۡلِ كَاهِنٍ	اور نہ یہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں
قَلِیۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ	کہ جنہیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے
تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؁ ۶۹ / ۴۰-۴۳	یہ تو رب العالمین کی جانب سے نازل کردہ قوانین ہیں۔

شاعری آپؐ کے شایانِ شان ہی نہ تھی

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ	ہم نے اپنے رسولؐ کو شاعری نہیں سکھائی
وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ لَهٗ ؁ ۳۶ / ۶۹	نہ شاعری اس کے شایانِ شان ہی ہے۔

تمہارا یہ رفیق شاعروں کی طرح اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ وحی بیان کرتا ہے

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى	قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہوا
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ	کہ تمہارا یہ رفیق نہ تو راستہ کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے
وَمَا غَوٰى	اور نہ راستہ پا جانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی	وہ اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ ۵۳/۳-۴	بلکہ اس وحی کو بیان کرتا ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

سِراجِ مُنیر

وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	ہمارا یہ رسولؐ نوعِ انسان کو نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دیتا ہے
وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ ۳۳/۴۶	اور انسانی زندگی کی تاریک رات میں سورج کی طرح چمکتا رہا ہے۔

اور نزولِ قرآن سے بعد کی حالت

ذُوْ مِرَّةٍ	تعلیم خداوندی سے اس رسولؐ کی ذات میں پورا پورا توازن
فَاسْتَوٰی	پیدا ہوا اور پاکیزگی سیرت اپنی انتہا تک پہنچ گئی۔
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی	وہ علم کی ان بلندیوں پر پہنچا جہاں عقل کی رسائی ناممکن ہے
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی	وہ حقائق کائنات سے قریب تر اور قوانین خداوندی سے ہم رنگ ہو گیا
فَكَانَ قَابَ	وہ انسانی دنیا میں اللہ کے پروگراموں کی تکمیل کے لیے اللہ کا رفیق بن گیا
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی	اس سے بھی گہری رفاقت جو دو کمانوں کو ملا کر تیر چھوڑنے سے کی جاتی ہے
فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ	اس طرح اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ کچھ وحی کر دیا
مَاۤ اَوْحٰی ○ ۵۳/۶-۱۰	جسے انسانی رہنمائی کے لیے دینا مقصود تھا۔

علم کے اُفقِ مُبین پر

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ	تمہارا یہ رفیق پاگل پن کی باتیں نہیں کرتا ہے
وَلَقَدْ رَاٰهُ	جو کچھ یہ کہتا ہے گویا آنکھوں دیکھا کہتا ہے
بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ○ ۸۱/۲۲-۲۳	کیوں کہ اس نے اپنے آپ کو علم کے بلند ترین اور وسیع ترین مقام پر پایا ہے۔

علمِ وحی کے متعلق نبی کی کیفیت

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ	علم وحی کے متعلق نبی کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے

مَا رَاٰی ○ ۵۳/۱۱
اس پر اسے دل سے یقین ہوتا ہے اسے وہ فریبِ نظر نہیں سمجھتا۔

اور جو وحی اسے ملتی ہے اسے نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک پہنچاتا ہے

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○ ۸۱/۲۴
پھر جو کچھ اسے وحی کے ذریعے ملتا ہے
اسے وہ نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

آپؐ کو جس نظام کے قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ○ ۳۳/۴۵
اے نبیؐ ہم نے تمہیں ایسا نظام قائم کرنے کے لیے بھیجا ہے
جو تمام نوعِ انسان کے اعمال کی نگرانی کرے
اور لوگوں کو بتا دے کہ نظامِ خداوندی کے کس قدر خوشگوار نتائج نکلیں گے
اور اس کی خلاف ورزی کے عواقب کس قدر تباہ کن ہوں گے۔

نوعِ انسانی کو بتا دو کہ اس نظام میں رزق باشرف کی ضمانت ہو گی

قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ ۲۲/۴۹—۵۰
اے رسولؐ پوری نوعِ انسان سے کہہ دو کہ
میں تمہیں اللہ کے قانونِ مکافات سے کھلے الفاظ میں آگاہ کرتا ہوں
لہٰذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
اور عزت کی روزی ملے گی۔

نظامِ خداوندی کی صورت میں خیرِ کثیر عطا کی گئی

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ
فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَانْحَرْ
ہم نے تمہیں نظامِ خداوندی کی صورت میں خیرِ کثیر عطا کی ہے
تم اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں اپنے فرائض پوری طرح
ادا کرو اور لوگوں کی خورد و نوش کا انتظام کرتے رہو

إِنَّ شَانِئَكَ
هُوَ الْأَبْتَرُ ○ (۱۰۸:۳)

تم دیکھو گے کہ آخرالامر اسی نظام نے آگے چلنا ہے اور اس کے مخالفین کی جڑ کٹ جانی ہے۔

عظیم انقلاب کی تیاری

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ
قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُ
أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا
إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيلًا ○ (۷۳:۱-۵)

اے وہ کہ جو ایک عظیم انقلاب کے لیے اپنے رفقاءِ کار کی تنظیم کر رہا ہے ان کی تعلیم و تربیت کے لیے رات کا کچھ حصہ بھی صرف کیا کرو نصف رات کے لگ بھگ تک اور راتوں کی ان مجالس میں اپنے ساتھیوں کو قرآن اس طرح سمجھاؤ کہ اس کی تعلیمات ان میں رچ بس جائیں یہ اس لیے ضروری ہے کہ اب ہم آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے والے ہیں۔ اب معاشرہ میں نظامِ خداوندی کی عملی تشکیل کا مرحلہ آ رہا ہے۔

انسانیت کو سنوارنے کا فریضہ

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُمْ فَأَنذِرْ
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ○ (۷۴:۱-۷)

اے وہ کہ جس کے ذمہ انسانیت کے سنوارنے کا فریضہ ہے
اٹھ اور دنیا کو غلط روش کے عواقب سے آگاہ کر دے
اور نظامِ خداوندی کا بول بالا کر
اور اس تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ عناصر سے پاک و صاف رکھو
اور ایسے رفقاء اپنے ساتھ لے کر چل جن کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آنے پائے
اور جو نوعِ انسان کی کمیاں پوری کر کے ان پر احسان نہ دھرا گیا۔
تم نے اللہ کے نظام کے قیام و استحکام کے لیے صبر و استقامت سے [illegible] کرنا ہے۔

آپؐ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا واقعہ

سُبْحَانَ الَّذِي
أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا
مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاک و بلند ہے وہ ہستی
جو اپنے بندے کو راتوں رات نکال لے گیا
مرکزِ محترم (مکہ) سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا	دُور کے ایک مرکز (مدینہ) کی طرف
الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ	جس کے گردوپیش کو ہم نے بڑا بابرکت بنایا ہے
لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا	تاکہ اللہ اس آسمانی انقلاب کو ظاہر کردے جس کی تیاری کی جا رہی تھی
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ ۱۷/۱	بلاشبہ وہ سب کچھ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

آپؐ سے مطالبہ کہ اپنا نظامِ سیاست جمہوری بنیادوں پر استوار کریں

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	اے رسولؐ یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ
لِنْتَ لَهُمْ	تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا	اگر تم سخت مزاج اور سنگدل ہوتے
غَلِیْظَ الْقَلْبِ	اور انسانی کمزوریوں کی رعایت کے لیے تمہارے دل میں نرم گوشہ نہ ہوتا
لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ	تو تمہاری جماعت کے افراد تم سے الگ ہو کر منتشر ہو چکے ہوتے
فَاعْفُ عَنْهُمْ	لہٰذا ان کی نادانستہ کوتاہیوں سے درگذر کیا کرو
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ	اور ان کے لیے ہر طرح کا تحفظ طلب کرتے رہو
وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ	اور حکومت کے مسائل باہمی مشاورت سے انجام دو۔
فَاِذَا عَزَمْتَ	اور اس طرح مشاورت سے جب کسی بات کا فیصلہ کر لیا جائے
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	تو پھر قوانینِ خداوندی پر بھروسہ رکھ کر کاربند ہو جایا کرو
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ۝ ۳/۱۵۹	یہی روش ہے جو قانونِ خداوندی کی نگاہ میں پسندیدہ ہے۔

اور ہمارے نازل کردہ ضابطۂ ہدایت کو تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہیں

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ	اے رسولؐ اس ضابطہ حیات کو جو تمہارے رب کی طرف سے
مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ	تم پر نازل کیا گیا ہے تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہو
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ	اگر تم نے ایسا نہ کیا
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۝ ۵/۶۷	تو یہ فریضہ رسالت کی عدم ادائیگی ہو گی۔

اور اُن کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا جو ظالم ہیں

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى	اور دیکھو ان لوگوں کی طرف ذرا بھی نہ جُھکنا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	جو ظالم ہیں اور اللہ کے قوانین سے سرکشی برت رہے ہیں
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۝ ۱۱/۱۱۳	ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔

ایسا انتظام کرو کہ تمہارے پروردگار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا	کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم یتیم، کمزور اور بے آسرا تھے کہ
فَاٰوٰى	اللہ نے تمہارے لیے حفاظت اور پناہ کا سامان پیدا کر دیا۔
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا	پھر کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ تم تلاشِ حقیقت میں حیراں و سرگرداں پھر رہے تھے
فَهَدٰى	کہ اس نے بذریعہ وحی صحیح راستہ کی طرف تمہاری رہنمائی کر دی
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا	اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ اللہ نے تمہیں ضرورتمند پایا تو
فَاَغْنٰى	اتنا کچھ دیا کہ تم کسی کے محتاج نہیں رہے
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ	لہٰذا ایسا معاشرہ قائم کرو جس میں کسی یتیم، کمزور اور
فَلَا تَقْهَرْ	بے آسرہ کو نہ تو دھتکارہ جا سکے اور نہ دبایا جا سکے۔
وَاَمَّا السَّآئِلَ	اور نہ کسی ضرورتمند کو ایسا حقیر سمجھا جائے کہ
فَلَا تَنْهَرْ	اربابِ ثروت کی جھڑکیاں اسے قابلِ نفرت مقام پر پہنچا دیں
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	اور ایسا انتظام کرو کہ تمہارے پروردگار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں۔
فَحَدِّثْ ۝ ۹۳/۱۱-۶	اور اس نظام کا چرچا عام کرتے اور اسے دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ۔

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابی کے بعد تمہاری توجہ کسی اور طرف چلی جائے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ	کیا ایسا نہیں کہ جس روشنی کی تلاش میں تم حیراں و سرگرداں پھرتے تھے
صَدْرَكَ	اللہ نے وحی کے ذریعے وہ روشنی دے کر تمہارے لیے زندگی کی تمام راہیں روشن کر دیں
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ	پھر راستہ کی مشکلات اور ذمہ داریوں کے ان بوجھوں کو ہلکا کر دیا

الَّذِیٓ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ
فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا
اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا
فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ۝ ۹۴/۸-۱

جنہوں نے تمہاری کمر دُہری کر رکھی تھی
اور اس طرح قرآن کا پیغام بلند سے بلند تر ہوتا گیا
اور تمہاری مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں
زندگی کا یہ اصول ہے کہ مشکلات کا ہمّت و صبر سے مقابلہ انہیں آسان بنا دیتا ہے
اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابیوں کے بعد تمہاری توجہ کسی اور طرف چلی جائے
یاد رکھو ہر حال میں تمہارا قدم اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کی طرف اُٹھنا چاہیے۔

مقصدِ زندگی

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُكِیۡ
وَمَحۡيَایَ وَمَمَاتِیۡ
لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ
لَا شَرِيۡكَ لَهٗ
وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ
وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۶/۱۶۲-۱۶۳

کہو میرے تمام فرائضِ زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طور طریقے
میرا جینا اور میرا مرنا
سب کچھ اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہے
میں اس میں کسی اور مقصد، جذبہ یا خواہش کو شریک نہیں کرتا
مجھے یہی حکم دیا گیا ہے،
اور سب سے پہلے میں خود اس حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔

مقامِ رسالت کی وضاحت

قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ
وَمَاۤ اَدۡرِیۡ مَا يُفۡعَلُ بِیۡ
وَلَا بِكُمۡ
اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَیَّ
وَمَاۤ اَنَا اِلَّا
نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝ ۴۶/۹

کہو میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں
میں نہیں جانتا کہ میرا ذاتی انجام کیا ہو گا
اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا بیتے گی
میرا کام تو یہ ہے کہ اپنی طرف نازل شدہ وحی کا اتباع کیے جاؤں
اور میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ لوگوں کو
غلط روش کے تباہ کن نتائج سے واضح طور پر آگاہ کرتا رہوں۔

کہو میں خود بھی قوانین خداوندی کا اتباع کرتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ	کہو میں خود بھی اللہ کے قوانین کا اتباع کرتا ہوں
وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا	اور اس میں کسی دوسرے قانون کو شریک نہیں کرتا
قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ	کہو مجھے کوئی ایسا اختیار یا اقتدار حاصل نہیں کہ
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا	تمہیں کسی قسم کا نفع یا نقصان پہنچا سکوں
قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ	کہو اگر میں بھی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں تو
مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ	کوئی ایسا نہیں جو مجھے اس کی گرفت سے بچا سکے
مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ ۷۲-۲۰-۲۲	اور نہ میں اس کے قانون کے سوا اپنے لیے کوئی جائے پناہ ہی پاتا ہوں۔

نبی کی ذاتی حیثیت اور منصبِ رسالت میں فرق کی وضاحت

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ	کہو جب مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے
فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ	تو وہ میری اپنی تدبیری غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے
وَاِنِ اهْتَدَیْتُ	اور جب میں صحیح روش پر چلا جا رہا ہوتا ہوں
فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ۝ ۳۴/۵۰	تو یہ اس وحی کی رو سے ہوتا ہے جو میرے رب کی طرف سے ملی ہے۔

کہو میں اپنی ذات کے لیے بھی قدرت نہیں رکھتا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ	کہو میری تو یہ کیفیت ہے کہ اپنی ذات کے لیے بھی
لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا	کسی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتا ہوں
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝ ۷/۱۸۸	یہاں سب کچھ اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔

کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں نہ غیب کا علم ہے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ	کہو میں ہرگز نہیں کہتا کہ
عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ	میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

وَلَآ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ — اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں

وَلَآ اَقُوۡلُ لَکُمۡ اِنِّیۡ مَلَکٌ — اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں

اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ؕ ۶/۵۰ — میں بھی تمہاری طرح اللہ کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔

کہو میں خود بھی قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج سے خوفزدہ رہتا ہوں

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ — کہو میں خود اس بات سے خوفزدہ رہتا ہوں کہ

اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ — اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو

عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۝ ۳۹/۱۳ — ظہورِ نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہیں سکوں گا۔

کہو سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ — کہو مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ

اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ — سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے

مَنۡ اَسۡلَمَ — سامنے سرِ تسلیم خم کر دوں

وَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ ۶/۱۴ — اور اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شریک نہ کروں۔

کہو میں خالصتاً قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتا ہوں

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ — کہو مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ

اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا — قوانینِ خداوندی کی اطاعت اس طرح سے کروں کہ

لَّهُ الدِّیۡنَ ۝ ۳۹/۱۱ — اس میں کسی اور کی اطاعت اور فرماں پذیری کا شائبہ تک نہ ہو۔

کہو قوانینِ خداوندی کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھنے اور ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لینے کے نتائج سامنے آجائیں گے

قَدۡ جَآءَکُمۡ بَصَآئِرُ — کہو تمہاری طرف علم و بصیرت پر مبنی قوانین آ گئے ہیں

مِنۡ رَّبِّکُمۡ — تمہارے پروردگار کی جانب سے

فَمَنۡ اَبۡصَرَ — اب جو کوئی ان کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھے گا

فَلِنَفْسِہٖ	تو اس کا فائدہ اسے ہی ہو گا
وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْہَا	اور جو کوئی ان کی طرف سے آنکھیں بند کرلے گا تو اس کا نتیجہ بھی وہی بھگتے گا
وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ۝ ۶/۱۰۵	میں تم پر پاسبان نہیں مقرر کیا گیا ہوں کہ ہانک کر اس طرف لاؤں۔

کہو میں پوری نوعِ انسانی کی طرف نبی بن کر آیا ہوں

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ	تمام بنی نوع انسان کو پکار کر کہہ دو
اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ	کہ میں اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں قومی، وطنی اور
اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۝ ۷/۱۵۸	مذہبی حدود سے بلند ہو کر تم سب کی طرف۔

جہلا سے کنارہ کش رہو، ان سے نہ الجھو

خُذِ الْعَفْوَ	اے نبیؐ نرمی اور درگذر کا طریقہ اختیار کرو
وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ	اور لوگوں کو اللہ کے قوانین دیتے جاؤ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ ۝ ۷/۱۹۹	اور جہلا سے نہ الجھو ان سے کنارہ کش رہو۔

جن لوگوں نے اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین شامل کر لیے ہیں ان سے کنارہ کش ہو جاؤ

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ	اے رسولؐ لوگوں کے سامنے اللہ کے قوانین کھول کر پیش کرتے جاؤ
وَاَعْرِضْ عَنِ	اور جن لوگوں نے قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین شامل
الْمُشْرِکِیْنَ ۝ ۱۵/۹۴	کر لیے ہیں ان سے نہ الجھو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو

فَاصْفَحْ عَنْھُمْ	اے نبیؐ جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو
وَقُلْ سَلٰمٌ	اور ان سے کہہ دو کہ میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں اس سے تمہاری سلامتی مقصود ہے
فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۳/۸۹	بہرحال یہ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ ان کی غلط روش کا نتیجہ کیا نکلا۔

اپنا دامن ان خاردار جھاڑیوں سے بچاتے ہوئے نہایت حسین انداز سے ان لوگوں سے الگ ہٹتے جاؤ

وَاصْبِرْ عَلٰى	اے نبیؐ مخالفین کی کسی بات سے اثر پذیر نہ ہو بلکہ ان کی
مَا يَقُوْلُوْنَ	طرف سے صرفِ نظر کر کے اپنے پروگرام پر استقامت سے جمے رہو
وَاهْجُرْهُمْ	اور اپنے دامن کو ان خاردار جھاڑیوں سے بچاتے جاؤ
هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ ۷۳/۱۰	اور اس طرح نہایت حسین انداز سے ان لوگوں سے الگ ہٹتے جاؤ۔

اور ان کی طرف توجہ دو جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں

عَبَسَ وَتَوَلّٰى	نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دینے والا کیوں تیوری چڑھائے
اَنْ جَآءَهُ	اور منہ موڑے اس بات پر کہ اس کے پاس ہدایت لینے کے لیے
الْاَعْمٰى	کوئی غریب، معذور اور اندھا آ گیا ہے
وَمَا يُدْرِيْكَ	تمہیں کیا خبر کہ یہی اندھا تمہاری تعلیم سے کس قدر پاکیزہ
لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ۝ ۸۰/۱-۳	اخلاق کا حامل بن جائے اور اس کی ذات کی اعلیٰ نشوونما ہو جائے۔

اور جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہی نہیں ان کے لیے جان نہ کھپاؤ

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى	اس کے برعکس ایسا فرد جو اپنے آپ کو رشد و ہدایت سے مستغنی سمجھتا ہے
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى	تو تمہیں کیا پڑی ہے کہ اس کے لیے اپنی جان کھپاتے پھرو
وَمَا عَلَيْكَ	حالانکہ تم پر اس کا کچھ الزام نہیں آتا
اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ ۸۰/۵-۷	اگر ایسے لوگوں کی اصلاح نہ ہو سکے۔

البتہ ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمندوں سے بے رخی برتی گئی تو یہ قابلِ گرفت ہوگا

وَاَمَّا مَنْ	البتہ الزام اس بات پر آتا ہے کہ کوئی فرد ہدایت حاصل کرنے کے
جَآءَكَ يَسْعٰى	لیے تمہارے پاس بھاگتا ہوا آئے
وَهُوَ يَخْشٰى	اور اسے غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج کا خوف ہو

فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ	اور تم اس سے بے رُخی برتو
كَلَّا	ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے
إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ	قرآن ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہدایت ہے
فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ ۸۰ / ۱۲-۸	لہٰذا جس کا جی چاہے اپنی مرضی سے اس کی طرف آ جائے۔

اور مخالفتوں کے ہجوم

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ	جب اللہ کا یہ بندہ (رسول) لوگوں کو قوانین خداوندی
يَدْعُوهُ	کی طرف دعوت دینے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا
كَادُوا يَكُونُونَ	تو مفاد پرست لوگ مخالفتوں کے ہجوم کے ساتھ
عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ ۷۲ / ۱۹	اس پر یوں اُمڈ پڑے گویا اُسے کچل ہی ڈالیں گے۔

مخالفین سے کہو کہ تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو اور مجھے میرے پروگرام پر عمل کرنے دو، نتائج خود بخود سامنے آجائیں گے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ	منکرین نظامِ خداوندی سے برملا کہہ دو کہ
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ	ہمارے اور تمہارے راستے بھی جدا جدا ہیں اور مقصد بھی الگ ہے
وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ	تمہارے معبود تمہارے ذہن کے تراشیدہ ہیں
مَا أَعْبُدُ	اور ہمارا معبود خالق کائنات ہے
وَلَا أَنَا عَابِدٌ	تم اپنے معبودوں کی پرستش کرتے ہو
مَّا عَبَدتُّمْ	ہم اپنے معبود کے احکام و قوانین کی اطاعت، تو اس کی عبادت سمجھتے ہیں
وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ	یہ اختلاف مٹ نہیں سکتا کیوں کہ تمہاری عبادت، ان معبودوں کی پرستش
مَا أَعْبُدُ	ہو گی اور میری عبادت اللہ کے قوانین کی اطاعت۔ اور چونکہ
لَكُمْ دِينُكُمْ	یہ اختلاف اٹل ہے لہٰذا تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو
وَلِيَ دِينِ ۝ ۱۰۹ / ۱-۶	اور مجھے میرے پروگرام پر چلنے دو نتائج خود بخود سامنے آ جائیں گے

اور قرآنی پروگرام پر عمل کے سلسلے میں عجلت سے کام نہ لو بلکہ ہر معاملہ علم کی روشنی میں طے کرو

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۖ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○ ۲۰/۱۱۴

اور دیکھو قرآنی پروگرام پر عمل کے سلسلہ میں عجلت سے کام نہ لو بلکہ انتظار کرنا چاہیے کہ کسی معاملہ کے متعلق تمہیں وحی کی رُو سے مکمل ہدایات مِل جائیں اور تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے اور ہر وقت اپنے پروردگار سے علم میں اضافہ کی استدعا کرتے رہو۔

یہ ہدایت آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہے

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ۶۲/۲-۳

یہ رسولؐ ان لوگوں میں سے اُٹھایا گیا ہے
جنہیں پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی اور جاہل تھے
یہ ان کے سامنے قوانینِ خداوندی پیش کرتا ہے
اور ایسا عملی پروگرام دیتا ہے جس سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جاتی ہے یہ انہیں کتابِ خداوندی کی تعلیم دیتا ہے
اور اس کے قوانین کی غرض و غایت اور حکمت سمجھاتا ہے
چنانچہ رسولؐ کی تعلیم و تربیت سے یہ قوم صحیح راہ پر گامزن ہو گئی جو قبل ازیں کھُلی گمراہی میں مبتلا تھی
بہرحال یہ رہنمائی ان نسلوں کے لیے بھی ہے جو بعد میں آنے والی ہیں
اور یہ انتظام اس اللہ نے کیا ہے جو بڑے غلبہ اور حکمت والا ہے۔

نوعِ انسان کیلئے موجبِ خیر

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ○ ۴/۱۷۰

اے نوعِ انسان
یہ رسولؐ تمہاری طرف اللہ کا نظام لے کر
حق و صداقت کے ساتھ آ گیا ہے
اس نظام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لو اسی میں تمہاری خیر ہے۔

اگر یہ رسولؐ اپنی کسی بات کو اللہ سے منسوب کر دیتا تو ہم اُس کی رگِ جان پر گرفت کرتے

وَلَوْ تَقَوَّلَ	اگر یہ رسولؐ اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ	ہماری جانب منسوب کر دیتا
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ	تو ہم اس کی ایسی گرفت کرتے کہ یہ بے بس ہو جاتا اور اس کے ثبات و
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ	استحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے اس کی اسکیموں کو بے جان کر دیا جاتا
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ○ ۶۹/۴۴-۴۷	اور کوئی نہیں جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا۔

فرائضِ رسالتؐ کی وضاحت

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ	جو لوگ اس رسولؐ کی تعلیمات کی پیروی کریں گے
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ	جو قرآن ملنے سے پہلے لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتا تھا
الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا	اور جس کا ذکر لکھا ہوا پاؤ گے
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ	تورات میں بھی اور انجیل میں بھی
يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ	جو قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتا ہے
وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ	جو پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ	اور خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے
وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ	اور انسانیت پر پڑے ہوئے جور و استبداد کے تمام بوجھ اُتارتا ہے
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ	اور تقلید و اوہام کی جن زنجیروں میں انسانی ذہن جکڑے ہوئے تھے انہیں توڑتا ہے
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ	لہٰذا جو لوگ اس کے لائے ہوئے نظام کو قبول کر لیں گے
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ	اور اس کے قیام و استحکام میں اس کی رفاقت اور مدد کریں گے
وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ	اور اس کی طرف نازل شدہ روشنی کو اپنے لیے چراغِ راہ بنائیں گے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ۷/۱۵۷	تو یہی لوگ ہیں جن کی زندگیاں کامیاب و کامران ہوں گی۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد عملی شرک ختم ہو جائے گا

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ — دراصل لوگوں نے اللہ کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا
حَقَّ قَدْرِهٖ — اور سمجھا ہی نہیں کہ اس کا مقام کیا ہے۔
وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ — انسانی معاشرہ کے قوانین
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ — قرآنی انقلاب کے دور میں
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ — کائناتی قوانین سے ہم آہنگ ہو جائیں گے
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى — اور یوں وہ عملی شرک ختم ہو جائے گا
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۳۹/۶۷ — جس سے اللہ بہت دُور اور بلند ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی میں کامیابی کے بعد

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ — اور دیکھو جب اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں غلبہ و نصرت حاصل ہو جائے
وَالْفَتْحُ — اور لوگوں کی مخالفت ختم ہو کر دین کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ — اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ لوگ کس طرح
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا — جوق در جوق نظامِ خداوندی میں داخل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ — تو تمہاری ذمہ داریاں اور بڑھ جائیں گی تمہیں اس نظام کی حفاظت کے لیے
وَاسْتَغْفِرْهُ — اور اسے مفاد پرستوں کی سازشوں سے بچانے کے لیے اور بھی سرگرمِ عمل رہنا ہو گا
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ ۱۱۰/۱-۳ — تم یہ کرو گے تو اللہ کی تائید و نصرت اور تیزی سے تمہاری طرف بڑھ آئے گی۔

نظام اور شخصیت

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ — دیکھو محمدؐ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ایک رسول ہے
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ — جیسے اور بھی کئی رسول قبل ازیں گزر چکے
اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ — پھر اگر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے
انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ — تو کیا تم اس نظام سے منحرف ہو جاؤ گے؟

وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ — یاد رکھو نظام شخصیات کے محتاج نہیں ہوتے لہٰذا جو کوئی ایسا کرے تو

فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْـًٔا ○ ۳/۱۴۴ — وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔

اس وحی میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے نہ بھلایا جا سکتا ہے

سَنُقْرِئُكَ — اے رسول ہم نے یہ وحی تمہیں اس اہتمام سے دی ہے کہ

فَلَا تَنْسٰۤى — اس میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا ہی جا سکتا ہے

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ — کیوں کہ اللہ کی مشیّت ہی ایسی ہے

اِنَّهٗ یَعْلَمُ — دیکھو یہ اس اللہ کی وحی ہے جو

الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ○ ۸۷/۶-۷ — انسان کی مضمر صلاحیتوں اور ممکنات سے خوب واقف ہے۔

مُعجزہ

نظامِ خداوندی معجزوں کے ذریعے سے نہیں منوایا جاتا

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ — اے رسول یوں نظر آتا ہے کہ تم اس غم میں کہ یہ لوگ

اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ — اس ضابطہ حیات کو قبول کیوں نہیں کرتے اپنی جان گھلا دو گے

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ — دیکھو یہ نظام اگر لوگوں سے زبردستی منوانا ہوتا تو

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ — کچھ مشکل نہیں تھا کہ ہم آسمان سے کوئی معجزہ نازل کر دیتے

اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ — جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جاتیں لیکن یہ ایمان نہ

لَهَا خٰضِعِیْنَ ○ ۲۶/۳-۴ — ہوتا کیوں کہ ایمان تو وہ ہے جو علیٰ وجہ البصیرت لایا جائے۔

معجزوں کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ — یہ لوگ کہتے ہیں ہم اس وقت تک تمہاری بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے

لَكَ حَتّٰى — جب تک کہ تم ہمیں اس قسم کے معجزے نہیں دکھا دو گے

تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا — مثلاً تم اشارہ کرو اور زمین سے ایک چشمہ پھوٹ بہے

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ — یا تمہارے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو

فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا
اور اس میں تمہارے حکم سے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ
یا ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے

كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا
جیسا کہ تم ہمیں ڈراتے رہتے ہو

اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا
یا اللہ اور اس کے فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر دو

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ
یا تمہارے لیے سونے کا ایک محل تیار ہو جائے

اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ
یا تم آسمان پر چڑھ کر دکھا دو

وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى
اور آسمان پر چڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ وہاں سے

تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ
ایک لکھی لکھائی کتاب اُتار لاؤ جسے ہم پڑھ کر دیکھیں

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ
کہو سبحان اللہ میں نے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا ہے

هَلْ كُنْتُ
میں کون ہوتا ہوں جو یہ سب کچھ کر سکوں

اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ ۱۷ / ۹۰-۹۳
مَیں تو محض ایک انسان ہوں جو اللہ کا پیغام لایا ہے۔

رسُول کا مُعجزہ اُس کا نظام ہوتا ہے

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ
کہتے ہیں یہ کیسا رسولؐ ہے

يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ
جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے

لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ
اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں ہے

فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا
جو لوگوں کو آگاہ کرتا کہ اس کی بات نہ مانی تو تباہ ہو جاؤ گے

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ
یا اس کے پاس کوئی بہت بڑا خزانہ ہوتا

اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا
یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ اطمینان کی روزی حاصل کرتا۔

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ
یہ ظالم لوگ اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو ورغلاتے رہتے ہیں کہ

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا
تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ
دیکھتے جاؤ کہ تمہارے متعلق یہ لوگ کیا کچھ کہتے ہیں

فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا
ایسے بہکے ہیں کہ کوئی ٹھکانے کی بات ہی ان کو نہیں سوجھتی

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ
انہیں کون بتلائے کہ اللہ کا نظام جسے یہ رسولؐ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے

جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ — اس قدر فراوانیوں کا حامل ہوگا جو ان کے مطالبے سے بدرجہا بہتر ہوں گی

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ — ایک چھوڑ ایسے کئی کئی باغات ہوں گے جن میں نہریں جاری ہوں گی

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ○ ۲۵/۱۰ — اور رہنے کے لیے شاندار مکانات ہوں گے۔

اللہ کا نظام علیٰ وجہِ البصیرت مانا جائے گا شعبدوں سے نہیں

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا — اگر ہم کوئی ایسا قرآن نازل کر دیتے

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ — جس سے پہاڑ چلنے لگ جاتے

اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ — یا زمین کی دُور دراز مسافتیں آنکھ جھپکتے میں طے ہو جائیں

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى — یا مُردے بولنے لگ جاتے

بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا — اللہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنّت ایسی نہیں

اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا — کیا مومنین کی سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ

اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ — اگر اللہ نے اپنا نظام زبردستی منوانا ہوتا تو اس کے لیے کچھ مشکل نہیں تھا کہ

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ○ ۱۳/۳۱ — لوگوں کو پیدا ہی اس طرح کرتا کہ وہ سب اس راہ پر چلنے کے لیے مجبور ہو جاتے۔

ختمِ نبوّت

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قبل

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ — تم سے قبل ہمیشہ ایسا ہوتا رہا کہ

مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ — ہمارے نبی اور رسول وحی لے کر آتے رہے لیکن ان کے دُنیا سے

اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ — چلے جانے کے بعد مفاد پرست لوگ اس وحی میں آمیزش کر دیتے

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ — لہٰذا اللہ مفاد پرستوں کی آمیزش شدہ اس وحی کو منسوخ کر دیتا

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ — اور پھر سے ایک اور رسول کے ذریعے اپنے قوانین کو محکم کر دیتا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ ۲۲/۵۲ — اس لیے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

لیکن قرآن کے ساتھ وحی کا سلسلہ مکمّل کر دیا گیا

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ — اور قرآن کے ساتھ تمہارے پروردگار کی وحی کا سلسلہ
صِدْقًا وَّعَدْلًا — صدق و عدل کے ساتھ مکمل ہو گیا ہے۔
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۝ ۶/۱۱۶ — اب ان قوانینِ خداوندی میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں۔

اور قرآن کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ نے لے لیا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ — قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۵/۹ — اور ہم ہی اس کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں۔

لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نبوّت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ — اور محمدؐ کے متعلق یاد رکھو کہ وہ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ — تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ — مگر وہ اللہ کے رسول ہیں
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ ۳۳/۴۰ — اور نبوّت کا سلسلہ ان کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔

شفاعت یا سفارش

خیانت کاروں کی وکالت بھی مت کرو

وَلَا تَكُنْ — اے رسولؐ ایسا ہرگز نہ کرنا کہ
لِّلْخَآئِنِيْنَ — قوانینِ خداوندی سے خیانت کرنے والوں کی
خَصِيْمًا ۝ ۴/۱۰۵ — وکالت کرنے لگ جاؤ۔

نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانے والوں کے لیے کسی سفارش کے قبول کیے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ — اے رسولؐ تم ان لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	یا نہ کرو برابر ہے
إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً	انہیں معاف کردینے کے لیے اگر تم ستر مرتبہ بھی درخواست دو گے
فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ	تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا	اس لیے کہ انہوں نے خلاف ورزی کی ہے
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	اللہ کے نظام کی
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي	سوچو کہ ایسی قوم پر سعادت کی راہیں کس طرح کشادہ
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ ۹/۸۰	ہوسکتی ہیں جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جائے۔

جن لوگوں نے قوانینِ خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کرلیا ہے ان کے لیے مغفرت کی آرزو بھی نہ کرو

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ	نبی کے لیے یہ جائز نہیں ہے
وَالَّذِينَ آمَنُوا	اور نہ اہل ایمان کے لیے ہی جائز ہے کہ وہ
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا	ان لوگوں کے لیے مغفرت چاہیں
لِلْمُشْرِكِينَ	جنہوں نے اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کرلیا ہے
وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ	خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ	جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ۹/۱۱۳	جہنم کے مستحق ہیں۔

مغفرت کے سلسلہ میں والدِ ابراہیمؑ کا ذکر

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ	مغفرت کے سلسلہ میں تمہارے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ
إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ	ابراہیمؑ نے اپنے والد کی مغفرت کی آرزو کیوں کی تھی
إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ	اس کی وجہ یہ تھی کہ ابراہیمؑ نے اس توقع پر کہ اس کا والد ایمان
وَعَدَهَا إِيَّاهُ	لے آئے گا وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے لیے اللہ سے مغفرت چاہے گا
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ	لیکن جب ابراہیمؑ پر یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ وہ
أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ	ایمان نہیں لائے گا بلکہ وہ نظامِ خداوندی کا دشمن ہے

تَبَرَّاَ مِنْهُ	تو وہ اس سے بیزار ہو گیا
اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ○ ۹/۱۱۴	بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل اور بُرد باد تھا۔

درود و سلام کی وضاحت

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ	اللہ اور اس کی کائناتی قوتوں کی
یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ	تائید ونصرت شامل ہے نبیؐ اور اس کے مشن کے ساتھ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو تم بھی اپنے عملِ پیہم سے رسولؐ کے مشن کو تقویت دو
صَلُّوْا عَلَیْهِ	اور اس کے دست و بازو بن کر اس کے پروگراموں کو تکمیل تک پہنچاؤ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ ۳۳/۵۶	اور دل کے پورے جھکاؤ سے اس کی اطاعت کرو۔

سب سے اہم نصیحت

قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ	لوگوں سے کہو میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ	اللہ کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنی روش سے ذرا رُک جاؤ
مَثْنٰى وَفُرَادٰى	اور پھر اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی
ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ○ ۳۴/۴۶	غور کرو۔ اپنی روشِ زندگی کے متعلق سوچو۔

آپؐ کی دُعائیں اور آرزوئیں

شیطانی قوتوں کے شر سے بچنے کے لیے

وَقُلْ رَّبِّ	اور کہو اے پروردگار
اَعُوْذُ بِكَ	ہمیں اپنے قانون کی پناہ میں لے لیجیے
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ○ ۲۳/۹۷	شیطانی قوتوں کے شر سے بچا کر۔

صدق و عدل کے لیے

وَقُلْ رَّبِّ	اور کہو اے پروردگار

وَّأَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ	جہاں کہیں میرا قدم آگے بڑھے تو صدق و عدل کو لیے ہوئے بڑھے
وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ	اور جہاں کہیں میرا قدم پیچھے ہٹے تو بھی صدق و عدل کے ساتھ ہٹے
وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ○ ۱۷/۸۰	اور میں جہاں بھی ہوں مجھے اللہ کے قوانین کی رُو سے تائید و غلبہ حاصل ہو۔

معاملات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں

قٰلَ رَبِّ	رسولؐ نے کہا پروردگار
احْكُمْ بِالْحَقِّ ○ ۲۱/۱۱۲	ہمارے معاملات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں۔

اضافۂ علم کے لیے

وَقُلْ رَّبِّ	اور کہو پروردگار
زِدْنِي عِلْمًا ○ ۲۰/۱۱۴	میرے علم میں اضافہ فرما دیجیے۔

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ	اور ہم نے تمہیں صرف اس لیے بھیجا ہے کہ
إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ ۲۱/۱۰۷	ہمارا یہ نظام ہر دَور کے لوگوں کے لیے رحمت بن جائے۔

۷ السُّنّۃ

مادہ : س ن ن

لفظ سُنّت کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کا جاری رہنا اور یکے بعد دیگرے مسلسل آتے چلے جانا۔ یہیں سے اس کے معنی عادت، روِش، طور طریق، مسلک و مشرب کے آتے ہیں اور آئین و قانون کے بھی قرآن میں قانون کی جگہ پر سُنّت کا لفظ استعمال ہُوا ہے اور قوانینِ خداوندی کو سُنّۃ اللّٰہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سُنّتِ رسولؐ

قرآن رسُولؐ پر نازل ہُوا اور اسی کے ذریعہ سے آپؐ نے نوعِ انسان کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی دی اور آپؐ کا اپنا عمل بھی قرآنِ کریم کی تعلیمات پر ہی تھا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ سُنّتِ رسُول بھی قرآن کی تعلیمات کو ہی کہا جائے گا۔

سُنّتِ رسُولؐ کی حقیقت

خود نبیؐ کو تاکید کہ مُعاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق کیے جائیں

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ	اے رسولؐ ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی ہے
بِالْحَقِّ	جو تمام محسوس حقیقتوں کو اپنی آغوش میں رکھتی ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	ان تمام وعدوں اور دعووں کو سچ کر دکھانے والی ہے
مِنَ الْكِتٰبِ	جو کتب سابقہ میں کیے گئے تھے
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ	اور اس اصولی تعلیم کی جامع اور نگراں و نگہبان ہے جو اس سے پہلے دی جاتی رہی

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ	لہٰذا تم لوگوں کے معاملات کے فیصلے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ اسی کتاب کے مطابق کیا کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	اور لوگوں کی خواہشات و جذبات کی پیروی مت کرنے لگ جاؤ
عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝ ۵/۴۸	جب کہ حق تمہارے پاس آ چکا ہے۔

لوگوں کے امور کے فیصلے ہماری نازل کردہ کتاب کے مطابق کرو

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اے نبیؐ ہم نے حق پر مبنی یہ ضابطہ قوانین تمہاری طرف نازل کیا ہے
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	تاکہ تم انسانوں کے باہمی امور کے فیصلے
بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ	اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے تمہیں اس طرح عطا کیا ہے۔
وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ ۴/۱۰۵	اور دیکھو تم بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو۔

ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعے انسانیت کی رہنمائی کرو

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ	اے رسولؐ ہم نے یہ کتاب اس لیے تمہاری طرف نازل کی ہے کہ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ	تم اس کے ذریعے نوعِ انسان کو تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ	زندگی کی روشنیوں میں لے آؤ
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	اور ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں
اِلٰى صِرَاطِ	اس اللہ کے تجویز کردہ راستے پر ڈال دو
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ ۱۴/۱	جو جلال و جمال اور حسن و قوت کا مالک ہے۔

ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعے لوگوں کے باہمی اختلافات دور کرو

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	اے رسولؐ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے کہ
اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ	تم اس کے ذریعے لوگوں کے باہمی اختلافات کو ختم کر سکو
وَهُدًى وَّرَحْمَةً	یہ کتاب رہنمائی اور رحمت ہے اس قوم کے لیے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۶/۶۴	جو اس کے قوانین کو مانتی ہے۔

رہنمائی صرف اللہ کی کتاب سے

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ — اللہ نے تمہاری طرف کتاب نازل کی
وَالْحِكْمَةَ — اور اپنے قوانین کی حکمت اور غرض و غایت سے آگاہ کیا
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ — اور تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا جسے تم (تنہا عقل کی رُو سے) کبھی سیکھ نہ سکتے
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ ۴/۱۱۳ — یہ اللہ کا بڑا ہی عظیم فضل ہے جو تم پر کیا گیا۔

نبی خود بھی وحی کی پیروی کرتا ہے

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى — اے نبیؐ تم صرف اس کی پیروی کرو
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۝ ۳۳/۲ — جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے۔

نبی اور مومنین اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات کی پیروی کرتے ہیں

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ — رسولؐ بھی اُسی ضابطہ حیات پر ایمان رکھتا ہے
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ — جو اس کے پروردگار کی جانب سے اس پر نازل کیا گیا
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ۲/۲۸۵ — اور مومنین بھی اُسی ضابطہ حیات پر عمل کرتے ہیں۔

نبی خود بھی جماعتِ مومنین کا ایک فرد ہوتا ہے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ — کہو مجھے تو یہ حکم ہے کہ میں اس جماعت میں رہوں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ — جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتی ہے
وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ — اور اپنی توجہات کو ہر طرف سے ہٹا کر
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا — اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ زندگی پر مرکوز کر لوں
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ — اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جو قوانینِ خداوندی کے
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۰/۱۰۴-۱۰۵ — ساتھ غیرخدائی قوانین کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

مجھے حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کروں

قُلْ إِنِّيْ أُمِرْتُ أَنْ	کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے
أَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ	میں خود قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دوں
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اور ان قوانین کے ساتھ کچھ اور شامل نہ کروں
قُلْ إِنِّيْ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	کہو میں ڈرتا ہوں کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ سے
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ٦/١٤-١٥	آنے والے عذاب سے میں بھی بچ نہ سکوں گا۔

نبی کے تمام فرائضِ زندگی، اس کا جینا مرنا، سب اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہوتا ہے

قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ	اے رسولؐ کہو میرے تمام فرائضِ زندگی
وَنُسُكِيْ	اور ان کے ادا کرنے کے طور طریقے
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ	میرا جینا اور میرا مرنا
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	سب اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہیں
لَا شَرِيْكَ لَهٗ	میں اس میں کسی اور مقصد، جذبہ یا خواہش کو شریک نہیں کرتا
وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ	یہی توحید ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے
وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ٦/١٦٢-١٦٣	اور سب سے پہلے میں خود اس حکم کے سامنے تسلیم خم کرتا ہوں۔

فیصلے پیغمبر کی ذاتی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوں گے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ	اے پیغمبرؐ تمہیں ذاتی طور پر ہرگز کوئی اختیار حاصل نہیں ہے کہ
أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	لوگوں کے ظلم پر انہیں اپنی مرضی سے معاف کر سکو
أَوْ يُعَذِّبَهُمْ	یا اپنے طور انہیں سزا کا مستحق ٹھہراؤ
فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ٣/١٢٨	یہ سب کچھ اللہ کے قوانین کے مطابق ہو گا۔

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے نبیؐ بھی ڈرتے ہیں

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۱۰/۱۵

کہو یہ بات میرے حیطۂ اختیار سے باہر ہے کہ میں
قوانینِ خداوندی میں کسی طرح کا ردّ و بدل کر سکوں
میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں
جو میری طرف نازل کی جاتی ہے
اور ڈرتا ہوں کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
آنے والے عذاب سے میں بھی بچ نہیں سکوں گا۔

نبیؐ خود بھی اللہ کے قوانین کی پیروی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کراتا ہے

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ۱۱/۱۱۲

اے رسولؐ تم خود بھی نظامِ خداوندی پر مضبوطی سے قائم رہو
اور ان لوگوں کو بھی قائم رکھو جو غلط راستوں سے پلٹ کر اس طرف آ گئے ہیں
اور توازن و اعتدال کو ہمیشہ ملحوظ رکھو اور حد سے تجاوز نہ کرو
اور یاد رکھو کہ اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے اعمال پر کڑی نگاہ رکھتا ہے۔

رسول کی اطاعت بھی قوانینِ خداوندی کی رُو سے کی جاتی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۝ ۴/۶۴

ہم نے جو رسول بھی بھیجا
اس کی اطاعت قوانینِ خداوندی کی رُو سے کی جاتی تھی۔

وحی کے مقابلے میں نبی کی ذاتی حیثیت

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۝ ۳۴/۵۰

کہو اگر مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے
تو وہ میری اپنی تدبیری غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے
اور جب میں صحیح روش پر چلا جا رہا ہوتا ہوں تو وہ
اس وحی کی رُو سے ہوتا ہے جو میرے پروردگار سے ملی ہے۔

نبیؑ اور ان کے متبعین کی دعوت علیٰ وجہ البصیرت ہوتی ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ	کہو میرا راستہ تو یہ ہے کہ
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ	مَیں نظامِ خداوندی کی طرف
عَلٰي بَصِيْرَةٍ	علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں
اَنَا وَ	مَیں خود بھی ایسا کرتا ہوں۔
مَنِ اتَّبَعَنِيْ ۝ ۱۲/۱۰۸	اور جو میرے متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

اور یہ ملامتوں کے مارے دھتکارے ہوئے لوگ

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ	یہ وہ پُر از حکمت امور ہیں جو تیرے پروردگار کی طرف سے
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ	تجھ پر وحی کیے گئے ہیں
وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ	اور دیکھو اللہ کے ساتھ کسی اور کی حاکمیت تسلیم نہ کرو
اِلٰـهًا اٰخَرَ	اور نہ اس کے قوانین کے ساتھ دیگر قوانین کو شریک کرو
فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ	اگر ایسا کرو گے تو جہنم کی تباہیوں میں جا گرو گے
مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ ۱۷/۳۹	ملامتوں کے مارے اور دھتکارے ہوئے۔

۸ حدیث

اور دینِ خداوندی کے خلاف خطرناک سازش

مروجہ شرعی اصطلاح میں "اَلْحَدِیْثُ" اِس قول یا عمل کو کہتے ہیں جسے رسول اللہؐ کی طرف منسوب کیا گیا ہو (لیکن قرآن میں ایسی کوئی سند موجود نہیں۔)

رسولِ کریمؐ پر صرف قرآن نازل ہُوا اور آپؐ نے صرف قرآن ہی اُمت کے حوالے کیا لیکن معاشرے کے مفاد پرست طبقہ کو کسی صورت بھی قرآن کا انقلابی نظام قبول نہیں تھا لہٰذا انہوں نے جب دیکھا کہ ان کی تمام ظاہری کوششیں اس نظام کو روکنے میں ناکام رہی ہیں تو وُہ ایک سازش کے تحت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مومنین کی صفوں میں داخل ہو گئے اور اس طرح سے جو کام وُہ طاقت کے ذریعہ سے نہیں کر سکے تھے اسے سازش کے ذریعے سے انجام دینے میں مصروف ہو گئے (منافقین کے اس طبقہ کی سازشوں کا تفصیلی ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے)

گو رسالت مآبؐ کی زندگی میں اور آپؐ کے بعد خلافتِ راشدہ کے عہد میں بھی ان لوگوں کو کوئی زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی تھی لیکن اس کے بعد یہ طبقہ زور پکڑ گیا اور آہستہ آہستہ قوت و اقتدار میں داخل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد اقتدار مکمل طور پر اس طبقہ کے ہاتھ میں چلا گیا اور اس نے قرآن کے انقلابی نظام کو آہستہ آہستہ مفاد پرستانہ نظام میں تبدیل کرنا شروع کر دیا

قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ چونکہ اللہ نے لیا ہوا تھا لہٰذا اس کے الفاظ میں تبدیلی کرنا تو ان کے بس میں نہ تھا۔ لیکن انہوں نے اس کا توڑ ایک اور طریقہ سے کیا انہوں نے نبیؐ کریمؐ کے دو اڑھائی سو سال بعد "احادیث" کے نام پر اپنی وضع کردہ باتوں کو حضور نبیؐ کریمؐ سے منسوب کیا اور انہیں "احادیثِ رسولؐ" اور "وحی غیر متلو" کے طور پر مشہور کرنا شروع کر دیا۔

اس طرح سے نبیؐ کریمؐ کے نام کی آڑ لے کر اپنی پسند کی شریعت ایجاد کی اور پروپیگنڈے کے زور پر پوری اُمت کو اس کے پیچھے لگا لیا اور یوں اپنی عیش کوشیوں اور مفاد پرستیوں کی خاطر اُمت کو قرآنی نظام کی برکتوں سے محروم کر کے تباہیوں اور بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا۔

اور اب تک اس طبقہ کے شاطر لوگوں نے اس خود ساختہ شریعت کو سادہ لوح عوام کے سامنے اصلِ دین اور بنیادِ دین بنائے رکھنے کے لیے دجل و فریب کے جال پھیلا رکھے ہیں۔

تشکیلِ دین کے سلسلہ میں رسولِ کریم ﷺ کی ذاتی حیثیت

کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خالصتاً اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ	اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں
مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ	خالصتاً اس کے دیے ہوئے نظامِ حیات کی خاطر
وَاُمِرْتُ لِاَنْ	اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ	سب سے پہلے میں خود نظامِ خداوندی کے سامنے سرِتسلیم خم کردوں
قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ	کہو میں خود بھی اس بات سے ڈرتا ہوں کہ
اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ	اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ ۳۹/۱۱-۱۳	اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب سے بچ نہ سکوں گا۔

کہو میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو
اَدْعُوْا رَبِّیْ	میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں
وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا	اور ان میں کسی دوسرے قانون یا فیصلے کو شریک نہیں کرتا
قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ	کہو میں کوئی ایسا اختیار نہیں رکھتا
لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا	کہ تمہیں کسی قسم کا نفع یا نقصان پہنچا سکوں
قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ	کہو میں بھی اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں
مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ	تو کوئی قوت ایسی نہیں جو مجھے اس کی گرفت سے بچا سکے
وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ	اور نہ اس کے قوانین کے سوا
مُلْتَحَدًا	میرے لیے کوئی جائے پناہ ہی ہے
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ	میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کے قوانین

وَرِسٰلٰتِهٖ ۞ ‏۶۲/۲۳-۲۰ — اور اس کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔

کہو، مَیں تو اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو مَیں اپنی ذات کے لیے بھی
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا	کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ	یہاں سب کچھ اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق ہوتا ہے
وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ	اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ	اپنے لیے بہت سے فائدے حاصل کر لیتا
وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ	اور مجھے کبھی کوئی تکلیف چھو نہ سکتی
اِنْ اَنَا اِلَّا	میری پوزیشن تو صرف اتنی ہے کہ
نَذِيْرٌ	قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج سے آگاہ کر دوں
وَّبَشِيْرٌ	اور ان قوانین کی اطاعت کے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دے دوں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ ‏۷/۱۸۸	ان لوگوں کو جو اللہ کے قوانین پر یقین رکھتے ہیں۔

کہو، مَیں خود بھی ڈرتا ہوں کہ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کی تو اسکے نتائج سے بچ نہ سکوں گا

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو مَیں خود بھی ڈرتا ہوں کہ
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	اگر مَیں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۞ ‏۶/۱۵	ظہورِ نتائج کے وقت اس کی سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

کہو، مَیں صرف وحیِ خداوندی کی ترجمانی کرتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو
اُنْذِرُكُمْ	میں جو تمہیں تمہاری روش کے انجام و عواقب سے آگاہ کرتا ہوں
بِالْوَحْيِ ۞ ‏۲۱/۴۵	تو یہ وحی کی رُو سے کرتا ہوں۔

اور رسولِ کریمؐ پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلِ اللّٰهُ شَهِيدٌۢ — کہو اللہ گواہ ہے
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ — میرے اور تمہارے درمیان کہ
وَأُوحِيَ إِلَيَّ — میری طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے
هٰذَا الْقُرْاٰنُ — وہ صرف یہ قرآن ہے
لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ — تاکہ اس کے ذریعے تمہیں بھی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کروں
وَمَنْ بَلَغَ ۝ ۶/۱۹ — اور انہیں بھی جن تک یہ بعد ازاں پہنچے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن پیش کیا

فَلَآ أُقْسِمُ — قسم ہے ان حقائق کی
بِمَا تُبْصِرُونَ — جو محسوس شکل میں تمہارے سامنے آ چکے ہیں
وَمَا لَا تُبْصِرُونَ — اور ان کی جو پردہ اخفا میں ہیں کہ
إِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ — یہ قرآن جو ایک معزز رسولؐ تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ — نہ تو کسی شاعر کے تخیلات ہیں
قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ — کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ — اور نہ یہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ — کہ جنہیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے
تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ — یہ تو پروردگارِ عالم کا نازل کردہ ہے
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا — اگر اس رسولؐ نے اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر
بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ — ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ — ہم اس کی اس قدر سخت گرفت کرتے کہ
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ — اس کی ثبات و استحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے رکھ دیتے
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ — اور تم میں کوئی ایسا نہ ہوتا

عَنْہُ حٰجِزِیْنَ ○ ۶۹/ ۴۷-۳۸ — جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا۔

اللہ کا دیا ہوا ضابطۂ قوانین قرآن میں مکمل ہوگیا ہے

وَتَمَّتْ — قرآن میں مکمل طور پر دے دیا گیا ہے
كَلِمَتُ رَبِّكَ — تمہارے پروردگار کا ضابطہ قوانین
صِدْقًا — تمام صداقتوں کو اپنے اندر لیے ہوئے
وَّعَدْلًا — اور عدل و توازن کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ○ ۶/۱۱۵ — اب اللہ کے ان قوانین میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں۔

اور قرآن کا جمع رکھنا، اس کی حفاظت کرنا اور اس کے مطالب کی وضاحت کرنا اللہ کے ذمے ہے

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ — دیکھو قرآن کا جمع رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا ہمارے ذمہ ہے
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ — تمہارے ذمے اس کے احکام و قوانین کا اتباع کرنا ہے
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ ۷۵/ ۱۹-۱۷ — پھر اس کے مطالب کی وضاحت کا ذمہ بھی ہمارا ہے۔

قرآن ہر بات کی صاف صاف وضاحت کرتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ — ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کر دی ہے
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ○ ۱۶/۸۹ — جو ہر بات کی صاف صاف وضاحت کر دیتی ہے۔

رسول کریمؐ کی طرف کی گئی وحی میں سے نہ کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا جا سکتا ہے

سَنُقْرِئُكَ — اے رسولؐ ہم نے یہ وحی تمہیں اس اہتمام سے دی ہے کہ
فَلَا تَنْسٰٓى — اس میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا جا سکتا ہے
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ — کیوں کہ اللہ کی مشیّت ہی ایسی ہے
اِنَّهٗ يَعْلَمُ — دیکھو یہ وحی اس اللہ کی ہے جو خوب واقف ہے
الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ○ ۸۷/ ۷-۶ — انسان کی مضمر صلاحیتوں اور ممکنات سے۔

اور دین کی بنیاد صرف قرآن ہے

اے رسولؐ! لوگوں کے سامنے صرف قرآن پیش کرو

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ	اے رسولؐ لوگوں کے سامنے صرف وہ پیش کر
مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ	جو ہم نے تمہاری طرف کتاب اللہ میں وحی کیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ	اللہ کے ان ابدی قوانین میں کسی کو ردّ و بدل کرنے کا اختیار نہیں
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ	اور اللہ کے ان قوانین کے سوا تمہارے لیے
مُلْتَحَدًا ۝ ۱۸/۲۷	کوئی جائے پناہ بھی نہیں۔

اور اے نبیؐ! خود بھی قرآن کی پیروی کرو

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ	اے نبیؐ اللہ کے قوانین کی پیروی کر
وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ	اور کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کر
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا	بلاشبہ ہمارا قانونِ مکافات ہر بات کا علم رکھتا ہے
حَکِیْمًا	اور ہماری ہر تدبیر حکمت پر مبنی ہوتی ہے
وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی	تو صرف اس وحی کا اتباع کر
اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ۝ ۳۳/۱-۲	جو تیرے رب کی طرف سے تمہیں ملتی ہے۔

کہو، اپنے ہر اختلاف کا فیصلہ قرآن سے لو

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ	کہو تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو
فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ	تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کی رو سے کیا جائے گا
ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیْ	اس اللہ کے قانون کی رو سے جو میرا پروردگار ہے۔
عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ	اسی پر میرا بھروسہ ہے
وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝ ۴۲/۱۰	اور میں ہر معاملہ میں اسی کے قانون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

زندگی کے ہر مسئلہ کا حل قرآن سے ملے گا

وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ — زندگی کا جیسا مسئلہ بھی تمہیں پیش آئے
اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ — تو قرآن پورے حق و صداقت کے ساتھ اس کا حل تمہیں دے گا
وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ۝ ۲۵/۳۳ — اور اس کی نہایت ہی احسن تفصیل تمہارے سامنے پیش کر دے گا۔

تمہاری تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج قرآن میں موجود ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ — اے بنی نوع انسان
قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ — وہ ضابطہ حیات تمہاری طرف آ گیا ہے
مِّنْ رَّبِّکُمْ — تمہارے پروردگار کی جانب سے
وَشِفَآءٌ لِّمَا — جس میں تمہاری ان تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج موجود ہے
فِی الصُّدُوْرِ ۝ ۱۰/۵۷ — جو تمہارے ذہنوں کو وقفِ اضطراب رکھتی ہیں۔

اور قرآن ہی سے اختلافات دور ہو سکتے ہیں

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ — دیکھو ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے کہ
اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ — ان باتوں کو واضح کر دے
الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۝ ۱۶/۶۴ — جن کے اندر لوگ اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔

قرآنی تعلیمات کے تعمیری نتائج کو اہلِ علم سمجھ سکتے ہیں

وَیَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ — اہلِ علم لوگوں کو صاف نظر آ جائے گا کہ
الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ — تمہارے پروردگار نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا ہے
هُوَ الْحَقَّ ۝ ۳۴/۶ — وہ ٹھوس تعمیری نتائج کا حامل اور حقیقتِ ثابتہ ہے۔

اور اِتباع صرف قرآن کا کرو

اللہ کے قوانین پر مبنی شریعت کو چھوڑ کر بے علم لوگوں کی شریعت کا اتباع مت کرو

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ	جو شریعت اللہ کے قوانین پر مبنی ہے
مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا	تم اس شریعت کا اتباع کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ	اور ان لوگوں کے خیالات کا اتباع مت کرو
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ 45/18	جنہیں حقیقت کا علم نہیں۔

اگر اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ قوانین کے بجائے دوسروں کا اتباع کیا تو بے یار و مددگار ہو جاؤ گے

اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا	یہ ضابطہ قوانین ہم نے نہایت واضح طور پر نازل کر دیا ہے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ	اگر تم نے اس علم کے پا لینے کے بعد بھی ان راہ گم کردہ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ	لوگوں کے خیالات کا اتباع کیا تو سمجھ لو کہ
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ	قانونِ خداوندی کے مقابلہ میں نہ تمہارا کوئی دوست اور
وَّلَا وَاقٍ ○ 13/37	کارساز ہو سکتا ہے اور نہ اس کی گرفت سے تمہیں کوئی بچا سکتا ہے۔

کیا اللہ کی طرف سے نازل کردہ یہ کتاب کافی نہیں؟

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ	کیا ان لوگوں کے لیے یہ کتاب کافی نہیں
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ○ 29/51	اور جسے تم ان کے سامنے پیش کرتے ہو۔

کہو میں خود بھی قرآن ہی کا اتباع کرتا ہوں

اِنْ اَتَّبِعُ	کہو میں بھی اسی کا اتباع کرتا ہوں
اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ○ 6/50	جو میری طرف وحی کیا گیا ہے۔

جن لوگوں کو اللہ کے قوانین ناگوار گزرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ	اے رسولؐ جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے
يَفْرَحُوْنَ	وہ جشنِ مسرت مناتے ہیں
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	ہر اس بات پر جو تیری طرف نازل کی جاتی ہے
وَمِنَ الْاَحْزَابِ	لیکن بعض گروہ ایسے بھی ہیں
مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ	جن پر اس کے بعض قوانین ناگوار گزرتے ہیں۔
قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ	تم کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ
اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ	صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں۔
وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ	اور ان میں کسی اور کے قوانین کو شریک نہ کروں
اِلَيْهِ اَدْعُوْا	مَیں اسی کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہوں
وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ○ ۱۳/۳۶	اور خود بھی اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

رسولِ کریمؐ سے ان سازشیوں کا مطالبہ کہ آپؐ خود ان کی مرضی کے مطابق قوانین وضع کر لیں

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ	اے رسولؐ جب تم ان لوگوں کی مرضی کے مطابق
بِاٰيَةٍ قَالُوْا	قوانین پیش نہیں کرتے تو کہتے ہیں
لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ○ ۷/۲۰۳	تم خود ایسے قوانین وضع کیوں نہیں کر لیتے۔

قرآن میں ردّ و بدل کے مطالبہ پر رسولؐ کی جانب سے اللہ کا جواب

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا نہیں چاہتے کہتے ہیں
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ	اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آؤ
اَوْ بَدِّلْهُ	یا اس میں کچھ ردّ و بدل ہی کر دو
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ	کہو یہ بات میرے اختیار سے باہر ہے
اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ	کہ مَیں اس میں کوئی ردّ و بدل کر سکوں

نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ○ 10/15 میں تو خود ان قوانین کا تابع ہوں جو میری طرف نازل کیے گئے ہیں۔

سازشیوں نے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی تھی کہ تمھیں اللہ کی وحی سے پھیر دیں

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ
اے رسولؐ ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی

عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ
کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر ہماری دی ہوئی وحی سے پھیر دیں

لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ
تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو

وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا
اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ
اور اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے

لَقَدْ كِدْتَّ
تو بعید نہ تھا کہ تم

تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــًٔا قَلِیْلًا
کچھ نہ کچھ ان کی طرف جھک ہی جاتے

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ
اور اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں

ضِعْفَ الْحَیٰوةِ
دُنیا میں بھی دُہرے عذاب کا مزا چکھاتے

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ
اور موت کے بعد بھی دُہرے عذاب کا

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ○ 17/73-75
پھر ہمارے مقابلہ میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

اور پھر رسولِ کریمؐ کے بعد وہ سازش کامیاب ہو گئی

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا
یہ مفاد پرست گروہ ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں

یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح بٹ دیتے ہیں

لِتَحْسَبُوْهُ
کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں

مِنَ الْكِتٰبِ
اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کے قوانین بن جائیں

وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ
حالانکہ وہ اللہ کے قوانین نہیں ہیں

وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
یہ لوگ پوری دیدہ دلیری سے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے

وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ
وہ اپنا یہ جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ۳/۷۸ — دیدہ دانستہ جانتے بوجھتے ہوئے۔

اللہ کے قوانین اور رسولؐ کے قوانین کا نام لینے والوں کا اصل مقصد

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ	کچھ لوگ اس انداز سے انکار کرتے ہیں
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	نظامِ خداوندی کا
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا	کہ وہ تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں
بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	اللہ کے قوانین کے نام سے اور رسولؐ کے قوانین کے نام سے
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ	مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ نظامِ خداوندی کے جس حصّہ پر
وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ	چاہیں عمل کریں اور جس پر چاہیں عمل نہ کریں
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا	لہٰذا وہ اپنی پسند کے مطابق
بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا	بین بین کی کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا	یاد رکھو ایسے لوگ پکّے کافر ہوتے ہیں
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لیے
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ۴/۱۵۰-۱۵۱	ذلّت آمیز عذاب۔

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے "لَهْوَ الْحَدِيْث" (حدیث کا تماشہ) رچا کر دین کا مذاق بنا ڈالا

وَمِنَ النَّاسِ	اور ایسے لوگ بھی ہیں
مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ	جنہوں نے حدیث کا تماشا رچا رکھا ہے
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ	تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھکا دیں بغیر علم کے
وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا	اور دین کو مذاق بنا ڈالیں
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ	دیکھو ان لوگوں کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہے
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا	ان کے سامنے جب ہمارے قوانین پیش کیے جاتے ہیں
وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا	تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتے ہیں
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا	گویا انہوں نے کچھ سُنا ہی نہیں

كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا	جیسے کہ ان کے کانوں پر ڈاٹ لگ رہے ہوں
فَبَشِّرْهُ	ان لوگوں کو آگاہ کر دو کہ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ ۳۱/۷	ان کی یہ روش انہیں بڑے المناک عذاب میں مبتلا کر دے گی۔

ان لوگوں کو اللہ کے قوانین پر سرے سے یقین ہی نہیں

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ	قوانینِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنے پاس سے جھوٹ گھڑ لینے والے لوگ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وہ ہیں جنہیں ان قوانین پر سرے سے یقین ہی نہیں ہے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ ۱۶/۱۰۵	لیکن اپنے انکار پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں۔

اور یہ سب کچھ ذریعہ معاش کے طور پر کرتے ہیں

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ	قسم ہے ستاروں کی گذرگاہوں کی
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ	اگر سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی قسم ہے
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ	کہ یہ بلند پایہ قرآن
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ	ایک محفوظ کتاب کی صورت میں دیا گیا ہے
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا	اس کے حقائق کو وہی لوگ پا سکتے ہیں
الْمُطَهَّرُوْنَ	جنہیں قلب و نگاہ کی پاکیزگی نصیب ہو
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ	یہ ربّ العالمین کا نازل کردہ ہے
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ	پھر کیا تم اپنے خود ساختہ خیالات کو اس کی طرف منسوب کر کے
اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ	لوگوں کو صحیح مقام سے پھسلانا چاہتے ہو
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ	اور یہ سب اس لیے کرتے ہو کہ تمہاری روزی کا سلسلہ چلتا رہے
اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ○ ۵۶/۷۵-۸۲	تم اس کی تکذیب کو اپنے لیے ذریعہ معاش بناتے ہو۔

دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا	کیا لوگوں نے ان مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک بنا لیا ہے

شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ — جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے ہیں
مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ — ایسی شریعتیں جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ — اگر اللہ کا قانونِ مہلت کارفرما نہ ہوتا تو ان خودساختہ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۝ ۴۲/۲۱ — شریعتوں کے نتائج فوراً سامنے آجاتے اور یوں قصہ تمام ہو جاتا۔

یہ لوگ نظامِ خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ — جو لوگ چھپاتے ہیں
مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ — ہماری نازل کردہ روشن تعلیمات کو
وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ — بعد اس کے کہ ہم نے اسے اپنی کتاب میں وضاحت سے بیان کردیا
لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ — ہے پوری نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے
اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ — تو ایسے لوگ نظامِ خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں
وَيَلْعَنُهُمُ — اور ان قوتوں کی تائید و نصرت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں
اللّٰعِنُوْنَ ۝ ۲/۱۵۹ — جو اس کے نتائج مرتب کرنے میں معاون بن سکتی ہیں۔

یاد رکھو ذہنِ انسانی کی تراشیدہ شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ — کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ — جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
لَا يُفْلِحُوْنَ — وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے
مَتَاعٌ فِى الدُّنْيَا — اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائینگے
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ — لیکن آخرکار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہو گا
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ ۝ ۱۰/۶۹-۷۰ — اور پھر شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا۔

کافر

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ — جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ○ ۴۴/۵	وہی تو کافر ہیں۔

ظالم

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ	جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ ۴۵/۵	وہی تو ظالم ہیں۔

فاسق

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ	جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ ۴۷/۵	وہی تو فاسق ہیں۔

رسولؐ کی فریاد

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ	اور یہ رسولؐ فریاد کرے گا اے پروردگار
إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ	میرے بعد میری قوم نے اس قرآن کو
مَهْجُورًا ○ ۳۰/۲۵	اپنی خودساختہ شریعتوں میں جکڑ کر بےبس کر دیا تھا۔

قسم ہے کہ ان سے جواب طلب کیا جائیگا

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ	جن لوگوں نے قرآن کو
عِضِينَ	جنتر منتر بنا دیا
فَوَرَبِّكَ	قسم ہے تیرے پروردگار کی
لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ ۹۲-۹۱/۱۵	ہم ضرور ان سب سے جواب طلب کریں گے۔

---

۹ مَهجُورًا

مادّہ: ھ ج ر

اِس مادہ کے بنیادی معنی قطع وجدائی اور کس کر باندھنا ہیں۔

آپ کو اگر دیہات میں چرواہوں کو چراگاہ میں مویشی چراتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہُوا ہو تو دیکھا ہو گا کہ وہ بعض تیز طرار مویشیوں کو اپنی مرضی کا پابند بنانے کے لیے یا انہیں بھاگ دوڑ سے روکنے کے لیے ان کے ایک پاؤں کے ساتھ رسی باندھ دیتے ہیں اور رسی کا دوسرا سرا جانور کی گردن میں یا سینگ کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے اور رسی اتنی چھوٹی رکھتے ہیں کہ جانور کا سر بہت جھکا رہتا ہے اور وُہ یوں جکڑا جاتا ہے کہ آزادی سے ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا عرب لوگ گھوڑے اور اونٹ کو اسی طرح جکڑ کر باندھ دیتے تھے اس طرح بندھے ہوئے جانور کو مَهجُورًا کہا جاتا تھا۔ اَلْهِجَارُ اس رسّی کو کہتے تھے جس سے جانور کو اس طرح جکڑا جاتا تھا چنانچہ قرآن میں ہے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ۲۵/۳۰ "اور رسول فریاد کرے گا پروردگار یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد اس قرآن کو مہجور بنا دیا تھا" یعنی انہوں نے قرآن کو اپنے خود ساختہ اعتقادات، خیالات، رسُومات، روایات، تفاسیر اور قوانین وغیرہ کی رسّیوں سے جکڑ کر بے بس کر دیا تھا جس سے وُہ ایک قدم بھی آزادی سے نہیں اٹھا سکتا تھا۔ انہوں نے قرآن کریم کو عام معنوں میں چھوڑا نہیں تھا بلکہ سینوں سے لگا رکھا تھا لیکن اس کی ساری آزادیاں سلب کر لی تھیں اور اسے اتنا ہی چلنے کی اجازت دی جاتی تھی جتنی ان کے خود ساختہ مذہب و شریعت کی رسّی مناسب سمجھتی تھی یعنی یہ قرآن کے تابع نہیں تھے بلکہ قرآن کو اپنے تابع کر رکھا تھا۔

○

قرآن کو مہجور بنانے کا یہ انداز

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا — یہ مفاد پرست گروہ ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں

يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ — اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح بٹ دیتے ہیں

لِتَحْسَبُوْهُ — کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں

مِنَ الْكِتٰبِ — اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کے قوانین بن جائیں

وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ — حالانکہ وہ اللہ کے قوانین نہیں ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ — یہ لوگ پوری دیدہ دلیری سے کہتے ہیں کہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ — یہ سب اللہ کی طرف سے ہے

وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ — حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ — وہ اپنا یہ جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ ۳/۷۸ — دیدہ دانستہ اور جانتے بوجھتے ہوئے۔

ان کی یہ کاریگری

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ — یہ لوگ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں

يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ — جو اللہ کے احکام و قوانین کو سننے اور سمجھنے کے بعد

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ — ان میں ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ

مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ — بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ ۲/۷۵ — اور یہ سب کچھ وہ جان بوجھ کر کرتے ہیں۔

اللہ کی صاف اور سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کر کے لوگوں کو اس طرف آنے سے روکتے ہیں

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ — سنو! اللہ کی لعنت ہے ان ظالم لوگوں پر

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ — جو اپنی خودساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر کے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ○ ۱۸-۱۹/۱۱ — اور اس کی صاف و سیدھی راہ میں پیچ وخم پیدا کر دیتے ہیں۔

اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ — کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ — جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

لَا يُفْلِحُوْنَ — وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا — اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات حاصل ہو جائینگے

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ — لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہو گا

ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ ○ ۶۹-۷۰/۱۰ — اور پھر شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا۔

اللہ کے نام پر دھوکہ دینے والے فریب کار

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ — اور دیکھو ان دغابازوں کے فریب میں نہ آ جانا

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ ۳۳/۳۱ — جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

جن کی اطاعت تم کرتے ہو وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں جن کی سند اللہ نے نہیں اتاری

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ — قوانینِ خداوندی کے بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو

اِلَّا اَسْمَآءً — وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں

سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ — جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ — اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ — یاد رکھو حقِ حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے

⑩ عبادت

مادّہ : ع ب د

عَبْد کے معنی محکوم اور مطیع کے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ کی عبودیت یا عبادت کے معنی ہوں گے اللہ کی اطاعت اور محکومیت اور ظاہر ہے کہ اللہ کی اطاعت اور محکومیت اس کے قوانین کے ذریعہ سے ہی کی جا سکتی ہے لہٰذا اللہ کی عبادت سے مراد ہوگا اللہ کے قوانین کی اطاعت و محکومیت اختیار کرنا

چنانچہ قرآنِ کریم نے "اللہ کی عبادت" کی اصطلاح ٹھیک ان معنوں میں استعمال کی ہے جن معنوں میں آج کل "حکومت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ سُورۃ کہف میں ہے۔ وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۱۸/۱۱۰ "ان کو چاہیے کہ وُہ اپنے رب کی "عبادت" میں کسی کو شریک نہ کریں"۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے کہ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۱۸/۲۶ "وُہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا"۔ اسی طرح سُورۃ یُوسُف میں پہلے کہا گیا کہ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۱۲/۴۰ "حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی"۔ اور اس کے بعد کہا گیا۔ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۱۲/۴۰ "اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبودیت اور محکومیت اختیار نہ کرو"۔

آپ نے دیکھا کہ قرآنِ کریم کس طرح "حکومت" اور "عبادت" کے الفاظ مرادف معانی میں استعمال کرتا ہے۔ قصۂ حضرت موسیٰؑ میں ہے کہ آپؑ نے فرعون سے کہا۔ تم جو اپنے احسانات جتا رہے ہو تو وُہ ان کے سوا کیا ہیں کہ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۲۶/۲۲ "کہ تم نے بنی اسرائیل کو اپنا محکوم بنا رکھا ہے۔

قرآنِ کریم نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جماعتِ مؤمنین کو حکومت اس لیے دی جاتی ہے کہ ان کے دین کا تمکّن ہو سکے اور یہ اللہ کی "عبادت" کر سکیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ۲۴/۵۵ ظاہر ہے کہ اگر عبادت سے مُراد پرستش ہو تو اس کے لیے اپنی حکومت کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ پرستش تو ہر حکومت میں ہو سکتی ہے۔ غلام قومیں بھی دُوسروں کی محکومی میں رہتے ہوئے اپنے اپنے طور پر پرستش کرنے کے لیے تو آزاد ہوتی ہیں لیکن وُہ دُوسروں کی محکومی میں رہتے ہوئے اللہ کے قوانین نافذ نہیں کر سکتیں۔ لہٰذا اللہ کے قوانین کے نفاذ کیلئے اپنی حکومت ضروری ہوتی ہے۔ لہٰذا اللہ کی عبادت" سے مفہوم اِس کے قوانین کی محکومیت اختیار کرنا اور ان کے مطابق حکومت قائم کرنا ہے۔

قوانینِ خداوندی کی محکومیت اختیار کرنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس دُنیا میں جنت کی خوشگوار زندگی نصیب ہو جائے اور اس کی ذات کی ایسی نشوونما ہو کہ جس سے یہ مرنے کے بعد زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو سکے اور یہ "محکومی" درحقیقت زندگی کی بلند مستقل اقدار کو از خود اپنے اوپر عائد کرنا ہوتا ہے کسی کی خارج سے عائد کردہ پابندیاں نہیں ہوتیں نہ اس میں پرستش کا وہ مفہوم ہوتا ہے جسے زمانہ قدیم کے انسان نے فطرت کی قوتوں سے ڈر کر انہیں خوش کرنے کے لیے اپنے ذہن سے وضع کیا تھا۔

لہٰذا قرآن حکیم میں جہاں اللہ کی عبادت کا ذکر ہو گا۔ وہاں اس کے معنی قوانین خداوندی کی برضا و رغبت اطاعت ہوں گے اور جہاں طاغوت اور شیطان کی عبادت کا ذکر ہو گا۔ وہاں اس سے مفہوم یا تو انسان کے خود اپنے جذبات کی اطاعت ہو گی۔ یا دوسرے انسانوں کے احکام کی اطاعت ان میں مستبد حکمرانوں کی محکومیت اور مذہبی پیشواؤں کی عقیدت مندانہ اطاعت شامل ہو گی۔

اور جہاں بتوں یا دیوی دیوتاؤں کی عبادت کا ذکر ہو گا۔ وہاں ان کی توہم پرستانہ پرستش مفہوم ہو گا! ان کی پرستش کا جذبہ محرکہ بھی وہی ہوتا ہے۔ جو بادشاہوں کے سامنے جھکنے کا ہے۔

اور عِبَادُ الرَّحْمٰنِ کے معنی ہوں گے وُہ لوگ جو صرف قوانینِ خداوندی کی اطاعت کریں جو اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس راستہ پر ڈال دیں جو اللہ کے قانون نے متعین کیا ہے۔ اسی سے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ۱/۴ کا مفہوم واضح ہے یعنی ہم صرف تیرے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہم صرف تیری محکومیت اختیار کرتے ہیں۔ ہم اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس مقصد کے حصول کے لیے صَرف کرتے ہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے۔

نَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ کا مفہوم

قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کہو ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا	اور اس ضابطہ حیات پر جو اس نے ہماری طرف نازل کیا ہے
وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ	یہ ضابطہ حیات اپنی اصل میں ویسا ہی ہے جیسا اس سے قبل نازل کیا گیا تھا ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ اسحٰقؑ
وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ	
وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ	یعقوبؑ اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل کی طرف

وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی — اور دیا گیا تھا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو

وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ — بلکہ تمام انبیائے کرام کو ان کے ربّ کی جانب سے

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ — کہو ہم ان تمام انبیاء کو ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں سمجھتے ہیں

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ — یہ ہے وہ مسلک جس کی رُو سے ہم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ — اگر یہ لوگ بھی اسی طرح اس ضابطہ حیات پر ایمان لے آئیں

مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ — جس طرح کہ تم ایمان لائے ہو

فَقَدِ اهْتَدَوْا — تو اس وقت یہ لوگ اللہ کے متعیّن کردہ راستہ پر ہوں گے

وَاِنْ تَوَلَّوْا — اور اگر یہ اس سے اعراض برتیں گے تو یہ اعراض اس

فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ — راستہ سے ہٹ جانے کے مترادف ہو گا جس پر تمام انبیاء تھے

فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ — بہرحال تمہارے لیے اللہ کا نظام کافی ہے۔

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ — اس لیے کہ یہ اس اللہ کا نظام ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ — لہٰذا تم قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو کر اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ لو

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً — اور اللہ کے رنگ سے زیادہ حسین و متوازن اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے

وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ — کہو ہم نے خالصتاً اللہ کے قوانین کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔

۲ / ۱۳۶-۱۳۸

اور عابدین کی حقیقت

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ — ہم نے ہر کتابِ وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ — بطورِ قانونِ اساسی کے لکھ دیا تھا کہ

اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا — دُنیا کی فرمانروائی میرے ان بندوں کے حصہ میں آئے گی

عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ — جن میں اس کی صلاحیت ہو گی

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا — یہ اساسی قانونِ حیات اپنے اندر درسِ حقیقت رکھتا ہے

لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ○ — ہر اس قوم کے لیے جو ہمارے قوانین کے تابع زندگی بسر کرتی ہے۔

۲۱ / ۱۰۵-۱۰۶

اللہ کی عبادت اور طاغوت کی عبادت کی وضاحت

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ	دیکھو ہم نے ہر قوم میں
رَّسُوْلًا	کسی نہ کسی رسول کو بھیجا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اور تاکید کی کہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کریں
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ	اور ہر غیر خدائی اقتدار کی محکومیت اور فرماں پذیری سے باز رہیں
فَمِنْهُمْ مَّنْ	سو ان میں سے بعض نے
هَدَى اللّٰهُ	اللہ کے قانون کے مطابق صحیح راستہ اختیار کر لیا
وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ	اور بعض نے اس سے انکار کیا تو
الضَّلٰلَةُ	گمراہی ان پر ثبت ہو گئی
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ	سو تم دنیا میں گھوم پھر کر دیکھو
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ	اور اقوامِ عالم کے تاریخی واقعات و آثار پر غور کرو کہ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ۱۶/۳۶	قوانینِ خداوندی کے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟

شیطان کی عبادت کا مفہوم

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اے بنی آدم کیا ہم نے تمہاری طرف یہ حکم نہیں بھیجا تھا
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ	کہ تم سرکش قوتوں اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کا اتباع نہ کرنا
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ	اس لیے کہ یہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ	اور یہ کہ اطاعت صرف ہمارے قوانین کی کرنا
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ	یہی وہ توازن بردوش راہ ہے جو تمہیں منزلِ مقصود تک پہنچانے کی
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا	اس کے باوجود تمہاری اکثریت صحیح راہ سے بھٹک گئی
اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ	کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لیتے تھے؟
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ	اس کا نتیجہ یہ جہنم ہے۔
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ ۳۶/۶۰-۶۳	جس سے تمہیں بار بار آگاہ کیا جاتا تھا۔

عبادت یا اطاعت و محکومی کی وضاحت

مَاكَانَ لِبَشَرٍ
کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں

اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
اللہ نے اس کے سپرد خواہ قانونی امور کی انجام دہی کر رکھی ہو

وَالْحُكْمَ
اور خواہ انتظامی امور کی

وَالنُّبُوَّةَ
حتّٰی کہ وہ نبوت جیسے بلند مقام پر فائز کیوں نہ ہو

ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ
کہ وہ دوسرے انسانوں سے مطالبہ کرے

كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ
کہ وہ اس کے محکوم بن جائیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۞ ۳/۷۹
بجائے اللہ کی محکومیت کے۔

قومِ عابدون سے عبادت کا مفہوم

ثُمَّ اَرْسَلْنَا
پھر ہم نے بھیجا

مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ
موسیٰ اور اس کے بھائی ہارونؑ کو

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ
اپنے قوانین اور واضح دلائل کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فرعون اور اس کے اکابرینِ قوم کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا
انہوں نے اس سے سرکشی اور تکبّر برتا

وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ
وہ تھے ہی بڑے مغرور، سرکش اور برخود غلط لوگ

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
کہنے لگے کیا ہم ان دو آدمیوں کی بات مان لیں

لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا
جو عام انسانوں جیسے ہی ہیں

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۞ ۲۳/۴۵-۴۷
اور جن کی قوم ہماری محکوم ہے۔

عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ سے عبادت کی وضاحت

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ
موسیٰؑ نے فرعون سے کہا تم نے میری ذات پر

تَمُنُّهَا عَلَيَّ
احسانوں کا ذکر کیا ہے تو کیا اس کا

اَنْ عَبَّدْتَّ	مطلب یہ ہے کہ تم اس کے بدلے میں
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ ۲۶/۲۲	بنی اسرائیل کو اپنا محکوم بنائے رکھو۔

غیر اللہ کی عبادت کا مفہوم

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ	یہ ضابطہ قوانین نازل کیا گیا ہے
مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ	اس اللہ کی طرف سے جو ہر شے پر غالب ہے
الْحَکِیْمِ	اور تمام سلسلہ کائنات کو کمال تدبّر و حکمت سے چلا رہا ہے
اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ	اس نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے
بِالْحَقِّ	صحیح تعمیری نتائج پیدا کرنے کے لیے
فَاعْبُدِ اللّٰہَ	لہٰذا تم ان قوانین کی اطاعت کرو
مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ	خالصتاً اس کے دیئے ہوئے نظام کی خاطر۔
اَلَا	یاد رکھو
لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ	نظامِ حیات خالصتاً اللہ کے قوانین پر مبنی ہو گا
وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ	اس سلسلہ میں جو لوگ قوانینِ خداوندی کے سوا
اَوْلِیَآءَ	دیگر اولیاء اور کارسازوں کا دامن پکڑتے ہیں
مَا نَعْبُدُہُمْ اِلَّا	وہ ان کی اطاعت و محکومیت اس لیے اختیار کرتے ہیں
لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی	کہ وہ ان کا وسیلہ بن کر انہیں اللہ کا مقرّب بنا دیں گے
اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَہُمْ فِیْ	بہرحال اللہ نے قرآن میں ان تمام امور کا فیصلہ کر دیا ہے
مَا ہُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ	جن کے اندر یہ لوگ اختلافات میں پڑے ہوئے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ	یاد رکھو انہیں اللہ کی رہنمائی حاصل نہیں ہو سکتی
مَنْ ہُوَ کٰذِبٌ	جو ہماری طرف کسی قسم کی جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں
کَفَّارٌ ○	یا ہمارے نازل کردہ قوانین پر پردے ڈالتے ہیں۔

۳۹/۳-۱

جاہلانہ بات

لَهٗ مَقَالِيْدُ	دیکھو اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں کے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اختیارات و اقتدار اللہ کے قبضہ میں ہیں
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	سو جو لوگ اللہ کے قوانین کے خلاف چلیں گے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ	وہ نقصان اٹھائیں گے
قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	ان سے پوچھو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ کے قوانین
تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ	کو چھوڑ کر اوروں کی اطاعت کروں ؟
اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○ ۳۹ / ۶۳-۶۴	تمہارا یہ مطالبہ بڑا ہی جاہلانہ ہے ۔

عبودیت اور رکوع و سجود کا مفہوم

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى	اللہ کے نظام نے ایک معاہدہ کے تحت خرید لیے ہیں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	مومنین سے
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ	ان کی جانیں اور ان کے اموال
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ	اور اس کے معاوضہ میں انہیں جنتی زندگی کی ضمانت دی جاتی ہے
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	یہ لوگ قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ	مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا	اللہ کے ذمہ ان کے لیے جنتی زندگی کا پختہ وعدہ ہے
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ	جو سابقہ آسمانی کتابوں تورات و انجیل میں بھی مذکور تھا
وَالْقُرْاٰنِ	اور اب اس کی تجدید قرآن میں کی گئی ہے
وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	ظاہر ہے کہ اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد پورا کرنے والا اور کون ہو گا
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ	سوائے جماعتِ مومنین۔ تم اس سودے پر جو تم نے
الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ	نظامِ خداوندی سے کیا ہے خوشیاں مناؤ
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	اس لیے کہ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے

اَلتَّآئِبُوْنَ	اس معاشرہ کے لوگ اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں
اَلْعٰبِدُوْنَ	وہ قوانینِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں
اَلْحٰمِدُوْنَ	اور ان قوانین کے قابلِ حمد و ستائش ہونے کے دل سے قائل ہوتے ہیں
اَلسَّآئِحُوْنَ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دُنیا کی سیاحت کرتے ہیں
اَلرّٰکِعُوْنَ	وہ اللہ کے قوانین کے سامنے جھکتے ہیں
اَلسّٰجِدُوْنَ	اور دل کے پورے ارادہ سے ان کے سامنے سرِتسلیم خم کیے رکھتے ہیں
اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	وہ دُنیا میں اللہ کے قوانین کا نفاذ کرتے ہیں
وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ	اور قوانینِ خداوندی کی قائم کردہ تمام حدُود کی نگہداشت کرتے ہیں
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ۹/۱۱۱-۱۱۲	یہ ہیں وہ مومنین جن کے لیے دنیا و آخرت کی زندگی میں بشارتیں ہیں۔

قیامِ نظامِ خداوندی وہ عبادت ہے جس کی خاطر اگر جان بھی چلی جائے تو سودا مہنگا نہیں

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ	اے میرے وہ بندو
اٰمَنُوْٓا	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنَّ اَرْضِیْ	اگر کسی خطّہ زمین پر نظامِ خداوندی قائم نہ ہو سکے
وَاسِعَۃٌ	تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہماری زمین وسیع ہے
فَاِیَّایَ	کسی ایسے خطّہ زمین کی طرف چلے جاؤ جہاں حالات سازگار ہوں
فَاعْبُدُوْنِ	اور وہاں تم قوانینِ خداوندی کے مطابق معاشرہ قائم کر سکو
کُلُّ نَفْسٍ	اس جدّوجہد میں زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ جان دے دو گے
ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ	سو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہر ذی نفس نے ایک دن یہ ذائقہ تو چکھنا ہی ہے
ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ	تمہارا ہر قدم ہماری مقرر کردہ منزل کی طرف اُٹھنا چاہیے
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ہمارے تجویز کردہ صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَنُبَوِّئَنَّھُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ غُرَفًا	تو ہم انہیں ایسے خوشگواریوں و سرفرازیوں کے حامل جنّتی معاشرہ میں داخل کر

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ	دیں گے جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا	اور وہ ہمیشہ اس سدابہار معاشرہ میں رہیں گے
نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ	دیکھو کام کرنے والوں کو ان کے کام کا کتنا اچھا اجر دیا جاتا ہے
الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر طرح کے حالات کا صبر و استقامت سے
وَعَلٰی رَبِّهِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ○ ۲۹/۵۹-۵۶	مقابلہ کیا اور اپنے رب کے نظام پر بھروسہ قائم رکھا۔

اِستخلاف فی الارض اور یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ کا تعلق

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ	اللہ وعدہ کرتا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ
اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ	جو نظامِ خداوندی کو قبول کریں گے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ	کہ انہیں دُنیا میں اقتدار و استخلاف سے نوازا جائے گا
کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	جس طرح قبل ازیں ایسی اقوام کو نوازا جاتا رہا ہے
وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمۡ دِیۡنَهُمُ	اور ان کے اس نظامِ زندگی کو مستحکم کر دیا جائے گا
الَّذِی ارۡتَضٰی لَهُمۡ	جس نظامِ زندگی کو ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے
وَلَیُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا	اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے خوف کی حالت امن سے بدل جائے گی
یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ ○ ۲۴/۵۵	اور وہ پورے اطمینان کے ساتھ ہمارے قوانین کی اطاعت کر سکیں گے۔

ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ	دیکھو اللہ کے سوا جن کی تم محکومی اختیار کرتے ہو
اِلَّاۤ اَسۡمَآءً	وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُکُمۡ	جو تم نے اور تمہارے اجداد نے رکھ چھوڑے ہیں
مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ	اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی
اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ	یاد رکھو حقِ حکومت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں
اَمَرَ اَلَّا	اس کا فرمان ہے کہ

تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ	اس کے سوا کسی اور کی محکومیت واطاعت اختیار نہ کی جائے
ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ○ ۱۲/۴۰	یہی مستحکم دین یا نظامِ حیات ہے۔

اِس عبادت سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں

وَّ ذَکِّرۡ فَاِنَّ الذِّکۡرٰی	اور قوانینِ خداوندی کو جماعتِ مؤمنین کے سامنے مسلسل دہراتے
تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	لاتے رہو۔ یہ طریق کار ان کے لیے بڑا نفع بخش ثابت ہوگا
وَ مَا خَلَقۡتُ	یاد رکھو انسانی تخلیق کی غرض وغایت اس طرح پوری ہوگی
الۡجِنَّ	وہ خواہ غیر ترقی یافتہ اقوام ہوں
وَ الۡاِنۡسَ	اور خواہ ترقی یافتہ مہذب اقوام
اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ	کہ وہ اللہ کے نظام کی اطاعت کریں
مَاۤ اُرِیۡدُ مِنۡہُمۡ مِّنۡ	دیکھو اس نظام کی تشکیل سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں
رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ یُّطۡعِمُوۡنِ	اسے اپنے لیے نہ تو سامان زیست چاہیے اور نہ سامان خورد ونوش
اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ	وہ تو خود ساری مخلوق کو سامانِ رزق مہیا کرتا ہے
ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ○ ۵۱/۵۵-۵۸	اور بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے۔

مفاد پرستوں کا اندازِ عبادت یا اطاعت

وَ مِنَ النَّاسِ	انسانوں میں ایسے بھی ہیں
مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰہَ	جو قوانینِ خداوندی کی اطاعت اس طرح کرتے ہیں
عَلٰی حَرۡفٍ	گویا کنارے پر کھڑے ہوں
فَاِنۡ اَصَابَہٗ خَیۡرُ	اگر کسی قانون کی اطاعت میں کوئی فوری فائدہ نظر آجائے
اطۡمَاَنَّ بِہٖ	تو مطمئن ہو جاتے ہیں
وَ اِنۡ اَصَابَتۡہُ فِتۡنَۃُ	لیکن اس طرح کا کوئی فائدہ اگر نظر نہ آئے
انۡقَلَبَ عَلٰی وَجۡہِہٖ	تو بلاتامل منہ موڑ لیتے ہیں

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ ۲۲/۱۱

اس رَوش کا نتیجہ دُنیا میں بھی خسارہ ہے اور آخرت میں بھی اور یہ ایسا کھلا ہوا خسارہ ہے جس کے لیے کسی دلیل کی بھی ضرورت نہیں۔

خسارہ اُٹھانے والے جاہلوں کا تصوّرِ عبادت

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ۳۹/۶۴-۶۵

ان جاہلوں سے کہو کیا تم چاہتے ہو کہ میں نظامِ خداوندی کو چھوڑ کر کسی اور نظام کی اطاعت شروع کر دوں
جبکہ یہ نظام تمہیں بذریعہ وحی دیا جا چکا ہے
اور تم سے قبل کے لوگوں کو بھی دیا گیا تھا
اس تاکید کے ساتھ کہ اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک نہ کیا جائے ورنہ تمہارے سب کیے دھرے پر پانی پھر جائے گا
اور تم سخت خسارہ اُٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

⑪ رکوع و سجود

رکوع ۔ مادہ: ر ک ع

رَکَعَ کے معنی ہوتے ہیں مُنہ کے بل جھکنا یا گر جانا خواہ اس میں گھٹنے زمین پر لگیں یا نہ لگیں۔ البتہ سر ضرور جھک جائے
بوڑھے شخص کے لیے جو کمزور و نحیف ہو جائے رَکَعَ الشَّیْخُ کہتے ہیں۔ کیونکہ ایسی کمزوری میں انسان ذرا جھک
جاتا ہے یا جس کی حالت سقیم و خستہ ہو جائے اس کے لیے بھی رَکَعَ فَلَانٌ بولا جاتا ہے۔
یہ لفظ کبھی بالخصوص جسمانی شکل میں جھکنے کے لیے اور کبھی محض عاجزی اور انکساری کے لیے بولا جاتا ہے خواہ وُہ "عبادت"
ہو یا بغیر عبادت کے یعنی کسی کے حکم کے آگے سر جھکا دینے کے لیے۔
چونکہ انسان کے جسم کی حرکات اس کے دلی جذبات کی ترجمان ہوتی ہیں مثال کے طور پر جب ہم "نہیں" کہتے ہیں تو
اس کے ساتھ ہی ہمارا سر خود بخود دائیں بائیں ہل جاتا ہے اور جب "ہاں" کہتے ہیں تو اس کی حرکت خود بخود اوپر نیچے ہو جاتی ہے
ہمارے ہاں نماز میں رکوع وسجود کا مقصد یہی ہے یعنی اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم ورضا کا اقرار لیکن کوئی شخص
نماز میں تو رکوع وسجود کرے مگر اپنی زندگی غیر خدائی قوانین کے تابع بسر کرے تو اس کے یہ رکوع وسجود منشائے خداوندی کے
مطابق نہیں ہوں گے بلکہ یہ تو منافقت ہوگی۔

سجدہ ۔ مادہ: س ج د

اس مادہ کے بنیادی معنے جھکنے کے ہیں۔ نَخْلَۃٌ سَاجِدَۃٌ جھکا ہُوا درخت بالخصوص وُہ جو پھل کے بوجھ سے جھک
جائے۔ سَجَدَ الْبَعِیْرُ اونٹ نے سر جھکا دیا تاکہ سوار اس پر بیٹھ جائے۔
اس مادہ کے معنی طبعی طور پر (PHYSICALLY) انسان کے سر یا کسی چیز کے جھک جانے کے ہیں۔ لیکن انسانی جسم کی
حرکات وسکنات کے پیچھے ایک فلسفہ کارفرما ہے جسے دورِ حاضر کی علمی اصطلاح میں متوازیت یا (PARALLELISM) کہتے ہیں
اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے نفس (MIND) کے ارادے اور اس کے جسم (BODY) کی حرکت میں گہرا تعلق ہوتا ہے اور یہ دونوں

متوازی چلتے ہیں۔ مثلاً جب آپ لیٹے لیٹے کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اس خیال کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھتے ہیں اور جب آپ آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو بیٹھ یا لیٹ جاتے ہیں یا جب آپ کسی بات پر ہاں کہتے ہیں تو ساتھ ہی سر ہلا دیتے ہیں جب آپ کسی کا احترام کرتے ہیں تو ادب سے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ یا سر جھکا دیتے ہیں اس حقیقت کا اثر زبان پر بھی پڑتا ہے اور ان الفاظ سے جن کا بدیہی مفہوم جسم کی طبعی حرکت ہوتا ہے۔ اس جذبہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے جو اس حرکت کا سبب ہے مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ اس نے میرے حکم کے سامنے "سر جھکا دیا" تو اس سے مُراد ہوتی ہے کہ اس نے اس حکم کو تسلیم کر لیا۔ اور اس کی تعمیل کر دی اور جب ہم کہتے ہیں کہ اس نے حکومت کے قانون سے "سرکشی" اختیار کی تو اس سے مُراد ہوتا ہے کہ اس نے اس قانون کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اور حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔

قرآن کریم بھی چونکہ ایک خاص زبان عربی میں بات کرتا ہے لہٰذا اس کے ہاں بھی اظہار مطالب کا یہی انداز ہے اس اعتبار سے اس نے سجدہ کا لفظ اطاعت اور فرمان پذیری کے معنوں میں استعمال کیا ہے مثلاً سورہ نحل میں ہے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ١٦/٤٩ "اور جو جاندار کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں ہیں اور ملائکہ سب اللہ کے سامنے سربسجود ہیں اور وہ سرکشی اختیار نہیں کرتے"۔ یہاں يَسْجُدُ کا مفہوم لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نے واضح کر دیا یعنی وُہ قوانینِ خداوندی سے سرکشی اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت اس سے اگلی آیت نے کر دی جہاں کہا کہ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ١٦/٥٠ "انہیں جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وُہ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں"۔

جب ذہنِ انسانی اپنے عہدِ طفولیت میں تھا تو وُہ بچے کی طرح محسوس اشیا ہی کو سمجھ سکتا تھا اور اپنے خیالات کا اظہار بھی بیشتر محسوس طور پر کرتا تھا۔ آج کل کی علمی اصطلاح میں یوں کہیے کہ اس کا علم حواس (SENSE-PERCEPTION) کے دائرے میں محدود تھا وہ ہنوز تصورات (CONCEPTS) کے ذریعے حصولِ علم یا اظہارِ خیال کی منزل تک نہیں پہنچا تھا۔ یہ وجہ تھی کہ اس کا اس زمانے کا مذہب محسوسات کے دائرے میں گھرا ہُوا تھا۔ یعنی وُہ (FORMELISM) کی منزل میں تھا اس نے اللہ کے لیے محسوس پیکر تراش رکھے تھے۔ پوجا پاٹ کے طرایق اور دیگر مذہبی رسوم و تقاریب میں بھی سارا زور شکل (FORM) پر دیا جاتا تھا۔ بلکہ (FORM) ہی کو مقصود بالذات سمجھا جاتا تھا۔

قرآن کریم نے اپنی تعلیم میں انسان کو بالغ تصور کیا ہے یا یوں کہیے کہ وُہ اسے عہدِ طفولیت سے نکال کر سنِ شعور و بلوغت میں لانا چاہتا ہے وُہ علم بالحواس (PERCEPTUAL KNOWLEDGE) کے ساتھ تصوراتی علم یعنی (CONCEPTUAL KNOWLEDGE) پر بھی زور دیتا ہے اور دین کے معاملہ میں بھی شکل (FORM) کے بجائے معنویت یا مقصود و مفہوم کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔

انسان کا محسوس طور پر اللہ کے سامنے سر جھکا دینا اس کے اس جذبہ اور ارادہ کا محسوس مظاہرہ ہو گا کہ وہ قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ یعنی وہ اللہ کی کامل اطاعت کا عہد کرتا ہے اگر اس کا محسوس سجدہ اس کے اس پُرخلوص جذبہ کا بے ساختہ مظہر نہیں اور محض (FORM) ہی (FORM) ہے۔ تو اس سجدہ کے کوئی معنی نہیں یہی وہ حقیقت ہے جس کے لیے قرآن نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ ۲/۱۷۷
"نیکی اور کشادگی کی راہ یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی اور کشادگی کی راہ اس کی ہے جو اللہ، آخرت، ملائیکہ، کتب اور انبیاء پر ایمان رکھتا ہے اور مال و دولت کو اس کی محبت کے باوجود وقف کر دیتا ہے اپنے قریب والوں کے لیے اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور ہو کر رہ جائیں اور ان کے لیے جو معذور و بیروزگار ہو جائیں نیز مسافرون محتاجوں اور محکوموں کے لیے" یعنی سجدہ درحقیقت انسان کے جذبہ فرمان پذیری اور اطاعت کا محسوس مظہر ہے۔ اگر انسان اللہ کے قوانین کی اطاعت تو نہ کرے اور صرف اس محسوس شکل کو مقصود بالذات سمجھ لے تو اللہ کی میزان میں اس کا کوئی وزن نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن کریم کہتا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۱۰۷/۴-۷
"ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر نوعِ انسان کو سامانِ زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔" اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کی رو سے سجدہ سے کیا مفہوم ہے۔

کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کے آگے سربسجود ہے

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا ○	ہر شے اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں خوشی سے ہو یا مجبوری سے۔

۱۳/۱۵

اشیائے کائنات، جاندار مخلوق اور ملائکہ کا سجدہ

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ۱۶/۵۰-۴۹

ہر شے اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے
خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں
جاندار مخلوق بھی اور کائناتی قوتیں بھی
ان میں سے کسی کو بھی مجالِ سرتابی نہیں
وہ اپنے رب کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتی ہیں
لہٰذا جس راہ پر انہیں لگا دیا گیا ہے سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔

چاند، سورج پہاڑوں اور درختوں کا سجدہ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ
اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ
وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ
وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۝ ۲۲/۱۸

تم نے غور کیا کہ کس طرح ہر شے
اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے
خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں
سورج، چاند، تارے
پہاڑ، درخت اور جاندار مخلوق
اور بہت سے انسان بھی۔

ستاروں اور اشجار کا سجدہ

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ ۵۵/۶-۵

سورج اور چاند ایک مقررہ حساب کے مطابق چل رہے ہیں
اور تارے اور درخت اس کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔

رکوع و سجود کے مفہوم کی وضاحت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

اللہ کا رسول محمدؐ اور اس کے ساتھی ایسے لوگ ہیں
جو حق کے مخالفین کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت

رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ	اور باہم دگر بڑے ہی نرم دل اور ہمدرد ہوتے ہیں
تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا	دیکھو کہ کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے جھک جاتے ہیں
سُجَّدًا	اور نظامِ خداوندی کے سامنے پیکرِ تسلیم و رضا بن جاتے ہیں
یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا	وہ سامانِ زیست کی تلاش میں مصروف تگ و تاز رہتے ہیں
مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا	وہ قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ اور صفاتِ خداوندی سے یک رنگ ہوتے ہیں
سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ	اس سے انہیں جو سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے اس کے اثرات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتے ہیں
ذٰلِکَ مَثَلُہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ ۚۖۛ وَ مَثَلُہُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ	ان کی یہ علامات سابقہ کتبِ آسمانی تورات و انجیل میں بھی مذکور تھیں
کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ	اس نظام کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے جس کی پہلی کونپلیں نرم و نازک ہوتی ہیں
فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ	پھر جوں جوں اس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اس کی نال موٹی ہوتی جاتی ہے
فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ	حتیٰ کہ وہ اپنے سہارے آپ محکم اور استوار طریق پر قائم ہو جاتی ہے
یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ	جب کاشت کار اپنی محنت کو اس طرح ثمربار دیکھتا ہے تو خوشی سے جھوم اٹھتا ہے
لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ	لیکن یہی چیز نظامِ خداوندی کے مخالفین کے سینے پر سانپ بن کر لوٹنے لگتی ہے
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اللہ وعدہ کرتا ہے ہر اس جماعت سے جو اس نظام کو قبول کرکے
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡہُمۡ	اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوگی کہ
مَّغۡفِرَۃً	انہیں اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۝ ۴۸/۲۹	اور ان کی کوششوں کا انہیں بہترین اجر ملے گا۔

نظامِ خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی وضاحت

وَ لَقَدۡ نَعۡلَمُ	ہمیں معلوم ہے کہ
اَنَّکَ یَضِیۡقُ صَدۡرُکَ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ	یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس سے تمہارے قلبِ حساس کو تکلیف ہوتی ہے۔
فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ	لیکن تم ایسی باتوں کی پرواہ مت کرو اور اللہ کے نظام کو وجہِ تحسین تحریک بنانے میں مصروف رہو
وَ کُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ	اور قوانینِ خداوندی کی کامل اطاعت کرتے جاؤ
وَ اعۡبُدۡ رَبَّکَ	اور اس طرح اپنے پروردگار کی محکومیت پورے طور پر اختیار کرلو
حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ ۝ ۱۵/۹۷-۹۹	تاآنکہ یہ نظام ایک ٹھوس حقیقت کی شکل میں دنیا کے سامنے آجائے۔

اہلِ ایمان کے سجود و رکوع کی وضاحت

اَلتَّآئِبُوْنَ	اہلِ ایمان اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں
اَلْعٰبِدُوْنَ	اور قوانینِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں
اَلْحٰمِدُوْنَ	وہ علیٰ وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز اپنے خالق کی حمد و ستائش
اَلسَّآئِحُوْنَ	کی منہ بولتی تصویر ہے۔ وہ دُنیا کی سیاحت کر کے انسانی معاملات کا مطالعہ کرتے ہیں
اَلرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ	وہ دل کے پورے جھکاؤ سے نظامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھتے ہیں
اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	وہ قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتے
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ	اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرتے ہیں
وَبَشِّرِ	دُنیا و آخرت کی زندگی میں خوشگواریوں کی بشارتیں
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ۹/۱۱۲	ان ہی اہلِ ایمان کے لیے ہیں۔

زندگی ساز پروگراموں کے حوالے سے صلوٰۃ اور رکوع و سجدہ کے مفہوم کی وضاحت

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ	کعبہ کو ایسا مرکز قرار دیا گیا ہے
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ	جہاں پوری انسانیت اپنے مسائل کے حل کے لیے جمع ہو
وَاَمْنًا	اور دُنیا سے ہر قسم کے خطرات کو دُور کر کے امن و امان کی زندگی بسر کرے
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	ابراہیمؑ کے اس مقام و مقصود کو حاصل کرنے کے لیے
مُصَلًّى	اس کے مسلک و منہاج کی پیروی کرو۔
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	ہم نے معمارانِ حرم ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو تاکید کی تھی کہ
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ	اس مرکز کو انسانوں کے خود ساختہ تصوّرات و معتقدات سے پاک و صاف رکھا جائے
لِلطَّآئِفِيْنَ	اور اسے ان کے لیے وقف کیا جائے جو پوری انسانیت کے نگران و پاسباں ہیں
وَالْعٰكِفِيْنَ	اور انسانیت کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنواریں اور ان کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کریں
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ ۲/۱۲۵	اور نظامِ خداوندی کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کیے رکھیں۔

قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا تھا
مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ	یہ سب نسلِ آدم سے یعنی انسان تھے
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ	اور ان لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار کرایا تھا
وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ	اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی نسل سے
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا	انہیں ہم نے رہنمائی عطا کی تھی اور منصبِ نبوت کے لیے چُن لیا تھا
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	انکی کیفیت یہ تھی کہ ان کے سامنے جب قوانینِ خداوندی آتے تو
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ ۱۹/۵۸	وہ دل کے پورے گداز کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاتے۔

اہلِ علم قرآنی تعلیمات کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا	کہو خواہ تم قرآنی تعلیمات کو مانو یا نہ مانو
اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ	لیکن جن لوگوں کے پاس پہلے سے علم ہے
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ	ان کے سامنے جب یہ تعلیمات پیش کی جاتی ہیں
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ○ ۱۷/۱۰۷	تو وہ ان کی عظمت کو پہچان کر ان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

نوعِ انسانی کی بھلائی کے کام کرو اور نظامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا	تم اس نظام کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھو
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ	اور اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرتے رہو
وَافْعَلُوا الْخَيْرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○	تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرانیاں نصیب ہوں۔

۲۲/۷۷

قوانینِ خداوندی کی زیادہ سے زیادہ اطاعت سے منزلِ مقصود کے قریب ہو جاؤ گے

كَلَّا	تمہیں اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ
لَا تُطِعْهُ	باطل نظاموں کے ساتھ کسی قسم کی مفاہمت کرو
وَاسْجُدْ	تم قوانینِ خداوندی کی زیادہ سے زیادہ اطاعت کیے جاؤ
وَاقْتَرِب ۝ ۹۶/۱۹	اس طرح تمہارا ہر قدم تمہیں منزلِ مقصود سے قریب تر کرتا جائے گا۔

عقل کے ایسے اندھے جو واضح دلائل کے باوجود سرِ تسلیم خم نہیں کرتے

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ	ہم قسم کھاتے ہیں شفق کی
وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ	اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ	اور چاند کی کہ جب وہ مہ کامل ہو جاتا ہے
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ	کہ تم زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے منزل بمنزل آگے بڑھتے جاؤ گے
فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ	حیرت ہے کہ اس قدر واضح دلائل کے باوجود یہ لوگ ہمارے نظام کو قبول نہیں کرتے
وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ	اور جب ان کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو
لَا يَسْجُدُونَ ۝ ۸۴/۱۶-۲۱	اس کے آگے سرِ تسلیم خم نہیں کرتے۔

سجدہ عزّت و تعظیم کے معنوں میں

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ	وہ جب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو
آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ	اس نے اپنے والدین کو خاص اپنے پاس ٹھہرایا۔
وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ	اور باقی اہلِ خاندان سے بھی کہا کہ اب تم مصر میں انشاءاللہ آرام سے رہو گے
وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ	یوسفؑ نے اپنے والدین کو عزّت و تکریم کی بلند مسندوں پر بٹھایا
وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۝ ۱۲/۹۹-۱۰۰	اور تمام متعلقین اور اہلکاروں وغیرہ نے یوسفؑ کی وجہ سے ان کی تعظیم کی۔

۱۲ الصّلوٰۃ

مادہ (ص ل و ی)

صَلوٰۃ کا بنیادی مفہوم اَلصَّلَا پشت کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں کولہے کا ڈھلوان یا وُہ حصّہ جس پر جانور کی دُم لگے دونوں جانب کے حصّے صَلَوَانِ کہلاتے ہیں اس کی جمع صَلَوٰتٌ یا اَصْلَاءٌ آتی ہے۔

اَلصَّلَا کی نسبت سے صَلَّی الْفَرَسُ تَصْلِیَۃً اس حالت کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ میں اوّل نمبر والے گھوڑے کے پیچھے دوسرے نمبر والا گھوڑا اس طرح آرہا ہو کہ اس کی کنوتیاں پہلے نمبر والے کی سرین سے مل رہی ہوں اس طرح سے جو گھوڑا آگے جا رہا ہو اسے سَابِقٌ کہتے ہیں اور جو دوسرے نمبر پر اس کے پیچھے جا رہا ہو اسے اَلْمُصَلِّیْ کہتے ہیں اس سے صَلّٰی کے معنی ہیں اگلے کے ساتھ ملے ہُوئے پیچھے پیچھے آنا۔

ان تصریحات سے صلوٰۃؐ کا بنیادی مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن اس کے سمجھنے کے لیے پہلے ایک مختصر سی تمہید سمجھ لینا ضروری ہے۔

سوال یہ ہے کہ اللہ اور بندے کا تعلق کیا ہے ؛ اللہ اس ذات (PERSONALITY) کا نام ہے جو بلند ترین مکمل ترین، مستحکم ترین اور حسین ترین ہے اس نے انسان کو بھی ذات (PERSONALITY) عطا کی ہے اور اسے "روحنا" کہہ کر پکارا ہے۔ یہ ذات اللہ کی ذات کے مقابلہ میں محدود اور کم درجہ کی ہے اسے اپنی نشو و نما کے لیے اللہ کی صفات کو اپنے سامنے بطور نصب العین رکھنا ہوتا ہے اور ان صفات کو اپنے اندر اجاگر کرتے جانا۔ انسانی ذات کی نشو و نما کا موجب بنتا ہے۔ لہٰذا انسان کو اپنی ذات کی نشو و نما کے لیے صفاتِ خداوندی کو بطور معیار اپنے سامنے رکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے۔

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ میں ہمیں جو دُعا سکھائی گئی ہے یعنی جس نصب العین کے حصول کو ہمارے لیے مقصد زندگی تجویز کیا ہے وُہ ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ [1/5] یعنی اس توازن بدوش راستہ کی طرف رہنمائی کی تمنا جو ہمیں انسانیت کی منزلِ مقصود تک لے جائے اور سورۃ ہود میں ہے - اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ [11/56]

"میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے"۔ یعنی جس صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے انسان کو کہا گیا ہے وہ وہی راستہ ہے جس پر اللہ کائنات کو چلا رہا ہے اور انسان اس راستہ پر کتاب اللہ کے ساتھ وابستہ رہنے سے چل سکتا ہے۔ لہٰذا صلوٰۃ کا بنیادی مفہوم ہے کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی سے اپنے اندر علیٰ حدِ بشریت صفاتِ خداوندی کا منعکس کیے جانا۔

صلوٰۃ، فرائضِ منصبی کے معنوں میں

سورۃ نور میں ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ [۲۴/۴۱] "غور کرو کہ کس طرح کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے اور پر پھیلاتے ہوئے پرندے بھی دیکھو کائنات کی ہر شے اپنی اپنی صلوٰۃ اور تسبیح سے واقف ہے"۔ یعنی کائنات کی ہر شے اپنی فطری جبلت کی رو سے جانتی ہے کہ اس کے فرائض منصبی کیا ہیں۔ اسے کس راستہ پر چلنا ہے اور کس منزل پر پہنچنا ہے اس کی جدوجہد کے دوائر کون سے ہیں اسی چیز کو ان کی صلوٰۃ اور تسبیح سے تعبیر کیا گیا ہے۔

لیکن انسان کو ان چیزوں کا علم دیگر اشیائے کائنات کی طرح جبلی طور پر نہیں دیا گیا اسے یہ کچھ وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے جہاں تک اس کی طبعی ضروریات کا تعلق ہے انسان ان چیزوں کا علم عقل و فکر اور تجربہ و مشاہدہ سے حاصل کر سکتا ہے اور جہاں تک اس کی "انسانیت" کے تقاضوں کا تعلق ہے یہ چیز وحی کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا انسان کو یہ جاننے کے لیے کہ اس کی "صلوٰۃ و تسبیح" کیا ہے وحی کا ماننا اور جاننا ضروری ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے وحی کے دیئے ہوئے پروگرام پر عمل کرنا لازمی ہے اسے قرآن کریم نے "اقامت صلوٰۃ" کی جامع اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔

قرآن کریم میں صَلّٰی کے مقابلہ میں تَوَلّٰی کا لفظ آیا ہے [۷۵/۳۱-۳۲] تَوَلّٰی کے معنی ہیں صحیح راستہ سے روگردانی کرنا گریز کی راہیں نکالنا۔ پھر جانا منہ موڑ لینا لہٰذا صَلّٰی کے معنی ہوئے قوانین خداوندی کے مطابق صحیح راستہ پر چلتے جانا نظام خداوندی کے متعین کردہ فرائض منصبی کو ادا کرتے جانا۔

ان فرائض منصبی کا دائرہ بہت وسیع ہے اور زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کو یہ محیط نہ ہو۔ چنانچہ سورۃ ہود میں ہے کہ حضرت شعیبؑ سے ان کی قوم نے کہا۔ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا [۱۱/۸۷] "کیا تمہاری صلوٰۃ کا یہ حکم ہے کہ ہم انہیں چھوڑ دیں جن کی اطاعت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور ہم اپنا مال بھی اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کریں"۔ یعنی ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ یہ کیسی صلوٰۃ ہے جو معاشیات تک کو اپنے دائرہ کے اندر لے لیتی ہے اس سے بھی صلوٰۃ کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے یعنی زندگی کے ہر شعبے میں قوانین خداوندی کے مطابق عمل کرنے کا نام صلوٰۃ ہے۔

صلوٰۃ نظامِ خداوندی کے معنوں میں

اقامت صلوٰۃ یعنی وحی کے دیئے ہوئے پروگرام پر عمل پیرا ہونا انفرادی طور پر ممکن نہیں۔ یہ صرف اجتماعی نظام کے

تحت ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کے لیے جمع کے صیغے استعمال کیے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک قرآنی مملکت کا فریضہ ہی یہ بتایا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۲۲/۴۱ "یہ وُہ لوگ ہیں کہ جب انہیں زمین میں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے"۔ انہی کو دوسری جگہ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ ۹/۱۱۲ کہا ہے یعنی رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے اور یہی وجہ ہے کہ دوسری جگہ اقامت صلوٰۃ اور امور مملکت کے لیے باہمی مشاورت کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۴۲/۳۸ "وُہ اقامت صلوٰۃ کرتے ہیں اور ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں"۔ اور چونکہ اہل ایمان کی زندگی کے تمام امور قوانین خداوندی (کتاب اللہ) کے مطابق سرانجام پاتے ہیں لہٰذا سورۃ اعراف میں تَمَسَّكَ بِالْكِتٰبِ اور اقامتِ صلوٰۃ کو ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے ۷/۱۷۰ لہٰذا اقامتِ صلوٰۃ سے مفہوم ہے ایسا نظام یا معاشرہ قائم کرنا جس میں تمام افراد قرآنِ کریم کے قوانین کا اتباع کرتے چلے جائیں اور یوں کتاب اللہ کے ساتھ وابستہ رہیں۔

حقیقت میں بات سمٹ سمٹا کر یہاں آجاتی ہے کہ انسان اپنے معاملات کے فیصلے اپنی خواہشات اور جذبات کے مطابق کرنا چاہتا ہے یا وحی خداوندی کے مطابق؟ اپنے تمام معاملات کو وحی خداوندی کے مطابق رکھنے کا نام "اقامت صلوٰۃ" ہے چنانچہ سورۃ مریم میں "اقامت صلوٰۃ" اور "اتباع جذبات" کو ایک دوسرے کے مقابل لاکر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے ارشاد ہے۔ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ .... ۱۹/۵۹ پھر ایسے ناخلف پیدا ہو گئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور اپنے جذبات وخواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے"۔ گویا انسان کا اپنی خواہشات کی پیروی کرنا صلوٰۃ کو ضائع کر دینا ہے اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنا صلوٰۃ کو قائم رکھنا ہے سورۃ انعام میں "محافظت صلوٰۃ" کو آخرت اور کتاب اللہ پر ایمان رکھنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے ۶/۹۳ لہٰذا قرآن حکیم میں قیام نظامِ خداوندی کے لیے اقامتِ صلوٰۃ کی جامع اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

اجتماعات صلوٰۃ کے معنوں میں

قرآن کریم میں صلوٰۃ کا لفظ ان اجتماعات کے لیے بھی آیا ہے جنہیں عام طور پر نماز کے اجتماعات کہا جاتا ہے (نماز کا لفظ عربی زبان کا نہیں فارسی کا ہے)، ان اجتماعات کے سلسلہ میں ایک بات خاص طور پر سمجھنے کے قابل ہے کہ قرآن کریم کی رو سے "اللہ کی عبادت" سے مفہوم اس قسم کی پرستش یا پوجا پاٹ نہیں جو عام طور پر اہل مذہب کے ہاں پائی جاتی ہے قرآنِ کریم کی رُو سے عبادت کا مفہوم اللہ کے قوانین کی اطاعت یا اللہ کی محکومیت اختیار کرنا ہے ظاہر ہے کہ اللہ کی یہ محکومیت زندگی کے ہر سانس اور کاروبارِ حیات کے ہر شعبہ میں اختیار کی جاتی ہے۔ اس کی عملی شکل وُہ نظامِ مملکت ہے جو قرآنی اصولوں کے مطابق متشکل کیا جاتا ہے اسی نظام کے حاملین کے متعلق فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ

وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۳۸/۴۲ "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی اطاعت کرتے ہوئے نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے طے کرتے ہیں اور ہمارے دیتے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کی پرورش ونشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں"۔ ان آیات میں اطاعتِ خداوندی اقامتِ صلوٰۃ اور امورِ مملکت کے طے کرنے کے لیے باہمی مشاورت کا ارتباط غور طلب ہے ظاہر ہے کہ قوانینِ خداوندی کے عملی نفاذ کے متعلق ضروری امور کا فیصلہ کرنے کے لیے باہمی مشاورت کی ضرورت ہوگی اور مشاورت کے اجتماعات بھی ضروری ہونگے جن میں ہر شعبہ زندگی کے متعلق عملی پروگرام بنائے جائیں گے اور ان کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور مشکلات پر غور وخوض کیا جائے گا۔

اجتماعاتِ صلوٰۃ کا دوسرا اور بہت ہی اہم مقصد اہل ایمان کے قلوب پر قرآنی تعلیمات کی تخم ریزی کرنا ہے سورۃ مزمل میں فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۴/۷۳ یعنی ان اجتماعات میں قرآن کریم کو خوب اچھی طرح سے ٹھہر ٹھہر کے اور سمجھ کر پڑھو اور اس کے مطالب کو ذہن نشین کرتے جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی کتاب کو اس کثرت کے ساتھ سمجھ کر پڑھا جائے کہ اس کی تعلیمات اہل ایمان کے قلوب پر ثبت ہو جائیں۔ تاکہ وہ جب بھی زندگی کے کسی معاملہ میں کوئی قدم اٹھانے لگیں تو اس کے متعلقہ اللہ کے دیئے ہوئے احکام وقوانین فوراً ان کے سامنے آجائیں اور وہ ان کی روشنی میں اپنا قدم اٹھائیں۔

ان اجتماعات کی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم نے انہیں کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۱۰۳/۴ کہا ہے اس کے ایک معنی ہیں "خاص طور پر مقرر کردہ فریضہ" اور دوسرے معنی ہیں "ایسا فریضہ جو وقت پر ادا کیا جاتا ہے"۔ اجتماعات کے لیے وقت کی پابندی جس قدر ضروری ہے وہ ظاہر ہے اسی لیے سورۃ الجمعہ میں فرمایا ہے کہ جب اس اجتماع کے لیے بلایا جائے تو اسے تمام دیگر مصروفیات پر ترجیح دو، تمام کاروبار چھوڑ کر فوراً اس طرف آجاؤ اور جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاؤ کسی اور کام کی طرف دھیان مت دو ایسا نہ ہو کہ تمہارا امیر تمہارے سامنے ضروری معاملات پیش کر رہا ہو۔ ان کی اہمیت سمجھا رہا ہو تم اسے کھڑا چھوڑ کر کاروبار کے لیے باہر نکل جاؤ۔ ۱۱/۶۲

یوں تو اہل ایمان کی ساری زندگی دن رات صبح شام قوانینِ خداوندی کی اطاعت اور ان کے نفاذ کی تگ ودو میں گذرتی ہے لیکن اجتماعات کے لیے خاص اوقات کا تعین ضروری ہوتا ہے خواہ یہ اجتماعات معمولاً منعقد ہوں یا ہنگامی طور پر بلائے جائیں اس سلسلہ میں فرمایا۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ ۷۸/۱۷ "تم دلوکِ شمس سے رات کی تاریکی تک اقامتِ صلوٰۃ کر سکتے ہو"۔ اور "دلوک" میں صبح سے شام تک کا سارا وقت آجاتا ہے اسی آیت کا اگلا حصہ ہے وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۷۸/۱۷ "اور علی الصباح بھی قرآنی حقائق پر غور وتدبر کیا کرو بلا شبہ فجر کے سکوت میں قرآنی حقائق محسوس ومشہود شکل میں سامنے آسکتے ہیں"۔

صلوٰۃ کیا ہے اور کیا نہیں

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ — اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق صرف انہیں حاصل ہے

مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ — جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ — اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ — اور اللہ کا نظام قائم کر کے (صلوٰۃ)

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ — نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں (زکوٰۃ)

وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ — اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے

فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا — ایسے ہی لوگوں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ

مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ — راہِ راست پا لیں گے۔

اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ — کیا تم سمجھتے ہو کہ محض حاجیوں کو پانی پلا دینا

وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ — اور مسجد الحرام کی آبادی کا کوئی کام کر دینا ایسے نیک کام ہیں

كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ — جیسے قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنا

وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ — اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر یقین رکھنا

وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ — اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدوجہد کرنا

لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ — بلاشبہ اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام برابر نہیں ہو سکتے

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ — یاد رکھو ایسی قومیں اللہ کی رہنمائی سے فیضیاب نہیں ہوا کرتیں

الظّٰلِمِيۡنَ — جو اشیاء کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتیں۔

اَلَّذِيۡنَ — دیکھو اس رہنمائی سے فیضیاب وہ لوگ ہو سکتے ہیں

اٰمَنُوۡا — جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں

وَهَاجَرُوۡا — اور اس کے قیام کے سلسلہ میں اگر وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں

وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ — اور نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں

بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ — اپنے اموال کے ذریعے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی

اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ — یہی ہیں جن کے مدارج اللہ کے نزدیک بلند ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ	اور یہی ہیں وہ لوگ
الْفَآئِزُوْنَ ○ ۹/۱۸-۲۰	جو کامیاب و کامران اور فائزالمرام ہونے والے ہیں۔

اللہ اور آخرت پر ایمان کیا ہے اور صلوٰۃ کیا

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا	یہودیوں کی ظالمانہ روش کی بنا پر
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ	ان کے لیے بعض ایسی جائز باتوں کی بھی ممانعت کر دی گئی تھی
اُحِلَّتْ لَهُمْ	جو عام حالات میں تو ان کے لیے جائز ہی تھیں
وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا	انہوں نے نظامِ خداوندی کے آگے بہت سی رکاوٹیں کھڑی کی ہوتی تھیں
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا	اور سرمایہ کا نفع لینے والا استحصالی نظام قائم کر رکھا تھا
وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ	حالانکہ اس سے انہیں منع کیا گیا تھا
وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ	وہ لوگوں کا مال کھانے کے لیے ہر ناجائز ہتھکنڈا استعمال کر لیتے تھے
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا	ایسے غلط کار لوگ بڑے دردناک عذابوں میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ	لیکن ان میں سے جو لوگ ذاتی تحقیق سے علم میں پختگی حاصل کر کے
وَالْمُؤْمِنُوْنَ	علم کے ذریعے سے قوانینِ خداوندی کو حاصل کر لیتے ہیں
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	اور اس طرح سے ان قوانین کو جو تم پر نازل کیے گئے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	یا تم سے قبل نازل کیے گئے تھے سب کو اپنا لیتے ہیں
وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ	اور ان کے مطابق نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	تو گویا اللہ پر اور یومِ آخرت یا قانونِ مکافات پر ایمان لے آتے ہیں
اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ ۴/۱۶۰-۱۶۲	یہی لوگ ہیں جنہیں عظیم الشان اجر ملنے والا ہے۔

صلوٰۃ ایسا نظام ہے جس میں اللہ کا دیا ہوا رزق نوعِ انسانی کی پرورش اور نشوونما پر خرچ ہوتا ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ	یہ قرآن ایسی کتاب ہے
لَا رَيْبَ فِيْهِ	جو ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہے

هُدًى — یہ ان لوگوں کی رہبری کرتا ہے
لِّلْمُتَّقِيْنَ — جو غلط راستوں کے خطرات سے بچنا چاہیں
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ — یہ لوگ قوانینِ خداوندی کے ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہیں
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ — اور ان کے مطابق ایسا نظام قائم کرتے ہیں (صلوٰۃ)
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ — جس میں ہمارا دیا ہوا رزق
يُنْفِقُوْنَ ○ ۲/۳-۲ — نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ ہوتا رہے۔

اقتدار کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت

الَّذِيْنَ — یہ وہ لوگ ہیں کہ
اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ — انہیں اگر دنیا میں اقتدار حاصل ہوا
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ — تو نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرینگے۔
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ — اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں گے (زکوٰۃ)
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ — اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین نافذ کریں گے
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ○ — اور باطل قوانین کا نفاذ روکیں گے۔

۲۲/۴۱

نظامِ حکومت کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت

وَالَّذِيْنَ — یہ وہ لوگ ہیں
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ — جو اپنے پروردگار کی دعوت قبول کرتے ہوئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ — نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ — اور اپنا نظامِ حکومت مشاورت کی بنیادوں پر چلاتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ — اور ہمارا دیا ہوا رزق
يُنْفِقُوْنَ ○ — نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے کھول دیتے ہیں

۴۲/۳۸

معاشرے کو سنوارنے والے نظام سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ	جو لوگ متمسک رہیں گے
بِالْكِتٰبِ	اللہ کی کتاب اور اس کے قوانین سے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	اور نظامِ خداوندی قائم کر لیں گے (صلوٰۃ)
اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ	تو ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا
الْمُصْلِحِيْنَ ○ ۷/۱۷۰	جو معاشرہ کو سنوارتے ہیں۔

صلّیٰ اور تولّیٰ کے تقابل سے مفہوم کی وضاحت

فَلَا صَدَّقَ	اس نے نہ تو قوانینِ خداوندی کی تصدیق کی
وَلَا صَلّٰى	اور نہ ان کے پیچھے چلا
وَلٰكِنْ كَذَّبَ	بلکہ ان کی تکذیب کی
وَتَوَلّٰى ○ ۷۵/۳۱-۳۲	اور ان کے خلاف چلا۔

حضرت ابراہیمؑ کی دُعا میں صلوٰۃ کا مفہوم

رَبَّنَا اِنِّيْ	اے میرے پروردگار میں نے
اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ	اپنی اولاد کا ایک حصہ آباد کر دیا ہے
بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ	اس بے آب و گیاہ بنجر وادی میں
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ	اس محترم مرکزِ نظامِ خداوندی کے پاس
رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	تاکہ یہاں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کریں۔
فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ	پروردگار ایسا کر دیجیے کہ
النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ ○	لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔

۱۴/۳۷

حضرت لقمان کی نصیحت میں صلٰوۃ کا مفہوم

يٰبُنَيَّ	اے میرے بیٹے
اَقِمِ الصَّلٰوةَ	اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرو
وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ	اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین نافذ کرو
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور باطل قوانین کا نفاذ روکو
وَاصْبِرْ عَلٰى	اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرو
مَآ اَصَابَكَ	ان مشکلات کا جو اس جدوجہد کی راہ میں پیش آئیں
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ	بلاشبہ بڑے حوصلہ اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے
الْاُمُوْرِ ○ ۳۱/۱۷	ان امور میں۔

استحصال سے پاک معاشرہ اور صلوٰۃ کا تعلق

يَمْحَقُ اللّٰهُ	اللہ چاہتا ہے کہ مٹا دیا جائے
الرِّبٰوا	سرمایہ کا نفع لینے والے استحصالی نظام کو۔
وَيُرْبِي	اور فروغ دیا جائے
الصَّدَقٰتِ	انسانی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے والے نظام کو
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ	دیکھو اللہ ایسے نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا
اَثِيْمٍ	جو معاشرہ کو پسماندہ اور مضمحل بنا دیتے ہیں
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لہٰذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	اور نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو عملاً قائم کرتے
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اللہ انہیں اس کا اجر ایسے معاشرہ کی صورت میں دیتا ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	جس میں ہر طرح کی ضمانت ہوتی ہے لہٰذا کوئی خوف باقی نہیں رہتا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۲۷۶-۲۷۷	اور ہر طرح کی پریشانیاں اور غم ختم ہو جاتے ہیں۔

صلوٰۃ سے منع کرنے کا مفہوم

کَلَّآ	یوں نہیں ہونا چاہیے
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی	انسان نظامِ خداوندی سے سرکشی کر کے دولت جمع کرتا ہے
اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی	اور پھر اپنے آپ کو دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز بنا لیتا ہے۔
اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی	یاد رکھو انسان کے لیے اللہ کے نظام کی طرف پلٹے بنا چارہ نہیں
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ	اور ایسے لوگوں کی کیفیت پر غور کرو
یَنْھٰی	جو نہ صرف خود اس نظام کی طرف نہیں آتے
عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ ۹۶/۶—۱۰	بلکہ دوسروں کو بھی اس کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔

صلوٰۃ فرائضِ منصبی کے معنوں میں

پرندوں اور بادلوں کے فرائضِ منصبی یا صلوٰۃ و تسبیح

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کی طرف سے
یُسَبِّحُ لَہٗ	عائد کردہ فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہے
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ	ان پرندوں کو دیکھو کس طرح فضا میں پر پھیلائے مصروفِ کار ہیں
کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ	کائنات کی ہر شئے اپنے فرائضِ زندگی (صلوٰۃ) کو
وَتَسْبِیْحَہٗ	اور اپنے دائرہ عمل (تسبیح) کو پہچانتی ہے
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ	اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے
وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ	اور ہر شے کا قدم اللہ کے قانون کی طرف اُٹھ رہا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کا قانون
یُزْجِیْ سَحَابًا	بادلوں کو ہنکاتا ہے
ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ	اور پھر کس طرح ان کا ایک ٹکڑا دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا	اور جب یہ اس طرح تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں
فَتَرَى الْوَدْقَ	تو تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے
يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۝ ۲۴/۴۱-۴۳	بارش برسنے لگتی ہے۔

صبح سے شام تک اپنے فرائضِ منصبی (صلوٰۃ) کی انجام دہی میں مصروف رہو

اَقِمِ الصَّلٰوةَ	دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں تمہارے جو فرائضِ منصبی ہیں
لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ	انکی انجام دہی کے لیے صبح سے شام تک اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو
وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ	اور علی الصبح قرآنی حقائق پر غور و تدبر کیا کرو
اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ	بلاشبہ فجر کے سکوت افزا وقت میں قرآنی حقائق
كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ ۱۷/۷۸	محسوس و مشہود شکل میں سامنے آسکتے ہیں۔

مرکزی فریضۂ زندگی یا صلوٰۃ الوسطیٰ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ	دیکھو ہر معاملہ میں اپنے فرائضِ منصبی کی نگہداشت کرو
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	تمہارا مرکزی فریضۂ زندگی یہ ہے کہ
وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ	زندگی کے ہر شعبہ میں قوانینِ خداوندی کی
قٰنِتِيْنَ	اطاعت میں کمربستہ کھڑے رہو
فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا	خواہ تم خوف کی حالت میں ہو یا امن کی حالت میں
اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ	پا پیادہ ہو یا سواری پر
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ	ہر حال میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ	جس طرح تمہیں ان کا علم دیا گیا ہے
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۲۳۸-۲۳۹	پہلے تم ان قوانین کا علم نہیں رکھتے تھے۔

تہجّد

وَمِنَ الَّيْلِ	اگر حالات کا تقاضا زیادہ کا ہو تو
فَتَهَجَّدْ بِهٖ	رات کا کچھ حصہ بھی ان کاموں میں صرف کرو

نَافِلَةً	بہرحال یہ اضافہ
لَّكَ ۝ ۷۹	صرف تمہارے لیے ہے کہ (رہبر کارواں کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں)۔

صلوٰۃ نظامِ خداوندی کے معنوں میں

نظامِ خداوندی یا صلوٰۃ کی عملی تشکیل کی تشریح

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے اہلِ ایمان
ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا	اللہ کے قوانین کے سامنے جھکو
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ	اور اس کے نظامِ ربوبیت کی اطاعت کرو
وَافْعَلُوا الْخَيْرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ	تاکہ تمہیں کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب ہوں
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اس طرح جدوجہد کرو
حَقَّ جِهَادِهِ	جس طرح کہ جدوجہد کرنے کا حق ہے
هُوَ اجْتَبَاكُمْ	اس نے تمہیں اس منصبِ جلیلہ کے لیے منتخب کیا ہے
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ	لہٰذا قیامِ نظامِ خداوندی کی جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے
مِنْ حَرَجٍ	اسے بوجھ اور بیگار تصوّر مت کرو
مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ	یہ وہی نظام ہے جسے تمہارے مورثِ اعلیٰ ابراہیمؑ کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا
هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ	اور اس نے اس نظام کے قائم کرنے والی جماعت کا نام "مسلم" رکھا تھا
وَفِي هَٰذَا	اور اب قرآن میں بھی یہی نام تجویز کیا گیا ہے
لِيَكُونَ	اس نظام کے قیام کا عملی پروگرام اس طرح ہے کہ
الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ	تمہارے اعمال کی نگرانی تمہارا رسول یا مرکزِ ملت کرے
وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ	اور تم تمام نوعِ انسان کے اعمال کی نگرانی کرو
فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ	لہٰذا نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرو
وَآتُوا الزَّكَاةَ	اور اس کے ذریعے نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ	اور اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو

هُوَ مَوْلٰىكُمْ	دیکھو اللہ ہی تمہارا کارساز۔ نگراں اور حاکم ہے
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى	وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ ۲۲/۷۸-۷۷	اور بہت ہی اچھا مددگار بھی۔

نظامِ خداوندی یا صلوٰۃ کی عملی تشکیل کا پروگرام

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ	بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ جو
اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	تمہارے ربّ کی طرف سے نازل کردہ اس کتاب کو
الْحَقُّ كَمَنْ	حق جانتا ہے برابر ہو جائے اس کے جو
هُوَ اَعْمٰى	اس حقیقت کی طرف سے بالکل اندھا ہے
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ	لیکن ان مثالوں سے انہی لوگوں کے سامنے حقیقت آ سکتی ہے
اُولُوا الْاَلْبَابِ	جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں
الَّذِيْنَ	اور یہ اہلِ عقل و دانش وہ ہیں
يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ	اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ	اور ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ انسانیت کے ان رشتوں کو
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	اس لیے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا
وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ	تو اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہو گا
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا	وہ نہایت ثبات و استحکام سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	اس مقصدِ عظیم کے حصول کے لیے جو ان کے ربّ نے متعین کر رکھا ہے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	وہ نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) متشکل کرتے ہیں
وَاَنْفَقُوْا	اور انسانی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	ہمارے دیے ہوئے رزق اور صلاحیتوں کو
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	حسبِ ضرورت پوشیدہ بھی اور اعلانیہ بھی

وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ	یوں معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر کے
السَّيِّئَةَ	اس کی ناہمواریوں کو دُور کرتے ہیں
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ	یہی وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا انجام نہایت اچھا ہو گا
جَنَّاتُ عَدْنٍ	یعنی دُنیا میں جنّتی معاشرہ اور آخرت میں جنّتِ ابدی
يَدْخُلُونَهَا ○ ۱۳/۱۹-۲۳	جن میں وہ داخل ہوں گے۔

"مُصلّین" کے اموال میں تسلیم شدہ حق ہوتا ہے ہر ضرورتمند اور محروم کا

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ	جس معاشرہ میں کوئی ضمانت نہ ہو وہاں انسان کے اندر
هَلُوعًا	تھڑدلا پن آ جاتا ہے
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ	ان حالات میں اس پر اگر تنگی آ جائے
جَزُوعًا	تو واویلا مچائے گا
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ	اور اگر فراخی اور خوشحالی نصیب ہو تو
مَنُوعًا	بخل سے کام لے گا اور دوسرے کسی کو کچھ بھی نہ دے گا
إِلَّا الْمُصَلِّينَ	لیکن جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں (مصلّین)
الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ	(جس میں کہ ہر طرح کی ضمانت ہوتی ہے) اور پھر وہ
دَائِمُونَ	اس نظام کو مستقلاً قائم رکھتے ہیں تو ان میں
وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ	کشادہ ظرفی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنے اموال میں
حَقٌّ مَّعْلُومٌ	تسلیم شدہ حق سمجھنے لگ جاتے ہیں
لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ○ ۷۰/۱۹-۲۵	ہر ضرورتمند اور محروم کا۔

قیامِ نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کے سلسلہ میں دیا ہوا مال ایسی سرمایہ کاری ہے جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا

إِنَّ الَّذِينَ	دیکھو جو لوگ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ	کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہوئے
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ	نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کر لیتے ہیں

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے اس مد میں خرچ کرتے ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی۔
يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً	یہ لوگ ایسی تجارت کر رہے ہیں
لَّنْ تَبُوْرَ	جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ	اس نظام میں انہیں نہ صرف یہ کہ محنت کا پورا پورا معاوضہ
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ	ملتا ہے بلکہ بفضلِ ایزدی اس سے زیادہ اور بہت کچھ ملتا ہے
اِنَّهٗ غَفُوْرٌ	بلاشبہ نظامِ خداوندی میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے
شَكُوْرٌ ۝ ۳۵ / ۲۹-۳۰	اور محنتوں کے بھرپور نتائج بھی۔

"فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" کا مفہوم

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ	ہم نے تمہیں قرآن جیسی نعمت عطا کی
الْكَوْثَرَ	جو سرچشمہ ہے دُنیا بھر کی بھلائیوں اور خوشگواریوں کا
فَصَلِّ لِرَبِّكَ	پس تم اللہ کا نظامِ ربوبیت قائم کرنے کے لیے اپنے فرائضِ منصبی ادا کرو
وَانْحَرْ ۝ ۱۰۸ / ۱-۲	اور اپنے افرادِ معاشرہ کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرو۔

نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) میں فاضلہ دولت

يَسْــَٔلُوْنَكَ	لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں
عَنِ الْاَنْفَالِ	فاضلہ دولت کے متعلق
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	کہو فاضلہ دولت نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے گی
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	لہٰذا تم قوانینِ خداوندی کی نگہداشت کرو
وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	اور آپس میں معاملات درست رکھو
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ	یہی اہلِ ایمان کا شعار ہے
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	دیکھو اہلِ ایمان کی تو خصوصیت ہی یہ ہے کہ

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ	جب قوانینِ خداوندی کا مجموعی تصوّر ان کے سامنے لایا جاتا ہے
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	تو انکی خلاف ورزی کے نتائج کے احساس سے ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ	اور جب ان قوانین کی تفصیلات ان کے سامنے آتی ہیں
زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا	تو ان پر ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے
وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ	اور وہ اپنے پروردگار کی رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	یہ لوگ اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
يُنْفِقُوْنَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے وقف کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا	یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے رب کے ہاں ان کے لیے بہت بلند مدارج ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	اس معاشرہ میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ ۸/۴	اور عزت کی روزی ملے گی۔

صلوٰۃ کے متعلق حضرت شعیبؑ کی وضاحت

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	اور اہلِ مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے
وَلَا تَنْقُصُوا	اور اپنے معاشی نظام کے نقائص و ناہمواریوں کو دور کرو
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ	اور ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق دو
اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ	اور لوٹ کھسوٹ کے ذریعے سے حاصل کردہ تمہاری اس مصنوعی خوشحالی کو
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ	دیکھ کر مجھے اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی و بربادی سے خوف آتا ہے۔
وَيٰقَوْمِ	اے میری قوم
اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ	تم اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ	اور انسانوں کے حقوق میں کمی کر دینے والے نظام کو چھوڑ دو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد بپا نہ کر دو
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ	دیکھو ثبات و دوام صرف ان مفادات کو حاصل ہوتا ہے
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق حاصل ہوتے ہیں
وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ	بہرحال میں تم پر کوئی داروغہ بھی مقرر نہیں کیا گیا ہوں
قَالُوا يَا شُعَيْبُ	انہوں نے کہا اے شعیبؑ
أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ	کیا تمہاری صلوٰۃ کا یہ حکم ہے کہ
أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا	ہم اپنے اسلاف کے مسلک کو چھوڑ دیں
أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ	اور اپنے مالی معاملات بھی اپنی مرضی سے طے نہ کریں
إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ	کیا دُنیا میں تمہی ایک ہمدرد، انصاف پسند اور راست باز آ گئے ہو
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ	شعیبؑ نے کہا اے میری قوم ذرا غور تو کرو
إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي	اللہ نے جب عقل و بصیرت کے نمایاں راستے ہمارے سامنے کشادہ کر دیے ہیں
وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا	اور ہم لوٹ کھسوٹ کے بغیر متوازن ذرائع سے بھی رزق حاصل کر سکتے ہیں
وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ	تو پھر کیوں میں تمہیں اس متوازن روش کی طرف نہ بلاؤں
إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ	میں یوں تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں تو نیک عملی کی دعوت دوں اور خود
إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ	بے عملی کروں۔ میں تمہارے معاشرہ کی اصلاح چاہتا ہوں
مَا اسْتَطَعْتُ ۝ ۱۱/۸۴-۸۸	اور استطاعت بھر اس کے لیے کوشش کرتا رہوں گا۔

دُنیا بھر کے مظلوموں کی مدد کرنا نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کے فرائض میں شامل ہے

وَمَا لَكُمْ	تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ	اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ہو
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ	ان مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر
وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ	جنہیں مغلوب و محکوم بنا دیا گیا ہے
الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا	وہ اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں اس ملک سے
مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا	نکال لیجیے جس کے باشندے اس قدر ظالم ہیں

وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا
اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی و مددگار بنا دیجیے

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا
اور کسی طرف سے ہمیں مدد پہنچا دیجیے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
دیکھو اہلِ ایمان کی جنگ ہوتی ہے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اللہ کی راہ میں اس کے مظلوم بندوں کے لیے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ
اور باطل نظاموں کے حامل لوگ جنگیں کرتے ہیں

فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
اپنے استبداد کے فروغ کے لیے

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ
لہٰذا تم شیطان کے ان ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرو

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا
اور یقین رکھو کہ شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہوا کرتی ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ
اور انہیں دیکھو جنہیں انقلاب کے ابتدائی مراحل میں

كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ
مستبد قوتوں کے ساتھ ٹکراؤ سے ہاتھ روکے رکھنے کی تاکید کی گئی تھی

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
تاکہ پہلے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو مستحکم کر لیا جائے

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اور افرادِ معاشرہ کی پرورش ونشوونما کے انتظامات درست ہو جائیں۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
اور اب جب کہ ظلم کے مٹانے کے لیے مستبد قوتوں سے

الْقِتَالُ
ٹکراؤ کا مرحلہ آ گیا ہے

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
تو ان میں سے کچھ لوگ

يَخْشَوْنَ النَّاسَ
انسانوں سے اس طرح خوف کھانے لگ گئے ہیں

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ
جس طرح کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے

اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ (۴/۷۷)
بلکہ یہ تو اس سے بھی کچھ زیادہ ہی خوفزدہ ہیں۔

نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرنے والوں اور اس سے رُوگردانی والوں کی حالت کا بیان

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ
اللہ نے فرمایا ہم تمہارے ساتھ ہوں گے

لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
اگر تم نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کر کے

وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہے

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
ہمارے رسولوں کی تعلیمات کو سچ مانا

وَعَزَّرْتُمُوهُمْ	اور ان کے پروگراموں میں ان کے مددگار ہوئے
وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنا مال
قَرْضًا حَسَنًا	بطور قرضِ حسنہ کے اس نظام کے حوالے کر دیا
لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ	تو تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ	اور تمہیں ایسی خوشگوار جنتی زندگی نصیب ہو جائے گی
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	لیکن اس کے بعد اگر انہوں نے نظامِ خداوندی سے منہ موڑ لیا
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ	اور اس متوازن روشِ زندگی سے کنارہ کش ہوگئے تو
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ	اس عہدشکنی کی وجہ سے وہ خوشگواریوں سے محروم ہو کر
لَعَنّٰهُمْ	اللہ کی رحمتوں سے دُور ہٹ جائیں گے
وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً	ان کے دل سخت ہو جائیں گے اور وہ اپنی مفاد پرستیوں کے
يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ	لیے اللہ کے کلام میں بھی ردّ و بدل کریں گے
وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ	اور جہاں بدل نہ سکے تو ویسے ہی عمل چھوڑ دیں گے
وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى	اور بجز معدودے چند کے ان کی خیانتوں اور
خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ	بددیانتیوں کے چرچے دُنیا بھر میں سُنائی دیں گے
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ	لہٰذا ایسے لوگوں کو نظرانداز کر کے اپنا پروگرام جاری
إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	رکھو۔ بلاشبہ اللہ کے پسندیدہ لوگ وہی ہیں
الْمُحْسِنِينَ ۝ ۵/۱۲-۱۳	جو معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

اور جن ناخلفوں نے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا	یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم نے رہنمائی عطا کی اور برگزیدہ کیا
إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	ان کی کیفیت یہ تھی کہ جب ان کے سامنے قوانینِ خداوندی آتے
خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا	تو وہ دل کے پورے گداز کے ساتھ ان کے سامنے جُھک جاتے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	لیکن ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ — جنہوں نے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ — اور اپنے اپنے مفادات و خواہشات کے پیچھے لگ گئے
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ ۱۹/۵۸-۵۹ — اور بھٹک کر تباہیوں و بربادیوں سے دوچار ہو گئے۔

اور جنہوں نے دینِ خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ — ان (مذہبی پیشواؤں) کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا — جنہوں نے دینِ خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ — اور کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ پر جا اتارا
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا — اور انہیں بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ — کیسا برا مقام ہے جو انہوں نے منتخب کیا
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا — انہوں نے دینِ خداوندی کے بجائے ایسے مذہب کو اپنا لیا
لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ — جس نے انہیں اللہ کی راہ سے ہٹا کر گمراہیوں کے گڑھے میں جا گرایا
قُلْ تَمَتَّعُوْا — کہو ان مفاد پرستیوں کا عارضی فائدہ تو اٹھا لو گے
فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ — لیکن آخرکار تمہارا ٹھکانہ جہنم ہو گا
قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ — بہرحال میرے ان بندوں سے کہو
اٰمَنُوْا — جن کا قوانینِ خداوندی پر ایمان قائم ہے
يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ — کہ وہ ان قوانین کے مطابق نظام قائم کریں (صلوٰۃ)
وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ — اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً — خرچ کریں خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ — قبل اس کے کہ نتیجہ نکلنے کا وقت آ جائے
لَّا بَيْعٌ فِيْهِ — اور پھر تم اس جنس کو نہ تو کسی بازار سے خرید کر لا سکو
وَلَا خِلٰلٌ ۝ ۱۴/۲۸-۳۱ — اور نہ کوئی دوست اور مددگار ہی پاؤ۔

کیا ان معاملات میں تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

وَلَا تَشْتَرُوْا — (اے مذہبی پیشواؤ) مت فروخت کرو

بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۫	ہمارے قوانین کو حقیر حقیر مفادات کے عوض
وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ	اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے نقصانات سے بچو
وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ	اور حق و باطل، صحیح و غلط کو آپس میں گڈمڈ مت کرو
وَ تَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ	اور نہ حق کو جان لینے کے بعد اسے چھپاؤ ہی۔
وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ	نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرو۔
وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ	اور نوعِ انسان کی پرورش ونشوونما کا انتظام کرو
وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ	اور دوسروں کے ساتھ تم بھی قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک جاؤ
اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ	تعجب ہے تم دوسروں کو جن نیک کاموں کی نصیحت کرتے ہو
وَ تَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ	خود ان پر عمل کرنا بھول جاتے ہو
وَ اَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ	حالانکہ تم اللہ کی کتاب کا مطالعہ بھی کرتے ہو
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○ ۲/۴۱-۴۴	کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لوگے؟

نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) سرمایہ دارانہ نظام کے فواحش کو روک دیتا ہے

اُتۡلُ مَاۤ	دیکھو اپنے پیشِ نظر رکھو
اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ	اللہ کی کتاب میں وحی کیے گئے قوانین کو
وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ	اور ان کے مطابق اللہ کا نظام قائم کرو
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی	بلاشبہ یہ نظام ان برائیوں اور فحاشیوں کو روک دے گا
عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ○ ۲۹/۴۵	جو دولت سمیٹنے کی ہوس اور بخل سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

صلوٰۃ، اجتماعات کے معنوں میں

اجتماعاتِ صلوٰۃ کا مقصد

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ	اللہ کو اس بات کا علم ہے کہ
اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ	تم اپنے رفقارِ کار کی تعلیم و تربیت کے لیے
ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ	تہائی رات، نصف شب اور دو تہائی رات تک مصروفِ کار رہتے ہو

وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ	اور ساتھیوں کی ایک جماعت بھی تمہارے ساتھ ہوتی ہے
وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ	اللہ نے رات و دن کے پیمانے کچھ اس طرح بنائے ہیں کہ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ	رات آرام کے لیے ہے اور دن کام کے لیے۔
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ	اللہ کو معلوم ہے کہ یہ روش زیادہ دیر تک نبھائی نہیں جا سکے گی
فَتَابَ عَلَيْكُمْ	اور اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے
فَاقْرَءُوْا	لہٰذا اپنے ساتھیوں کے قلوب پر قرآنی تعلیمات کی تخم ریزی
مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ	جس قدر بھی آسانی سے کر سکتے ہو وہ کرو
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى	تم میں سے بعض کی صحت کمزور ہو گی
وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ	بعض ایسے بھی ہونگے جنہیں تلاشِ معاش میں
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	دوسرے مقامات کی طرف سفر کرنا ہوتا ہے
وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور بعض اللہ کی راہ میں جنگ میں مصروف ہوتے ہیں
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ	لہٰذا قرآن کا اتنا ہی حصہ ذہن نشین کراؤ جتنا آسانی سے ہو سکے
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اس طرح آہستہ آہستہ نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے جاؤ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ	اور اس مقصد کے لیے اپنا مال اللہ کو بطورِ قرضِ حسنہ دے دو
قَرْضًا حَسَنًا	(اس نظام میں یہ سب کچھ تمہاری اپنی بہبود پر ہی خرچ کیا جائے گا)
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ	دیکھو تم اپنے مستقبل کی حفاظت کے لیے
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ	جس قدر بھی پیش بندی کرو گے
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا	اللہ کی جانب سے اس کا بہترین صلہ پاؤ گے
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ	اللہ نے یہ انتظام تمہارے ہی تحفظ کی خاطر کیا ہے
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۷۳/۲۰	بلاشبہ وہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اجتماعاتِ صلوٰۃ کا مقصد ایسے پروگرام بنانا ہے جن سے معاشرے کی ناہمواریاں خود بخود دور ہو جائیں

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ	اور اجتماعاتِ صلوٰۃ منعقد کیا کرو
طَرَفَیِ النَّهَارِ	دن کی دونوں اطراف میں یعنی صبح و شام

وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ ؕ　اور رات کے کچھ حصّہ میں بھی۔
اِنَّ الۡحَسَنٰتِ　اگر معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لیا جائے
يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ؕ　تو ناہمواریاں اور خرابیاں خود بخود دُور ہو جاتی ہیں
ذٰلِكَ ذِكۡرٰى　یہ اصولِ محکم ان لوگوں کے لیے ہے
لِلذّٰكِرِيۡنَ　جو قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔
وَاصۡبِرۡ　اور صبر و استقامت کے ساتھ اس پروگرام پر کاربند رہو
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ　بلاشبہ اللہ ان لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا
الۡمُحۡسِنِيۡنَ　جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والے ہیں
فَلَوۡلَا كَانَ مِنَ الۡقُرُوۡنِ　پھر دیکھو گذشتہ ادوار کے بااثر لوگوں نے ایسے پروگرام
مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اُولُوۡا بَقِيَّةٍ يَّنۡهَوۡنَ　کیوں نہ بنائے جن کے ذریعے دُنیا میں
عَنِ الۡفَسَادِ فِى الۡاَرۡضِ ۝ ۱۱ / ۱۱۴-۱۱۶　فساد اور ناہمواریوں کا خاتمہ ہو جاتا۔

ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہیے کہ جو کہا جائے اُسے سمجھ بھی لو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا　اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ　اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شمولیت کے لیے اس وقت تک نہ جاؤ
وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى　جب تک کہ تمہارے ہوش و حواس درست حالت میں نہ ہوں
حَتّٰى　ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہیے
تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ ۝ ۴/۴۳　کہ جو کچھ کہا جائے اسے سمجھ بھی لو۔

اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلوٰۃ میں باقاعدہ شمولیت کے لیے نہ جاؤ

وَلَا جُنُبًا　اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شمولیت کے لیے نہ جاؤ
اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ　ہاں ویسے ہی اگر راستہ گذرتے میں کچھ دیر کے لیے ٹھہر گئے تو کوئی بات نہیں
حَتّٰى　لیکن باقاعدہ شمولیت کے لیے
تَغۡتَسِلُوۡا ۝ ۴/۴۳　ایسی حالت میں غسل کر کے شمولیت اختیار کرو۔

پاک و صاف ہو کر اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شامل ہوا کرو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ	جب اجتماعاتِ صلوٰۃ کی طرف جانے لگو
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ	تو اپنا منہ دھو لیا کرو
وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ	اور کہنیوں تک ہاتھ بھی
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ	اور سروں کو پونچھ لیا کرو
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ	اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھو لیا کرو
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا	اور اگر جنابت کی حالت میں ہو تو پاک صاف ہو کر شامل ہوا کرو
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ	اگر بیماری یا سفر کی حالت میں ہو
اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ	یا تم میں سے کوئی رفعِ حاجت سے فارغ ہوا ہو
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ	یا جنسی عمل کیا ہو
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا	اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر لیا کرو
صَعِیْدًا طَیِّبًا	یعنی پاک و صاف مٹی سے الائش صاف کر لی
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ	اور منہ ہاتھ ویسے پونچھ لیے
مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ	دیکھو اللہ تم پر کوئی
لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ	خواہ مخواہ کی تنگی عائد کرنا نہیں چاہتا
وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ	وہ تو فقط یہ چاہتا ہے کہ تم پاک و صاف رہو
وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ	اور ایک شائستہ جماعت بن کر اس کی نعمتوں کے حق دار بن جاؤ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵/۶﴾	اور تمہاری کوششیں بھرپور نتائج مرتب کر سکیں۔

ہفتہ وار اجتماعات

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِذَا نُوْدِیَ	جب تمہیں بلایا جائے

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ — ہفتہ واری اجتماعِ صلوٰۃ کے لیے

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ — تو لپک کر آ جایا کرو۔ اللہ کے قوانین و ہدایات کی طرف

وَذَرُوا الْبَيْعَ — اس وقت کاروبار بند کر دیا کرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ — اسی میں تمہاری بہتری ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ۶۲/۹ — اگر تم علم وبصیرت سے کام لو۔

ان اجتماعات میں پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ شرکت کرو

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً — اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کسی تجارتی منافع کو دیکھ کر

اَوْ لَهْوًا — یا کسی کھیل تماشہ کے شوق میں

انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا — تمہیں کھڑا چھوڑ کر سب اس طرف لپک پڑیں

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ — انہیں سمجھائیے کہ جو کچھ تمہیں نظامِ خداوندی سے ملے گا

خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ — وہ زیادہ خوشگوار ہے ہر کھیل تماشہ سے

وَمِنَ التِّجَارَةِ — اور زیادہ نفع بخش ہے ہر تجارت سے

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ ۶۲/۱۱ — اور اللہ کا نظام بہترین رزق دینے والا ہے۔

اور اجتماعاتِ صلوٰۃ کی کارروائی درمیانہ آواز میں کی جائے

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ — اور اجتماعاتِ صلوٰۃ میں اپنی آواز نہ زیادہ بلند کرو

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا — اور نہ زیادہ مدھم

وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ ۱۷/۱۱۰ — اس سلسلہ میں درمیان کی راہ اختیار کی جائے۔

ان اجتماعات میں پابندیِ وقت کی تاکید

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ — دیکھو اجتماعاتِ صلوٰۃ ایسا فریضہ ہے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ — اہلِ ایمان کے لیے

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ ۴/۱۰۳ — کہ جس میں مقررہ وقت پر شامل ہونا چاہیے۔

اجتماعات سے فراغت کے بعد زندگی کے ہر معاملے میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ — اور اجتماعاتِ صلوٰۃ سے فراغت کے بعد
فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ — زمین میں پھیل جاؤ
وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ — اور حصولِ معاش میں مصروف رہو
وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا — اور زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ۶۲/۱۰ — تاکہ تمہیں کامیابی اور فلاح نصیب ہو۔

اور زندگی کے جس حال میں بھی ہو اللہ کے قوانین سے غافل نہ ہو جاؤ

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ — جب تم اجتماعِ صلوٰۃ سے فارغ ہو جاؤ
فَاذْكُرُوا اللهَ — تو ہر حال میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
قِيَامًا وَقُعُودًا — خواہ کھڑے ہو یا بیٹھے ہو
وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۝ ۴/۱۰۳ — یا لیٹے ہو کسی حال میں بھی ہو ان قوانین سے غافل نہ ہو جاؤ۔

خطرہ یا سفر کی حالت میں اجتماعات مختصر کیے جا سکتے ہیں

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ — اگر تم لوگ دنیا میں کسی جگہ سفر کی حالت میں ہو
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ — تو اس بات میں کوئی ہرج نہیں
أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ — اگر اجتماعاتِ صلوٰۃ کو مختصر کر لیا جائے
إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ — اور جب تم جنگ کے لیے نکلو اور تمہیں دشمن کی طرف سے
الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ ۴/۱۰۱ — ضرر رسانی کا خطرہ ہو تو بھی اجتماعات کو مختصر کر لیا کرو۔

خطرہ کی حالت میں اجتماعات میں احتیاط

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ — اے رسولؐ جب تم خود اپنی جماعت کے ساتھ ہو
فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ — اور خطرہ کی حالت میں اجتماعِ صلوٰۃ کا انتظام کرو

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم	تو چاہیے کہ جماعت کا ایک حصّہ اجتماع میں
مَّعَكَ وَلْيَأْ	تمہارے ساتھ شامل ہو جائے
خُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ	مع اسلحہ کے اور دوسرا حصّہ پہرہ دے
فَإِذَا سَجَدُوا	اور جب یہ شمولیت کر چکیں
فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ	تو پیچھے پہرہ پر چلے جائیں
وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا	اور دوسرا حصّہ جو ابھی اجتماع میں شامل نہیں ہوا تھا
فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْ	تمہارے ساتھ اجتماع میں شامل ہو جائے
خُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ	یہ بھی اسی طرح احتیاط برتیں اور اپنے ہتھیار سنبھالے رکھیں
وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ	اس لیے کہ تمہارے مخالفین تو دل سے چاہتے ہیں
عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ	کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان سے ذرہ بھی غافل ہو تو
فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً	وہ یکبارگی حملہ کر دیں
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ	ہاں اگر تمہیں بارش وغیرہ کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو
أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ	یا تم میں سے کوئی بیمار ہو
أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ	تو وہ اپنا اسلحہ اُتار سکتا ہے
وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ○ ۴/۱۰۲	لیکن اس صورت میں بھی اپنی حفاظت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

○

صلوٰۃ کے زندہ نظام سے فرار کی ایک صورت

اَلْكَسَلُ

مادہ:۔ ک س ل

اَلْكَسَلُ، کسی ایسے کام میں واماندگی اور گرانباری کا اظہار کرنا جس میں گرانباری اور تکان کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔
اَلْكَسَلُ، روئی دُھننے کی کمان کی تانت جو کمان سے الگ کر دی گئی ہو۔ ظاہر ہے اس حالت میں بھی کمان اور

تانت موجود تو ہوتی ہیں لیکن ان میں باہمی رابطہ نہ رہنے سے رُوئی نہیں دُھنی جا سکتی، دونوں بیکار ہوتی ہیں۔

اس لفظ کے بنیادی معانی کو سامنے رکھئے اور پھر اس آیت پر غور کیجئے جس میں کہا گیا ہے۔

وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْ کُسَالٰی ۴/۱۴۲

"یہ لوگ نظام کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں وہ ایسا ہے جیسے روئی دُھننے والی کمان سے تانت الگ کر کے روئی دُھننے کی کوشش کی جائے۔"

گزشتہ صفحات میں صلوٰۃ کے موضوع کے تحت دی گئی آیات سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صلوٰۃ، اللہ کی طرف سے دیا ہوا وہ انسانیت ساز نظام ہے جو انسان کی پوری زندگی کو محیط ہوتا ہے، انسانی زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی معاملات اس نظام کے دائرہ میں آتے ہیں اور اس فریضہ کی ادائیگی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان تمام فرائض منصبی کو ادا کیا جائے جو نظام خداوندی کی جانب سے فرد اور معاشرہ پر عائد ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کیا جائے گا وہ ایسا ہی ہو گا جیسے کمان سے تانت الگ کر کے روئی دھننے کی کوشش کی جائے۔

○

نظام کے بغیر صلوٰۃ کی قسم، جیسے اللہ کو دھوکا دینا اور دین کو جھٹلانا قرار دیا گیا

عبادت کے نام پر اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ	یہ لوگ جن کے کہنے اور کرنے میں فرق ہے۔
یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ	اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔
وَھُوَ خَادِعُھُمْ	حالانکہ دھوکہ تو وہ خود اپنے آپ کو دے رہے ہیں۔
وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ	یہ لوگ نظام کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں۔
قَامُوْا	وہ ایسا ہے جیسے روئی دُھننے کی کمان سے۔
کُسَالٰی	تانت الگ کر کے روئی دھننے کی کوشش کی جائے۔
یُرَآءُوْنَ النَّاسَ ○ ۴/۱۴۲	ان کی یہ بے نتیجہ عبادتیں محض دکھاوا ہی دکھاوا ہیں۔

ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جن کے عمل سے دینِ خداوندی کی تکذیب ہو رہی ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ	دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا
يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ	جن کی وجہ سے ہمارے دین کی تکذیب ہو رہی ہے
فَذٰلِكَ الَّذِيْ	یہ وہ لوگ ہیں
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	جن کے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى	اور جن کے ہاں کوئی انتظام نہیں
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ	معذور و بیروزگار کی روزی کا
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ	لہٰذا ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ	جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ	یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں
وَيَمْنَعُوْنَ	اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر
الْمَاعُوْنَ ○ ۱۰۷ / ۱-۷	نوعِ انسان کو سامانِ زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔

کچھ آوازیں، کچھ حرکتیں

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ	ان کی صلوٰۃ اس کے سوا کچھ نہیں
عِنْدَ الْبَيْتِ	بیت اللہ میں کہ
اِلَّا مُكَآءً	کچھ آوازیں ہیں
وَّتَصْدِيَةً ○ ۸ / ۳۵	اور کچھ حرکتیں ہیں۔

جو صرف باتیں بناتے رہے

فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ	اہلِ جنت دریافت کریں گے
عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ	مجرمین سے کہ
مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ	تمہیں کس جرم میں دوزخ آنا پڑا؟

قَالُوْا	وہ کہیں گے
لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ	ہم نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرنے والوں میں سے نہ تھے
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ	ہم نے معذوروں و بیروزگاروں کی روزی کا کوئی انتظام نہ کیا
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ	اور اس سلسلہ میں دوسروں کے ساتھ مل کر صرف باتیں بناتے رہے
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ	اور یوں آخرت اور قانونِ مکافات کی عملاً تکذیب کر دی
حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ	حتیٰ کہ ہمارے اعمال کے نتائج ہمارے سامنے آ گئے
فَمَا تَنْفَعُهُمْ	اور ہمیں کچھ فائدہ حاصل نہ ہو سکا
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ○ ۷۴/۴۰-۴۸	کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت کا۔

○
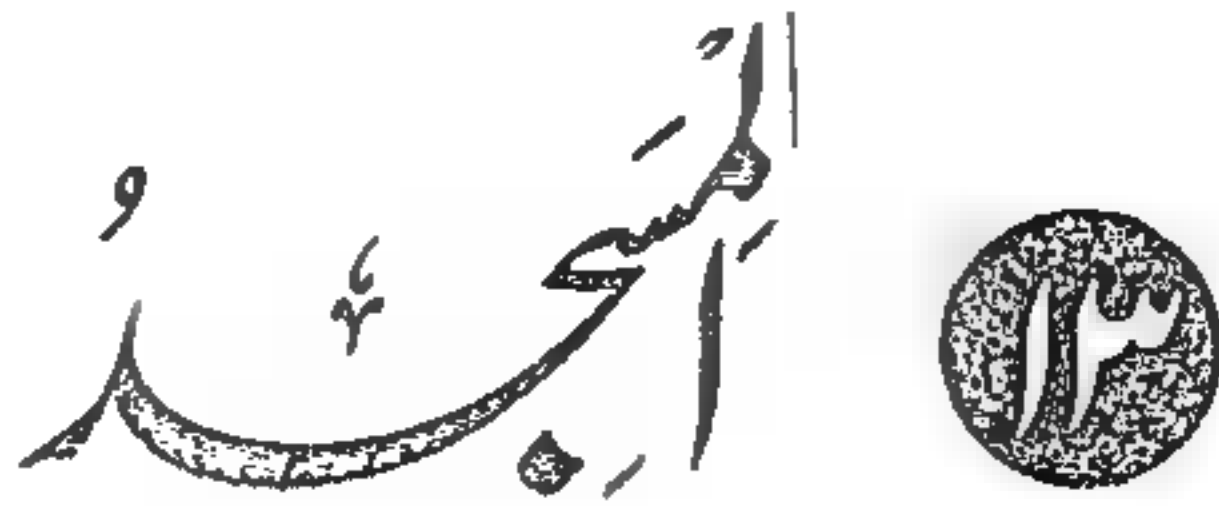
۱۳ اَلْمَسْجِدُ

مادہ : س ج د

اَلْمَسْجَدُ پیشانی کو کہتے ہیں جو زمین پر رکھی جاتی ہے۔

اور اَلْمَسْجِدُ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سجدہ کیا جاتے یہ اسمِ ظرف ہے جس کے معنی ۔ سجدہ کرنے کی جگہ اور سجدہ کا وقت دونوں ہو سکتے ہیں۔ سورۃ کہف میں ہے کہ لوگوں نے ان نوجوانوں کے غار کے مقام پر مسجد بنا دی ۱۸/۲۱ یعنی وُہ مجاہد تھے لیکن بعد میں لوگوں کی نگاہوں سے یہ تصور تو اوجھل ہو گیا۔ اور جیسا کہ اکثر ہوتا ہے ان کی یادگار میں ایک خانقاہ یا مقبرہ تعمیر کر دیا گیا جو سجدہ گاہ انام ہو گیا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں یہودیوں کے ہیکل کو مسجد کہہ کر پکارا گیا ہے ۱۷/۷ سورۃ التوبہ میں ان مساجد کا بھی ذکر ہے جن کی بنیاد تقویٰ پر رکھی جاتی ہے ۹/۱۰۸ اور ان مساجد کا بھی جن کا مقصد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور جسے قرآنِ کریم نے کفر سے تعبیر کیا ہے اور مخالفین نظامِ خداوندی کے لیے پناہ گاہ کہہ کر پکارا گیا ہے ۹/۱۰۷ قرآنِ کریم نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے ۳۰/۳۱ اور واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ مشرکین کو اس کا حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں۔ اس نے اعلان کر دیا کہ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۷۲/۱۸ "مساجد صرف اللہ کے لیے ہیں سو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو"۔ فرقہ بندی شرک اس لیے ہے کہ اس میں خالص اللہ کے قوانین کی اطاعت نہیں ہوتی خالص قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرنے سے امت میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہی یہ دی ہے کہ اس میں کوئی اختلافی بات نہیں

جس طرح سجدہ سے مراد صرف سر کو زمین پر رکھنا نہیں بلکہ اس کا مفہوم قوانین خداوندی کے سامنے سر جھکا دینا بھی ہے۔ اسی طرح مسجد سے مراد بھی بالخصوص وُہ عمارت نہیں جس میں نماز ادا کی جاتی ہے اس سے مراد وُہ مقام ہے جو اس نظام کا مرکز ہے جس کی رو سے قوانینِ خداوندی کی اطاعت کی یا کرائی جاتی ہے۔

کعبہ کو مسجد الحرام کہا گیا ہے ۴۸/۲۷ تو اس جہت سے نہیں کہ وُہ ایسی عمارت ہے جس میں سجدہ کیا جاتا ہے بلکہ اس لیے کہ وُہ اللہ کے نظام کا مرکز ہے وُہ اِس اُمّت کا مرکزِ محسوس ہے جس کی خصوصیت مُسْلِمَةً لَكَ ۲/۱۲۸ بتائی گئی ہے یعنی قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکنے والی۔

چونکہ نبی اکرمؐ کی مکہ سے مدینہ کیطرف ہجرت کے بعد مدینہ کو حکومتِ خداوندی کا مرکز قرار پانا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم میں شبِ ہجرت کے تذکرہ کے سلسلہ میں مدینہ کو مسجد اقصیٰ (دُور کی مسجد) کہہ کر پکارا گیا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ۱۷/۱ وُہ ذات نقائص سے پاک ہے جو اپنے بندے کو ایک رات مسجد الحرام (مکہ) سے نکال کر اس دُور کی مسجد (مدینہ) کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا تھا۔ تاکہ ہم اسے اپنے قوانین کی نشانیاں دکھائیں۔" یہ وہی آیات یا نشانیاں تھیں جن کے متعلق حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم دیتے وقت کہا گیا تھا لِنُرِیَکَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْکُبْرٰی ۲۰/۲۳ "تاکہ ہم تمہیں اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں"۔ یہ آیات آویزشِ حضرت موسیٰؑ اور فرعون میں حضرت موسیٰؑ کی کامیابی تھی۔ اور یہی وُہ آیاتِ خداوندی تھیں جن کا مظہر ہجرت کے بعد مدینہ کو بننا تھا۔ یعنی جماعتِ مومنین کو باطل قوتوں پر غلبہ و کامرانی۔

اِس سے یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ مسجد کی عمارت صرف نماز پڑھنے کے کام کے لیے مخصوص نہیں اس میں اسلامی مملکت کے مختلف امور سرانجام دیتے جا سکتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی رو سے "عبادت" اور عام دنیاوی اُمور میں فرق ہی نہیں کیا جاسکتا۔ عبادت کے معنی اطاعت کے ہیں اور دنیا کا کوئی کام جو قوانینِ خداوندی کے مطابق کیا جائے عبادت ہو جاتا ہے اور اجتماعاتِ صلوٰۃ بھی چونکہ قانونِ خداوندی کی اطاعت ہے اس لیے وُہ بھی عبادت ہے اور اس عبادت کے لیے کسی ایسے الگ مکان کی ضرورت نہیں جس میں اور کچھ نہ کیا جاسکے۔

مکہ کے مرکز سے مدینہ کے مرکز کی طرف ہجرت کے واقعہ میں ان مراکز کے لیے لفظ مسجد کا استعمال

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ	اللہ کی اسکیمیں بڑی بلند و برتر ہیں
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ	چنانچہ وہ اپنی اسکیم کے مطابق اپنے بندے کو
لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	ایک رات مکہ کے مرکزِ محترم سے نکال کر
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا	ایک دُور کے مرکز (مدینہ) کی طرف لے گیا

الَّذِیْ بٰرَکْنَا	جس کا ماحول بابرکت
حَوْلَهٗ	اور فضا نظامِ خداوندی کے لیے بڑی سازگار ہے
لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ○ ۱۷/۱	تاکہ آشکارا کر دیا جائے اللہ کے قوانین کو۔

مسجد، اطاعتِ قوانینِ خداوندی کے معنوں میں

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ	کہو میرا پروردگار حکم دیتا ہے
بِالْقِسْطِ	عدل و توازن کی زندگی بسر کرنے کے لیے
وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ	تم اپنی تمام توجہات کو قوانینِ خداوندی پر مرکوز رکھو
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ○ ۷/۲۹	اور ان کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کر دو۔

اطاعت و فرمان پذیری صرف اللہ کے قوانین کے لیے ہے

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ	دیکھو اطاعت و فرماں پذیری
لِلّٰهِ	صرف اللہ کے قوانین کے لیے ہے
فَلَا تَدْعُوْا	لہٰذا ہرگز اطاعت نہ کرو
مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ○ ۷۲/۱۸	اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کی۔

زیب و زینت اطاعتِ خداوندی میں حائل نہیں ہوتی (اس آیت میں لفظ مسجد کا استعمال ملاحظہ ہو)

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ	اے بنی نوعِ انسان
خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ	تم دنیاوی زیب و زینت سے لطف اندوز ہو سکتے ہو
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	زیب و زینت اطاعتِ خداوندی میں حائل نہیں ہوتی
وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا	لہٰذا تم کھاؤ پیو اور اشیائے کائنات سے فائدہ اٹھاؤ
وَلَا تُسْرِفُوْا ○ ۷/۳۱	لیکن ان حدود سے تجاوز نہ کرو جو اللہ نے مقرر کر رکھی ہیں۔

اور منافرت و تفرقہ بازی کے گڑھ مسجدیں

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا — یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ
ضِرَارًا — نظامِ خداوندی کو نقصان پہنچائیں
وَّكُفْرًا — اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ — اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ — اور کمین گاہیں مہیا کر دیں
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ — نظامِ خداوندی کے دشمنوں کے لیے
وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ — یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ
اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى — ان کا مقصد نیک ہے
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ — لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ — یہ لوگ جھوٹے ہیں
لَا تَقُمْ فِيْهِ — لہٰذا ہرگز ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا
اَبَدًا ○ ۹/۱۰۷-۱۰۸ — یاد رکھو یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

جس مسجد کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ — دیکھو جس عمارت کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو
بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ — وہ لوگوں کے دلوں میں بے یقینی اور اضطراب بڑھاتی رہے گی
اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ — تاآنکہ ان کے دل باہمی حسد و بغض سے پارہ پارہ ہو جائیں گے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ ۹/۱۱۰ — یہ وہ حقائق ہیں جو اللہ کے علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

اور جس مسجد کی بنیاد قوانینِ خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى — اور جس مسجد کی بنیاد پہلے روز سے ہی
التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ — قوانینِ خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو

اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ	وہ اس بات کی مستحق ہے کہ اس میں قدم رکھا جائے
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ	اس میں وہی لوگ آتے ہیں جو فرقہ بندی
اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا	اور گروہ سازی سے پاک و صاف رہتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ ۹/۱۰۸	اور اللہ ایسے پاکباز لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

دو طرح کی مساجد

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ	پھر کیا وہ بہتر ہے کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد
عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ	قوانینِ خداوندی کی پیروی پر
وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ	اور منشائے خداوندی سے ہم آہنگی پر رکھی
اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ	یا وہ بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	ایک ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو
فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	جو اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي	یاد رکھو زندگی کی کامرانیوں کی راہیں
الْقَوْمَ	ان قوموں پر نہیں کھلا کرتیں
الظّٰلِمِيْنَ ○ ۹/۱۰۹	جو چیزوں کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتیں۔

وہ لوگ جنہیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق ہی نہیں

مَا كَانَ	کوئی حق نہیں پہنچتا ہے ان لوگوں کو
لِلْمُشْرِكِيْنَ	جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین بھی شامل کر لیتے ہیں
اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ	کہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں
شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	ان کا تو وجود ہی اس حقیقت کی شہادت ہے
بِالْكُفْرِ	کہ وہ نظامِ خداوندی کے خلاف ہیں
اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	ان کا کیا کرایا سب ضائع چلا گیا
وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ ۹/۱۷	اور انہوں نے ہمیشہ کے لیے نارِ جہنم میں جلنا ہے۔

اور وہ لوگ جنھیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق ہے

اِنَّمَا يَعْمُرُ	مساجد یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی
مَسٰجِدَ اللّٰهِ	آبادی کے حقدار وہ لوگ ہیں
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور یومِ آخرت اور قانونِ مکافاتِ عمل پر یقین رکھتے ہیں
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	وہ نظامِ خداوندی قائم کرتے
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَلَمْ يَخْشَ	ان کے دلوں میں کسی کا ڈر نہیں ہوتا
اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى	ماسوا قانونِ خداوندی کی خلاف ورزی کے
اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا	یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے سامنے
مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ ۹/۱۸	سعادت و خوشگواری کی راہ کھلی دیکھ لیں گے ۔

○

الزّکوٰۃ ۱۴

مادہ : ز ک و

زَکَا الْمَالُ وَالزَّرْعُ یَزْکُوْ۔ زُکُوًّا وَاَزْکٰی جانوروں کا اور کھیتی کا پھلنا۔ پھولنا۔ بڑھنا نشوونما پانا۔ اَزْکَی الْمَالَ وَزَکَّاہُ۔ اللہ نے مال کی نشوونما دی بڑھایا زَکَا الرَّجُلُ یَزْکُوْ آدمی آسودہ اور خوشحال ہوگیا! اس کی صلاحیتوں میں نشوونما آگئی اس کی زندگی سرسبز و شاداب ہوگئی۔

لہٰذا زکا کے بنیادی معنے نشوونما پانا، بڑھنا، پھولنا پھلنا ہیں قرآن میں ہے فَلْیَنْظُرْ اَیُّھَا اَزْکٰی طَعَامًا ۱۸/۱۹ "یہ دیکھو کہ کونسا کھانا ایسا ہے جس میں نشوونما دینے کی زیادہ صلاحیت ہے جو زیادہ (NUTRITIOUS) ہے"۔

اَلزَّکٰوۃُ کے معنی نشونما بالیدگی، پھولنا پھلنا کے علاوہ پاکیزگی کے بھی ہیں لیکن یہ اس کے بنیادی معنی نہیں قرآنِ کریم میں ایک ہی آیت میں اَزْکٰی اور اَطْھَرُ کے الفاظ الگ الگ آئے ہیں۔ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ ۲/۲۳۲ اس میں اَطْھَرُ تو پاکیزگی کے لیے ہے اور اَزْکٰی نشوونما کے لیے پاکیزگی (طہارت) ایک سلبی صفت (NEGATIVE VIRTUE) ہے یعنی نقائص اور خرابیوں سے دور رہنا لیکن زَکٰوۃٌ ایجابی صفت (POSITIVE VIRTUE) ہے یعنی بڑھنا پھولنا، پھلنا نشوونما اور بالیدگی حاصل کرنا اس میں بالیدگی اور ارتقاء کا پہلو مضمر ہوتا ہے اَرْضٌ زَکِیَّۃٌ کے معنی ہیں سرسبز زمین جس میں خوب نشوونما ہو۔

سورۃ شمس میں زَکّٰھَا کے مقابلہ میں دَسّٰھَا کا لفظ آیا ہے ۹۱/۱۰-۹ تَدْسِیَۃٌ کے معنے ہوتے ہیں دبا دینا کسی کو زندہ دفن کر دینا۔ ۱۶/۵۹ اس کی نشوونما کو روک دینا۔ لہٰذا تَزْکِیَۃٌ کے معنے ہوں گے ان تمام موانع کو دور کر کے جو کسی کی راہ میں حائل ہوں اس کی نشوونما کے لیے حالات کو مساعد کرنا۔

قرآنِ کریم میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ کے الفاظ بار بار آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآنی نظام کے یہی دو ستون ہیں "اقامتِ صلوٰۃ" سے مراد ہے ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا جس میں افراد معاشرہ قوانین خداوندی کا اتباع کرتے ہوئے اپنی منزلِ مقصود تک جا پہنچیں اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کا معاشرہ قائم کرنے سے مقصود کیا ہے؟ مقصود ہے "ایتائے زکوٰۃ" ایتاء کے معنی ہیں دینا اور زکوٰۃ کے معنی ہیں نشوونما یعنی نوعِ انسان کی نشوونما (GROWTH) کا سامان

بہم پہنچانا۔ اس "نشوونما" میں انسان کی طبعی زندگی کی پرورش اور اس کی ذات یا روح کی نشوونما دونوں شامل ہیں۔

سُورۃ حج میں ہے: اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ ۲۲/۴۱ "یہ وُہ لوگ ہیں کہ جب انہیں زمین میں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کریں گے"۔ یعنی قرآنی مملکت کا فریضہ "ایتائے زکوٰۃ" ہوگا۔ یعنی دوسروں کو نشوونما دینا۔ اپنے افرادِ معاشرہ اور دیگر نوعِ انسان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا۔ اسی کے متعلق دوسرے مقام پر ہے کہ مومن وُہ ہیں: ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ۲۳/۴ "جو زکوٰۃ یعنی نوعِ انسان کی پرورش ونشوونما کے لیے جد وجہد کرتے ہیں"۔

اب سوال یہ ہے کہ مملکتِ قرآنی یا نظامِ خداوندی اپنے اس عظیم فریضہ کو سرانجام کس طرح سے دے گی؟ ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لیے اوّلاً ذرائع پیداوار مملکت کی تحویل میں رہیں گے۔ تاکہ وُہ رزق کی تقسیم لوگوں کی ضرورت کے مطابق کرسکے اور دوسرے یہ کہ افرادِ معاشرہ جو کچھ کمائیں وُہ اسے اس طرح کھلا رکھیں کہ مملکت اس میں سے جس قدر ضرورت سمجھے "ایتائے زکوٰۃ" یعنی دوسروں کی پرورش ونشوونما کے لیے لے لے۔ اس مقصد کے لیے قرآنِ کریم نے نہ کوئی شرح مقرر کی ہے نہ نصاب۔ اس میں سوال ضرورت پُوری کرنے کا ہے حتیٰ کہ اس ضمن میں یہ بھی کہہ دیا کہ جو کچھ بھی ضروریات پُورا ہونے کے بعد بچ جائے۔ عندالضرورت وُہ سب کا سب مملکت کی تحویل میں لے لیا جاسکتا ہے ۲/۲۱۹ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھئے تو مملکتِ قرآنی کی تمام آمدنی "ایتائے زکوٰۃ" کے مقصد کو پُورا کرنے کا ذریعہ ہوگی۔

لیکن اس قسم کا قرآنی نظام بتدریج قائم ہوگا جس عرصہ میں یہ ہنوز زیرِ تشکیل ہوگا۔ اس عرصہ میں جماعت کے افراد سے آج کی اصطلاح میں چندے اور عطیے لیے جائیں گے یا ہنگامی ٹیکس عائد کیے جائیں گے انکے لیے قرآنِ کریم نے صدقات کی اصطلاح استعمال کی ہے ان تصریحات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ سب چیزیں قرآنی مملکت کے شعبے ہیں۔ انفرادی چیزیں نہیں ہیں۔ انفرادی طور پر انسان جو کچھ ضرورت مندوں کو دے گا وُہ خیرات ہوگی قرآنی نظام میں خیرات لینے یا دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیونکہ تمام ضرورت مندوں کی ضروریاتِ زندگی کا پُورا کرنا مملکت کا فریضہ قرار پاجاتا ہے۔

اِنسانی معاشرے میں جو نظام اللہ قائم کرانا چاہتا ہے

یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ

اللہ چاہتا ہے کہ ہر اس نظام کو مٹا دیا جائے
جس میں سرمایہ جمع کرکے اس کا منافع کھایا جاتا ہے
اور ایسے نظام کو فروغ دیا جائے

الصَّدَقٰتِ　جس میں سرمایہ لوگوں کی فلاح پر خرچ کر دیا جاتا ہے

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ　دیکھو اللہ ایسے نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا

اَثِيْمٍ　جو اپنی صلاحیتوں کو مفلوج کر کے پسماندگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا　اور جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ　اس کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کرتے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ　اور اللہ کے نظام (صلوٰۃ) کو عملاً قائم کر دیتے ہیں

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ　اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ　تو اللہ کی طرف سے انہیں اس کا یہ اجر ملتا ہے کہ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ　ان کے معاشرے سے ہر طرح کا خوف ختم ہو جاتا ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ $\frac{۲}{۲۷۷-۲۷۶}$　اور کسی کی کوئی پریشانی اور فکر باقی نہیں رہتی۔

اور انبیائے کرامؑ اسی مقصد کی تکمیل کے لیے بھیجے جاتے تھے

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ　ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ جیسا بیٹا

وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً　اور یعقوبؑ جیسا پوتا عطا کیے

وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ　اور ان سب کو عمدہ صلاحیتوں کا مالک بنایا

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً　اور ہم نے انہیں لوگوں کی امامت یا لیڈرشپ عطا کی

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا　وہ ان کی رہنمائی ہمارے قوانین کے مطابق کرتے

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ　ہم نے انہیں وحی کے ذریعے ہدایت دی تھی کہ

فِعْلَ الْخَيْرٰتِ　فلاحِ انسانی کے لیے کام کریں

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ　اور نظامِ خداوندی قائم کر کے

وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ　نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں

وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ○ $\frac{۲۱}{۷۳-۷۲}$　اور وہ سب ہمارے احکام و قوانین کی اطاعت کرتے تھے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کے آنے کا مقصدِ عظیم

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ　اور اس کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر کر

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ — وہ اپنے قول کا سچا
وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا — اور ہمارا بھیجا ہوا نبی تھا
وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ — وہ اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتا تھا کہ
بِالصَّلٰوةِ — معاشرہ میں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کریں
وَالزَّكٰوةِ ○ ۱۹/۵۴-۵۵ — اور بنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں۔

حضرت عیسیٰؑ کا مشن کبیر

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ — عیسیٰؑ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں
اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ — اللہ نے مجھے کتاب دی
وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا — اور اپنا نبی مقرر کیا ہے
وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا — اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے
اَيْنَ مَا كُنْتُ — زندگی کے ہر گوشے میں
وَاَوْصٰنِيْ — اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
بِالصَّلٰوةِ — معاشرہ میں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کروں
وَالزَّكٰوةِ ○ ۱۹/۳۰-۳۱ — اور بنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کروں۔

اور نبی آخر الزماںؐ کے بھیجے جانے کا مقصد

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ — اسی طرح ہم نے تمہارے درمیان بھیجا
رَسُوْلًا مِّنْكُمْ — اس رسولؐ کو جو تمہی میں سے ہے
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا — یہ ہمارے قوانین تم تک پہنچاتا ہے
وَيُزَكِّيْكُمْ ○ ۲/۱۵۱ — اور تمہاری پرورش و نشوونما کا انتظام کرتا ہے۔

بنی اسرائیل سے لیا گیا پختہ عہد

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ — اور ہم نے پختہ عہد لیا تھا

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	بنی اسرائیل سے
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ	کہ اللہ کے قوانین کے سوا اور کسی کی اطاعت نہیں کرو گے
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا	اور کمیاں دُور کر کے حُسن و توازن پیدا کرو گے اپنے
وَّذِی الْقُرْبٰی	والدین اور رشتہ داروں کی زندگیوں میں
وَالْیَتٰمٰی	اور ان کی زندگیوں میں جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ جائیں
وَالْمَسٰکِیْنِ	اور جو معذور و بیروزگار ہو جائیں
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	اور لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی اور خوش گفتاری سے پیش آؤ گے
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ	اور اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرو گے
وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ○ ۲/۸۳	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو گے۔

اور اہلِ ایمان کی عظیم ذمہ داری

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا	تم اللہ کے قوانین کے سامنے جھکو اور ان کی پوری پوری اطاعت کرو
وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ	اور اس طرح اپنے پروردگار کی محکومیت اختیار کرو
وَافْعَلُوا الْخَیْرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ	تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرانیاں نصیب ہوں
وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ	اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقا کے لیے مسلسل جدّوجہد کرتے رہو
حَقَّ جِهَادِهٖ	جیسا کہ جدّوجہد کرنے کا حق ہے۔
هُوَ اجْتَبٰکُمْ	دیکھو اللہ نے تمہیں اس منصب جلیلہ کے لیے منتخب کیا ہے
وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ	اور دین کے معاملہ میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی گئی ہے
مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ	یہ وہی نظام ہے جسے تمہارے مورثِ اعلیٰ ابراہیمؑ نے قائم کیا تھا
هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ	اور حاملین نظامِ خداوندی کا نام پہلے بھی مسلم رکھا گیا تھا
وَفِیْ هٰذَا	اور اب اس قرآن میں بھی یہی نام تجویز کیا گیا ہے
لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْکُمْ	تمہارا رسول یا مرکزِ ملّت تمہاری نگہبانی کرے تا

وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ	اور تم بحیثیتِ ملّت نوعِ انسان کی نگہبانی کرو گے
فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ	لہٰذا نظامِ خداوندی قائم کرو
وَآتُوا الزَّكٰوةَ ○ ۲۲/۷۸-۷۷	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو۔

زندگی کی آسودگیوں اور دشواریوں کے متعلق اللہ کا قانون

وَاللَّيْلِ	دیکھو ایک طرف رات ہے
إِذَا يَغْشٰى	کہ اس کی تاریکی ہر شے پر پردے ڈال دیتی ہے
وَالنَّهَارِ	اور دوسری طرف دن ہے
إِذَا تَجَلّٰى	کہ اس کا اُجالا ہر شے کو اُبھار کر سامنے لے آتا ہے
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ	جانداروں میں ایک طرف نر ہیں
وَالْأُنْثٰى	اور دوسری طرف مادہ جن کے طبعی وظائف مختلف ہیں
إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى	اسی طرح انسانی سعی و عمل کے دائرے بھی مختلف ہوتے ہیں
فَأَمَّا مَنْ	لہٰذا زیادہ کمائی کرنے والے لوگ اگر اپنی ضرورت سے زائد مال
أَعْطٰى	دوسروں کی ضروریات پورا کرنے کے لیے دے دیں
وَاتَّقٰى	اور اس طرح اللہ کے قوانین کی پیروی کریں
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى	اور نظامِ خداوندی کے حسن و توازن کو عملاً سچ کر دکھائیں
فَسَنُيَسِّرُهُ	تو ہمارا قانونِ ربوبیت انہیں زندگی کے مراحل
لِلْيُسْرٰى	نہایت آسانی سے طے کراتا جائے گا
وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ	اور اس کے برخلاف جو لوگ بخل کرتے ہوئے سب کچھ اپنے لیے سمیٹ لیتے ہیں
وَاسْتَغْنٰى	اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں
وَكَذَّبَ	اور اس طرح تکذیب کرتے ہیں
بِالْحُسْنٰى	حسن و توازن کے حامل نظامِ خداوندی کی
فَسَنُيَسِّرُهُ	تو ہمارا قانونِ مکافات ان کے لیے زندگی کی راہوں کو
لِلْعُسْرٰى	دشوار بنا دیتا ہے

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗ	اور اس طرح جب وہ تباہیوں کے گڑھے میں گر جاتے ہیں
اِذَا تَرَدّٰى	تو ان کا جمع کیا ہوا مال و دولت ان کے کسی کام نہیں آتا۔
اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى	دیکھو اس باب میں صحیح رہنمائی وحی کے ذریعے ہی مل سکتی ہے
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ	اس لیے کہ وحی کے سامنے آخرت کی خوشگواریاں بھی ہوتی ہیں
وَالْاُوْلٰى	اور دُنیاوی خوشگواریاں بھی
فَاَنْذَرْتُكُمْ	لہٰذا ہم نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔
نَارًا تَلَظّٰى	سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے
لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى	اس جہنم میں وہی بدبخت گرتے ہیں
الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى	جو نظام خداوندی کی تکذیب کر کے گریز کی راہیں نکالتے ہیں
وَسَيُجَنَّبُهَا	لیکن ان لوگوں کو اس تباہی سے دور رکھا جاتا ہے
الْاَتْقَى	جو ہمارے قوانین کی نگہداشت کرتے ہیں
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ	اور اپنا سب کچھ (مَالَهٗ) دے دیتے ہیں
يَتَزَكّٰى	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے۔
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ	اور یہ دینا اس لیے نہیں ہے کہ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى	کسی کے احسان کا بدلہ چکایا جا رہا ہو
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ	بلکہ یہ دینا تو صرف اس لیے ہے کہ اللہ کا متعین کردہ
رَبِّهِ الْاَعْلٰى	عالمگیر نظامِ ربوبیت قائم ہو جائے
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ ۹۲ / ۲۱-۱	یہی ان کا بہترین صلہ ہے جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

مال میں حقیقی اضافہ

اَوَلَمْ يَرَوْا	کیا تم نے غور نہیں کیا کہ
اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	رزق کی فراوانی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ	اور اس میں تنگی بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	ان امور میں نشانیاں موجود ہیں

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ — اس قوم کے لیے جو نظامِ خداوندی پر یقین رکھتی ہے

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ — لہٰذا اپنا مال دو بطورِ ان کے حق کے اپنے قریب والوں کے لیے

وَالْمِسْكِيْنَ — اور ان کے لیے جو بیروزگار ہوں یا کمانے کے قابل نہ رہیں

وَابْنَ السَّبِيْلِ — اور باہر سے آئے ہوئے لوگوں اور مسافروں کے لیے۔

ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ — دیکھو یہ روش بہترین نتائج کی حامل ہوگی ان کے لیے

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ — جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ — اور یہی ہیں جن کی سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا — اور جو مال لوگوں کو تم محض اپنے منافع کی خاطر دیتے ہو کہ

لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ — ان کی محنت کی کمائی میں سے حصہ لے کر تم اپنے مال میں اضافہ کرسکو

فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ — تو یاد رکھو اللہ کا قانون مال میں اس انداز کے اضافہ کو تسلیم نہیں کرتا

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ — البتہ جو کچھ تم اس لیے دیتے ہو کہ اس سے

زَكٰوةٍ — نوعِ انسان کی پرورش اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوسکے

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ — اور تمہاری زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو جائے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ ۳۰/۳۷-۳۹ — تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے اموال میں حقیقی اضافہ ہوتا ہے۔

دوسروں کی نشوونما کے لیے دینا اللہ کو قرض دینے کے مترادف ہے

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ — اور نظامِ خداوندی قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ — اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا — اور اس سلسلہ میں اپنا مال اللہ کو بطورِ قرضِ حسنہ دے دو

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ — دیکھو جو کچھ بھی تم اس نظام کو دوگے وہ تمہارے لیے ہی ہوگا

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ — جو اللہ کے یہاں سے بہت بہتر شکل میں

هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا — تمہیں واپس مل جائے گا

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ — اور اللہ سے حفاظت طلب کرتے رہا کرو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۷۳/۲۰ — جو بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

جو دوسروں کی پرورش و نشوونما کیلئے دیتا ہے اس سے اُس کی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ	دیکھو اس تنذیر سے وہی لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں
يَخْشَوْنَ	جو اپنے غلط اعمال کے عواقب سے ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات کے ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہیں
وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ	یہ لوگ اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
وَمَنْ تَزَكّٰى	انہیں معلوم ہے کہ جو دوسروں کی پرورش و نشوونما کرتا ہے
فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۝ ۳۵/۱۸	اس سے خود اس کی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے۔

وہ نظام جو انسانیت کے قیام و استحکام کی ضمانت ہے

وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا	تمہارے لیے اللہ کا حکم صرف یہ ہے کہ
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ	ہر طرف سے ہٹ کر خالصتاً قوانین خداوندی کے
لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ	اطاعت گذار بن جاؤ
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اور اللہ کا دیا ہوا نظام قائم کرو
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
وَذٰلِكَ دِيْنُ	دیکھو یہی وہ نظام زندگی ہے
الْقَيِّمَةِ ۝ ۹۸/۵	جو انسانیت کے قیام و استحکام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

انسانی ذات اور صلاحیتوں کی نشوونما اللہ کے قانون سے ہو سکتی ہے

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	دیکھو تم اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی نہ کرنا
وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	جو کوئی مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتا ہے
فَإِنَّهٗ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ	تو یہ جذبات اسے بخل اور دولت سمیٹنے جیسی فحاشی میں مبتلا کر دیتے ہیں
وَالْمُنْكَرِ	اور وہ اللہ کی متعین کردہ راہ سے ہٹ جاتا ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ — دیکھو تم پر اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا
وَرَحْمَتُہٗ — اور اس کی رحمت اس کی رہنمائی کی شکل میں تمہیں نہ ملتی
مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا — تو تم میں سے کسی ایک فرد کی بھی صلاحیتیں نشوونما نہ پا سکتیں
وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ — اس لیے کہ انسانی صلاحیتوں کی نشوونما
مَنْ یَّشَآءُ — اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی ہو سکتی ہے
وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ ۲۴/۲۱ — اس اللہ کے قانون کے مطابق جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اللہ کا بہت بڑا احسان

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ — اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ — اہلِ ایمان پر
اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا — کہ اس نے ان کی طرف اپنا ایک رسول بھیجا
مِّنْ اَنْفُسِھِمْ — جو انہی میں سے ہے
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ — وہ ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے
وَیُزَکِّیْھِمْ ○ ۳/۱۶۴ — اور ان کی ذات اور صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔

نوعِ انسانی کی پرورش اور نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے مشرک ہیں

وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ — اور بربادی ہے ایسے مشرکین کے لیے جو نوعِ انسان کی
لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ — پرورش اور انکی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام نہیں کرتے
وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ○ ۴۱/۶-۷ — یہ لوگ دراصل اخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔

اور جن کی ذات نشوونما پا جائے گی

وَمَنْ یَّاْتِہٖ — اور جو لوگ اس کے حضور آئیں گے
مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ — ایمان اور عملِ صالح کی متاعِ گراں بہا کے ساتھ
فَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی — تو یہی لوگ ہیں جن کے درجے بلند ہوں گے

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا	ان کے رہنے کے لیے جنت کے ایسے باغات ہوں گے
الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا	جن کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آئے گی
وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا	اور یہ نتیجہ ہو گا اس بات کا کہ
مَنۡ تَزَکّٰی ؇ ۲۰ / ۷۵-۷۶	انہوں نے اپنی ذات کی نشوونما کر لی۔

اور جن کی ذات غیر نشوونما یافتہ رہ جائے گی

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ	جنہوں نے فروخت کر دیے
بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَاَیۡمَانِہِمۡ	اللہ سے کیے ہوئے عہد اور قسمیں
ثَمَنًا قَلِیۡلًا	معمولی معمولی فائدوں کے عوض
اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ	ان کا آخرت کی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہو گا
وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ	قیامت کے روز اللہ کی رحمت ان کی بات بھی نہیں پوچھے گی
وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ	اور نہ ان کی طرف نگاہ اٹھا کر ہی دیکھا جائے گا
وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ	ان کی صلاحیتیں غیر نشوونما یافتہ رہ جائیں گی
وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ؇ ۳ / ۷۷	جس کی وجہ سے وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

کامیاب کون ہوا اور ناکام کون رہا

قَدۡ اَفۡلَحَ	یقیناً کامیاب و کامران ہوا وہ
مَنۡ زَکّٰىہَا	جس کی صلاحیتیں نشوونما پا گئیں
وَقَدۡ خَابَ	اور بلاشبہ ناکام و نامراد ہوا وہ
مَنۡ دَسّٰىہَا ؇ ۹۱ / ۹-۱۰	جس کی صلاحیتیں دبی رہ گئیں۔

۱۵ القِبلَۃُ

مادہ: ق ب ل

اِس لفظ کے اصل معنی جہت یا سمت کے ہوتے ہیں۔

دین کے نظام میں قبلہ کو خاص اہمیت حاصل ہے ہر نظام، ہر مملکت، ہر حکومت کا ایک مرکز ہوتا ہے جس کی طرف تمام افرادِ معاشرہ کی نگاہیں اُٹھتی ہیں۔ جو ان میں وحدت فکر و عمل پیدا کرتا ہے یہ در اصل نشان (SYMBOL) ہوتا ہے اِس نظام یا حکومت کا جسے ہر وقت پیشِ نظر رکھنا ہوتا ہے اور اسے پیشِ نظر رکھنے سے مقصود اس نظام یا حکومت سے اپنی وابستگی اور وفا شعاری کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں کی نگاہوں کا رُخ ماسکو کی طرف ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وُہ روس کی اشتراکیت کا مؤید ہے۔

قرآن نے ایک نظریۂ زندگی عطا کیا۔ اور اس کے مطابق ایک اُمّت اور ایک مملکت کا وجود عمل میں آیا ہے اس نظریہ یا نظام کا مرکز محسوس کعبہ تھا جو مکہ میں واقعہ ہے۔ قرآن نے جماعت مومنین سے کہا ہے کہ تم دُنیا کے کسی حصہ میں بھی ہو تمہاری نگاہوں کا رُخ کعبہ کی سمت رہنا چاہیے۔ بالفاظ دیگر تمہارا نصب العین حیات وُہ نظام ہونا چاہیے جس کی محسوس علامت کعبہ ہے جو شے اس طرح نگاہوں کے سامنے رہے اسے قبلہ کہا جاتا ہے۔

قرآنِ کریم کے پیشِ نظر چونکہ تمام نوعِ انسان کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔ لہٰذا اس نے اس مقصد کے لیے جس مقام کو منتخب کیا اسے مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ۲/۱۲۵ قرار دیا یعنی "تمام نوعِ انسان کے لیے مرجع پناہ گناہ اور جائے امن" اور جہاں تک خود جماعت مومنین کا تعلق ہے تعین قبلہ کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۲/۱۴۳ "اور اس طرح ہم نے تمہیں ایک بین الانسانی امت بنا دیا۔ تاکہ تم تمام بنی نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی کرو اور تمہارا مرکز ملت یا رسول تمہارے حقوق و فرائض کی نگرانی کرے"۔

یہ ہے اس مقام کی اصل حیثیت اور وجہِ تقدس اس کے علاوہ اس مقام کے ساتھ جن مذہبی تعلقات اور تقدسات کو وابستہ کیا جاتا ہے ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۲/۱۷۷ "نیکی اس میں نہیں کہ تم اپنا رُخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف"

تعینِ قبلہ کے متعلق ایک غلط فہمی

نبیِ اکرمؐ نے مدینہ میں ایک مملکت قائم کی لیکن اس کا مرکز محسوس کعبہ قرار دے دیا گیا جو اس نظام کا ترجمان تھا جس کے مطابق یہ مملکت وجود میں لائی گئی تھی اُس وقت کعبہ یا مکہ مشرکین عرب کے قبضہ میں تھا۔ فطری طور پر یہ آرزو حضورؐ کے دل میں موجزن رہتی تھی کہ نظامِ خداوندی کے مرکزِ محسوس کا نظم و نسق بھی اس مملکت کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ آپؐ سے اس کا وعدہ کیا گیا جو فتحِ مکہ کے ساتھ پُورا ہُوا۔ یوں کعبہ اس اُمت کی توجہات کا مرکز اور قبلہ قرار پایا یہ ہے کعبہ کے قبلہ ہونے کا مطلب یہ خیال کہ پہلے قبلہ بیت المقدس تھا اور بعد میں کعبہ قرار پایا صحیح نہیں۔ قرآن اس کی تائید نہیں کرتا۔ کعبہ تو امت مسلمہ کا قبلہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں قرار پا چکا تھا اور نبیِ اکرمؐ اور جماعتِ مومنین کو ملتِ ابراہیمی کا پیرو قرار دیا گیا تھا اس لیے ان کا قبلہ پہلے دن سے ہی کعبہ تھا۔

بیت المقدس یہودیوں کے لیے اجتماعی مرکز تھا لیکن یہودیوں نے دینِ خداوندی کو مذہب میں تبدیل کر کے اسے اپنی نسل تک محدود کر لیا تھا۔ لہٰذا یہ مرکز بھی ان کا قومی مرکز بن کر رہ گیا تھا۔ عالمگیر انسانی برادری کا مرکز نہ رہا۔ ایک یہود پر ہی کیا موقوف اس وقت دُنیا کے کسی مذہب یا قوم کے سامنے بھی عالمگیر انسانیت کی وحدت کا تصوّر نہیں تھا۔ ان کے برعکس قرآن کریم کے پیش نظر تمام نوعِ انسان کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔ لہٰذا وُہ مختلف قومی مراکز میں سے کسی کو بھی اپنا مرکز قرار نہیں دے سکتا تھا۔ ماسوا اس مرکزِ محترم کے جس کی بنیاد ابراہیمؑ نے اس مقصد کے لیے رکھی تھی۔

مُوجودہ حالات میں تعیّنِ قبلہ

جب تک نظامِ خداوندی قائم رہا تعین قبلہ کا منشا پُورا ہوتا رہا جب یہ نظام نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو نہ اس امت کا وُہ مقام رہا نہ اس کے قبلہ کی وُہ حیثیت۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نظام گم ہو جائے اور قوم انفرادی زندگی بسر کر رہی ہو۔ لیکن اس کے دل میں اس نظام کے قیام کی آرزو ہو تو اس وقت قبلہ کسے بنایا جائے؟ یعنی اس وقت اجتماعی زندگی کی ابتدا کہاں سے کی جائے قرآن کریم نے داستان بنی اسرائیل کے سلسلہ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں کہا کہ ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ ایسے حالات میں وَاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۱۰/۸۷ "اپنے گھروں کو اپنی تنظیم کا مرکز بناؤ اور وہیں سے نظامِ خداوندی کی ابتدا کر دو"۔ یعنی ایسے حالات میں اس نظام کا آغاز اپنے اپنے گھروں سے کر دو اس طرح رفتہ رفتہ یہ نظام پوری کی پوری قوم کو محیط ہو جائے گا اور پھر سب کے لیے ایک قبلہ قائم ہو جائے گا۔

قرآن کریم کی موجودگی میں اس نظام کا احیاء کچھ بھی مشکل نہیں قرآن کو ہمیشہ کے لیے محفوظ اسی لیے رکھا گیا ہے کہ اگر یہ نظام کسی وقت موجود نہ رہے تو اس کی دوبارہ تشکیل کی جاسکے دنیا اب اپنی قومی تنگناؤں سے دل برداشتہ ہو کر کسی عالمگیر نظام کی متمنی ہوتی جا رہی ہے اس نظام کے لیے ایک مشترک ضابطۂ حیات کی ضرورت ہے اور یہ ضابطۂ حیات قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا جس دن دنیا نے اس حقیقت کو سمجھ لیا عالمگیر نظام حکومت کے خواب کی تعبیر سامنے آجائے گی۔

یہ پہلا بین الانسانی مرکز

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ — یہ پہلا مرکز ہے جو پوری نوعِ انسان کے لیے
لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ — مکّہ کے مقام پر بنایا گیا ہے
مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ — جہاں سے عالمگیر انسانیت کو خیر و برکت و رہنمائی حاصل ہو گی
فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ — یہ رہنمائی بڑی بیّن اور واضح ہے
مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ — جس سے ابراہیمؑ کو مقامِ بلند حاصل ہوا تھا
وَمَنْ دَخَلَہٗ — جو قوم اس تنظیم میں داخل ہو گی
کَانَ اٰمِنًا ۝ ۹۶-۹۷/۳ — اسے امن نصیب ہو جائے گا۔

اس مرکزِ انسانی کا مقصد دُنیا میں امن و سلامتی قائم کرنا تھا

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ — یہ مرکز اس لیے قائم کیا گیا ہے کہ
مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ — نوعِ انسان یہاں جمع ہو کر اپنے اجتماعی معاملات پر غور و فکر کرے
وَاَمْنًا — اور دُنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جائے
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ — لہٰذا اس مرکز سے منسلک ہو جاؤ
اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ۝ ۱۲۵/۲ — اور مسلکِ ابراہیمیؑ کی پیروی کرو۔

اس مرکز کے قیام کا مقصد اقوامِ عالم کی نگرانی کرنا اور اُن کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنوارنا تھا

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ — اور جب ابراہیمؑ کے ہاتھوں اس مرکزِ نظامِ خداوندی کی
مَکَانَ الْبَیْتِ — تاسیس عمل میں آئی تھی
اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا — تاکہ اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور قانون کی شرکت نہ ہو
وَّطَھِّرْ بَیْتِیَ — اور اللہ کے اس گھر کو تمام خودساختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھے
لِلطَّآئِفِیْنَ — ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں
وَالْقَآئِمِیْنَ — اور دُنیا کے معاملات کو ہموار اور درست رکھیں

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ ۲۲/۲۶ اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

جائے امن

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ — اور ابراہیمؑ نے جب اس مرکز کی بنیاد رکھی تو التجا کی
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ — پروردگار ایسا کر دیجیے کہ یہ مقام ساری دنیا کے
اٰمِنًا ○ ۲/۱۲۶ — ستائے ہوئے انسانوں کے لیے امن اور پناہ کی جگہ بن جائے۔

اس مرکز کے قیام کا مقصد اقوامِ عالم کے تنازعات کو مٹانا تھا

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ — تم جب بھی کسی معاملہ میں کوئی اقدام کرنے لگو
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ — تو اس مرکزِ محترم کو اپنے سامنے رکھ کر فیصلہ کرو
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا — اور دُنیا میں جہاں کہیں بھی تم ہو
وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ — تمہاری توجہ کا مرکز یہی مرکزِ انسانیت ہونا چاہیے
لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ — تاکہ انسانوں کے باہمی تنازعات کی گنجائش ہی نہ رہے
اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ — سوائے ان کے جنہوں نے ظلم کو ہی اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے
فَلَا تَخْشَوْهُمْ — لیکن ایسے لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں
وَاخْشَوْنِيْ — ڈرنا تو تمہیں صرف قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی سے چاہیے
وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ — اس نظام کے دینے کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیں
وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ ۲/۱۵۰ — اور تمہارا ہر قدم منزلِ مقصود کی طرف اُٹھتا جائے۔

اس مرکزِ محترم کے قیام کا مقصد قِيٰمًا لِّلنَّاسِ تھا

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ — اللہ نے کعبہ کو ایک بین الانسانی مرکز کا درجہ دے کر
الْبَيْتَ الْحَرَامَ — اسے ایک واجب الاحترام مقام بنا دیا ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ
قِيٰمًا لِّلنَّاسِ — تمام نوعِ انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے۔

○ ۵/۹۷

اس مرکزِ محترم کے قیام کا مقصد فلاحِ انسانی کی طرف پیش قدمی کرنا تھا

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ	ویسے تو ہر قوم نے اپنے لیے کوئی نہ کوئی مقصدِ حیات متعین کر رکھا ہے
هُوَ مُوَلِّيهَا	جس کی طرف وہ رجوع کرتی ہے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ	لیکن تمہارا مقصدِ حیات فلاحِ انسانی کی طرف پیشقدمی کرنا ہے
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا	اگر تم نے اس مقصد کو سامنے رکھا تو تم جہاں بھی ہوتے
يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا	اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے اندر حقیقی اجتماعیت پیدا کر دے گا
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	بلاشبہ اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ	لہٰذا تم دُنیا کے کسی معاملہ میں بھی کوئی قدم اُٹھاؤ
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	تو تمہاری توجہ اس مرکزِ محترم کی طرف ہونی چاہیے
وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ	تمہارے لیے تمہارے پروردگار کا یہی پیغام ہے
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲ / ۱۴۸-۱۴۹	اور وہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔

عالمگیر انسانیت کے قیام سے انسان اللہ کی شفقت و رحمت حاصل کرے گا

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ	اس مرکزِ انسانیت کے مقرر کیے جانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ	معلوم ہو جائے کہ کون ہیں جو دیگر تمام نسبتوں کو چھوڑ کر
مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ	اتباعِ رسولؐ میں خالص انسانی نسبت اختیار کرتے ہیں
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ	اور کون ہیں جو اس سے منہ موڑ کر قومی تنگناؤں میں گھرے رہیں گے
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً	جو لوگ قومی تنگناؤں سے نکلنا نہیں چاہتے ان پر یہ مرکزِ انسانی گراں گزرے گا
اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	لیکن جنہوں نے قوانینِ خداوندی سے رہنمائی حاصل کی وہ اس پر راضی ہوں گے
وَمَا كَانَ اللّٰهُ	یاد رکھو عالمگیر انسانیت کی فلاح و بہبود پر
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ	تمہارا ایمان ضائع نہیں جائے گا
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ	بلاشبہ اللہ انسانوں پر
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲ / ۱۴۳	بڑا ہی شفیق اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔

مذہبی گروہ بندیوں کے بجائے عالمگیر دین کی طرف دعوت

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا	یہودی کہتے ہیں ان کی مذہبی گروہ بندی میں شامل ہونے سے ہدایت ملے گی
اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا	اور عیسائی کہتے ہیں ان کی مذہبی گروہ بندی میں شامل ہونے سے
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ	تم کہو کیوں نہ ہم ان گروہ بندیوں سے نکل کر ملّتِ ابراہیمؑ کا اتباع کریں
حَنِيْفًا	جس نے تمام گروہ بندیوں سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کو اپنا لیا تھا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اور جو قانونِ خداوندی کے ساتھ کسی اور قانون کو شریک نہیں کرتا تھا
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کہو ہم ایمان لائے اللہ پر
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا	اور ان قوانین پر جو ہماری طرف نازل کیے گئے
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	اور ان پر جو نازل ہوئے تھے۔ ابراہیمؑ ۔ اسمٰعیلؑ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ	اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر
وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى	اور ان قوانین پر جو ملے تھے موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو
وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ	اور ان قوانین پر بھی جو تمام انبیائے کرام کو دیے گئے تھے
مِنْ رَّبِّهِمْ	ان کے پروردگار کی جانب سے
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ	ہم ان سب انبیاء کرام میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں کرتے
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ	یہ ہے وہ مسلک جس کی رُو سے ہم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	لہٰذا دوسرے لوگ بھی اگر اسی طرح ایمان لے آئیں
فَقَدِ اهْتَدَوْا ○ ۲/۱۳۵-۱۳۶	تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

اس مرکز پر تمام نوعِ انسانی کا یکساں حق ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس کے آگے رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِىْ	اور لوگوں کو اس نظام کے مرکز کی طرف آنے سے روکتے ہیں
جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ	حالانکہ اس مرکز پر تمام نوعِ انسان کا یکساں حق ہے

الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ	خواہ وہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے
وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ	یاد رکھو جو لوگ صحیح روش سے ہٹ جائیں گے
بِظُلْمٍ	اور ظلم کی روش اختیار کرلیں گے
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ ۲۵/۲۲	تو وہ دردناک عذاب کے مستحق قرار پائیں گے۔

اہمیت کسی مقام کو حاصل نہیں بلکہ نظام کو حاصل ہے

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ	بعض عقل و بصیرت سے محروم لوگ اعتراض کریں گے کہ
مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ	ایک نیا قبلہ قائم کرنے کی ضرورت کیا تھی
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا	جب کہ اہلِ کتاب کا ایک قبلہ موجود تھا
قُلْ لِلَّهِ	کہو سوال کسی مقام کے قبلہ مقرر کرنے کا نہیں بلکہ نظامِ حیات کا ہے
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	لہٰذا کسی مقام یا سمت، مشرق و مغرب کی کوئی اہمیت نہیں
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ	اللہ کے قانونِ مشیت کی رُو سے جو چاہے رہنمائی حاصل کرلے
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ	اس متوازن نظامِ حیات کی طرف
وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ	اس طرح ہم تمہیں ایک ایسی قوم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں
أُمَّةً وَسَطًا	جو تمام اقوامِ عالم میں مرکزی حیثیت رکھتی ہو
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ	اور تمہارا یہ نظام نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی نگہبانی کرے
وَيَكُونَ الرَّسُولُ	اور تمہارا رسول یا مرکزِ ملت
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ○ ۱۴۳-۱۴۲/۲	تمہارے اس نظام کی نگہبانی کرے۔

اس مرکزِ محترم کے قرب و جوار میں جنگ کرنے کی ممانعت

وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ	اور مت جنگ کرو کسی کے ساتھ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اس مرکزِ محترم کے قرب و جوار میں
حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ○ ۱۹۱/۲	جب تک کہ تم اس کے لیے مجبور نہ کر دیے جاؤ۔

تعمیر کعبہ کے دوران حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ	تعمیر کعبہ کے دوران ابراہیمؑ دعائیں مانگ رہے تھے
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ	پروردگار میں اس بستی میں جو مرکز قائم کرنے لگا ہوں
اٰمِنًا ۝ ۱۴/۳۵	اسے انسانیت کے لیے جائے امن و پناہ بنا دیجیے۔

حضرت ابراہیمؑ کی التجائیں

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ	پروردگار میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو لا کر آباد کر دیا ہے
بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ	اس بےآب وگیاہ بنجر علاقہ میں
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ	آپ کے اس مرکزِ محترم کے قریب
رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	تاکہ یہاں نظام خداوندی قائم کریں
فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ	سو اے پروردگار ایسا کر دیجیے کہ
النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ	لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔
۝ ۱۴/۳۷	

نظام کی عدم موجودگی میں جبکہ قوم انفرادی زندگی بسر کر رہی ہو، پھر سے مرکزیت کی طرف آنے کی صورت

وَاَوْحَيْنَآ	غلامی کی حالت میں جب بنی اسرائیل کی مرکزیت ختم ہو چکی تھی
اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ	تو موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی گئی کہ
اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا	موجودہ حالات میں تنظیم و تربیت قوم کے لیے
بِمِصْرَ بُيُوْتًا	مصر میں اپنے گھروں کے اندر ہی
وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً	تربیتی مراکز بنا لو
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اور اس طرح قیام نظام خداوندی کی ابتدا کر دو
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰/۸۷	اور اہلِ ایمان کو اس نظام کے نتائج و ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو۔

۱۶ اَلْحَجُّ

مادہ: ح ج ج

اَلْحَجُّ عالمِ انسانی کا وُہ عالمگیر اجتماع ہے جو انسانیت کے مرکزِ محسوس کعبہ میں اس غرض کے لیے منعقد ہوتا تھا کہ انسانیت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل وحجت کی رو سے تلاش کیا جاتے اس طرح انسان اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیں۔ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ ۲۲/۲۸ تاکہ یہ اپنے فائدے کی باتوں کو اپنے سامنے محسوس شکل میں دیکھ لیں"۔ نظام کے قیام کے لیے مرکزی اجتماعات نہایت ضروری ہوتے ہیں غور فرمایئے کہ قرآن نے اس زمانے میں مشاورتی نظام اور اس کے اجتماعات کا تصوّر دیا۔ جب ساری دُنیا پر شخصی حکومتوں کا نظام مسلط تھا اور بادشاہوں کو ایشور کا اوتار اور خدائی اختیارات کا حامل سمجھا جاتا تھا۔

صلوٰۃ کے مقامی اجتماعات سے لے کر حج کے عالمگیر اجتماع تک ہر اجتماع کی غرض یہ ہے کہ اُمّت کے نمائندے باہمی مشاورت سے قرآنی نظام کے استحکام اور نوعِ انسان کی بہبود کے سامان و ذرائع پر غور کریں۔

حج کے ساتھ استعمال ہونے والی بعض دیگر اصطلاحات کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا جا رہا ہے تاکہ اس موضوع پر زیادہ واضح طور پر روشنی پڑ سکے۔

عُمرہ

اِس بین الانسانی کانفرنس کے متعین سالانہ اجتماعات کو حج کہا جاتا ہے اور ہنگامی ضرورت کے تحت منعقد کیے جانے والے مزید اجتماعات کو عمرہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

مناسک

نَسَكَ الثَّوْبَ "اس نے کپڑے کو دھو کر پاک صاف کر لیا" اس لفظ کے اصلی معنی دھونے اور صاف کرنے کے ہیں۔ باقی تمام معانی اسی اصول پر متفرع ہیں۔ اَرْضٌ نَاسِكَةٌ سرسبز و شاداب زمین جس پر نئی نئی بارش ہوئی ہو۔

اس بنیادی معنی کی رو سے اس سے مُراد کسی معاملہ کو دُرست اور ٹھیک کر لینا ہوتا ہے نَسَكَ السَّبِخَةَ کے معنی ہیں اس نے شور زمین کو درست کر لیا اور اس پر مداومت کی۔

راستہ اختیار کرلینے کی جہت سے کلام عرب میں مَنْسَكٌ ہر اس مقام کو کہتے ہیں جس کی طرف آنے جانے کے لوگ عادی ہو چکے ہوں۔ خواہ یہ خیر میں ہو یا شر میں۔ اس کے بعد امور و مراسم حج کو مَنَاسِكُ کہنے لگے اور نُسُكٌ یا نَسِيكَةٌ ذبیحہ کو یا خون کو۔

اس کے بعد یہ لفظ ہر اس بات کے لیے بولا جانے لگا جو اللہ کی طرف سے واجب ہوتی ہو۔ لہٰذا مناسک کے معنی واجباتِ خداوندی کے طور طریقے ہوگئے۔

سُورۃ انعام میں ہے۔ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۶/۱۶۲ "کہو میری صلوٰۃ اور میرے نُسُكٌ میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے عالمگیر نظامِ ربوبیت کے لیے ہیں"۔ ظاہر ہے کہ یہاں صلوٰۃ سے مراد جملہ احکامِ خداوندی کی اطاعت ہے اور نُسُكٌ سے مراد زندگی کا ہر طور طریقہ۔

سورۃ حج میں ایک جامع آیت ہے لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلٰى رَبِّكَ ۲۲/۶۷ "ہم نے ہر اُمت کے لیے ایک طریقہ مقرر کر دیا تھا۔ جس پر انہیں چلنا تھا سو یہ لوگ تم سے "امر" کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں تم انہیں اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "امر" تو اصل قانون ہے جو ہمیشہ غیر متبدل رہا ہے اور مناسک اس کی وہ جزئیات و فروعات یا طور طریقے ہیں جو زمان و مکان کے تقاضوں کے مطابق اس امر کو نافذ کرنے کے لیے اختیار کی جاتی ہیں مَنَاسِكُ تو مختلف ہو سکتے ہیں لیکن "امر" متنازعہ قطعی نہیں ہو سکتا۔ دین کی دعوت بنیادی طور پر اس "امر" کی طرف تھی جسے اہلِ مذاہب نے چھوڑ کر صرف مناسک کو دین بنا لیا ہے۔

طواف یا طائفین

طَوْفٌ کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں اَلْمَطَافُ گھومنے کی جگہ اَلطَّائِفُ چوکیدار یا محافظ جو رات کو حفاظت کے لیے پہرہ دے۔

سورۃ بقرہ میں ہے کہ خانہ کعبہ طائفین اور عاکفین کے لیے مرکزی مقام ہے ۲/۱۲۵ یہاں طائفین کے معنی ہونگے نوعِ انسان کے چوکیدار وہ لوگ جو انسانیت کے حقوق کی حفاظت کرنے والے ہوں اور عاکفین کے معنی ہیں جماعت جو نوعِ انسان کے شیرازہ کو بکھرنے نہ دے بلکہ اسے ایک رشتہ میں پروئے رکھے ان کے معاملات کو درست رکھے دنیا کے معاملات میں درستگی اور آراستگی پیدا کرے۔

قرآنِ کریم نے جماعتِ مومنین کو ایک بین الانسانی جماعت قرار دیا ہے جس کا فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام نوعِ انسان کے احوال و کوائف اور اعمال و افعال کی نگرانی کرے اور ان کے معاملات کو درست رکھے اس مقصد کے لیے وہ جس نظام کی تشکیل کرتے ہیں اس کا مرکز کعبہ کو قرار دیا ہے ۲/۱۴۴ لہٰذا اس نظام کو قائم کرنے والی جماعت طائفین کی جماعت

ہے یعنی نوع انسان کی چوکیداری کرنے والی حقوق انسانی کی حفاظت کرنے والی۔

عَکَفَ یا عاکفین

عَکَفَ کسی چیز کو بکھرنے سے بچانے کے لیے لڑی میں پرو دینا جس طرح موتیوں کو پرو دیا جاتا ہے عَکَفَ الْجَوْهَرَ فِي النَّظْمِ گوہر لڑی میں پرو گیا شَعْرٌ مَّعْكُوفٌ کنگھی کیے ہوئے گندھے ہوئے بال۔ (برخلاف پریشان اور بکھرے ہوئے بالوں کے) لہٰذا عَکَفَ کے معنی ہیں معاملات کو درست کرنا۔

کعبہ کے متعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ سے کہا کہ اسے طائفین اور عاکفین کے لیے پاکیزہ بنا دیں ۲/۱۲۵ عاکفین کے معنی ہیں وہ جماعت جو نوع انسان کا شیرازہ بکھرنے نہ دے بلکہ انہیں ایک رشتہ میں پرو کر ان کے معاملات کو درست حالت میں رکھے گیسوئے انسانیت کو الجھنے اور بکھرنے سے بچا کر ان کی مشاطگی کرے یہ ہے منصب قرآنی جماعت کا جسے شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ کہا گیا ہے ۲/۱۴۳ یعنی تمام نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگراں لیکن مسلمانوں نے جب اللہ کے دیئے ہوئے زندہ دین کو اپنے خود ساختہ بے جان مذہب میں تبدیل کر لیا تو اس کے زندگی بخش پروگراموں صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کو بھی بے روح رسوم بنا دیا گیا۔ چناں چہ اب ہمارے ہاں بھی دیگر خود ساختہ مذاہب کی طرح نہ تو قبلہ کا مرکز انسانی کا تصور باقی رہا ہے اور نہ حج وغیرہ ہی بین الانسانی اجتماعات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اب ہم نے بھی دیگر مذاہب کی طرح خانہ کعبہ کی عمارت اور اس کے پتھروں کو تقدس دے دیا ہے۔ اب اس عمارت کے پتھروں کو منوں عطر پھلیل سے غسل دیا جاتا ہے اور ان پر اطلس و کمخواب کے غلاف چڑھائے جاتے ہیں۔ ہم لوگ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں ان کی زیارت، یا تیرتھ یاترا کے لیے جاتے ہیں اور اس عمارت کے پتھروں کو چومتے اور ان کے گرد طواف کرتے ہیں بقول شاعر

پتھر دی پوجا ہوندی اے — کی کعبے تے کی بُت خانے وچ
ہے فرق دُہاں وچ ایناں ای — اک گھڑیا اے تے اک ان گھڑیا

○

پوری نوعِ انسانی کو اس تنظیم کے اجتماعات میں شرکت کی دعوت دی جائے

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ	پوری نوعِ انسان کو دعوت دی جائے کہ وہ
بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ	اس بین الانسانی تنظیم کے اجتماعات میں شامل ہوں
رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ	پیدل یا بُری بھلی جیسی بھی سواریاں میسّر ہوں ان پر
یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ	دُور و نزدیک کے مقامات سے
لِّیَشْهَدُوْا	اور خود مشاہدہ کریں کہ
مَنَافِعَ لَهُمْ ○ ۲۲/۲۸	اُنکی بھلائی کےلیے اس مرکز میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔

اجتماعاتِ حج کا مقصد

ثُمَّ لْیَقْضُوْا	ان اجتماعات میں باہمی مشاورت سے ایسی تدبیریں ہوں
تَفَثَهُمْ	جن سے انسانی معاشرہ کی کثافتیں دُور ہو جائیں
وَلْیُوْفُوْا	اور وہ ان ذمّہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں
نُذُوْرَهُمْ	جو انسانی فلاح کے سلسلہ میں ان کے ذمّہ ہیں
وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ	اور اس مرکز کے ذریعے سے حفاظت و نگہبانی ہوتی رہے
الْعَتِیْقِ ○ ۲۲/۲۹	نوعِ انسان کی حریّت و آزادی کی۔

نظامِ خداوندی کے مختلف گوشوں پر غور و فکر

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ	پھر جب مقامِ تعارف میں باہمی تعارف سے فارغ ہو چکو تو
فَاذْکُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	مشعرالحرام کے قریب نظامِ خداوندی کے مختلف گوشوں پر
وَاذْکُرُوْهُ کَمَا هَدٰىکُمْ	اللّٰہ کے قوانین کی روشنی میں غور و فکر کرو
وَاِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ	ان معاملات پر جن میں پہلے تم
لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ○ ۲/۱۹۸	گمراہی میں پڑ گئے تھے۔

اجتماعاتِ حج کے ایجنڈا میں وہ امور جن میں تعاون کیا جائے اور وہ امور جن میں تعاون نہ کیا جائے

وَتَعَاوَنُوا	اور دیکھو ایک دوسرے سے تعاون کرو ان امور میں
عَلَى الْبِرِّ	جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں
وَالتَّقْوٰى	اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کا موجب بنیں
وَلَا تَعَاوَنُوا	لیکن ان امور میں ہرگز کسی سے تعاون نہ کرو
عَلَى الْاِثْمِ	جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا موجب ہوں
وَالْعُدْوَانِ	یا اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث بنیں
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	تم ہمیشہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اِنَّ اللّٰهَ	اور اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھو کہ اللہ کے
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ ۵/۲	قانونِ مکافات کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے

اجتماعاتِ حج میں صرف منفعتِ انسانی کی بات کرو

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ	اجتماعاتِ حج میں شمولیت کرنے والوں کو احتیاط کرنی چاہیے
فَلَا رَفَثَ	کہ وہاں کوئی بات پایۂ ثقاہت سے گری ہوئی نہیں ہونی چاہیے
وَلَا فُسُوْقَ	نہ فحش کلامی یا دیگر جنسی میلانات کی باتیں
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ	نہ باہمی مشاورت میں مناظرہ بازی کی جنگ و جدل
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ	وہاں صرف منفعتِ انسانی کی بات کرو
يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ○ ۱۹۷/۲	اور جو کچھ بھی کرو گے اللہ اسے دیکھ رہا ہو گا۔

اجتماعاتِ حج کے مہینے حسبِ ضرورت متعین کیے جائیں

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ	دیکھو اجتماعاتِ حج کے مہینے
مَّعْلُوْمٰتٌ ○ ۱۹۷/۲	حسبِ ضرورت متعین کر لیے جائیں۔

ان اجتماعات سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں بلکہ وحدت انسانی اور اجتماعات حج خود انسانی مفاد کے لیے ہیں

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ	اللہ کی طرف سے دعوت ہے پوری نوعِ انسان کو
حِجُّ الْبَیْتِ	کہ وہ اس مرکز کے سالانہ اجتماعات میں شامل ہوں
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا	یہ دعوتِ عام ہے کہ جو بھی استطاعت رکھتا ہو وہ شامل ہو جائے
وَمَنْ کَفَرَ	اور جو لوگ وحدتِ انسانی کے تصور سے انکار کریں گے
فَاِنَّ اللّٰہَ	تو وہ اپنا ہی نقصان کریں گے اللہ کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا
غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○ ۳/۹۷	وہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اس مرکز کے اجتماعات کا مقصد اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنا اور اُن کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنوارنا ہے

وَعَهِدْنَا اِلٰی	ہم نے تاکید کی تھی معمارانِ حرم
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ	ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ سے کہ وہ اس مقام کو
اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ	انسانوں کے خود ساختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھیں
لِلطَّآئِفِیْنَ	ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں
وَالْعٰکِفِیْنَ	اور ان کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنواریں
وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ○ ۲/۱۲۵	اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

کانفرنس کے دوران معاشی فوائد کا حصول

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا	اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے اگر ان اجتماعات کے دوران تم
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ○ ۲/۱۹۸	معاشی وسائل کے سلسلہ میں کسی قسم کے فوائد بھی حاصل کرو۔

میزبان قوم کی ذمہ داری

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے
اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	یا اس وجہ سے کہ اس نے تمہیں اس مرکز کے قائم کرنے سے روکا تھا

اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ ۵/۲ — ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کرو۔

حج کے دوران شکار کی ممانعت

غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ — تمہارے لیے شکار حلال نہیں ہے
وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ ۵/۱ — جب کہ تم حج میں ہو۔

البتہ حج کے دوران دریائی شکار کی اجازت ہے

اُحِلَّ لَـكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ — البتہ دریائی شکار تمہارے لیے حلال ہے
وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّـكُمۡ — جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی کھا سکتے ہو
وَلِلسَّيَّارَةِ‌ ۚ — اور قافلہ کے لیے زادِ راہ بھی بنا سکتے ہو
وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَـرِّ — لیکن خشکی کا شکار تمہارے لیے حرام ہو گا
مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ ۵/۹۶ — جب تک کہ تم حج میں ہو۔

حج سے فارغ ہو کر شکار کر سکتے ہو

وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ — اور جب حج سے فارغ ہو جاؤ
فَاصۡطَادُوۡا ؕ ۵/۲ — تو شکار کر سکتے ہو۔

اجتماعاتِ حج میں قیام کی مدت

وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ — قوانینِ خداوندی کی ترویج کے یہ اجتماعات
فِىۡٓ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ — ایک متعین مدت تک جاری رہنے چاہئیں
فَمَنۡ تَعَجَّلَ — پھر اگر کسی کو جلد واپس جانا ہو
فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ — تو اس میں کوئی ہرج نہیں اگر وہ دو دن کے بعد ہی چلا جائے
وَمَنۡ تَاَخَّرَ — اور جو زیادہ دیر ٹھہر سکتا ہے وہ زیادہ دیر ٹھہرے
فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ — تو اس میں بھی کوئی ہرج نہیں

لِمَنِ اتَّقٰی	اصل چیز تو اللہ کے قوانین کی نگہداشت ہے
وَاتَّقُوا اللّٰہَ	لہٰذا تمہاری نگاہ اس مقصد پر رہنی چاہیے
وَاعْلَمُوْٓا	اور اسے سمجھ لینا چاہیے کہ تمہارے اجتماعات کی آخری
اَنَّکُمْ اِلَیْہِ	منزل اور غایت وہ ہے جو تمہارے اللہ نے تمہارے لیے
تُحْشَرُوْنَ ۝ ۲/۲۰۳	مقرر کی ہے تمہارا ہر قدم اس کی طرف اٹھنا چاہیے۔

پھر کانفرنس کے خاتمہ کے بعد

ثُمَّ اَفِیْضُوْا	پھر کانفرنس کے خاتمہ کے بعد
مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ	سب لوگ اپنے اپنے ہاں واپس چلے جائیں
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ	اور اللہ کی حفاظت میں آنے والے پروگراموں پر عملدرآمد شروع کردیں
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ	بلاشبہ اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ
رَّحِیْمٌ ۝ ۲/۱۹۹	اور سامانِ نشوونما ہے۔

ان اجتماعات میں شرکت کیلئے زادِ راہ لے کر چلا کرو، اے اہلِ عقل و دانش!

وَتَزَوَّدُوْا	اور اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر چلا کرو
فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی	گو کہ بہترین زادِ راہ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنا ہے
وَاتَّقُوْنِ	لہٰذا قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو
یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ ۲/۱۹۷	اے اہلِ عقل و دانش۔

ھَدِیٰ یا تحائف

ھَدِیَّۃٌ اس تحفہ کو کہتے ہیں جو بغیر معاوضہ کے دیا جائے اور ضرورت پڑنے سے پہلے دے دیا جائے۔ اس اعتبار سے ھَدِیٌ ان جانوروں اور دیگر سامان کو کہتے ہیں جو حج کے موقعہ پر بیت اللہ میں مہمانوں کی تواضع کے لیے بطور تحفہ بھیجے جاتے تھے۔

ہر اجتماع کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے حج کے اجتماعات مکہ کی بے برگ و گیاہ وادی میں منعقد ہوتے تھے جہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ اس سلسلہ میں ہدایات دی گئیں کہ حج میں شرکت کرنے والے کچھ فالتو جانور اپنے ساتھ لائیں۔ جنہیں وہاں ذبح کر کے خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔

جو لوگ حج کے لیے خود نہ جائیں وہ اپنی طرف سے کچھ تحائف عازمینِ حج کے ہمراہ کر دیں۔ خواہ یہ جانوروں کی شکل میں ہوں یا کھانے پینے کی اور چیزیں۔

اس موضوع کے تحت درج آیات سے اس روایتی قربانی کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی جس کے نام پر حج کے موقع پر لاکھوں جانور ذبح کر کے گڑھوں میں دبا دیئے جاتے ہیں اور پھر اس نام پر دنیا بھر میں گلی گلی جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ طرح طرح کے خود ساختہ تصورات وابستہ کر رکھے ہیں۔

○

اہلِ کانفرنس کے لیے تحائف

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں حج اور عمرہ کی
وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ	بڑی چھوٹی کانفرنسوں میں شرکت کے لیے جایا کرو
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ	اگر کبھی ایسا ہو کہ تم وہاں جانے سے روک دیے جاؤ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ○ ۲/۱۹۶	تو جو کچھ آسانی سے ہو سکے تحفۃً وہاں بھیج دیا کرو۔

حج کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا مقصد

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	اللہ کا نام لے کر ذبح کیے جائیں
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ	کانفرنس کے مقررہ دنوں میں
عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ	نمائندوں کی مہمانداری کے لیے
بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ	ہمارے دیے ہوئے جانور
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا	اور ان کا گوشت مندوبین کے علاوہ
الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ○ ۲۲/۲۸	دیگر ضرورتمند لوگوں کو بھی کھلایا جائے۔

ھدی کے جانوروں کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان سے کام لیا جائے اور ان کا گوشت کھایا جائے

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ	اس موقع پر ذبح کیے جانے والے جانور
مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ	اطاعتِ خداوندی کی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں

لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ	بہرحال یہ جانور تمہارے فائدے کے لیے ہیں
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ	سو اللہ کا نام لے کر انہیں صف در صف ذبح کر دو
فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا	اور جب ذبح ہو جائیں تو
فَكُلُوا مِنْهَا	ان کا گوشت خود بھی کھاؤ
وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ○ ۲۲/۳۶	اور دوسرے ضرورتمندوں کو بھی کھلاؤ۔

اور جانوروں کے ذبح کرنے کا مقام صرف خانہ کعبہ ہے

لَكُمْ فِيهَا	دیکھو ہدی کے جانور روایتی قربانی کے جانوروں کی طرح مقدس نہیں ہو جاتے
مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى	تم ان کے ذبح ہونے تک ان سے ہر طرح کا کام لے سکتے ہو
ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى	پھر ان کے ذبح کرنے کا مقام
الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ○ ۲۲/۳۳	خانہ کعبہ ہے۔

اور حج کے موقع پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا

لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا	اور دیکھو اس معاملہ میں کسی غلط فہمی میں کبھی مبتلا نہ ہو جانا
وَلَا دِمَاؤُهَا	ان جانوروں کا نہ گوشت ہم تک پہنچتا ہے نہ خون
وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ	ہم نے تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ
التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ○ ۲۲/۳۷	تم ہمارے قوانین کی پیروی کس حد تک کرتے ہو۔

شِعَارُ الحج

شِعَارٌ جنگ میں جو الفاظ بطور علامت (CODE WORD) استعمال ہوتے ہیں۔ یا سفر میں اپنے قافلہ کو پہچاننے کے لیے جو نشان مقرر کیا جاتا ہے انہیں شِعَارٌ کہتے ہیں۔ اسی طرح حج میں لے جانے والے جانور پر نشان لگانے کو اِشْعَارٌ کہتے تھے۔ اور اس جانور کو شَعِيرَةٌ اس کی جمع شَعَائِرُ ہے حج کے مناسک و علامت اور آثار و اعمال کو شِعَارُ الحج کہتے ہیں۔ نیز تمام وہ اعمال حج جو اللہ کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں۔ ان اعمال و علامات کے مقام کو مَشْعَرٌ کہتے ہیں۔

سورہ مائدہ میں ہے لَا تُحِلُّوا شَعَآئِرَ اللّٰهِ ۵/۲ "شعائر اللہ کی بے حرمتی مت کرو"۔ اسلام ایک دین یا نظام حیات ہے جو مملکت کی شکل میں متمکن ہوتا ہے۔ ایک مملکت کے کچھ شعائر یعنی علامات یا (S Y M B O LS) ہوتے ہیں جن کی تعظیم کے معنے یہ ہیں کہ آپ اس مملکت کا احترام کرتے ہیں۔ مثلاً کسی مملکت کا جھنڈا۔ جھنڈا ویسے تو کپڑے کے ایک ٹکڑے سے عبارت ہوتا ہے لیکن یہ نشانی ہوتا ہے اس مملکت کی۔ جھنڈے کے احترام کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس مملکت کا احترام کرتے ہیں انہی علامات کو شعائر کہا جاتا ہے لہٰذا شعائر اللہ سے مراد اس مملکت کی محسوس علامات ہوں گی جو اللہ کے نظام کے نفاذ کے لیے دنیا میں قائم ہو۔ ان شعائر کا احترام درحقیقت اللہ کے قوانین کا احترام ہوگا۔ واضح رہے کہ ان شعائر کی پرستش نہیں کی جائے گی صرف ان کا احترام کیا جائے گا اور وہ بھی اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ شعائر یا علامات فی ذاتہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے ان کا احترام قوانین خداوندی کے احترام کا محسوس طریق ہے اور بس۔

شعائر اللہ کا احترام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ	اس نظام کی محسوس علامات کی بے حرمتی نہ کرو
وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ	اور جو مہینے جنگ کی بندش کے لیے مقرر کیے جائیں ان کا احترام کرو
وَلَا الْهَدْيَ	اور اس بین الانسانی کانفرنس کے موقع پر ارسال کیے جانے والے
وَلَا الْقَلَائِدَ	تحائف اور جانوروں کا بھی احترام کرو
وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ	اور ان لوگوں کا بھی احترام کرو جو اس میں شرکت کے لیے آئیں
يَبْتَغُونَ	کہ ایسی تدبیریں سوچیں
فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ	جن سے نوع انسان کے لیے معاشی فوائد حاصل ہوں
وَرِضْوَانًا ۵/۲	اور انسانی زندگی قوانین خداوندی سے ہم آہنگ ہو سکے۔

شعائر اللہ کے احترام کا مقصد

وَمَن يُعَظِّمْ	جو کوئی احترام کرے

شَعَآئِرَ اللّٰهِ	نظامِ خداوندی کے محسوس نشانات کا
فَاِنَّهَا مِنْ	تو یہ اس امر کا اظہار ہو گا کہ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ۲۲/۳۲	اس کے دل میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کا احساس موجود ہے۔

صفا و مروہ کی حیثیت

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ	صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانے کی رسم
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ	اطاعتِ خداوندی کی محسوس علامت کے طور پر کی جاتی ہے
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ	لہٰذا جو کوئی حج یا عمرہ کی کانفرنسوں میں شرکت کے لیے جائے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا	اور یہ چکر بھی لگا دے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے
وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا	بہرحال اصل مقصد تو فلاحِ انسانی کے معاملات ہیں
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ	اور اس سلسلہ میں کی گئی کوششوں کو اللہ نتیجہ خیز بنا دے گا
عَلِيْمٌ ۝ ۲/۱۵۸	اور وہ ہر بات سے باخبر ہے۔

○

۱۷ صَوْمٌ

مادہ : ص و م

صَامَ رُک جانا، ٹھہر جانا، باز رہنا۔ صَامَ عَنِ الکلامِ بات کرنے سے رُکا، خاموش رہا۔ صَامَ عَنِ النِّکَاح نکاح سے باز رہا۔ صَامَ عَنِ السَّیْرِ چلنے سے رُکا۔ صَامَ الْمَاءُ پانی کھڑا ہو گیا۔

لفظ صوم جمع صیام کے معنی عام طور پر روزہ کیے جاتے ہیں لیکن "روزہ" اس لفظ کے مفہوم کو پُوری طرح بیان نہیں کرتا۔ اس کے معنی اِس سے زیادہ وسیع ہیں۔ اِس کا ترجمہ "روزہ" کے بجائے ضبطِ نفس یا ڈسپلن کیا جائے تو وہ قرآنی مفہوم سے زیادہ قریب ہو گا۔

دین کا مقصد یہ ہے کہ نوعِ انسان کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلا کر انہیں صرف قوانینِ خداوندی کا پابند بنایا جائے۔ اس مقصد کے لیے اس نے ایک جماعت تیار کی جو ہر اس قوت کا مقابلہ کرے جو انسانیت کو محکوم و مغلوب رکھنا چاہتی ہو

ہمارے زمانے میں ہر حکومت کے پاس اپنی مستقل فوج (STANDING ARMY) ہوتی ہے قدیم زمانہ میں بھی نسبتاً متمدّن ممالک میں یہی کیفیت ہوتی تھی۔ لیکن قرآنِ کریم نے یہ تصوّر دیا کہ اُمّت کا ہر فردِ قابل مجاہد سپاہی ہے ظاہر ہے کہ یہ تمام افرادِ اُمّت مستقل فوج کی طرح چھاؤنیوں میں تو نہیں رہیں گے' یہ اپنے اپنے گھروں میں رہیں گے اور مختلف کام کاج کرتے رہیں گے' جب جنگ کے لیے بلایا جائے گا تو یہ فوج کی شکل اختیار کر لیں گے۔

اس کے لیے ضرورت ہوگی کہ سال میں کچھ عرصہ ایسا رکھا جائے جس میں انہیں سپاہیانہ زندگی کا خوگر بنایا جائے عسکری تربیت دی جائے جس طرح آج کل ریزرو فوج کے سپاہیوں کو سال میں کچھ وقت ٹریننگ کیمپوں میں جا کر تربیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح قرآنِ کریم نے مجاہدین کی تربیت کے لیے رمضان کا مہینہ تجویز کیا ہے کیوں کہ رمضان وُہ مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ فرمایا گیا کہ اس نعمت کے ملنے پر تم جشنِ مسرت مناؤ اور اس جشن کے منانے کا طریق وُہ بتایا جو دُنیا جہان سے نرالا اور منفرد تھا۔

فرمایا اس ماہ میں تم میں سے جو گھر پر موجود ہو وُہ اس ٹریننگ میں شامل ہو اور اگر وُہ بیمار رہے یا حالتِ سفر

میں ہے تو اس مدت کو بعد میں پورا کر دے مملکت کا عسکری نظام ایسے لوگوں کے لیے خصوصی کورس کا انتظام کرے گا۔ ٹریننگ کے یہ کورس تندرست اور جوان لوگوں کے لیے ہوں گے بچے، بوڑھے اور دائم المریض لوگ ان کورسوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔

روزہ قرآن کریم نے کھانے پینے کی چند چیزوں کو حرام قرار دے کر باقی چیزوں کو حلال وطیب کہا ہے ۲/۱۷۳ حرام اشیا پر تو بجز اضطراری حالت کے مطلق پابندی ہے لیکن سپاہیانہ زندگی ایسی ہے جس میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن میں حلال وطیب چیزوں کے استعمال سے بھی رکنا پڑتا ہے حالت جنگ میں یا تو وہ ملتی ہی نہیں۔ یا کھانے پینے کی فرصت ہی نہیں ملتی سپاہیانہ زندگی کا خوگر ہونے کے لیے ضروری ہوگا کہ حالتِ امن میں ان چیزوں کے استعمال پر کچھ وقت کے لیے پابندی عاید کر لی جائے تاکہ قوتِ برداشت بڑھے۔

صیام کے پروگرام میں دن کے وقت کھانے پینے اور جنسی اختلاط پر پابندی ہوگی جس سے مقصد یہ ہے کہ اہلِ ایمان میں ایسا ضبطِ نفس پیدا ہو جائے کہ وہ زندگی میں ہر جائز اور ناجائز میں تمیز کر سکیں۔ اور ان کی خواہش نفس یا مفاد پرستی کا تقاضا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ناجائز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔

اعتکاف عَکَفَ کے معنی ہیں کسی چیز کو بکھرنے سے بچا کر لڑی میں پرو دینا معاملات کو درست کرنا لہٰذا عاکفون کے معنی ہوں گے وہ لوگ جو مملکت کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارنے کے لیے یکسوئی کے ساتھ مصروفِ غور و فکر ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صیام کے پروگرام میں عام شرکت کرنے والوں کو تو اجازت ہوگی کہ وہ چاہیں تو رات کو اپنے گھر چلے جایا کریں لیکن ایسے اربابِ فکر و نظر اور اصحابِ حل و عقد جن سے خصوصی مشاورت کی ضرورت ہوگی انہیں عند الضرورت راتوں کو بھی روک لیا جائے گا اسے اعتکاف سے تعبیر کیا گیا ہے۔

صیام کی غایت قرآنِ کریم نے صیام کی تین غایات بتائی ہیں۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ اس پروگرام کا مقصد کیا ہے اس سے ہوگا کیا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس سلسلہ میں اس نے تین باتیں کی ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۲/۱۸۳ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۲/۱۸۵ اور لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۲/۱۸۵۔

اس کا پہلا نتیجہ تَتَّقُونَ ہوگا تقویٰ کے معنی ہیں سفرِ زندگی میں راستہ کے خطرات سے بچ کر چلنا۔ اور قوانین خداوندی کی نگہداشت کرنا۔ لہٰذا صیام کے پروگرام کا پہلا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم خطرات کا مقابلہ کرنے اور قوانین خداوندی کی پیروی کرنے کے قابل ہو جاؤ گے تمہاری قوتِ برداشت بڑھ جائے گی اور تمہارے اندر ڈسپلن پیدا ہو جائے گا۔

اس کا دوسرا نتیجہ تَشْكُرُونَ ہے شکر کا مطلب ہوتا ہے انسانی کوششوں کا بھرپور نتیجہ برآمد ہونا۔ لہٰذا کہا یہ گیا ہے کہ صیام کے پروگرام سے تم میں جو برداشت کی قوت اور ڈسپلن کی صلاحیت پیدا ہوگی اس سے تمہاری کوششیں پوری طرح ثمربار ہو جائیں گی۔

لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مقصد کیا ہے جس کے لیے یہ جانکاہ کوششیں کی جائیں گی اس مقصد کو تُکَبِّرُوا اللّٰہَ کی نہایت جامع اصطلاح میں سمٹا کر بیان کر دیا۔

اصل یہ ہے کہ تُکَبِّرُوا اللّٰہَ دین کی غایت اور جماعت مومنین کا منتہائے مقصود ہے یہ امت جیتی ہے تو اسی کے لیے اور مرتی ہے تو اسی کے لیے۔

کبریائی کے معنی ہیں انتہائی بلندی، ایسا غلبہ اور تسلط جس کے اوپر کسی کا غلبہ اور تسلط نہ ہو کلی اختیارات کا مالک آخری اتھارٹی۔

خارجی کائنات میں اللہ کے غلبہ اور اقتدار کے متعلق کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں یہ وہ حقیقت ہے جس کے وہ سائنسدان بھی معترف ہیں جو اللہ کو مروجہ معنوں میں مانتے تک نہیں سو خارجی کائنات میں اللہ کی کبریائی مسلّم ہے۔

جہاں تک انسانی دُنیا کا تعلق ہے اس کے لیے بھی اللہ نے قوانین دیتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ قوانین ازخود نافذ العمل نہیں یہ انسانی ہاتھوں سے نافذ ہوں گے۔ ان قوانین کو انسانی دُنیا میں نافذ کرنا اللہ کی کبریائی کو ثبت (ESTABLISH) کرنا کہلائے گا یہ جماعتِ مومنین کا فریضہ ہے اس کو اللہ کی حکومت یا دین کا نظام کہتے ہیں۔

اللہ کی کبریائی سے مُراد ہو گا اس کے قوانین کی حکومت لیکن ظاہر ہے کہ انسانی دُنیا میں قوانینِ خداوندی کی حکومت ازخود قائم نہیں ہو سکتی یہ بہرحال انسانوں کے ہاتھوں قائم ہو گی لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ ان کے دل میں کہیں یہ خیال پیدا نہ ہو جائے کہ انہیں حقِ حکومت مل گیا ہے حقِ حکومت اللہ اور اس کے قوانین کے لیے ہو گا اور جماعتِ مومنین اس کے قوانین کو نافذ کرنے کی ذمّہ دار ہو گی۔

ضبطِ نفس کا کورس

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو کہ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ	تم پر ضبطِ نفس کا کورس لازم کیا گیا ہے
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ	جس طرح تم سے پہلی اقوام پر لازم کیا گیا تھا
لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ	تاکہ تم اپنے آپ کو زندگی کے خطرات سے بچانے کے قابل بنا سکو۔

۲/۱۸۳

جشنِ نزولِ قرآن کی ابتدا ضبطِ نفس سے کی جائے

شهر رمضان
اس کورس کے لیے رمضان کا مہینہ مقرر کیا جاتا ہے

الذی انزل فیه القرآن
یہ وہ مہینہ ہے جس میں نزولِ قرآن کی ابتدا ہوئی تھی

هدی للناس
وہ قرآن جو نوعِ انسان کے لیے ہدایت و رہنمائی ہے

وبینٰت من الهدی والفرقان
اور جو واضح طور پر حق و باطل کا فرق کھول کر بتا دیتا ہے

فمن شهد منکم
لہٰذا جو کوئی اس مہینہ میں گھر پر موجود ہو

الشهر فلیصمه ۞ ٢/١٨٥
تو اسے چاہیے کہ ضبطِ نفس کے اس کورس میں شامل ہو۔

ضبطِ نفس اور عسکری کورس کے قواعد

ایامًا معدودٰت
یہ پروگرام گنتی کے دنوں کا ہے

فمن کان منکم مریضًا او علی سفر
اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو

فعدة من ایام اخر
تو دوسرے دنوں میں اس گنتی کو پورا کرے

وعلی الذین
جو لوگ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر

یطیقونه
اس پروگرام کی شمولیت میں دقت محسوس کریں

فدیة طعام مسکین
تو وہ اس کے عوض کسی ایک حاجت مند کے کھانے کا انتظام کریں

فمن تطوع خیرًا
اور اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کر سکے

فهو خیر له
تو اس سے اس کی اپنی ہی بہتری ہو گی۔

وان تصوموا
بہرحال جو کوئی اس پروگرام میں شمولیت کی ہمت پائے

خیر لکم
تو زیادہ بہتر شمولیت ہی ہے

ان کنتم تعلمون ۞ ٢/١٨٤
اگر تم اس کی اہمیت اور حکمت کو سمجھ سکو۔

اس پروگرام کا ایک حصہ روزہ بھی ہے

احل لکم لیلة الصیام
اس کورس کے دوران دن کے وقت جنسی اختلاط اور کھانے پینے پر پابندی ہوگی

الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ — لیکن رات کے وقت ایسی کوئی پابندی نہیں

هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ — میاں بیوی کا تو آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ — اللہ کو معلوم ہے کہ غلط تصوّرات کے مطابق لگائی گئی پابندیوں کو

تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ — لوگ نبھا نہیں سکتے اور پھر ان میں خیانت شروع کر دیتے ہیں

فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ — اللہ نے تمہیں ایسی کیفیت میں پڑنے سے محفوظ کر لیا ہے

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ — لہٰذا رات کے وقت باہمی مباشرت کر سکتے ہو

وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ — اللہ کے دیے ہوئے قانون کے مطابق

وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا — اور کھا پی بھی سکتے ہو

حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ — اس وقت تک جبکہ نمایاں ہو جائے صبح کی سفید دھاری

مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ — رات کی سیاہ دھاری سے

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ ۝ ۲/۱۸۷ — اس کے بعد رات تک اس پروگرام کو پورا کرو۔

اعتکاف

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ — لیکن ان مخصوص لوگوں کو رات کے وقت بھی جنسی اختلاط کی اجازت نہیں

وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ — جو معاشرے کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے کے لیے راتوں کو بھی

فِی الْمَسٰجِدِ ۝ ۲/۱۸۷ — تربیت و اطاعت کے مراکز (مساجد) میں رُکے ہوئے ہیں۔

○

۱۸ تقویٰ

مادہ : ق و ی

وَقَى الشَّيءَ يَقِيهِ وَقْيًا وَ وِقَايَةً کسی چیز کی حفاظت کرنا، نگہبانی ونگہداشت کرنا۔ اسے مضر اور تکلیف دہ چیزوں سے بچانا۔ چنانچہ جب گھوڑا چلتے وقت نعل نہ ہونے کی وجہ سے یا راستہ خراب ہونے کی وجہ سے سنبھال سنبھال کر پاؤں رکھے تو اسے وَقَى الْفَرَسُ مِنَ الْحَفَا کہتے ہیں۔ سَرْجٌ وَاقٍ ایسی زین جو گھوڑے کی پیٹھ پر بالکل ٹھیک بیٹھ جائے اور اسے زخمی نہ کرے۔

قرآن کریم میں وَاقٍ بمعنی محفوظ رکھنے والا، بچانے والا آیا ہے۔ مَالَكَ مِنَ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۱۳/۳۷ ''تیرے لیے اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ بچانے والا''۔ دوسرے مقام پر یہ مادہ محتاط رہنے اور اپنی حفاظت کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے فَاتَّقُوا النَّارَ ۲/۲۴ ''اپنے آپ کو عذاب آتش سے محفوظ رکھو''۔ یا اس سے محتاط رہو۔

قرآن کریم میں ''وَاتَّقُوا اللهَ'' بار بار آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں قوانین خداوندی کی نگہداشت کرنا، احکام خداوندی کا اتباع کرنا، ان کے مطابق زندگی بسر کرنا، ان سے ہم آہنگ رہنا۔ سورۃ مائدہ میں تقویٰ کے مقابلہ میں عُدْوَانٌ کا لفظ آیا ہے ۵/۲ اور عُدْوَانٌ کے معنی سرکشی کے ہیں۔ لہٰذا تقویٰ کے معنی قوانین خداوندی کی اطاعت کے ہوئے سورۃ آل عمران میں اس کی مزید تشریح کر دی گئی ہے جہاں فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۳/۱۰۲

اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۳/۱۰۲

اور عمر بھر قوانین خداوندی کے سامنے جھکے رہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا ۳/۱۰۳

سب مل کر اللہ کے ضابطۂ ہدایت کے ساتھ متمسک رہو۔

ان مقامات سے واضح ہے کہ وَاتَّقُوا اللهَ کے معنی ہیں قوانین خداوندی (قرآن) سے ہم آہنگ رہنا۔ اس

کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ ان کی پوری پوری نگہداشت کرنا۔ اسی لیے سورۃ الشعراء میں متقین کے مقابلہ میں غاوین آیا ہے ۲۶/۹۱ غَاوِیْنَ وہ جو قوانینِ خداوندی کی پیروی چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرلیں۔ اور متقین وہ جو اس رہنمائی کے پیچھے پیچھے چلیں۔ سورۃ صٓ میں مُتَّقِیْنَ کے مقابلہ میں فُجّار کا لفظ آیا ۳۸/۲۸ فَاجِرٌ وہ ہے جو پھٹ کر الگ ہو جائے لہٰذا متقی وہ ہے جو اس ضابطہ کے ساتھ متمسک رہے۔ اس کے ساتھ چمٹا رہے اس سے ہم آہنگ رہے۔ سورۃ الشمس میں ہے کہ اللہ نے نفسِ انسانی یا انسانی ذات میں یہ دونوں صلاحیتیں رکھدی ہیں۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۹۱/۸

"انسان چاہے تو ضابطہ خداوندی سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات میں ارتقاء پیدا کرتا جائے اور چاہے تو اس سے الگ ہٹ کر اپنی ذات میں تشتت و انتشار پیدا کرلے۔"

ان ہی دو گروہوں کے متعلق سورۃ محمد میں ہے کہ ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جو اپنے خیالات اور جذبات کے پیچھے چلتے ہیں ۴۷/۱۲ اور دوسرا گروہ ان کا ہے جو قوانینِ خداوندی کی رہنمائی میں چلتے ہیں اس دوسرے گروہ کو اُن کا تقویٰ مل جاتا ہے اٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ۴۷/۱۷ لیکن یہ اسی کو ملتا ہے اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ۹۲/۱۸ "جو اپنا مال نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیتا ہے اور اس طرح خود اپنی ذات کی نشوونما بھی کرتا ہے۔"

لہٰذا متقین وہ ہیں جو غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہیں اور قوانینِ خداوندی کا اتباع کر کے اپنی ذات کی نشوونما کریں۔ تخریبی قوتوں کے تباہ کن اثرات سے حفاظت تُقٰۃً کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان قوانینِ خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرے اُن کا ہر وقت خیال رکھے اور اپنا ہر قدم ان کے مطابق اٹھائے اسی کا نام ان سے متمسک یا ہم آہنگ رہنا ہے ایسا تمسک جیسے زین گھوڑے کی پیٹھ پر فٹ آجاتی ہے اور اسے زخمی نہیں ہونے دیتی۔

تقویٰ کے معنی پرہیزگاری نہیں پرہیزگاری محض سلبی صفت (NEGATIVE VIRTUE) ہے لیکن تقویٰ میں زندگی کی تباہیوں سے بچ کر چلنے کے ساتھ ساتھ قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنا بھی ہے یعنی اس میں سلبی صفت کے ساتھ ایجابی پہلو (POSITIVE SIDE) بھی ہے اور ایجابی پہلو غالب ہے۔

لفظ تقویٰ اس قدر جامع ہے کہ اس کا ترجمہ کسی ایک لفظ میں ہو نہیں سکتا جس چیز کو عام طور پر کریکٹر یا سیرت و کردار کی بلندی کہا جاتا ہے وہ اس کے اندر آجاتی ہے۔ کریکٹر کی تعریف (DEFINITION) بڑی مشکل ہے۔ خود مغرب کے علمائے اخلاقیات بھی اس باب میں باہم دگر متفق نہیں۔ لیکن قرآن کریم اس مشکل عقدہ کو بڑی آسانی سے حل کر دیتا ہے۔ قرآن کی رُو سے انسانی زندگی کی دو سطحیں ہیں ایک "حیوانی سطحِ زندگی" جس کے تقاضے وہی ہیں جو دوسرے حیوانات کے ہیں یعنی تحفظِ خویش، تغلب اور افزائشِ نسل۔ تحفظِ خویش کا جذبہ اس قدر قوی اور شدید ہے کہ کوئی فرد اپنے مفاد کے مقابلہ میں دوسرے کے مفاد کی پروا نہیں کرتا اسی سے تمام کشمکش پیدا ہوتی ہے۔

دوسری سطحِ زندگی وُہ ہے جسے "انسانی سطحِ زندگی" کہ لیجیے، اِس زندگی میں مقصد انسانی ذات یا رُوح کی نشوونما ہوتا ہے اور یہ نشوونما ان بلند اور مستقل اقدار کے ذریعے ہوتی ہے جو وحی سے ملتی ہیں اور جو اب قرآن کریم کے اندر محفوظ ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ حیوانی سطحِ زندگی کے تقاضوں کا پورا کرنا بھی ضروری ہے لیکن اگر کبھی ایسا ہو کہ حیوانی سطح کے کسی تقاضے اور انسانی سطح کے تقاضے یا بلند قدر میں تصادم ہوجائے تو حیوانی سطح کے تقاضے کو انسانی زندگی کی بلند قدر کی خاطر قربان کردینا چاہیے۔ یہ تقویٰ ہے اِس کو کریکٹر کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی وقت ایسا آجائے کہ بلند قدر کی حفاظت کے لیے جان تک دینی پڑ جائے تو دے دے اور انسانی بلند قدر کو بچالے اس لیے کہ جان کی حفاظت بہر حال حیوانی سطحِ زندگی کا تقاضا ہے۔

قرآنِ کریم اسے بھی تسلیم کرتا ہے کہ اپنے نفع کا خیال رکھنا اور نقصان سے بچنا عقل کا تقاضا ہے، چونکہ اہلِ ایمان کے نزدیک انسانی ذات یا روح کا تحفظ، حیوانی زندگی کے تحفظ سے زیادہ قیمتی ہے لہٰذا جب ان دونوں تقاضوں میں تصادم ہوجائے تو ان کی عقل کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی قیمت کی شے (انسانی ذات یا روح) کی حفاظت کے لیے چھوٹی قیمت کی شے (حیوانی تقاضے) کو قربان کردیں۔ لہٰذا صحیح عقل و فکر کے مالک اہلِ ایمان ہی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم انسان میں کریکٹر پیدا کرنے کے لیے خالی جذبات سے اپیل نہیں کرتا۔ وُہ علم و بصیرت (REASON) سے اپیل کرتا ہے اور عقل کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنا خود اس کے لیے کتنا مفید ہے۔

○

اللہ کے نازل کردہ ضابطۂ حیات کا اتباع تقویٰ ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ	یہ بابرکت کتاب جو ہم نے نازل کی ہے
فَاتَّبِعُوْهُ	اس کا اتباع کرو
وَاتَّقُوْا	اور تقویٰ شعار بن جاؤ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ ۶/۱۵۶	تاکہ تمہاری صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔

اللہ کے قوانین کو پیش کرنے والے اور انہیں عملی شکل دینے والے متقی ہیں

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ	جو لوگ اللہ کے سچے قوانین پیش کرتے ہیں
وَصَدَّقَ بِهٖٓ	اور وہ جو انہیں عملی شکل دے کر انکی سچائی ثابت کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ ۳۹/۳۳	یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

تقویٰ جس سے انسانی ذات اور معاشرے کی کمزوریاں و ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ — یہ اللہ کے احکام و قوانین ہیں جو تمہاری طرف نازل کیے گئے ہیں
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ — اور جو لوگ اللہ کے ان قوانین کی پیروی کرتے ہیں
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ — انکی ذات اور معاشرہ کی کمزوریاں و ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں
وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ ۶۵/۵ — اور انہیں اجرِ عظیم سے نوازا جاتا ہے۔

تقویٰ جو انسانی معاشرہ سے خوف اور پریشانیوں کا خاتمہ کر دیتا ہے

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ — نوعِ انسان کو شروع میں ہی بتا دیا گیا تھا کہ
اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ — تمہارے اندر ہمارے رسول آتے رہیں گے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ — اور تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کریں گے
فَمَنِ اتَّقٰى — سو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کر کے
وَاَصْلَحَ — اپنی اصلاح کر لیں گے
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ — ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف ختم ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۷/۳۵ — اور انہیں تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔

متقی اپنے حسنِ عمل سے معاشرے کو جنت بنا دیتے ہیں

وَسَارِعُوْۤا — اور تیزی سے آ جاؤ
اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — نظامِ خداوندی کے سایہ حفاظت میں
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا — اور اس جنت کو حاصل کر لو جس کا پھیلاؤ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ — اس دُنیا سے اُس دُنیا تک چلا گیا ہے
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ — اور جو تیار کی گئی ہے تقویٰ شعار لوگوں کے لیے
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ — یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی محنت کی کمائی سے نوعِ انسان کی
فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ — پرورش کرتے ہیں خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	اور اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کرتے ہیں
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ	اور دوسروں کی غلطیوں سے درگذر کرتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ	اللہ پسند کرتا ہے ایسے ہی
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳-۱۳۳-۱۳۴	متوازن المزاج اور حسن کار لوگوں کو۔

دن رات تعمیرِ انسانیت کے کاموں میں مصروف رہنے والے متقی

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ	جو لوگ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ	وہ باغ و بہار زندگی بسر کریں گے
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ	اور اللہ کی ربوبیتِ عامہ کی تمام نعمتوں و آسائشوں سے بہرہ یاب ہوں گے
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ	اس لیے کہ انہوں نے قبل ازیں
مُحْسِنِيْنَ	اپنی ذات اور معاشرہ کو حسن و توازن کا حامل بنا لیا تھا
كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ	وہ دن رات نظامِ خداوندی کے پروگراموں میں مصروف رہتے
مَا يَهْجَعُوْنَ	اور بہت کم آرام کرتے تھے
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ	اور ہر صبح اپنے پروگرام کی ابتدا اس آرزو کے ساتھ کرتے
يَسْتَغْفِرُوْنَ	کہ تخریبی قوتوں کے شر سے محفوظ رہیں
وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ	وہ اپنی محنت کی کمائی میں ان تمام لوگوں کا حق سمجھتے تھے
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ ۵۱-۱۵-۱۹	جن کی آمدن ان کی ضروریات سے کم ہو یا جو کمانے کے قابل نہ رہیں۔

فاضلہ دولت کا نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہنا تقویٰ ہے

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ	لوگ آپ سے فاضلہ دولت کے متعلق دریافت کرتے ہیں
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	کہو فاضلہ دولت نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہنے کی
فَاتَّقُوا اللّٰهَ	لہٰذا تم لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	آپس کے معاملات درست رکھو اور معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کرو
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ ۸/۱	یہی مومنین کا شعار ہے۔

تنگ نظری سے بچ کر مال و دولت کا مفادِ عامہ کیلئے دے دینا تقویٰ ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ	اور دیکھو قوانینِ خداوندی کی امکان بھر پیروی کرو
وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا	ان قوانین کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو
وَاَنْفِقُوْا	اور اپنی کمائی فلاحِ عامہ کے لیے وقف کردو
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ	اسی میں تمہاری بھلائی ہے
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ	دیکھو جو لوگ ذاتی مفاد کی تنگ نظری سے بچ گئے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ۶۴/۱۶	تو وہی ہیں جو کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

اپنا سب کچھ دوسروں کی نشوونما کیلئے دے دینا تقویٰ ہے

وَسَيُجَنَّبُهَا	وہ لوگ تباہی و بربادی سے بچا لیے جائیں گے
الْاَتْقَى	جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى	اپنا سب کچھ نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کےلیے دے دیں گے
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى	اور یہ دینا کسی کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے نہیں ہوگا
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى	بلکہ اللہ کے مقرر کردہ نظامِ ربوبیت کے قیام و استحکام کے لیے دیں گے
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ○ ۹۲/۱۷-۲۱	اور جس کے صلہ میں انہیں حقیقی مسرتیں حاصل ہو جائیں گی۔

متقی تاریکیوں سے نکل کر نظامِ خداوندی کی روشن راہوں کی طرف آ جاتے ہیں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین پر عمل پیرا ہو جاؤ
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ	اے صاحبانِ عقل و بصیرت!
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا	اسی مقصد کےلیے اللہ نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات نازل کیا ہے
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ	اور رسولؐ تمہارے سامنے پیش کرتا ہے

اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	اللہ کے واضح قوانین کو
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	تاکہ جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
مِنَ الظُّلُمٰتِ	انہیں یہ نظام ہر طرح کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ	زندگی کی روشن راہوں کی طرف لے آئے
وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ	سو جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کر کے
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں گے
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ	وہ لوگ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہوں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا	یہ لوگ اس جنتی معاشرہ میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ○	جہاں انہیں نہایت احسن انداز سے سامانِ زیست ملتا رہے گا۔

۶۵ / ۱۰-۱۱

متقیوں کی زندگی کے راستے روشن ہو جاتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ	اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات پر یقین رکھو
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ	اس طرح تم دونوں جہانوں کی رحمتوں کے حقدار ہو جاؤ گے
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا	اور تمہیں ایسی نورانی بصیرت حاصل ہو جائے گی
تَمْشُوْنَ بِهٖ	جس سے تمہاری زندگی کے تمام راستے روشن ہو جائیں گے۔
وَيَغْفِرْ لَكُمْ	اور تمہیں زندگی کی ہر بلا سے حفاظت حاصل ہو جائے گی
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	یاد رکھو اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے
رَّحِيْمٌ ○	اور نشوونما کا سامان بھی۔

۵۷ / ۲۸

زندگی کی مشکلات کا حل بتانے والا تقویٰ

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ	اور جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں
يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا	انہیں یہ قوانین، زندگی کی مشکلات سے نکلنے کا حل بتا دیتے ہیں
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ	اور ان کے لیے حصولِ رزق کے ایسے ذرائع مہیا کر دیتے ہیں
لَا يَحْتَسِبُ	جن کا انہیں گمان بھی نہ ہو
وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ	لہٰذا یاد رکھو جو لوگ بھی نظامِ خداوندی پر بھروسہ کرتے ہیں
فَهُوَ حَسْبُهُ	تو یہ نظام (ان کے) بھروسہ کو پوری طرح نبھاتا ہے
إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ	اور آخر تک ان کا ساتھ دیتا ہے
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ	اس لیے کہ اللہ نے ہر بات کے لیے
قَدْرًا ○ ۶۵/۲-۳	پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔

متقیوں کے معاشرہ سے خوف اور پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ	دیکھو جو لوگ اللہ کی رفاقت میں آ جاتے ہیں
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے معاشرہ سے تمام قسم کے خوف ختم ہو جاتے ہیں
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ	اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی۔
الَّذِينَ آمَنُوا	یہ وہ لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَكَانُوا يَتَّقُونَ	تقویٰ شعار بن جاتے ہیں
لَهُمُ الْبُشْرَىٰ	ان کے لیے بشارت ہے
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	دنیاوی زندگی کی خوشگواریوں و سرفرازیوں کی بھی
وَفِي الْآخِرَةِ	اور اخروی زندگی کی شادابیوں و کامرانیوں کی بھی
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ	یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہو گی
ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○	اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آ سکتی ہے۔

۱۰/۶۲-۶۴

اللہ متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ	اور جان لو کہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے
الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۲/۱۹۴	جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

وہ جنتی معاشرہ جسے متقی لوگ قائم کریں گے

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا	متقی لوگ ایسا جنتی معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا	جو باغ و بہار ہوگا اور سامانِ خورد و نوش سے بھرپور
وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا	اس معاشرہ کی خواتین تندرست و توانا۔ عالی مرتبت اور ہم مزاج ہوں گی
وَّكَاْسًا دِهَاقًا	اس معاشرہ کا ساغرِ زندگی پاکیزہ اور بھرپور ہوگا
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا	اس میں کوئی بے معنی یا لغو بات سنائی نہیں دے گی
وَّلَا كِذّٰبًا	اور نہ وہاں جھوٹ ہی ہوگا
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ	اور یہ سب کچھ انکی اپنی سعی و عمل کے نتیجہ میں ہوگا
عَطَآءً حِسَابًا ۝ ۷۸/۳۱-۳۶	اور ان کی ہر ضرورت کے لیے کافی۔

متقیوں کے معاشرہ میں اشیائے ضرورت کی افراط کا حال

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ	متقی لوگوں سے جس جنتی معاشرہ کا وعدہ کیا جا رہا ہے اس میں ہر شے کی
فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ	افراط کا یہ عالم ہوگا کہ صاف پانی کے ہر سُو گویا چشمے اُبل رہے ہوں گے
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ	اور بامزا دودھ کی افراط اس قدر ہوگی گویا نہریں رواں ہوں
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ	اور پینے والوں کے لیے لذیذ مشروبات کے گویا دریا بہہ رہے ہوں گے
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى	اور مصفا شہد کی اس قدر افراط ہوگی گویا ندیاں جاری ہوں
وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	اس معاشرہ میں ہر طرح کے پھلوں کی بھی بہت افراط ہوگی
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۝ ۴۷/۱۵	اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے نظامِ ربوبیت کا تحفظ حاصل ہوگا۔

متقیوں پر دونوں جہان کی خوشگواریوں کے دروازے کھل جائیں گے

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
لَحُسْنَ مَاٰبٍ
جَنّٰتِ عَدْنٍ
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝ ۳۸/۴۹-۵۰

اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والوں کے لیے
نہایت ہی خوشگوار ٹھکانے ہیں
دُنیا میں جنتی معاشرہ اور آخرت میں جنتِ دوام
اور ان پر دونو جہان کی خوشگواریوں کے دروازے کھل جائیں گے۔

تقویٰ سے معاشرے کی ناہمواریاں دُور اور اقوامِ عالم میں امتیازی حیثیت حاصل ہو گی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا
وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ۸/۲۹

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہے
تو اس سے تمہیں اقوامِ عالم میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
اور ہر طرح کے خطرات سے تمہیں تحفظ حاصل ہو جائے گا
یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

اس تقویٰ سے وراثتِ ارض حاصل ہوتی ہے

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَاصْبِرُوْا
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۷/۱۲۸

اللہ کے نظام سے مدد چاہو
اور اس پر صبر و استقامت سے قائم رہو
دیکھو یہ زمین اللہ کی ہے
اور اس پر اقتدار اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتا ہے
آخرالامر اقتدارِ دُنیا ان لوگوں کے پاس جائے گا
جو قوانینِ خداوندی کے پیروکار اور تقویٰ شعار ہوں گے۔

تقویٰ، کردار کے معنوں میں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ	اے نوعِ انسان پیدائش کے لحاظ سے تم میں کوئی اعلیٰ و ادنیٰ نہیں
مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ	ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مونث سے پیدا کیا لہٰذا تم سب برابر ہو
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا	تمہارے قوم، قبیلے تو محض تمہارے تعارف کا ذریعہ ہیں
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ	البتہ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت دار وہ ہے
أَتْقَاكُمْ	جو کردار کے لحاظ سے قوانینِ خداوندی کی کسوٹی پر پورا اُترے
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ	یاد رکھو اللہ کو تمہاری تمام باتوں کا علم ہوتا ہے
خَبِيرٌ ○ ۴۹/۱۳	اور وہ تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔

اُخروی زندگی متقیوں کے حصے میں آئے گی

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	اُخروی زندگی کے مقابلہ میں دُنیاوی زندگی
إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ	تو محض کھیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے
وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ	اور بہترین زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ	جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والوں کے حصہ میں آتی ہے
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ ۶/۳۲	کیا تم ان معاملات میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

ظہورِ نتائج کے وقت متقیوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا نہ پریشانی

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ	ظہورِ نتائج کے وقت تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ	اور دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے
إِلَّا الْمُتَّقِينَ	ماسوا متقیوں کے۔ ان کا نظریاتی اشتراک ان کے تعلقات کو استوار رکھے گا
يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ	اور ان سے کہا جائے گا اے میرے بندو آج تمہارے لیے نہ تو
وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ○	کسی قسم کا خوف ہے اور نہ پریشانی ہی ہے۔

۴۳/۶۷-۶۸

اور جنّت متّقیوں کے قریب کر دی جائے گی

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ	ظہورِ نتائج کے وقت نہ مال کسی کے کام آئے گا نہ بیٹے
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ	اللہ کے یہاں صرف قلبِ سلیم کی قدر ہو گی
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	اس وقت جنّت کو ان لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا
لِلْمُتَّقِيْنَ ○ ۲۶/۸۸-۹۰	جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے رہے تھے۔

روزِ جزا متّقیوں کی مہمانوں جیسی عزّت و تکریم ہو گی

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ	وہ دن آنے والا ہے جب متّقی لوگ
اِلَى الرَّحْمٰنِ	اللہ الرحمٰن کے پاس جمع ہوں گے
وَفْدًا ○ ۱۹/۸۵	مہمانوں جیسی عزّت و تکریم کے ساتھ۔

○

۱۹ قیامتِ ارضی یا قرآنی انقلاب

قیامت

ماده - ق۔و۔م -

قَامَ۔ قِیَامًا کھڑا ہونا۔ متوازن ہونا کسی معاملہ کا اعتدال اور توازن پر ہونا۔ محکم اور استوار ہونا۔ ثابت قدم اور دائم رہنا قَیِّمٌ اس طرح قائم کرنا کہ اس میں کسی قسم کی کجی نہ ہو

تصریحاتِ بالا سے ظاہر ہے کہ اس لفظ کے بنیادی معنی توازن قائم رکھنے کے ہیں لہٰذا اس مادہ سے جتنے الفاظ آئیں گے ان میں یہ بنیادی مفہوم ضرور موجود رہے گا۔ خواہ یہ توازن جسمانی ہیئت و پیکر کا ہو۔ یا معاشرتی اور تمدنی توازن یا نفسیاتی توازن جس چیز کا توازن بگڑ جائے وُہ قائم نہیں رہ سکتی ۔

قیامَۃً کا مفہوم انسان کا یک بارگی اٹھ کھڑے ہونا ہے ۔ یہ لفظ قیامٌ کے آخر میں "ۃ" کے اضافہ سے بنا ہے جس سے مطلب ہے یک بارگی ہونا۔ اَلْقِیَامَۃُ سے مراد اس خاص گھڑی کا واقع ہو جانا ہے جس میں انسان اس طرح یک بارگی کھڑا ہو جائے ۔

قیامتِ ارضی

قِیَامَۃٌ کا لفظ قرآنِ کریم کی ان بنیادی اصطلاحات میں سے ہے جن کا مفہوم بڑا جامع ہوتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ اس کے مفہوم میں ایسا قیام شامل ہے جو یک بارگی واقع ہو جائے اس دنیا میں قیامۃٌ کسی قوم کی نشاۃِ ثانیہ یا حیات جدید ہے جو انقلاب کی رو سے ظہور میں آئے اور وُہ قوم یک بارگی اٹھ کھڑی ہو۔ یعنی ایسا انقلاب آئے جو کسی مُردہ قوم کو حیاتِ نو بخش دے ۔

نزولِ قرآن کے بعد اس قسم کا پہلا انقلاب حضور نبی کریمؐ کے مبارک ہاتھوں سے لایا گیا تھا۔ قرآن نے بتایا ہے کہ وُہ دور ظلم وجہالت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا قرآن نے اس دور کو لیلۃ القدر سے تعبیر کیا ہے یعنی وُہ تاریک دور جس میں اللہ کی جانب سے اقدار و قوانین دیئے گئے اور ان قوانینِ اقدار کے ذریعہ سے انسانیت

کی اندھیری رات کو علم و عدل کی روشنیوں سے منور کر دیا گیا تھا۔

پھر چشمِ زمانہ نے دیکھا کہ خود قرآن کی حامل قوم نے ہی قرآن کریم کی روشن کی ہوئی قندیلوں کو ایک ایک کر کے گل کرنا شروع کر دیا۔ اس عورت کی طرح جس نے اتنی محنت سے کاتا ہوا سوت اپنے ہی ہاتھوں سے برباد کر دیا تھا۔ چنانچہ اس قوم نے ان تمام تاریکیوں کو پھر سے گلے لگا لیا۔ جنہیں قرآن نے آکر دور کیا تھا اور اس طرح اپنے آپ کو ظلم و استبداد اور جہالت و پسماندگی کے جہنم میں گرا لیا۔ اور اب اس جہنم کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی ہے لیکن اس سرچشمہ نور کی طرف واپس نہیں آتی۔

قرآنی انقلاب کا دُوسرا دَور

قرآن حکیم نے قرآنی انقلاب کے ایک دُوسرے دَور کا بھی ذکر کیا ہے جب انسانیت زمانے کے تھپیڑے کھا کھا کر پھر اللہ کی وحی کی طرف واپس لوٹے گی۔ اور قرآنی تعلیمات سے فیضیاب ہوگی۔ اور اس طرح دنیا میں پھر سے اللہ کا نظام قائم ہو جائے گا جو پھیل کر اس پوری دنیا کو منور کر دے گا۔ قرآن میں اس دور کے متعلق کہا گیا ہے کہ "اس وقت یہ دنیا اپنے پرور دگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی۔"

قرآنی انقلاب کا پہلا دَور

پہلا بگل

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ	قرآنی انقلاب کے پہلے بگل پر
فَصَعِقَ	تمام لوگ حواس باختہ ہو جائیں گے
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ	بلندیوں والے بھی اور پستیوں والے بھی
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ○ ۳۹/۶۸	سوائے ان کے جو اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق کام کر رہے ہونگے۔

لیلۃ القدر یعنی وہ تاریک دور جس میں عروجِ انسانیت کی صبح طلوع ہونا شروع ہوئی

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ	ہم نے قرآن کو ایک ایسے تاریک دَور میں نازل کیا
الْقَدْرِ	جس میں انسانیت کو نئی اقدار اور پیمانے ملنے والے تھے
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ	تمہیں شاید اس اقدار و پیمانوں کے حامل دَور کی اہمیت کا اندازہ نہیں

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ	اس دَور کی ایک ایک رات ہزاروں مہینوں پر بھاری ہے
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ	اس دَور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آہستہ آہستہ قانون خداوندی کے
فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی
مِنْ كُلِّ اَمْرٍ	اور ایک وقت آجائے گا جب تمام انسانی امور وحی خداوندی کے مطابق طے ہونے لگیں گے
سَلٰمٌ ۛ هِيَ	اور امن و سلامتی کے اس دَور میں تمام تاریکیاں چھٹ جائیں گی
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ ۹۷/۵-۱	اور اس طرح عروجِ انسانیت کی صبح طلوع ہو جائے گی۔

وہ تاریک دَور جو دنیا بھر کے لیے باعثِ برکت و سعادت بن گیا

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ	قسم ہے اس واضح اور غیر مبہم کتاب کی
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ	جس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا
مُّبٰرَكَةٍ ○ ۴۴/۳-۲	جو دنیا بھر کے لیے باعثِ برکت و سعادت بن گیا۔

اور پھر حاملِ قرآن اُمّت نے قرآن کی راہ کو چھوڑ دیا

اس کے بعد انسانیت کی راہ پھر گھپ اندھیروں میں گم ہو گئی

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ	لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ
اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا	جسے ہم نے اپنے قوانین دیئے وہ ان پر عمل پیرا ہوئی
فَانْسَلَخَ مِنْهَا	اور پھر ان میں سے صاف نکل گئی
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ	اس پر مفاد پرستانہ جذبات نے اپنا تسلط جما لیا
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ	اور وہ راہِ راست سے بھٹک کر گمراہ ہو گئی
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا	ہم اپنے نظام کے ذریعے اسے ارتقائی منازل طے کرانا چاہتے تھے
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ	لیکن وہ پستیوں سے ہی چمٹ کر رہ گئی
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ	اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہو کر
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ	اس کی حالت اس کتے کی سی ہو گئی

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ — جو خواہ کسی حال میں ہو زبان نکالے ہانپتا ہی رہتا ہے
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ — یہ مثال اس قوم کی ہے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا — جس نے ہمارے قوانین کی اپنے عمل سے تکذیب کر دی
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ — لہٰذا یہ قصہ بیان کرو
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (۷/۱۷۵-۱۷۶) — تاکہ لوگ اس پر غور و فکر کریں۔

اور جنہوں نے ملّت کو تباہیوں اور بربادیوں کے جہنّم میں جھونک دیا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ — ان کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا — جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ — اور کاروانِ ملّت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اُتارا
جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا — اور اُسے بربادیوں کے جہنّم میں جھونک دیا۔
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ (۱۴/۲۸-۲۹) — کیا بُرا ٹھکانہ ہے جو انہوں نے پسند کیا۔

اور جو اب بہروں، اندھوں اور گونگوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا — جن لوگوں نے راہِ ہدایت چھوڑ کر
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى — اس کے بدلے گمراہی خرید لی
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ — ان کی اس تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ — اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى — ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
اسْتَوْقَدَ نَارًا — تاریکی دُور کرنے کے لیے آگ روشن کی
فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ — اور جب اردگرد کا ماحول روشن ہو گیا
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ — تو ان کی شامتِ اعمال نے اسے بُجھا دیا
وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ — اور وہ پھر گھُپ اندھیروں میں ڈوب گئے
لَّا يُبْصِرُوْنَ — اب انہیں کچھ سُجھائی نہیں دیتا اور وہ

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ	بہروں۔ گونگوں اور اندھوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ ۲/۱۶-۱۸	لیکن اس منبعِ نور کی طرف واپس نہیں آتے۔

خسارے میں رہنے والے یہ لوگ

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ	گمراہ وہ لوگ ہوتے ہیں
اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ	جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	اور اس نظام کے ساتھ عہد باندھنے کے بعد
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	اسے پھر توڑ ڈالتے ہیں
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ	اور انسانیت کے ان رشتوں کو قطع کرتے ہیں
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد کی نوبت پیدا کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ۲/۲۶-۲۷	یاد رکھو! یہی لوگ ہیں جو خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

قرآنی اِنقلاب کا دُوسرا دَور

دُوسرا بِگل

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى	پھر دوسری بار جب قرآنی انقلاب کا بگل بجے گا
فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ	تو انسانیت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے گی
يَّنْظُرُوْنَ	اور لوگ اللہ کی ربوبیتِ عامہ کو اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لیں گے
اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ	اس وقت انسانی معاشرہ
بِنُوْرِ رَبِّهَا	اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گا
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ	اور ہر معاملہ اللہ کے ضابطہ قوانین کے مطابق طے ہونے لگے گا
وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ	اس طرح زندگی کا وہ نقشہ مرتب ہو کر سامنے آجائے گا جس کے لیے انبیائے
وَالشُّهَدَآءِ	کرامؑ آتے رہے اور جماعتِ مومنین جس کی شہادت دیتی رہی

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ	اس دور میں لوگوں کے تمام فیصلے حق کے ساتھ ہوں گے
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ	اور کسی پر ظلم و زیادتی نہیں ہونے دی جائے گی
وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ	ہر کسی کو اس کے کام کا پورا پورا صلہ ملے گا
وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ○ ۳۹/۶۹-۷۰	اور کسی کا کوئی کام نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے پائے گا۔

اور واقع ہونے والا وہ انقلاب

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ	وہ واقع ہونے والا انقلاب جب ظہور میں آئے گا
لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا	اور اس کے وقوع پذیر ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ	یہ انقلاب نیچے کے طبقہ کو اوپر اٹھانے والا اور اوپر کے طبقہ کو نیچے لانے والا ہوگا
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا	نیچے کے طبقہ کے لوگ حرکت میں آکر اٹھ کھڑے ہوں گے
وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا	اور اوپر کے طبقہ کے بڑے لوگ یوں منتشر و پریشان ہو جائیں گے
فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ○ ۵۶/۱-۶	جیسے تیز آندھی میں گردوغبار اڑ رہا ہو۔

یہ انقلاب معاشرے کو صاف اور ہموار بنا دیگا جسمیں کوئی ٹیڑھ اور اونچ نیچ نہیں ہوگی

وَيَسْأَلُونَكَ	لوگ تم سے پوچھتے ہیں ان بڑے بڑے اکابرین کے متعلق
عَنِ الْجِبَالِ	جو انسانی معاشرہ میں پہاڑوں کی مانند کھڑے ہیں
فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي	کہو نظامِ خداوندی انہیں جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر
نَسْفًا	پرکاہ کی مانند اڑا دے گا
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا	اور معاشرہ کو ایسا صاف اور ہموار بنا دے گا
لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا	کہ تم اس میں نہ کوئی ٹیڑھ دیکھو گے
وَلَا أَمْتًا ○ ۲۰/۱۰۵-۱۰۷	اور نہ اونچ نیچ۔

یہ انقلاب اونچے کو اونچا رہنے دے گا نہ نیچے کو نیچا

وَيَوْمَ	اور نظامِ خداوندی کا انقلاب

نُسَيِّرُ الْجِبَالَ	بڑے بڑے دولتمند اور صاحب اقتدار لوگوں کو ان کے مقام سے ہٹا دینا
وَتَرَى الْأَرْضَ	اور جن کمزور و ناتواں لوگوں کو انہوں نے پاؤں تلے روند رکھا ہے
بَارِزَةً	تم دیکھو گے کہ وہ اُبھر کر اُوپر آ جائیں گے
وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ	اور یوں انسانوں کی خودساختہ تفریق مٹا کر سب کو ایک سطح پر لایا جائے گا
نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ ۱۸/۴۷	اور ان میں سے کسی کو بھی اس کی موجودہ حالت پر نہیں چھوڑا جائے گا۔

اور مساواتِ آدم ہمارا طے شدہ پروگرام ہے

يَوْمَ نَطْوِي	اس دَور میں یوں لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا
السَّمَاءَ	ان بڑے بڑے لوگوں کو جو اس طرح بلندیوں پر متمکن ہیں
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ	کہ جس طرح بہی کھاتے کو حساب کتاب کے بعد لپیٹ کر رکھ دیا جاتا ہے
كَمَا بَدَأْنَا	اور مساواتِ آدم کی پھر وہی کیفیت ہو جائے گی
أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ	جو تخلیقِ انسانی کے دَورِ اوّل میں تھی
وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ ۲۱/۱۰۴	یہ ہمارا طے شدہ پروگرام ہے جسے پورا ہو کر رہنا ہے۔

اس دَور میں ایک نئے نظامِ عدل کی بساط بچھے گی

إِذَا زُلْزِلَتِ	جب نظامِ خداوندی کا انقلاب آئے گا
الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا	تو انسان کا موجودہ غلط تمدّنی نظام تہ و بالا ہو جائے گا
وَأَخْرَجَتِ	اور وہ مستبد قوتیں نکال باہر کی جائیں گی
الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا	جو اس وقت زمین کی چھاتی پر سنگِ گراں بن کر بیٹھی ہیں
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا	اور انسان حیران و ششدر رہ جائے گا کہ ایسا تغیّر کس طرح واقع ہو گیا
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ	اس وقت تاریخ اپنے آپ کو دُہرائے گی
أَخْبَارَهَا	اور اقوامِ سابقہ کی سرگذشتیں زندہ حقیقت بن کر سامنے آ جائیں گی
بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا	اور یہ سب کچھ عین اللہ کے قانون کے مطابق ہو گا
يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ	اس دَور میں ایک نئے نظامِ عدل کی بساط بچھے گی

النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۝ ۹۹/۱-۶ — مجرم اور شریف انسان الگ الگ ہو جائیں گے۔

اور اس انقلاب کی برکتیں

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ — دُنیا میں وہ انقلاب آنے والا ہے جب ملوکیت کا سورج غروب ہو جائے گا

وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ — اور اس کے حالی موالیوں کا شیرازہ بکھر جائے گا

وَاِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ — اور پہاڑوں جیسے محکم امراء و رؤسا اپنی اپنی جگہ سے ہل جائیں گے

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ — اونٹوں جیسی سست رفتار سواریاں بے کار ہو جائیں گی

وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ — اور وحشی و نامانوس قومیں بھی اجتماعی زندگی کی طرف آتی جائیں گی

وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ — اور سمندروں میں آمد و رفت کا سلسلہ اس قدر ہو جائے گا کہ بھرے بھرے لگیں گے۔

وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ — اور اطراف و اکنافِ عالم کی آبادیاں ایک دوسرے سے ملتی جائیں گی

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ — اور زندہ درگور عورت کے حقوق بحال کیے جائیں گے

بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ — اور اس پر اس طرح ہلاکت لانے والوں سے بازپرس ہو گی

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ — اور اخبارات و نشریات ہر طرف پھیل جائیں گے

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۝ — اور اجرامِ فلکی پر پڑے ہوئے پردے ایک ایک کر کے اُٹھتے جائیں گے۔

۸۱/۱-۱۱

اور زمین اپنے ذخائر اُگل دے گی

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ — فضا میں پھیلی ہوئی توانائیاں پھٹ پڑیں گی

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ — اور یہ سب کچھ اللہ کے قانون کے مطابق ہو گا جیسا کہ اسے ہونا چاہیے

وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ — اور زمین میں دُور دُور تک آبادیاں پھیل جائیں گی

وَاَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا — اور زمین اپنی معدنیات اور دیگر ذخائر اُگل دے گی

وَتَخَلَّتۡ — اور اندر سے خالی ہوتی جائے گی

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۝ — اور یہ بھی اللہ کے قانون کے مطابق ہو گا جیسا کہ ہونا چاہیے۔

۸۴/۱-۵

اور ڈنڈی مار سرمایہ دارانہ نظام اپنے انجام کو پہنچے گا

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ
إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ
أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم
مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ كَلَّا إِنَّ
كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝

اور ڈنڈی مار سرمایہ دارانہ نظام کا انجام سوائے بربادی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا
اس نظام میں ہر کوئی اپنے لیے زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے
اور دوسروں کو کم از کم دینے کی ذہنیت اختیار کر لیتا ہے
کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انکی یہ لوٹ کھسوٹ ہمیشہ جاری رہے گی
اور وہ انقلابِ عظیم نہیں آئے گا جب ان سے اس لوٹ کھسوٹ کا حساب لیا جائے
یاد رکھو وہ دن ضرور آئے گا جب عالمگیر انسانیت
اللہ کا نظامِ ربوبیت قائم کرنے کے لیے اُٹھ کھڑی ہو گی
اور ان کے اعمال پر خود انہیں جکڑ لیں گے۔

۸۳/۱-۷

اس دور میں دوسرے قوانین کا شرک ختم ہو جائے گا

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ۳۹/۶۷

لوگوں نے اللہ کے نظام کو صحیح طور پر سمجھا ہی نہیں
انسانی معاشرہ میں یہ انقلاب جب آئے گا تو اس کے قوانین بھی
اللہ کے ان قوانین سے ہم آہنگ ہو جائیں گے جو خارجی کائنات میں کارفرما ہیں
اور یوں انسانی معاشرہ میں اللہ کے قوانین سے علیحدہ قوانین بنانے کا شرک ختم ہو جائے گا۔

دیکھو غلط نظام کا نتیجہ اس دنیا میں ہی نکل کر رہتا ہے

وَإِن مِّن قَرْيَةٍ
إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا
كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝ ۱۷/۵۸

دیکھو کوئی قوم یا ملک ایسا نہیں
جو اپنے غلط نظام کی وجہ سے تباہ و برباد نہ ہو جائے
قیامت سے پہلے اس دنیا میں ہی
یا پاداشِ عمل میں سخت عذاب میں مبتلا نہ ہو
یہ سب کچھ ہمارے قانونِ مکافات کے ضابطہ میں درج ہے۔

اے نوعِ انسان!

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ
إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ
كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ
فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ
يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا
وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
وَرَاءَ ظَهْرِهِ
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا
وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ ٨٤ / ٦-١٢

اے نوعِ انسان گو تم اپنے تجربات و مشاہدات اور علم کی رہنمائی میں بھی
اللہ کے اس نظام کی طرف بڑھ رہے ہو جو عالمگیر انسانیت کی ربوبیت کا ضامن ہے
لیکن اس طرح بڑی ٹھوکروں کے بعد منزل ملے گی
اس کے برعکس وحی کی رہنمائی میں اس منزل تک بلا مشقت اور بڑے کم وقت میں پہنچا جا سکتا ہے
درحقیقت وحی کا اتباع کرنے والوں کے اعمال یمن و سعادت کے حامل ہوتے ہیں
اور ان کی زندگی کے معاملات بڑی آسانی سے طے پاتے ہیں
اور افراد معاشرہ شاداں و فرحاں زندگی بسر کرتے ہیں
اور جو لوگ اسلاف پرستی اور اندھی تقلید کی روش اختیار کرتے ہیں انہیں اپنا
پچھلا راستہ یعنی ماضی تو روشن دکھائی دیتا ہے لیکن سامنے کا راستہ یعنی مستقبل تاریک
لہٰذا وہ تباہیوں کو بلا بلا کر اپنا گھر دکھاتے ہیں
اور یوں اپنی زندگیوں کو جہنم بنا دیتے ہیں۔

نظامِ خداوندی

۲۰ مستقل اقدار

نظامِ خداوندی کی بنیادیں اللہ کی دی ہوئی مستقل اقدار پر استوار ہوتی ہیں' یا یوں کہیے کہ نظامِ خداوندی وہ مستقل اقدار دیتا ہے جن کے مطابق زندگی بسر کرنے سے انسان کی دنیاوی زندگی بھی جنّت کی زندگی بن جاتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی سرفرازیوں اور کامرانیوں کی ضامن۔

یہاں صرف چند اقدار کا مختصر سا تعارف پیش کیا جا رہا ہے کیوں کہ ان کی تفصیل تو پورے قرآن پر پھیلی ہوئی ہے جو اپنے اپنے مقام پر سامنے آتی جائیں گی۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ اقدار اللہ کی دی ہوئی وہ دستوری حدود ہیں۔ جو قیامت تک کے لیے غیر متبدل رہیں گی۔ لیکن ان کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر دور کا انسان اپنے اپنے دَور کے تقاضوں کے مطابق جزئی قوانین وضع کرے گا۔

زمانہ چونکہ آگے کی طرف بڑھتا رہتا ہے لہٰذا ایک دَور میں وضع کیے ہوئے جزوی قوانین ضروری نہیں کہ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی موزوں اور مناسب سمجھے جائیں۔ خواہ ان کے وضع کرنے والے رتبہ میں کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں۔ ہر دَور کے اپنے الگ تقاضے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ کی دی ہوئی ان مستقل اقدار کی حدود میں رہتے ہوئے ہر دَور کے انسان کا اپنے لیے جزوی قوانین وضع کرنا عین اللہ کی منشا کے مطابق ہوگا۔

اور چوں کہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتب میں سے قرآن کے سوا کوئی اور کتاب اپنی اصل حالت میں موجود نہیں اور نہ ہی قیامت تک کسی اور کتاب نے نازل ہونا ہے۔ لہٰذا اب صرف قرآن الحکیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے یہ مستقل اقدار حاصل ہو سکتی ہیں۔

وحدتِ انسانیت انسانیت ایک غیر منقسم وحدت ہے اور اسے مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا بہت بڑا جرم ہے اللہ نے ساری دنیا کو پکار کر کہا کہ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً ۲/۲۱۳

"یاد رکھو! پوری نوعِ انسان ایک امت ایک قوم اور ایک عالمگیر برادری ہے"۔ اس کی تخلیق اور اس میں زندگی کی نمو اور اٹھان کی مثال ایک فرد کی سی ہے۔ وَمَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۳۱/۲۸ "تمہاری تخلیق اور بعثت بس ایک فرد کی تخلیق و بعثت کی مانند ہے"۔

جو تعلیم اللہ کی طرف سے آتی رہی اس کا مقصد عظیم نوعِ انسان کی واحدت کو برقرار رکھنا تھا۔ وُہ اس تعلیم کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف سب سے بڑا جرم یہی عائد کرتا ہے کہ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ ۲/۲ "جسے اللہ نے ملائے رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں"۔ لہٰذا واحدتِ انسانیت ایک مستقل قدر ہے۔

تکریمِ انسانیت

قرآن حکیم میں ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ ۱۷/۷ "ہم نے تمام بنی آدم کو قابلِ عزت بنایا ہے"۔ یعنی اللہ نے ہر انسان کو محض انسان ہونے کی جہت سے واجب التکریم بنایا ہے ہر فرد کو عزت و شرف کا یہ بنیادی حق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہوا یہ انسان کا پیدائشی حق ہے اس کے بعد اس کی عزت و تکریم کے مدارج جوہر ذاتی اور اعمال کریمانہ کے اعتبار سے قائم ہوتے ہیں جو جتنا زیادہ قوانین الٰہیہ کی نگہداشت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ عزت و تکریم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

غور فرمائیے کہ قرآن کریم نے کس طرح عزت و شرف کے پرانے معیاروں یعنی رنگ و نسل، قوم و وطن اور مال و دولت وغیرہ کو بدل کر ان کی جگہ احترام و تکریم کے نئے پیمانے دیئے جن کی رُو سے انسان (عورت و مرد) بحیثیت انسان ہونے کے واجب الاحترام ہے اور جو جس قدر زیادہ قانونِ خداوندی کی پابندی کرتا ہے، وُہ اسی قدر زیادہ واجب التکریم ہوتا ہے یعنی عزت کا معیار جوہر ذاتی قرار پا گیا نہ کہ اضافی نسبتیں اسی ایک معیار سے بادشاہت، براہمنیت پیشوائیت، سرمایہ داری کے تمام نظام کہن حرفِ غلط کی طرح مٹ جاتے ہیں۔ یعنی ہر انسانی بچہ خواہ وُہ بادشاہ کے گھر پیدا ہو یا فقیر کے، برہمن (سید) کا بیٹا ہو یا موچی کا، انسان ہونے کی جہت سے یکساں تکریم کا مستحق ہے اور باپ کی وجاہت یا عزت اسے دوسرے لوگوں سے ممتاز نہیں کر سکتی دوسروں کے مقابلہ میں اس کا زیادہ باعزت ہونا ذاتی جوہر اور عمل کی بنا پر ہو گا۔ لہٰذا تکریم انسانیت ایک مستقل قدر ہے جسے کسی مفاد اور مقصد کی خاطر، کسی حالت میں بھی قربان نہیں کیا جا سکتا۔

آزادی انسان کا بنیادی حق ہے لہٰذا کوئی انسان کسی دوسرے کا محکوم یا غلام نہیں ہو گا۔

احترام آدمیت کا لازمی نتیجہ ہے کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا غلام یا محکوم نہ ہو۔ ہر ایک کو یکساں طور

پر آزادی حاصل ہو۔ قرآن کا اس باب میں واضح فیصلہ ہے کہ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۳/۷۹ "کوئی انسان جس کے سپرد اللہ نے خواہ مقننہ کے فرائض کر رکھے ہوں، خواہ انتظامیہ کے۔ حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے مقام بلند پر فائز کیوں نہ ہو یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں کو اپنا محکوم اور غلام بنالے ماسوائے اللہ کے قوانین کی حکومت کے"۔

معاشرہ میں کسی بڑے سے بڑے منصب پر فائز انسان کو بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ لوگوں کی آزادی سلب کر سکے اور انہیں اپنا مطیع و فرمانبردار بنائے اطاعت اور فرمانبرداری صرف قوانین کی ہوگی نہ کہ افراد کی۔ لہٰذا ہر فرد کی آزادی اور اس کی آزادی کا احترام ایک بنیادی اور مستقل قدر ہے جسے کسی حالت میں بھی پامال نہیں کیا جا سکتا۔

نظامِ حکومت مشاورت کی بنیادوں پر قائم ہوگا۔

دنیا میں صحیح اور متوازن نظامِ حکومت وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کی دی ہوئی مستقل اقدار پر مبنی ہو لیکن مستقل اقدار بالعموم بنیادی اصول یا حدود (BOUNDARY LINES) کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ان اصولوں کی عملی جزئیات ہر زمانہ کے لوگ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرتے ہیں۔ قرآن نے کہا ہے کہ امر کسی ایک فرد کے سپرد نہ کیا جائے بلکہ نمائندگانِ ملت کی مشاورت سے سرانجام پائے۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۴۲/۳۸ "اس معاشرہ کے امور باہمی مشاورت سے طے پائیں گے" حتیٰ کہ خود رسولؐ کو بھی اس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔ آپؐ سے کہا کہ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۳/۱۵۹ "اور امورِ حکومت لوگوں کی مشاورت سے انجام دو"۔ لہٰذا نظامِ مملکت میں مشاورت بھی ایک مستقل قدر ہے جو کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے کی جائے گی۔ اور مشاورت کا ڈھانچہ ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اس دور کے لوگ بنائیں گے۔

امورِ مملکت اللہ کی امانتیں ہیں جو اہل ترین لوگوں کے سپرد کی جائیں گی۔

نظامِ خداوندی میں اربابِ حل و عقد درحقیقت متاعِ ملت کے امین ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس امانت کی نگہداشت کے لیے ایسے نمائندگان و کارکنان کا انتخاب کیا جائے جو ان مناصب کے لیے اہل ترین ہوں۔ ان امانت کو نااہل لوگوں کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ۴/۵۸ "دیکھو امورِ حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانتیں ہیں جو صرف ان کے سپرد کی جائیں جو ان کے اہل ہوں۔ اور جن کے سپرد یہ ذمہ داریاں ہو جائیں انہیں چاہیے کہ انسانوں کے درمیان عدل و انصاف سے فرائض حکومت سرانجام دیں"۔

لہٰذا یہ بھی ایک مستقل قدر ہے۔

افرادِ معاشرہ کے رزق کی ذمہ داری نظام کے سر ہوگی۔

نظامِ مملکت کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ تمام افرادِ معاشرہ کی بنیادی ضروریاتِ زندگی کا مہیا کرنا اس کے ذمے ہو یعنی یہ معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ ہر فرد کو اس کی بنیادی ضروریاتِ زندگی بہم پہنچتی رہیں۔ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۱۱/۶ "زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو"۔ قرآن کا یہ کہنا ہے کہ جو مملکت قوانینِ خداوندی کے نفاذ کے لیے وجود میں آتی ہے وہ ان تمام ذمہ داریوں کو اپنے اوپر لے لیتی ہے۔ جنہیں اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ مملکت تمام افراد کو اس امر کی ضمانت دیتی ہے کہ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۶/۱۵۱ "ہم تمہارے اور تمہاری اولاد کے رزق کے ذمہ دار ہیں"۔ اور رزق میں جسمانی پرورش اور انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے سامان و ذرائع سب آجاتے ہیں۔

لہٰذا تمام افرادِ معاشرہ کے رزق کی ذمہ داری نظامِ معاشرہ کے لیے ایک مستقل قدر ہے جسے کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

عدل، ایک اہم مستقل قدر ہے

تمام انسانوں کو پیدائش کے اعتبار سے یکساں سمجھنا ہر کسی کو اس کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے یکساں مواقع مہیا کرنا اور سعی و عمل کے لحاظ سے ان کے مقامات و مدارج متعین کرنا۔ محنت کے مطابق معاوضہ دینا۔ کسی کے حقوق و واجبات کو سلب نہ کرنا اور امور کے فیصلے اس قانون کے مطابق کرنا۔ جو سب پر یکساں طور پر نافذ ہو، عدل کہلاتا ہے۔

عدل ایک مستقل قدر ہے لہٰذا کسی حالت میں بھی اس کا دامن ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاسکتا۔ حتاکہ جو لوگ ہم سے دشمنی برتیں ان سے بھی عدل کرنا ضروری ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۵/۸ "دیکھو کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان سے عدل نہ کرو، ہر حال میں عدل کرو۔ یہ روش تمہیں تقویٰ سے قریب تر کردے گی"۔

اس سے آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ مستقل قدر کسے کہتے ہیں۔ عام طور پر یہی کہا جائے گا کہ جو کوئی دشمنی پر اتر آئے اس سے عدل کیسا؟ لیکن عدل ایک مستقل قدر ہے۔ لہٰذا کسی کی دوستی یا دشمنی اس پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ جس طرح فریقِ مخالف کے فرد کو بھی انسان ہونے کی جہت سے واجب التکریم سمجھا جائے گا۔ اسی طرح دشمن سے بھی عدل کیا جائے گا۔

حفاظتِ عصمت، ایک مستقل قدر ہے

قرآن کریم کی رو سے حفاظتِ عصمت بھی ایک مستقل قدر ہے۔ یعنی عورت اور مرد کا جنسی تعلق صرف نکاح کے معروف

طریقہ کی رُو سے ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ جنسی تعلق کو زنا کہا گیا ہے جس کے قریب تک جانے سے روکا گیا ہے۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۱۷/۳۲ "اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یہ بے حیائی کا کام ہے اور نہایت بُرا راستہ ہے۔"

نکاح اس معاہدہ کا نام ہے جو بالغ عورت اور بالغ مرد کی باہمی رضامندی سے قرار پاتا ہے۔ عورتوں کی رضامندی کے بغیر زبردستی ان کا وارث بن جانا جائز نہیں ہے۔ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۴/۱۹ "تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ عورتوں کی مرضی کے بغیر ان کے وارث بن بیٹھو۔" لہٰذا معاہدہ نکاح کسی "وارث" کی مرضی سے نہیں بلکہ عورت اور مرد کی اپنی پسند اور مرضی سے ہوگا اور عورت کا زبردستی وارث یا مالک بن جانا حلال نہیں حرام ہے۔

جنسی بے راہ روی سے افراد کی صلاحیتوں میں اضمحلال واقع ہو جاتا ہے۔ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۲۵/۶۸ "زنا کے مرتکب نہ ہونا۔ اس لیے کہ جو قوم عفت کی حفاظت نہیں کرتی۔ اس کے قواے عملیہ مضمحل ہو جاتے ہیں اور وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہے۔" اگر کوئی قوم اپنے ہاں زنا کو عام کر دے تو کچھ عرصہ کے بعد (جو محققین کی رائے میں تین پشتوں کا وقفہ یعنی تقریباً سو سال کا عرصہ) اس میں قومی زوال اور انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا حفاظتِ عصمت بھی ایک مستقل قدر ہے جس کا دامن کسی حالت میں بھی ہاتھ سے چھوڑا نہیں جا سکتا اور حفاظتِ عصمت سے مراد مرد اور عورت دونوں کا اپنی عصمت کی حفاظت کرنا ہے۔

نظامِ خداوندی

۲۱

بُنیادی حقوقِ اِنسانی

ہر انسان محض انسان ہونے کی جہت سے واجب التکریم ہے

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِيْٓ اٰدَمَ ۝ ۱۷/۷۰

اور ہم نے واجب التکریم بنایا ہے
تمام بنی آدم کو۔

رنگ، نسل، قوم اور قبیلے معیارِ عزت نہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰىكُمْ
اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ۴۹/۱۳

اے نوعِ انسان رنگ نسل یا قوم قبیلے معیارِ عزت نہیں
ہم نے تم سب کو ایک مذکر اور ایک مونث سے پیدا کیا
تمہارے قوم قبیلے تو محض اس لیے بنائے گئے ہیں کہ
تمہارے باہمی تعارف کا ذریعہ بنیں
یاد رکھو اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت دار وہ ہے
جو سیرت و کردار میں بلند ہو
یہ اس اللہ کا فیصلہ ہے
جو ہر بات کا علم رکھتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔

مدارج کا تعین ہر فرد کے جوہرِ ذاتی اور حسنِ عمل سے ہوگا

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ	معاشرہ میں ہر کسی کے مدارج کا تعین
مِّمَّا عَمِلُوْا	اس کے اعمال کے مطابق ہو گا
وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ	اس معاملہ میں نہ کسی سے رعایت برتی جائے گی
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○	اور نہ کسی پر زیادتی ہو گی۔

۴۶/۱۹

اور حسنِ عمل کا معیار یہ ہے کہ وہ عمل عالمگیر انسانیت کے لیے کس قدر منفعت بخش ہے

وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ	جو کچھ عالمگیر انسانیت کے لیے نفع بخش ہوتا ہے
فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ○	اسی کو دُنیا میں بقا ملتی ہے۔

۱۳/۱۷

قانون کی نگاہ میں سب برابر ہوں گے

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا	اے نبیؐ کہو کہ مَیں بھی انہی قوانین کی اطاعت کرتا ہوں
مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ	جو میری طرف نازل کیے گئے ہیں
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	اور مَیں بھی ڈرتا ہوں کہ اگر قوانینِ خداوندی کی
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○	خلاف ورزی کی تو سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

۱۰/۱۵

جرم کی سزا جرم کے مطابق ہو گی کسی پر زیادتی نہیں کی جائے گی

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ	اگر کسی سے کوئی بُرائی یا جُرم سرزد ہو جائے
فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا	تو اس کی سزا اس کے مطابق ہو گی
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ۶/۱۶۱	کسی پر زیادتی یا ظلم نہیں کیا جائے گا۔

دشمن سے بھی عدل ہوگا

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ	دیکھو کسی قوم یا فرد کی دشمنی بھی
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى	تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم
اَلَّا تَعْدِلُوْا	اس کے ساتھ عدل نہ کرو
اِعْدِلُوْا	ہر حال میں اور ہر کسی سے عدل کرو
هُوَ اَقْرَبُ	یہ روش تمہیں اس نظام کے قریب تر لے آئے گی
لِلتَّقْوٰى ○ ۵/۸	جس تک اللہ تمہیں لانا چاہتا ہے۔

معاشرے کے ہر فرد کو روزی کی ضمانت حاصل ہوگی

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ	معاشرہ میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ○ ۱۱/۶	جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ کے نظام پر نہ ہو۔

افراد کے حقوق نظام پر

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ	دیکھو اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر
مِّنْ اِمْلَاقٍ	ہلاکت میں نہ ڈال دو مفلسی کی وجہ سے
نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ	نظامِ خداوندی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ
وَاِيَّاهُمْ ○ ۶/۱۵۲	تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے سامانِ زیست مہیا کرے گا۔

اور نظام کے حقوق افراد پر

وَالَّذِيْنَ فِىْٓ اَمْوَالِهِمْ	ہر زیادہ کمانے والے کے اموال میں
حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ	تسلیم شدہ حق ہے
لِّلسَّآئِلِ	ان کا جن کی ضروریات ان کی کمائی سے پوری نہ ہوتی ہوں
وَالْمَحْرُوْمِ ○ ۷۰/۲۵	یا جو کسی بھی وجہ سے کمائی سے محروم ہو جائیں۔

محنت کا اِستحصال نہیں ہو سکے گا

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ — اس معاشرہ میں ہر کوئی
اِلَّا عَلَيْهَا — اپنی محنت کے ماحصل کا مالک خود ہوتا ہے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ — لہٰذا یہاں کسی محنت کرنے والے کی
وِزْرَ اُخْرٰى ○ ٦/١٦٥ — محنت کا استحصال نہیں ہو گا۔

اور اِستحصال کی دیگر تمام اقسام بھی ممنوع

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ — دیکھو یہاں کسی محنت کرنے والے کی
وِّزْرَ اُخْرٰى — محنت کا استحصال نہیں ہو گا۔
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ — اور انسان کسی اور چیز کا معاوضہ نہیں لے سکتا
اِلَّا مَا سَعٰى — ماسوا محنت کے معاوضے کے۔
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى — ہر کسی کی محنت کا صحیح صحیح جائزہ لیا جائے گا۔
ثُمَّ يُجْزٰىهُ — اور پھر جیسی کسی کی محنت ہو گی اس کے مطابق
الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ○ ۵۳/۳۸-۴۱ — اسے پورا پورا معاوضہ ملے گا۔

دوسروں کے حقوق چھیننے کی بجائے ان کی محرومیاں دور کرنے کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ — اللہ حکم دیتا ہے کہ
بِالْعَدْلِ — ہر کسی سے عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو
وَالْاِحْسَانِ ○ ۱۶/۹۰ — اور جس کی ضروریات پوری ہونے میں کمی رہ جائے اس کی کمی پوری کرو۔

شخصی و سیاسی آزادیوں کا حق

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ — کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں
يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ — اللہ نے اس کے سپرد خواہ قانونی امور کر رکھے ہوں خواہ انتظامی

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي ○ ۳/۷۹

حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے منصب بلند پر فائز کیوں نہ ہو
کہ وہ دوسرے انسانوں کو
اپنا محکوم و غلام بنا لے۔

نظامِ زندگی کے انتخاب میں آزادی کا حق

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○ ۱۰/۹۹

اگر اللہ چاہتا تو دُنیا بھر کے لوگوں کو نظامِ خداوندی
قبول کرنے پر مجبور کر دیتا، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا
اور نہ تمہیں ہی یہ اجازت ہے کہ لوگوں پر
اللہ کا نظام زبردستی ٹھونس دو۔

ہر نوع کی غلامی اور جور و استبداد سے آزادی کا حق

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ○ ۷/۱۵۷

نظامِ خداوندی، آئین و شرائع اور جور و استبداد کے ان
تمام بوجھوں کو اُتارتا ہے جن کے نیچے انسانیت دبی چلی آ رہی ہے
اور ہر نوع کی غلامی، تقلید اور اوہام کی ان زنجیروں کو توڑتا
ہے جن میں انسانوں کے وجود اور ان کے قلب و دماغ جکڑے ہوئے ہیں۔

آزادی رائے کا حق

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ○ ۱۸/۲۹

کہو تمہارے رب کی جانب سے یہ نظامِ حق پیش کر دیا گیا ہے
اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے۔

عقیدے کی آزادی کا حق

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ○ ۲/۲۵۶

دیکھو دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں
صحیح اور غلط دونوں راستے واضح طور پر بتا دیئے گئے ہیں۔

احترامِ عقیدہ

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ	اور تم انہیں بھی بُرا بھلا مت کہو جنہیں لوگ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ○ ۶/۱۰۹	اللہ کے بجائے اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔

عورت کی آزادی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ	تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم
تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ○ ۴/۱۹	عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو۔

مساواتِ جنس

اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ	اللہ ضائع نہیں ہونے دے گا
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ	تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى	وہ خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ○ ۳/۱۹۵	کیونکہ تم سب یکساں اور برابر ہو۔

حفاظتِ جان کا حق

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ	اور کسی جان کو قتل مت کرو
الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ	جسے کہ اللہ نے واجب الاحترام ٹھہرایا ہے
اِلَّا بِالْحَقِّ ○ ۶/۱۵۲	بجز ایسی صورت کے کہ جس کی تصریح قرآن نے کر دی ہو۔

حفاظتِ جان کی گارنٹی

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ	جس نے کسی ایک جان کو بھی مار ڈالا بغیر قصاصِ قتل
اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ	یا معاشرہ میں فساد پھیلانے کی قانونی سزا کے

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا — تو اس نے گویا پوری انسانیت کو ہلاک کر ڈالا

وَمَنْ اَحْيَاهَا — اور جس نے کسی ایک جان کو بھی ہلاک ہونے سے بچا لیا

فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۝ ۵/۳۲ — تو اس نے گویا پوری انسانیت کو زندگی دے دی۔

حفاظتِ مال کا حق

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ — مت کھاؤ ایک دوسرے کا مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ۝ ۴/۲۹ — باطل ذرائع سے۔

خوف اور پریشانیوں سے تحفّظ

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ — جو لوگ ہمارے دیئے ہوئے نظام کا اتباع کریں گے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ — انہیں تحفّظ حاصل ہو جائے گا ہر طرح کے خوف سے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۲/۳۸ — اور تمام پریشانیوں اور حزن و غم سے۔

غلطیوں کی تشہیر سے بچاؤ اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کا حق

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ — اللہ کو پسند نہیں ہے کہ

الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ — دوسروں کی غلطیوں کی تشہیر کی جائے

اِلَّا مَنْ ظُلِمَ — ماسوا اس کے کہ کسی پر ظلم ہوا ہو

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ ۴/۱۴۸ — اور یاد رکھو کہ اللہ سب کچھ سُنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

حسنِ ذوق کی آزادی

قُلْ مَنْ حَرَّمَ — کہو کون ہے جو ناجائز ٹھہراتا ہے

زِيْنَةَ اللّٰهِ — زیب و زینت کی ان چیزوں کو

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ — جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیں

وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۝ ۷/۳۲ — اور کھانے پینے کی خوشگوار چیزوں کو۔

۲۶ غلامی

قرآن حکیم شرف و احترام انسانیت کا ضامن ہے اس کے نزدیک کسی انسان کا دوسرے انسان کا غلام بن جانا تذلیلِ انسانیت کی انتہا ہے۔ لہٰذا قرآن کی رُو سے غلامی کا وجود تو ایک طرف اِس کا تصور بھی دین کی نقیض ہے۔

لیکن جب قرآن کا نزول ہوا تو دُنیا بھر میں غلامی کا رواج عام تھا۔ عربوں کے ہاں غلام اور لونڈیاں موجود تھیں۔ ان کے ہاں رواج یہ تھا کہ جنگ میں گرفتار ہونے والے قیدی مردوں کو غلام، اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنا لیا جاتا تھا۔ اور پھر ان کی اولاد پیدائشی طور پر غلام متصور کی جاتی تھی۔ قرآنِ کریم نے جنگ کے قیدیوں کے متعلق واضح حکم دے دیا کہ انہیں رہا کرنا ہوگا۔ خواہ احساناً، خواہ فدیہ لے کر۔ قرآن نے غلامی کے سرچشمہ کو یوں ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ اب رہ گئے وُہ غلام اور لونڈیاں جو اس وقت معاشرہ میں موجود تھے۔ تو انہیں آہستہ آہستہ معاشرہ میں جذب کر لیا گیا۔ یہ جو قرآن میں ہمیں غلاموں اور لونڈیوں کے متعلق احکام ملتے ہیں۔ یہ انہی غلام اور لونڈیوں کے متعلق ہیں جو اس وقت وہاں موجود تھے اور جنہیں تدریجاً جزوِ معاشرہ بنانا مقصود تھا۔ جب اس طرح جذب ہو گئے تو پھر غلامی کا تصور تک باقی نہ رہا۔

لیکن اس کے بعد تاریخ میں ہمیں مسلمان بادشاہوں اور امراء وغیرہ کے ہاں غلام اور لونڈیاں فوج در فوج نظر آتے ہیں۔ تو یہ اسی طرح خلافِ قرآن تھے جس طرح ان کی بادشاہتیں اور امارتیں۔

بہرحال اس نوعیت کی غلامی کا اس وقت دُنیا سے قریب قریب خاتمہ ہو چکا ہے لیکن اس کے علاوہ غلامی کی اور بہت سی قسمیں ہیں جو اب بھی انسانی معاشرہ میں موجود ہیں اور تیسری دنیا کے ممالک میں تو کچھ زیادہ ہی موجود ہیں۔ مثلاً سیاسی غلامی، طبقاتی غلامی، اقتصادی و معاشی غلامی، رنگ نسل اور قوم و قبیلے کی غلامی، عقائد و رسم کی غلامی، ذہنی غلامی وغیرہ اس کے علاوہ غلامی کی بے شمار ظاہری و باطنی اقسام ہیں جو انسانی معاشرہ پر مسلط ہیں۔

اللہ کا نظام غلامی کی ان تمام معلوم و نامعلوم اقسام کو ختم کرتا ہے سورۃ اعراف میں فرمایا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۷/۱۵۷

"یہ رسولؐ انسانیت پر پڑے ہوئے جور و استبداد کے تمام بوجھ اُتارتا ہے اور غلامی کی ان تمام زنجیروں کو توڑتا ہے جن میں انسانی ذہن اور ان کا معاشرہ جکڑا ہوا ہے"۔

ہمیشہ کے لیے غلامی کے سرچشمہ کو بند کر دیا

جنگی قیدیوں کو یا احساناً چھوڑ دو یا فدیہ میں

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اگر مخالفین سے جنگ ناگزیر ہو جائے
فَضَرْبَ الرِّقَابِ	تو ان سے خوب مقابلہ کرو
حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ	حتیٰ کہ ان کی قوت ٹوٹ جائے
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ	اور اس طرح جو جنگی قیدی ہاتھ آئیں
فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ	انہیں جنگ کے بعد یا تو احساناً چھوڑ دو
وَاِمَّا فِدَآءً ○	یا فدیہ لے کر یا قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کر دو۔

۴۷/۴

جنگ کے نتیجہ میں غلامی اللہ کا طریقہ نہیں

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ	دیکھو نبی کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى ○ ۸/۶۷	لوگوں کو قیدی یا غلام بنانے کے لیے جنگ کرے۔

اور معاشرہ میں موجود غلاموں کو آزاد کر دو اور انہیں نئی زندگی شروع کرنے کے لیے مالی امداد دو

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ	معاشرہ میں موجود غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرو اور ان میں سے جو
مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ	اپنی آزادی کی سند تحریری طور پر لینا چاہیں
فَكَاتِبُوْهُمْ	انہیں تحریری طور پر پروانہ آزادی دے دیا کرو
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا	اگر تم دیکھو کہ وہ خود اپنی بہبود کا خیال رکھ سکنے کے قابل ہیں
وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ	اور انہیں نئی زندگی شروع کرنے کے لیے اللہ کے اس مال میں
الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ○	سے دو جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے۔

۲۴/۳۳

عبوری دور میں غیروں کے پاس موجود غلاموں کو رہائی دلانے کیلئے انفرادی کوششیں

قسم توڑنے کے کفارہ میں غلام آزاد کرایا جائے

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ	قصد اور ارادہ سے کھائی گئی قسموں کا توڑنا قابلِ گرفت ہے
الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ	ایسی قسموں کے توڑنے کا کفارہ یہ ہو گا
اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ	دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے
مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ	یہ کھانا ایسا ہونا چاہیئے جیسا تم اوسطاً اپنے اہلِ خانہ کو کھلاتے ہو
اَوْ كِسْوَتُهُمْ	یا انہیں کپڑے بنوا کے دو
اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	یا ایک غلام آزاد کراؤ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ	اور اگر یہ سب کچھ میسر نہ ہو یا مسکین اور غلام ناپید ہو جائیں
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ○ ۵/۸۹	تو تین دن کے روزے رکھو۔

ظہار کے کفارہ میں غلام آزاد کرایا جائے

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ	جو کوئی غصہ یا جہالت میں ماں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہہ دے
مِنْ نِّسَآئِهِمْ	اپنی بیوی کو
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا	اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	تو اسے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرانا ہو گا
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا	قبل اس کے کہ وہ بحیثیت میاں بیوی ایک دوسرے کے پاس جائیں
ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ	یہ اس لیے کہ تم آئندہ کے لیے نصیحت پکڑو
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ	یاد رکھو اللہ تمہارے تمام معاملات سے باخبر ہوتا ہے
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ	اور اگر آزاد کرانے کے لیے غلام نہ مل سکے
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ○	تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے۔

۵۸/۳-۴

قتلِ خطاء کے کفارہ میں غلام آزاد کرایا جائے

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا	اگر کسی کے ہاتھوں کوئی مومن غلطی سے مارا جائے
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ○ ۴/۹۲	تو وہ اس کے بدلے میں ایک مومن غلام آزاد کرائے۔

نزولِ قرآن کے وقت معاشرہ میں موجود غلام ولونڈیوں سے ازدواجی رشتے قائم کرکے انہیں جزوِ خاندان بنایا جائے

معاشرہ میں موجود غلاموں کی شادی کا انتظام نظام کی طرف سے کیا جائے

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ	تمہارے معاشرہ کا یہ فریضہ ہے کہ مجرّد لوگوں کے نکاح کا انتظام کرے
وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ	اور غلام ولونڈیوں میں سے جو شادی کی صلاحیت رکھتے
وَإِمَائِكُمْ	ہوں، ان کے نکاح کا بندوبست کیا جائے
إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ	اگر وہ لوگ اس کی مالی استطاعت نہ رکھتے ہوں
يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ	تو یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ نظام کی جانب سے ہونا چاہیے
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ ۲۴/۳۲	جو بڑی وسعتوں کا مالک اور ہر ایک کے حالات سے باخبر ہے۔

غلام عورتوں کو شہوت رانی کا ذریعہ مت بناؤ، انہیں حصارِ نکاح میں لاکر جزوِ خاندان بنالو

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا	اور جو مومن مرد اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ
أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ	کسی آزاد مومن عورت سے شادی کر سکے
فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم	تو وہ کسی ایسی مومن عورت سے شادی کرلے جو کسی کی غلام ہو
مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ	(تاکہ معاشرہ میں موجود غلام عورتیں جزوِ خاندان بنتی جائیں)
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم	دیکھو اللہ کی نگاہ تمہارے ایمان پر ہے یہی معیارِ فضیلت ہے
بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ	اور اسی کی بنا پر تم ایک دوسرے کے اجزا بنتے ہو غیر نہیں رہتے
فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ	بہرحال ان عورتوں سے نکاح ان کے اہلِ خانہ کی اجازت سے ہونا چاہیے
وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ	اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہر ادا کیے جائیں

مُّحْصَنٰتٍ — تاکہ وہ حصارِ نکاح میں محفوظ ہو کر رہیں

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ — دیکھو انہیں اپنی شہوت رانی کا ذریعہ مت بناؤ

وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ ○ ۴/۲۵ — اور نہ ان سے چوری چھپے کے تعلقات رکھو۔

مومن مرد غلام عورتوں سے شادی کرکے انہیں جزوِ خاندان بنائیں

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ — مومن مرد مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کریں

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ — جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ — دیکھو شریکِ حیات کے طور پر ایک مومن غلام عورت بہتر ہے

مِّنْ مُّشْرِكَةٍ — ایک مشرک عورت سے

وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ○ ۲/۲۲۱ — خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو۔

اور مومن عورتیں غلام مردوں سے شادی کرکے انہیں جزوِ خاندان بنائیں

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ — اور مومن عورتیں مشرک مردوں سے ہرگز نکاح نہ کریں

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا — جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ — دیکھو شریکِ حیات کے طور پر ایک مومن غلام بہتر ہے

مِّنْ مُّشْرِكٍ — ایک مشرک آزاد مرد سے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ○ ۲/۲۲۱ — خواہ وہ تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو۔

سابق غلام عورتیں اگر بے حیائی کی مرتکب ہوں تو اُن کی سزا نصف ہو گی

فَاِذَآ اُحْصِنَّ — سابق غلام عورتیں باقاعدہ کسی کے نکاح میں آ جانے کے بعد

فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ — اگر کسی بے حیائی کی مرتکب ہوں تو

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى — ان کی سزا عام عورتوں کی نسبت سے نصف ہو گی

الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ○ — (کیوں کہ ان کی تربیت اچھے ماحول میں نہیں ہوئی)

۴/۲۵

غلامی کے دیگر رخ

شخصیّات کی غلامی

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ
اِلَّاۤ اَسۡمَآءً
سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ
مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍؕ
اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ
اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُؕ
ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ
وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۞ ۱۲/۴۰

اللہ کے سوا جن کی تم اطاعت کرتے ہو
وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں
جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری
یاد رکھو حقِ حکومت صرف اللہ کے قوانین کو حاصل ہے
اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف ان قوانین کی ہونی چاہیے
یہی دین قیم اور زندگی کا سیدھا راستہ ہے
لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

مذہبی پیشواؤں اور اُن کی خود ساختہ شریعت کی غلامی

اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا
شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ
مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ ۞ ۴۲/۲۱

لوگوں نے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کے شریک ٹھہرا لیا ہے
جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے رہتے ہیں
ایسی شریعتیں جن کی اللہ نے قطعاً اجازت نہیں دی۔

مُردوں کی غلامی

وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡــئًا
وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ
اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ
وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ
اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ

لوگ اللہ کے سوا جن سے مُرادیں مانگتے اور مدد کے لیے پکارتے ہیں
وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے
وہ تو خود مخلوق ہیں
یہ لوگ زندہ انسانوں سے ہی نہیں مُردوں سے بھی مُرادیں مانگتے ہیں
ان مُردوں سے جنہیں اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ
کب اُٹھائے جائیں گے

اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ○ ۱۶/۲۰-۲۱ دیکھو کائنات میں صرف اللہ واحد کا تم پر اقتدار ہے۔

ذہنی غلامی

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	ان لوگوں کی ذہنی غلامی کی مثال یوں ہے
كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ	جیسے جانوروں کا ریوڑ اور ان کے پیچھے چرواہا
بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا	اس ریوڑ میں اور کچھ سننے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی
دُعَآءً وَّنِدَآءً	ماسوا چرواہے کی بے معنی آوازوں کے
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ	بہرے، گونگے اور اندھوں کا یہ ہجوم ہے
فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ ۲/۱۷۱	جو عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا۔

جذبات وخواہشات کی غلامی

اَفَرَءَيْتَ مَنِ	ان کی حالت پر غور کیا
اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ	جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے
وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ	دیکھو کہ علم کے باوجود یہ لوگ کس طرح گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں
وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ	ان کی سننے اور سوچنے کی صلاحیتیں کند ہو گئی ہیں
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ○ ۴۵/۲۳	اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

ہر طرح کی غلامی کا خاتمہ

مَا كَانَ لِبَشَرٍ	کوئی انسان دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا
اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ	خواہ اللہ نے اس کے سپرد مقننہ کے امور کر رکھے ہوں
وَالْحُكْمَ	اور خواہ انتظامیہ کے
وَالنُّبُوَّةَ	حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے مقام بلند پر فائز کیوں نہ ہو
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ	کوئی یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں سے
كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ	اپنی اطاعت کرائے

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ○ ۳/۲۹ ماسوا اللہ اور اس کے قوانین کی اطاعت کے۔

نبیٔ کریمؐ ہر طرح کی غلامی کی زنجیریں کاٹنے کے لیے تشریف لائے تھے

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ — یہ رسولؐ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے

وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ — اور استبدادی قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ — پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ — اور خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ — اور انسانیت پر پڑے ہوئے جور و استبداد کے تمام بوجھ اتارتا ہے

وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ — اور انسانیت کی ذہنی و فکری غلامی کی زنجیروں کو کاٹتا ہے

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ — لہٰذا جو لوگ اس کے لائے ہوئے نظام کو قبول کریں گے

وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ — اور اس کے قیام و استحکام میں اس کی رفاقت اور مدد کریں گے

وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ — اور اس کی طرف نازل شدہ روشنی کو اپنے لیے چراغِ راہ بنائیں گے

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ۷/۱۵۷ — تو یہی لوگ ہیں جن کی زندگیاں کامیاب و کامران ہوں گی۔

○

نظامِ خداوندی

۲۳ حکومت

مادہ۔ ح ک م

اَلْحَکَمَۃُ گھوڑے کی لگام کو کہتے ہیں۔ منہ میں لگام دے کر جس چمڑے سے اس کے دونوں جبڑوں کو کس دیا جائے اسے حَکَمَۃٌ کہتے ہیں اَحْکَمَ الْفَرَسَ کے معنی گھوڑے کو اس طرح لگام دینا ہیں۔

چونکہ لگام کا کام یہ ہے کہ گھوڑے کو سرکش اور بے راہرو ہونے سے روک دے۔ اس لیے حَکَمْتُ الْفَرَسَ کے معنی ہیں میں نے گھوڑے کو روکا اور (لگام کے ذریعہ سے) قابو میں لیا۔ اَحْکَمَہٗ عَنِ الْاَمْرِ کے معنی ہیں اسے اس بات سے روک دیا منع کر دیا روکنے اور منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کسی کو بتا دیا جائے کہ اس کی آخری حد کونسی ہے۔ جس سے آگے وہ نہیں بڑھ سکتا۔ اسی کو اختلافی امور میں فیصلہ کرنا کہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کے حقوق وواجبات کی حدیں متعین کر دینا اور کسی کو ان سے آگے نہ بڑھنے دینا۔ اسی کو حُکْمٌ کہتے ہیں۔ یعنی فیصلہ حَاکِمٌ کے معنی ہیں فیصلہ کرنے والا اَلْحَکُوْمَۃُ اسی سے اسم ہے اَلْحَکَمُ صاحبِ اختیار ثالث یا پنچ۔ ایسا فیصلہ کرنے والا جسے موافقت یا مخالفت میں فیصلہ کرنے کا پورا پورا اختیار ہو۔

حکومت کے سلسلہ میں قرآن حکیم کا اصل الاصول یہ ہے کہ کسی انسان کو اس کا حق نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں پر حکومت کرے۔ لہٰذا نظامِ خداوندی میں کسی ڈکٹیٹر، بادشاہ، یا موروثی حکمران کی کوئی گنجائش نہیں، اس نظام میں حکومت صرف اللہ کی ہوگی یعنی اللہ کے قوانین کی حکومت اور تمام انسان ان قوانین کے سامنے یکساں اور برابر حیثیت کے مالک ہوں گے البتہ حکومت کا نظم و نسق چلانے کے لیے مختلف ادارے قائم کیے جائیں گے۔ جو بہر حال افراد معاشرہ پر ہی مشتمل ہوں گے۔ ان اداروں کی تشکیل اور طریقہ کار جمہوری طرز کا ہوگا۔ اللہ نے ان امور کے سلسلہ میں صرف بنیادی اصول دیئے ہیں۔ جن کی تفصیلات طے کرنے کا کام ہر دَور کے انسان پر چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ متعلقہ دور کے انسان اللہ کے دیئے ہوئے اصولوں کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے دَور کے تقاضوں کے مطابق ان کی تفصیلات طے کر سکیں۔

یہ اصول وقوانین گذشتہ ادوار میں اللہ کی جانب سے نازل کردہ کتب میں دیئے جاتے رہے ہیں۔ جو کسی نہ کسی وجہ

سے محفوظ نہ رہ سکے اور ضائع ہو گئے اور اب آخری بار یہ اصول و قوانین قرآن حکیم میں دیئے گئے ہیں۔ جن کی حفاظت کے ایسے محکم انتظامات ہُوئے کہ یہ اب بھی محفوظ حالت میں نوعِ انسان کے پاس موجود ہیں۔

اِس نظام میں ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وُہ دیکھے کہ حکومت کا کوئی ادارہ یا کارندہ حدودِ قرآنی سے باہر تو نہیں نکل گیا۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بعض اعلیٰ سطح کے ایسے ادارے بھی قائم کیے جائیں گے جو ان معاملات میں اپیلوں کی سماعت کے مجاز ہوں گے۔

قانون سازی یا شریعت سازی کے اختیارات

قرآن کریم عام طور پر انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق بنیادی قوانین یا اصول دیتا ہے جنکی تفصیلات و تشریحات طے کرنے کا کام ہر دور کا قرآنی معاشرہ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود کرے گا جسے ہم قانون سازی یا شریعت سازی کہ سکتے ہیں۔

آج کل کے دور میں ایک قرآنی معاشرے کے اندر منتخب پارلیمنٹ ہی وُہ صحیح ادارہ ہو گا جو قرآنی حدود کے اندر رہتے ہُوئے کثرتِ رائے کے اصولوں پر روزمرہ زندگی کے لیے قوانین وضع کرے گا اور اس پارلیمنٹ کے اس انداز کے وضع کردہ قوانین ہی شریعت کہلائیں گے۔

بہرحال یہ قوانین یا شریعت قابلِ تبدیل ہوں گے بعد میں آنے والی کوئی پارلیمنٹ اپنے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق قرآن کریم کی حدود میں رہتے ہُوئے ان قوانین کو تبدیل کر سکے گی اور یہ تبدیل شدہ قوانین بھی شریعت ہی کہلائیں گے اور یہ پراسیس اسی طرح جاری رہے گا۔

اس کے علاوہ کسی مذہبی ٹولہ، سیاسی گروہ یا فرد کو یہ اختیار نہیں ہو گا کہ وُہ شریعت کے نام پر قوانین وضع کرے یا کسی قسم کے فتوے ہی دے قرآنی معاشرہ میں ایسا کرنے والے گروہ یا فرد کو مملکت کا باغی قرار دیا جائے گا۔

اللہ و رسول یا مرکزِ ملّت

قرآن حکیم میں "اللہ و رسول" کی اصطلاح نظام خداوندی اور اس نظام کی مرکزی اتھارٹی یا مرکزِ ملت کے لیے استعمال ہُوئی ہے اور مرکزی اتھارٹی میں ملک کی پارلیمنٹ، اعلےٰ عدالتیں، صدرِ مملکت یا وزیر اعظم وغیرہم شامل ہو سکتے ہیں؛

حقِ حکومت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں

اِنِ الْحُکْمُ	حقِ حکومت کسی کو حاصل نہیں
اِلَّا لِلّٰہِ ○ ۶/۵۷	سوائے اللہ کے۔

اللہ کے سوا کسی کی محکومیت اختیار نہ کرو

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ	اللہ کے سوا کسی کو حکومت کا حق حاصل نہیں
اَمَرَ اَلَّا	اس کا فرمان ہے کہ
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ○ ۱۲/۴۰	اس کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے۔

اللہ کے فیصلوں پر کوئی نظرِ ثانی کرنے والا نہیں

وَاللّٰہُ یَحْکُمُ	حکومت اللہ کر رہا ہے
لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ ○ ۱۳/۴۱	اور کوئی اس کے فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے والا نہیں۔

اللہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا

وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖٓ اَحَدًا ○ ۱۸/۲۶	اور اللہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اللہ کے نظامِ حکومت سے احسن کوئی اور نظامِ حکومت نہیں

وَمَنْ اَحْسَنُ	کوئی اور نظامِ حکومت اتنا حسین اور متوازن نہیں
مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا ○ ۵/۵۰	جتنا کہ اللہ کا نظامِ حکومت ہے۔

کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ دوسرے انسان کو اپنا محکوم بنائے

مَا کَانَ لِبَشَرٍ	کوئی انسان دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا۔
اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ	خواہ اللہ کے نظام نے اس کے سپرد مقننہ کے امور کر رکھے ہوں۔

وَالْحُكْمَ	اور خواہ انتظامیہ کے
وَالنُّبُوَّةَ	حتیٰ کہ وہ نبوّت جیسے منصبِ بلند پر فائز کیوں نہ ہو
ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ	یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں کو
كُونُوا عِبَادًا لِّي ○ ۳/۷۹	اپنا محکوم بنا لے۔

اللہ کی حکومت سے مُراد اللہ کے قوانین کی حکومت ہے

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا	کہو کیا مَیں اس اللہ کے بجائے کسی اور کو حاکم بنا لوں
وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ	جس نے تمہاری طرف قوانین کی یہ
الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ○ ۶/۱۱۵	مفصّل کتاب نازل کر دی ہے۔

اور اللہ کے قوانین اس کی نازل کردہ کتاب میں ہیں

كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ	تم سب اللہ کے نظامِ ربوبیت کے علمبردار بن جاؤ
تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ	جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے
وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ○ ۳/۷۹	جسے تم پڑھتے ہو اور جس پر غور و تدبّر کرتے ہو۔

نظامِ حکومت کتاب اللہ کے مُطابق

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ	تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	تاکہ تم نوعِ انسان کے درمیان ایسا نظامِ حکومت قائم کرو
بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ○ ۴/۱۰۵	جیسا کہ اللہ نے تمہیں اس کتاب کے ذریعے سوجھایا ہے۔

حکومتِ خداوندی کی بُنیاد قرآن کے اصول و قوانین ہیں

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ	ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے
بِالْحَقِّ	جو ٹھوس حقیقتوں کی حامل ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	اور سابقہ کُتب کے وعدوں اور دعووں کی تصدیق کرتی ہے

مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ	اور ان کتب کی تعلیمات کی محافظ، نگران اور جامعہ ہے
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ	لہٰذا لوگوں کے درمیان حکومت قائم کرو
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ اس کتاب کے مطابق
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	اور لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی پیروی ہرگز نہ کرو
عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝ ۵/۴۸	جب کہ نظامِ حق تمہارے پاس آ چکا ہے۔

اپنا نظامِ حکومت اللہ کی کتاب سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہونے دو

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ	اور لوگوں کے درمیان حکومت قائم کرو
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق
وَلَا تَتَّبِعْ	اور اس سلسلہ میں قطعاً رعایت نہ کرو
اَهْوَآءَهُمْ	لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ	اور ہوشیار رہو کہ ان کے ذاتی مفادات اور میلانات
يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ	ایسی صورت پیدا نہ کر دیں، کہ تمہارا نظام
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۝ ۵/۴۹	اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر ہو جائے۔

ورنہ قانونِ مکافات سے بچ نہ سکو گے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا	اس طرح ہم نے اپنے احکام و قوانین، واضح طور پر تمہیں دے دیے ہیں
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ	اگر تم نے اس علم کے آ جانے کے بعد بھی
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ	لوگوں کے ذاتی مفادات و خواہشات کی پیروی شروع کر دی
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ	تو یاد رکھو اللہ کے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ۱۳/۳۷	تمہیں نہ کوئی دوست ملے گا نہ اس سے بچانے والا۔

اور نظامِ حکومت جمہوری بنیادوں پر قائم کرو

امورِ حکومت باہمی مشاورت سے طے کیے جائیں گے

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ	جنہوں نے اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ — نظام خداوندی قائم کر لیا
وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ — ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے پائیں گے
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ ۴۲/۳۸ — اور وہ ایسے انتظامات کریں گے کہ ہمارا دیا ہُوا رزق ہر ایک کو ملے۔

نبی کریمؐ کو بھی مشاورت کا حکم

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ — اے نبیؐ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ تم
لِنْتَ لَهُمْ — اپنے لوگوں کے لیے نرم دل واقع ہوتے ہو
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ — اگر تم سخت مزاج اور سنگدل ہوتے
لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ — تو سب لوگ تم سے الگ ہو کر منتشر ہو چکے ہوتے
فَاعْفُ عَنْهُمْ — لہٰذا قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے انکے ساتھ درگزر کی پالیسی اختیار کرو
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ — اور انہیں ہر طرح کا تحفظ مہیا کرو
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ○ ۳/۱۵۹ — اور امورِ حکومت ان کی مشاورت سے طے کرو۔

نمائندگانِ حکومت کا انتخاب اور ان نمائندگان کی ذمہ داریاں

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا — دیکھو امورِ حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانتیں ہیں
الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا — جو صرف ان کے سپرد کی جائیں جو ان کے اہل ہوں
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ — اور جن کے سپرد یہ ذمہ داریاں ہو جائیں انہیں چاہیے کہ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ — انسانوں کے درمیان عدل و انصاف سے فرائضِ حکومت انجام دیں
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ — یاد رکھو یہ بڑی اہم بات ہے جو تم سے کہی گئی ہے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ ۴/۵۸ — اور تمہاری ہر بات کو اللہ سنتا اور ہر کام کو دیکھتا ہے۔

حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانت ہیں جن میں خیانت نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ — دیکھو اس نظام کے ساتھ خیانت ہرگز نہ کرنا

وَتَخُونُوٓا اَمٰنٰتِكُمْ	اور نہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں خیانت کرنا جو تمہارے سپرد
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ۸/۲۷	کی جائیں۔ تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔

کارکنانِ حکومت سے اختلاف کی صورت میں مرکزی اتھارٹی سے رجوع کریں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	تمہیں چاہیے کہ اس نظام کی مرکزی اتھارٹی کی اطاعت کرو
وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ	اور کارکنانِ حکومت کی بھی جو تم میں سے مقرر کیے جائیں
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ	اور اگر ان کارکنانِ حکومت کے ساتھ کسی بات پر اختلاف ہو جائے
فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	تو چاہیے کہ تصفیہ کے لیے مرکزی اتھارٹی سے رجوع کرو
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ	یہ اس بات کا ثبوت ہو گا کہ تم اللہ پر
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور اس کے قانونِ مکافات پر یقین رکھتے ہو
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ	یہ روش نہایت ہی عمدہ ہو گی اور انجام کار
اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○ ۴/۵۹	معاشرہ کا حسن و توازن برقرار رکھنے کا موجب بنے گی۔

اور باہمی اختلافات کو رفع کرنے کے لیے اللہ کے قانون سے رجوع کرو

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ	دیکھو تم لوگوں کے درمیان اگر
فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ	کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے
فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ○ ۴۲/۱۰	تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون سے کراؤ۔

مرکزِ ملّت

معاملات میں مرکزِ ملّت کے فیصلے کے بعد کسی اور کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہوتا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ	مومن مردوں اور عورتوں پر واضح ہو کہ
اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ	جب کسی معاملہ میں ان کی مرکزی اتھارٹی

اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ	کوئی فیصلہ کردے تو پھر انہیں اختیار نہیں ہے کہ
الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ	وہ اس معاملہ میں خود کوئی فیصلہ کریں
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ	یاد رکھو جو کوئی مرکزِ ملّت کی نافرمانی کرے گا
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ○ ۳۳/۳۶	تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

مرکزی اتھارٹی کے فیصلوں پر اپنے فیصلوں کو مقدم مت رکھو

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	ایمان والو پورا پورا نظم وضبط قائم کرو
لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ	اور معاملات میں اپنے فیصلوں کو مقدم مت رکھو
اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ	مرکزِ ملّت کے فیصلوں پر
وَاتَّقُوا اللّٰہَ	اور ہر حال میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے رہو
اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ ۴۹/۱	اور یاد رکھو کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اور مرکزی اتھارٹی میں شخصیات کو نہیں بلکہ نظام کو اہمیت حاصل ہوتی ہے

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ	یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کوشش کرتے ہیں
لِیُرْضُوْکُمْ	کہ کسی طرح تمہیں راضی کر لیں
وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ	حالانکہ نظامِ خداوندی اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ
اَنْ یُّرْضُوْہُ	اسے راضی رکھا جائے
اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○ ۹/۶۲	اگر وہ اہلِ ایمان ہیں۔

انسانی معاشرہ میں نظامِ خداوندی کی اہمیّت

نوعِ انسان کے لئے نظامِ خداوندی سے زیادہ اہم کچھ اور نہیں

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ	اے نبیؐ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہارے والدین
وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ	تمہاری اولادیں اور تمہارے بھائی بہنیں

وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ	تمہارے رفیقِ حیات اور تمہارے اہلِ خاندان
وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا	اور وہ مال و دولت جو تم کماتے ہو
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑ جانے سے ڈرتے ہو
وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ	اور وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	ان میں سے کچھ بھی اگر تمہیں نظامِ خداوندی سے
وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	اور اس کے قیام و بقا کی جدوجہد سے زیادہ عزیز ہے
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى	تو پھر انتظار کرو کہ
يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي	یاد رکھو اللہ کی رہنمائی سے وہ لوگ فیضیاب نہیں
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝	ہوا کرتے جو اس کے نظام کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر نکل جائیں۔

۹/۲۴

دعویٰ ایمان کے باوجود جو لوگ راہِ راست سے بھٹک گئے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان کی حالت پر غور کیا
يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا	جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	تمہاری طرف نازل قرآن پر
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	اور کتبِ سابقہ کے نزول پر
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	لیکن عملاً اپنا نظامِ حکومت
اِلَى الطَّاغُوْتِ	باطل قوانین پر قائم کرتے ہیں
وَقَدْ اُمِرُوْٓا	حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ	تمام باطل قوانین سے انکار کر دیں
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ	لیکن ان کے مفاد پرستانہ جذبات ان پر غالب آ گئے
ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝	اور انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے گئے۔

۴/۶۰

اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہ کرنیوالے کافر ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ	جو لوگ اپنا نظامِ حکومت
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ ۵/۴۴	یہی لوگ کافر ہوتے ہیں۔

اپنا نظامِ حکومت قرآن کے مطابق قائم نہ کرنیوالے ظالم ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ	جو لوگ اپنا نظامِ حکومت
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ۵/۴۵	تو یہ لوگ ظالم ہیں۔

اپنا نظامِ حکومت قرآن کے مطابق قائم نہ کرنے والے فاسق ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ	جو لوگ اپنا نظامِ حکومت
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ ۵/۴۷	تو یہی لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئے۔

○

نظامِ خداوندی

۲۴ معاشرے میں عورت و مرد کی حیثیت

اللہ کے قانون کی رُو سے عورت اور مرد کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں۔ سورۃ النساء میں فرمایا گیا:

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۴/۱

"تمہاری پیدائش کی ابتدا واحد جرثومۂ زندگی سے کی گئی۔ ازاں بعد یہ جرثومہ دو حصوں میں بٹ گیا جس سے نر و مادہ کی تقسیم وجود میں آئی اور نر و مادہ کے اختلاط سے کرۂ ارض پر مردوں اور عورتوں پر مشتمل کثیر آبادی پھیلا دی گئی"۔ لہٰذا پیدائش کے اعتبار سے دونوں میں سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

لیکن فطرت کے پروگرام کے مطابق عورت نے ماں بننا ہوتا ہے لہٰذا اِستقرارِ حمل سے لے کر بچہ کی پیدائش و پرورش تک ایک لمبے عرصہ کے لیے، وُہ زندگی کے عام کاروبار سے معذور ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ابتدائی انسانی معاشرہ میں عورتیں بچوں کی پرورش اور گھر کے کام انجام دیتی تھیں اور مرد باہر کے کام کرتے تھے۔ اس طرح ہوتے ہوتے عورت اور مرد کے درمیان دائرہ کار کی تقسیم وقوع پذیر ہو گئی۔ مرد کا دائرہ کار چونکہ گھر سے باہر تھا۔ اور باہر کی دُنیا بہت وسیع تھی۔ لہٰذا مرد کا دائرہ کار بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ اور اس طرح اسے قوت حاصل ہو گئی۔

پھر جب انسان نے ابتدائی جنتی زندگی ترک کر کے لوٹ کھسوٹ اور سلب و نہب کی زندگی شروع کر دی تو اس وقت معاشرہ مکمل طور پر مرد کا معاشرہ بن چکا تھا۔ چنانچہ مرد نے عورت کو اپنا محکوم اور زیر دست بنا لیا اور اس پر وُہ وُہ مظالم توڑے کہ کسی نے دشمن پر بھی نہ توڑے ہوں گے۔

اور پھر جیسا کہ مستبد قوتیں دنیا میں کرتی ہیں کہ محکومی اور غلامی کی زنجیروں کو مضبوط تر بنانے کے لیے زیر دست کے دل میں اس خیال کو راسخ کر دیا جاتا ہے کہ وہ حاکم اور بالادست سے کم تر ہے اور فطرت نے اسے پیدا ہی اطاعت اور خدمت کے لیے کیا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لیے انسانوں کے خود ساختہ مذہب سے مدد لی جاتی ہے چنانچہ اس باب میں بھی مرد نے مذہب کو آگے بڑھایا اور اس نے اس عقیدہ کو عام کرنا شروع کر دیا کہ عورت کا درجہ مرد کے مقابلہ میں نہایت پست ہے اور کہ یہ تمام مصیبتوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا منبع ہے

یہ ناقص العقل ہے، اسے ہمیشہ مرد کے تابع رہنا چاہیے۔ لہٰذا اقوام عالم کی خود ساختہ مذہبی کتب کو اٹھا کر دیکھیے ان میں اس طرح کے عقائد عام ملیں گے کہ "اللہ نے مرد (آدم) کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ پھر جب وہ تنہائی کی وجہ سے اداس رہنے لگا تو اس کی دلجوئی کی خاطر اس کی پسلی سے عورت (حوّا) کو پیدا کر دیا" یعنی مقصود بالذّات تو مرد کی پیدائش تھی، عورت کو محض مرد کی دلجوئی کے لیے بطور کھلونا پیدا کیا گیا۔ "شیطان نے عورت کو پھسلایا، اور اس کی وجہ سے آدم کو جنّت سے نکلنا پڑا"۔ عورت کی فطرت کے متعلق کہا گیا کہ "یہ چونکہ مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی لہٰذا یہ پسلی کی ہڈی کی طرح ٹیڑھی ہوتی ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہیں تو یہ ٹوٹ تو جائے گی لیکن سیدھی نہیں ہوگی"۔ قریب قریب ہر مذہب میں عورت کو یہی پوزیشن دی گئی ہے کہ وہ مرد کے لیے پیدا کی گئی ہے لہٰذا مرد کو مجازی خدا سمجھنا اور اس کی مرضی کے مطابق چلنا ہوگا۔ معاشرہ میں اس کا اپنا کوئی مقام نہیں، حتیٰ کہ اس کا تعارف بھی اس کی اپنی ذات سے نہیں ہوتا، وہ زید کی بیٹی، بکر کی بیوی یا عمر کی ماں کی حیثیت سے متعارف ہوتی ہے۔ وہ نہ کسی جائداد کی مالک ہو سکتی ہے۔ اور نہ مرد کی کمائی میں صاحبِ اختیار۔ وہ باپ، خاوند یا بیٹے کی دولت یا جائداد سے بطور استحقاق کچھ نہیں لے سکتی اسے کچھ دیا جائے گا تو بطور خیرات دیا جائے گا "کنیا دان" ہندو معاشرہ کا مسلمہ رواج ہے، اس مذہب کی رو سے وہ اپنا خاوند آپ منتخب نہیں کر سکتی باپ یا بھائی اسے جس کے پلے چاہے باندھ دیں۔ بلکہ اس کی شادی کے لیے بالغ ہونا بھی ضروری نہیں، اور بیوہ ہونے کی صورت میں دوسری شادی بھی نہیں کر سکتی۔

عورت کے متعلق یہ نظریات صدیوں سے چلے آ رہے ہیں اور قریب قریب دنیا کے ہر حصہ میں رائج ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عورت اپنے متعلق خود یہ سمجھنے لگ گئی کہ دنیا میں اس کی حیثیت کچھ نہیں، وہ صرف مرد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ اس کا مقصدِ حیات یہ ہے کہ وہ مرد کی جنسی خواہشات کی تسکین کرے اور اس کی اولاد پیدا کرنے کا ذریعہ بنے۔ عورت کے دل میں اپنے متعلق یہ نظریات کس قدر گہرائی تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مغرب کی عورت نے باوجود اس کے کہ کافی حد تک مرد کی برتری اور تسلط سے نجات حاصل کر لی ہے، لیکن غیر شعوری طور پر اب بھی اس کوشش میں رہتی ہے کہ مرد کی نگاہوں میں وجہ جاذبیت بن کر رہے اس کا تمام سامان زیبائش و آرائش اس کے فروغِ حسن اور نمائش جسم کے متنوع اسالیب، اس کا اندازِ گفتار، اس کی طرزِ رفتار، اس کے لباس کی تراش خراش، غرضیکہ اس کی ہر نقل و حرکت اور وضع قطع کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ وہ مرد کی نگاہوں میں زیادہ سے زیادہ جاذب ہو سکے۔

لیکن قرآن نے آ کر عورت کے متعلق ان تمام نظریات و معتقدات کو باطل قرار دے دیا جو صدیوں سے مردنے پھیلا رکھے تھے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا

اَتۡرَابًا ۵۶ / ۳۷-۳۴ "نظامِ خداوندی میں عورت کو ایک نئی اور بلند زندگی حاصل ہو گی ایسی کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں فصیح الکلام، زمانہ کی ہمسر، اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی۔

قرآن عورت کے دِل سے یہ غلط تصوّر نکالتا ہے کہ وُہ مَرد کے لیے پَیدا کی گئی ہے لہٰذا اسے کسی نہ کسی طرح مرد کی نگاہوں میں جاذب بنی رہنا چاہیے۔ وُہ اسے بتاتا ہے کہ اس کی الگ، جداگانہ اور منفرد حیثیت ہے اس کی زندگی کا منتہا بھی وہی ہے جو مرد کی زندگی کا ہے۔ انسان ہونے کی جہت سے مَرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں عورت اپنی انسانی صلاحیتوں کی اسی طرح نشوونما کر سکتی ہے، جس طرح مَرد کر سکتا ہے وہ زندگی کے ہر شعبے میں مَرد کے دوش بدوش چل سکتی ہے۔

جب عورت کے ذہن سے یہ غلط خیال محو ہو جائے گا کہ اس کا مقصدِ زندگی مَرد کی نگاہوں میں جاذب بنے رہنا ہے تو اس کے دل سے نمائشِ حُسن کا پست جذبہ بھی نکل جائے گا اور اس جذبہ کے نکل جانے سے سیکڑوں گتھیاں سُلجھ جائیں گی۔

قرآن زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کو ممنوع قرار نہیں دیتا نہ وُہ فنونِ لطیفہ کی ہی مخالفت کرتا ہے وُہ صرف اس غلط تصور کی اصلاح کرتا ہے۔ جو عورت میں نمائشِ حسن کا جذبہ محرکہ بنتا ہے وُہ اسے مَرد کا کھلونا بننے کے بجائے سفرِ حیات میں اس کا برابر کا ساتھی اور رفیق بننا سکھاتا ہے۔

امورِ مملکت میں عورت کا حِصّہ:

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ عورتیں امورِ مملکت میں حصہ نہیں لے سکتیں لیکن یہ خیال قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے قرآنِ کریم نے اسلامی مملکت کا بنیادی فریضہ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر بتایا ہے ۲۲/۱۱ اور اس فریضہ کے متعلق کہا ہے کہ۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۹/۷۱

"مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی رفاقت میں اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں"

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ امورِ مملکت کی انجام دہی میں عورتیں اور مَرد برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

جہاں تک انسان کی صلاحیتوں کا تعلق ہے وہ دونوں کو یکساں طور پر حاصل ہیں۔ لیکن مَرد نے ایک طرف تو عورت کو ہزار ہا سال سے ان مواقع و ذرائع سے محروم کر رکھا ہے۔ جن سے اس کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکتی اور پھر یہ فتوٰی بھی صادر کرتا ہے کہ عورت ناقص العقل ہے۔ عورت کو مواقع دیجیے اور پھر دیکھیے کہ یہ دونوں کس طرح کارگاہ حیات میں دوش بدوش چلتے ہیں۔ قرآنِ کریم جماعت مؤمنین کے مرد اور خواتین ممبران کا تعارف سورہ احزاب میں اس طرح کراتا ہے وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ۳۳/۳۵ "نظامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہُوئے مَرد اور نظامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کی ہُوئی خواتین"۔

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ "قوانینِ خداوندی کو دل کی گہرائیوں سے قبول کیے ہوئے مرد اور ان قوانین کو دل کی گہرائیوں سے قبول کی ہوئی خواتین"۔ وَالْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ "اپنی صلاحیتوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق صرف کرنے والے مرد اور اپنی صلاحیتوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق صرف کرنے والی خواتین"۔ وَالصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ۔ "اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والے مرد اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والی خواتین"۔ وَالصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ "مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والے مرد اور مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والی خواتین" وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ "نوعِ انسان کی خدمت کے لیے شاخِ ثمر کی طرح جھکے ہوئے مرد اور نوعِ انسان کی خدمت کے لیے شاخِ ثمر کی طرح جھکی ہوئی خواتین"۔ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ "اپنے مال و متاع کو نظامِ خداوندی پر نچھاور کر دینے والے مرد اور اپنے مال و متاع کو نظامِ خداوندی پر نچھاور کر دینے والی خواتین"۔ وَالصَّآئِمِیْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ "ضبطِ نفس رکھنے اور غلط راہوں سے رُک جانے والے مرد اور ضبطِ نفس رکھنے اور غلط راستوں سے رُک جانے والی خواتین"۔ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ۔ "اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنیوالی خواتین"۔ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ "زندگی کے ہر قدم پر قوانینِ خداوندی کو سامنے رکھنے والے مرد اور زندگی کے ہر قدم پر قوانینِ خداوندی کو سامنے رکھنے والی خواتین"۔ ۳۳/۳۵ دوسرے مقام پر مومنین کی خصوصیت اَلسَّآئِحُوْنَ ۹/۱۱۲ بتائی گئی یعنی سیاحت کرنے والے مرد اور یہی خصوصیت مومنات کی بھی بتائی گئی سٰٓئِحٰتٍ ۶۶/۵ یعنی سیاحت کرنیوالی خواتین۔

آپ قرآنِ کریم کی ان تصریحات پر غور فرمائیں اور دیکھیں کہ کس طرح قرآن زندگی کے ہر میدان میں مرد اور عورت کی یکساں صلاحیتوں کا ذکر کرتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ قرآنی انقلاب کے بعد مومن مرد و خواتین کے علم و کردار کی روشنی اطرافِ عالم میں دَوڑ رہی ہوگی۔ ۵۷/۱۲

○

تخلیق میں برابری

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوعِ انسان
اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ	اس پروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	جس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا ایک جرثومہ زندگی سے کی
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا	ازاں بعد یہ جرثومہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس سے نر و مادہ
وَبَثَّ مِنْهُمَا	کی تقسیم وجود میں آئی اور نر و مادہ کے اختلاط سے کرہ ارض پر
رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۴/۱	مردوں اور عورتوں پر مشتمل کثیر آبادی پھیلا دی۔

برابری کی رفاقت

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○ ۵۳/۴۵

اللہ نے ایک دوسرے کا ساتھی اور رفیق بنایا
مردوں اور عورتوں کو۔

مساواتِ جنس

لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ○ ۳/۱۹۵

تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا
وہ خواہ مرد ہو یا عورت
کیوں کہ تم سب یکساں و برابر ہو۔

عزّت و اقتدار میں برابر

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ○ ۱۷/۷۰

اور ہم نے یکساں قابلِ عزّت بنایا ہے
تمام بنی نوع انسان (عورت و مرد) کو
اور انہیں خشکیوں و تریوں پر اقتدار دیا ہے۔

زندگی کی ہر دوڑ میں برابر کے ساتھی

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ — نظامِ خداوندی کے سامنے سرِتسلیم خم کیے ہوئے مرد

وَالْمُسْلِمٰتِ — اور اس نظام کے سامنے سرِتسلیم خم کی ہوئی عورتیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ — قوانینِ خداوندی کو دل کی گہرائیوں سے قبول کیے ہوئے مرد

وَالْمُؤْمِنٰتِ — اور ان قوانین کو دل کی گہرائیوں سے قبول کی ہوئی خواتین

وَالْقٰنِتِيْنَ — اپنی صلاحیتوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق صرف کرنے والے مرد

وَالْقٰنِتٰتِ — اور اپنی صلاحیتوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق صرف کرنے والی خواتین

وَالصّٰدِقِيْنَ — اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والے مرد

وَالصّٰدِقٰتِ — اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والی خواتین

وَالصّٰبِرِيْنَ	مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والے مرد
وَالصّٰبِرٰتِ	اور مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والی خواتین
وَالْخٰشِعِيْنَ	نوعِ انسان کی خدمت کے لیے شاخِ ثمر کی طرح جھکے ہوئے مرد
وَالْخٰشِعٰتِ	اور نوعِ انسان کی خدمت کے لیے شاخِ ثمر کی طرح جھکی ہوئی خواتین
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ	اپنے مال و متاع کو نظامِ خداوندی پر نچھاور کر دینے والے مرد
وَالْمُتَصَدِّقٰتِ	اور اپنے مال و متاع کو نظامِ خداوندی پر نچھاور کر دینے والی خواتین
وَالصَّآئِمِيْنَ	ضبطِ نفس رکھنے اور غلط راستوں سے رک جانے والے مرد
وَالصّٰٓئِمٰتِ	اور ضبطِ نفس رکھنے اور غلط راہوں سے رک جانے والی عورتیں
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد
وَالْحٰفِظٰتِ	اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والی خواتین
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا	زندگی کے ہر قدم پر قوانینِ خداوندی کو سامنے رکھنے والے مرد
وَّالذّٰكِرٰتِ	اور زندگی کے ہر قدم پر ان قوانین کو سامنے رکھنے والی خواتین
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ	بلاشبہ ان سب کے لیے اللہ کے نظام میں
مَّغْفِرَةً	یکساں طور پر ہر طرح کا تحفظ ہوگا
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○ ۳۳/۳۵	اور انہیں اجرِ عظیم ملے گا۔

نظامِ حکومت چلانے میں دونوں کی یکساں ذمہ داریاں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	نظامِ خداوندی کو قبول کر لینے والے مرد و خواتین ایک دوسرے کے رفیق (کامریڈ) بن جاتے ہیں
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	وہ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	اس طرح نظامِ خداوندی قائم کر کے
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ○ ۹/۷۱	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں۔

عورت و مرد مل کر معاشرہ کو سنواریں گے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا — جس نے اصلاحِ معاشرہ کے کام کیے
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى — خواہ مرد ہو یا عورت
وَهُوَ مُؤْمِنٌ — اور اس نے نظامِ خداوندی کو قبول کیا
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ ؀ ۱۶/۹۷ — تو ہم اسے نہایت خوشگوار زندگی بسر کرائیں گے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد دونوں کے علم و کردار کی روشنی اطرافِ عالم میں دوڑ رہی ہوگی

يَوْمَ تَرَى — اس دور میں دیکھو گے کہ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ — مومن مردوں اور عورتوں کے علم و کردار کی روشنی
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ؀ ۵۷/۱۲ — آگے کی طرف اور اطرافِ عالم میں دوڑ رہی ہوگی۔

معاشی معاملات میں برابر کے حقدار

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ — جو کچھ مرد کمائے وہ اس کا حصہ ہے
وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؀ ۴/۳۲ — اور جو کچھ عورت کمائے وہ اس کا حصہ ہے۔

معاشرہ میں عورت

باطل نظامہائے زندگی نے عورت کو ذہنی پسماندگی میں مبتلا کر دیا تھا

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ — وہ جس نے زیورات میں پرورش پائی ہو
وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ؀ ۴۳/۱۸ — اپنے معاملات کو واضح طور پر بیان بھی نہیں کر سکتی۔

نزولِ قرآن کے وقت عورت کی ذہنی پسماندگی کی حالت

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ — قرضہ کی دستاویز لکھتے وقت اپنے میں سے دو مرد گواہ ٹھہرا لیا کرو۔

فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰھُمَا فَتُذَکِّرَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی ۝ ۲/۲۸۲

اگر کسی وقت دو مرد موجود نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں بطورِ گواہ ٹھہرا لیا کرو ایسے جن پر دونوں فریق رضامند ہوں دو عورتیں اس لیے کہ ایک کو اگر کچھ اشتباہ ہو جائے تو دوسری اسے یاد دلائے۔

لیکن نظامِ خداوندی میں عورت کی پسماندگی دُور کرکے اسے مقامِ بلند دیا جائے گا

وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ ۵۶/۳۴-۳۷

نظامِ خداوندی میں عورت کو ایک نئی اور بلند زندگی حاصل ہو گی اس کی تعلیم و تربیت اس انداز کی ہو گی کہ وہ کچھ کی کچھ بن جائے گی ایسی کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں۔

فصیح الکلام۔ زمانہ کی ہمسر اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی۔

وُہ تندرست و توانا اور زمانہ کی ہمسر ہو گی

وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ ۷۸/۳۳

اس معاشرہ کی عورت تندرست و توانا اور شرف و مجد کی پیکر حسد اور رقابت کے جذبات سے پاک اور زمانہ کی ہمسر ہو گی۔

مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی ہو گی

وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ ۳۸/۵۲

اس معاشرہ میں عورت عزت و عصمت کی پیکر شرافت کی پُتلی اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی ہو گی۔

حُور

وَحُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ۝ ۵۶/۲۲-۲۳

اس معاشرہ کی عورت نہایت ہی پاکیزہ عقل و فراست کی مالک ہو گی ان کی پاکدامنی کی مثال یوں سمجھو جیسے محفوظ موتی۔

حسنِ صورت اور حسنِ سیرت سے مزیّن ہوگی

فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ○ ۵۵/۷۰ — اس معاشرہ کی عورت حسنِ صورت اور حسنِ سیرت سے مزیّن ہوگی۔

مرد پر عورت کی فوقیت کا پہلو

وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی ○ ۳/۳۶ — تعمیرِ انسانیت میں مرد کو وہ مقام حاصل نہیں جو عورت کو حاصل ہے۔

○

عورت اور زیب و زینت

(مادہ: ز ی ن)

اَلزِّیْنَۃُ: وہ چیز جس سے آرائش کی جائے۔ زَیَّنَ: کسی چیز کو آراستہ کرنا۔ اِزَّیَّنَ: آراستہ و پیراستہ ہونا بناؤ سنگھار کرنا۔

قرآن کریم زندگی کا صرف افادی پہلو ہی سامنے نہیں رکھتا۔ بلکہ جمالیاتی پہلو بھی پیش نظر رکھتا ہے۔ اس لیے انسان کو نہ صرف اجازت دیتا ہے کہ وہ زیبائش و آرائش کی چیزوں سے اپنے اور کائنات کے حسن میں اضافہ کرے بلکہ اس کا حکم دیتا ہے کہ۔ خُذُوا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ۷/۳۱ "ہماری اطاعت گزاریوں میں حُسن و زینت کو اختیار کرو" جو لوگ زندگی کے جمالیاتی پہلو کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے متعلق بڑی سختی سے کہتا ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ ۷/۳۲ "کہو کون ہے جو زیب و زینت کی ان چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیں"۔ اس نے زیبائش و آرائش کی چیزوں کو کسی خاص دائرہ کے اندر محدود نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا ۱۸/۷ "جو کچھ بھی زمین میں ہے سب اس کے لیے وجہ زینت ہے"۔ لہٰذا زمین میں جو کچھ بھی زینت و آرائش کا سامان ہے۔ سب انسان کے حسن و زیبائش کے لیے ہے۔ کسی چیز کی ممانعت نہیں۔ البتہ اس اہم حقیقت کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہی چیزیں زندگی کا نصب العین نہیں بن جانی چاہئیں ۱۸/۴۶ انہیں اصل نصب العین کے حصول میں

مددگار کے طور پر استعمال کرنا چاہیے اور ان چیزوں کا حصول قرآن حکیم کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے کرنا چاہیے۔
عورتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش کرتی پھریں، یعنی عورتیں اپنے آپ کو مردوں کے سامنے نمائش کی چیز نہ بنا کر پیش کریں اور نہ خود کو مرد کا کھلونا بننے دیں۔ وہ بحیثیت انسان اپنے مقام بلند کو پہچانیں اور مرد سے برابری کی حیثیت سے ملیں۔

اللہ نے ہر شے میں حسن و زینت کا پہلو رکھا ہے

اِنَّا جَعَلْنَا مَا	دیکھو ہم نے ہر اس چیز کو
عَلَى الْاَرْضِ	جو روئے زمین پر ہے اس کے لیے
زِيْنَةً لَّهَا ○ ۱۸/۷	اور اس پر رہنے والوں کے لیے وجہ زینت بنایا ہے۔

لہٰذا اے بنی نوعِ انسان اللہ کی اطاعت گزاریوں میں حسن و زینت اختیار کرو

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اے بنی نوع انسان
خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ	حسن و زینت اختیار کرو
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	اللہ کی اطاعت گزاریوں میں
وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا	اور اس کے نظام کی خوشگواریوں سے فائدہ اٹھاؤ، کھاؤ پیو
وَلَا تُسْرِفُوْا ○ ۷/۳۱	لیکن ان حدود کا خیال رکھو جو اللہ نے مقرر کی ہیں۔

کون ہے جو زیب و زینت کو ناجائز قرار دیتا ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ	کہو کون ہے جو حرام قرار دیتا ہے
زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ	زیب و زینت کی ان چیزوں کو
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ ○ ۷/۳۲	جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیں۔

لیکن عورت کا حسن و زینت دوسروں کا دل لبھانے کے لیے نمائش کی چیز نہیں

وَلَا يُبْدِيْنَ	اور عورتیں نمائش نہ کرتی پھریں
زِيْنَتَهُنَّ	اپنے سنگھار اور حسن و زینت کی
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ○ ۲۴/۳۱	بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔

لہٰذا عورتیں کوئی ایسا انداز اختیار نہ کریں جس سے انکے حسن و زینت کی نمائش ہوتی ہو

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ	اور عورتیں چلتے پھرتے ایسا انداز اختیار نہ کریں
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ○	کہ جس سے ان کی زیب و زینت کی نمائش ہوتی ہو۔

۲۴/۳۱

عورت کی زینت اسکے اپنے جذبۂ حسن کی تسکین کے لیے تو ہونی چاہیے لیکن دوسروں کا دل لبھانے کے لیے نہیں

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ	بہرحال عورتوں کی زیب و زینت اگر محرم مردوں کے
إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ	سامنے ظاہر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مثلاً اپنے خاوند کے سامنے
أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ	یا اپنے والد یا سسر کے سامنے
أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ	یا اپنے بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں کے سامنے
أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ	یا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں کے سامنے
أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ	یا اپنے بھانجوں کے سامنے یا جانی پہچانی عورتوں کے سامنے
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ	یا ان کی ماتحتی میں کام کرنے والے ایسے
غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ	مردوں کے سامنے جو عمر رسیدہ ہو چکے ہوں
أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا	یا ان بچوں کے سامنے جو ہنوز
عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ○	جنسی معاملات سے آشنا نہ ہوں۔

۲۴/۳۱

تم سب اللہ کے بتائے ہوئے طرز زندگی کی طرف لوٹ آؤ تاکہ تمہیں کامرانیاں نصیب ہوں

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا	سو اے اہل ایمان تم سب عورتیں اور مرد
أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ	اللہ کے بتائے ہوئے طرزِ زندگی کی طرف لوٹ آؤ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○	تاکہ تمہیں کامرانیاں نصیب ہوں۔

۲۴/۳۱

عورت اور پردہ

قرآن کریم میں کوئی ایسا تصور موجود نہیں جس کی رو سے عورتوں کو پردہ کے نام پر گھروں میں بند رکھا جانا مقصود ہو وُہ فرماتا ہے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۹/۷۱ "مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے قوانین نافذ کرتے اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں"۔

یہاں اس فریضہ کو اکیلے مرد کے ذمہ نہیں لگایا بلکہ عورت اور مرد دونوں کے ذمہ لگایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں باہمی رفاقت میں دوش بدوش چل کر اس اہم فریضہ کو انجام دیں گے۔

سو ظاہر ہے کہ اگر عورت کو گھروں کی چار دیواری میں بند کر دیا جائے تو وہ اس فریضہ سے کس طرح عُہدہ برآ ہو سکے گی اور اکیلا مرد وہ قوت و صلاحیت کہاں سے لائے گا کہ جس کام کے کرنے کے لیے اللہ نے عورت و مرد دونوں کو ملکر انجام دینے کے لیے فرمایا ہے اسے مرد اکیلا ہی انجام دے سکے۔ اکیلا تو وہ جبر و استبداد اور عدمِ توازن ہی پیدا کرے گا۔ جیسے کہ اب کر رہا ہے۔

یہ تصور دراصل ان آمریت پسند ذہنوں کی ایجاد ہے جو معاشرہ میں اپنی آمریت قائم کرنے کے لیے طرح طرح کے بہانے تراشتے رہتے ہیں۔

قرآن عورت و مرد دونوں کو یکساں طور پر قلب و نگاہ کی پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے اور دونوں سے یکساں طور پر آنکھ کے پردہ کا مطالبہ کرتا ہے۔

○

مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ	مومن مردوں سے کہو
يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ	اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کریں
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ	قلب و نگاہ کی پاکیزگی سے ہی انسانی ذات اور اس کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ ۲۴/۳۰	اور یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کا قانونِ مکافات اس سے باخبر ہوتا ہے۔

اور عورتیں بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ	اور مومن عورتوں سے کہو
يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ	کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں
وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ	اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کریں
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ	اور اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھریں
إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ	ماسوا اس کے جو چلتے پھرتے ازخود ظاہر ہو جائے
بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۝ ۲۴/۳۱	اور اپنے سینے ڈھانپ رکھا کریں۔

اور عبوری دور میں جب کہ معاشرہ ہنوز زیرِ تکمیل ہو

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ	اے نبیؐ کہہ دیجیے اپنی بیویوں
وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ	اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہ
يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ	جب باہر جائیں تو اپنے لباس پر چادر یا کوٹ کے طرز کی کوئی چیز پہن لیا کریں
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ	یہ اس لیے ضروری ہے کہ وہ پہچانی جا سکیں
فَلَا يُؤْذَيْنَ	اور کوئی بدقماش انہیں تنگ نہ کرے
وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا	یہ چیز ان کے لیے قانونِ خداوندی کی رُو سے حفاظت و رحمت کا موجب بن جائے گی
لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ ٱلْمُنَٰفِقُونَ	اس احتیاط کے بعد بھی منافقین اگر باز نہ آئیں
وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ	یعنی وہ لوگ جو ذہنی مریض ہیں اور جن کے دلوں میں خباثتیں بھری ہوئی ہیں
وَٱلْمُرْجِفُونَ فِى ٱلْمَدِينَةِ	اور وہ فتنہ پرور جن کا کام ہی معاشرہ میں شر انگیز افواہیں پھیلانا ہیں
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ	تو پھر ان کے خلاف قوت کا استعمال کیا جائے
ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَآ إِلَّا قَلِيلًا	اس سے یہ لوگ کچھ عرصہ بعد یہاں سے دُور ہو جائیں گے
مَّلْعُونِينَ	ایسے لوگوں کو ہر طرح کی مراعات سے محروم کر دیا جائے
أَيْنَمَا ثُقِفُوٓا۟ أُخِذُوا۟	اگر پھر بھی یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو انہیں گرفتار کیا جائے
وَقُتِّلُوا۟ تَقْتِيلًا	اور موت تک کی سزا کے حقدار ٹھہرائے جائیں

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ ۳۳/۶۲-۵۹
شرانگیز لوگوں کے لیے اللہ کے یہ قوانین شروع سے اسی طرح چلے آرہے ہیں اور اللہ کی اس سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی جرم فحاشی کی سزا کے طور پر صرف عدالت کی جانب سے لگائی جاسکتی ہے

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ — تمہاری عورتوں میں سے کسی پر اگر بدچلنی کا الزام ہو
فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ — تو اس کے ثبوت کے لیے چار گواہ طلب کیے جائیں
فَاِنْ شَهِدُوْا — اور اُن کی شہادت سے اگر جرم ثابت ہو جائے
فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ — تو عدالت ایسی عورتوں پر گھروں سے باہر آنے جانے کی پابندی لگادے
حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ — یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے
اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ ۴/۱۵ — کوئی اور سبیل نکال دے کہ وہ ان حرکات سے رک جائیں۔

○

نظامِ خداوندی

۲۵ مرد اور عورت کی عائلی زندگی

نکاح

مادہ۔ ن ک ح

نکاح کے معنی ملانے اور جمع کرنے کے ہیں۔ اس طرح ملانا جس طرح نیند آنکھوں میں گھل جاتی ہے یا جس طرح بارش کے قطرے زمین کے اندر جذب ہو جاتے ہیں۔

ان مثالوں سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ قرآن نے مرد اور عورت کی عائلی زندگی کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس میں نکاح سے مراد کیا ہے یعنی میاں بیوی کا ایسا تعلق، جیسا آنکھ اور نیند کا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے میں اس طرح جذب ہو جاتا ہے جس طرح آنکھوں میں نیند گھل جاتی ہے۔ جس طرح بارش کا قطرہ زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔

عمر بھر کے لیے ایسا تعلق اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے جب میاں بیوی میں فکر و نظر کی کامل ہم آہنگی، اور ذوق و مزاج، خیالات و تصورات اور نظریات و معتقدات کی یک جہتی ہو۔ یہ نکاح کی بنیادی شرط اور خصوصیت ہوگی ظاہر ہے ایسی ہم آہنگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب دو عاقل و بالغ افراد (عورت و مرد) باہمی رضامندی اور پسند سے ایک دوسرے کا انتخاب کریں۔

قرآن کریم نے معاہدہ نکاح کے سلسلہ میں صرف اصول دیئے ہیں، ان اصولوں کی حدود میں رہتے ہوئے ہر دور کا قرآنی معاشرہ اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق تفصیلی قوانین خود مرتب کرے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی خیال رہے کہ کسی ایک دور کے وضع کردہ تفصیلی قوانین، ضروری نہیں کہ دوسرے ادوار کے لیے بھی کارآمد ہوں۔

عقد

مادہ۔ ع ق د۔

عَقَدَ مضبوطی سے گرہ باندھنا۔ اَلْعَقْدُ عہد و پیمان۔ جمع عُقُوْدٌ۔ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ $\frac{5}{1}$، "اپنے عہد و پیمان پورے کرو"۔ عُقْدَۃٌ، ارادے کو پختہ کرنا۔ عُقْدَۃَ النِّکَاحِ $\frac{2}{235}$ "نکاح کا عہد نامہ"۔ ظاہر ہے کہ عہد نامہ یا معاہدہ دو عاقل اور بالغ افراد کے درمیان ہی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا نابالغ کا نکاح یا لڑکی اور لڑکے کی مرضی و پسند کے خلاف شادی، معاہدہ قرار نہیں پا سکتی۔ لہٰذا قرآن کے خلاف ہوگی۔

زَوْج مادہ۔ ز و ج

زَوْجٌ جوڑے کو کہتے ہیں۔ جیسے جوتے کے دو پاؤں یا جیسے رات اور دن، یہ ایک دوسرے کی تکمیل کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک نہ ہو تو دوسرا بے کار ہو جائے، جیسے گاڑی کے دو پہیے۔ اسی نسبت سے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا زوج کہتے ہیں۔ یعنی ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی۔

ہمارے ہاں تو صرف بیوی کو زوجہ کہا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں یہ لفظ بیوی کے لیے بھی آتا ہے اور خاوند کے لیے بھی، یعنی بیوی خاوند کی زوج اور خاوند بیوی کا زوج۔

تَزَوَّجَہُ النَّوْمُ کے معنی ہیں نیند آنکھوں میں گھل مل گئی یعنی میاں بیوی کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے آنکھوں میں نیند گھل جائے۔

تعدّدِ ازواج قرآن چونکہ میاں بیوی میں فکر و نظر کی ہم آہنگی اور ان کے تعلقات میں محبت و سکون کی شیرینی کو بنیادی شرط قرار دیتا ہے، لہٰذا اس میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لیکن اس باب میں وہ بعض ناگزیر حالات سے چشم پوشی بھی نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ بعض حادثات کی وجہ سے (مثلاً جنگ کی وجہ سے)، ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن میں بیوہ عورتوں اور ان کے ساتھ یتیم بچوں اور بالغ لڑکیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے کہ انہیں معاشرہ میں جذب کرنے کا مسئلہ آن کھڑا ہو تو ایسے ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لیے، وحدت ازواج کے اصول میں استثناء کی جا سکتی ہے اس نے کہا ہے وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ...[۳:۴] "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کے حقوق و واجبات کو پورا نہیں کیا جا سکے گا کہ جن کی غیر معمولی حالات کی وجہ سے معاشرہ میں کثرت ہو گئی ہے تو اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ مرد حضرات باہمی پسند سے حسبِ گنجائش ایک سے چار کی حد تک ان عورتوں سے نکاح کر کے انہیں اور ان کے بچوں کو اپنے خاندان کا حصہ بنا لیں لیکن اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ اس طرح مختلف افرادِ خاندان میں عدل قائم نہیں رکھ سکیں گے تو پھر واحد بیوی کا ہی قانون رہے گا۔"

قرآن کریم میں بیک وقت ایک سے زیادہ بیوی کے متعلق یہی ایک آیت ہے۔ لہٰذا ان حالات کے علاوہ اور کسی صورت یا مقصد کے لیے ایک سے زیادہ بیوی کی اجازت نہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی حیوانات کو دیکھئے ان میں جنسی اختلاط محض افزائشِ نسل کے لیے ہوتا ہے حظِ نفس کے لیے نہیں ہوتا۔ ان میں جنسی خواہش صرف اس وقت بیدار

ہوتی ہے جب فطرت کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق اِستقرارِ حمل کا وقت آتا ہے جب یہ مقصد پورا ہو جاتا ہے تو نر و مادہ دونوں میں یہ جذبہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نر و مادہ رات دن اکٹھے رہتے ہیں، لیکن ان میں یہ جذبہ بیدار نہیں ہوتا نہ وہ خود اس جذبہ کو حظِ نفس کے لیے بیدار کرتے ہیں۔

حیوانات کی طرح انسانوں میں بھی افزائش نسل کا ذریعہ جنسی اختلاط ہی ہے لیکن انسان اور حیوان میں فرق یہ ہے کہ حیوانات مجبور پیدا کیے گئے ہیں اور انسان صاحب اختیار و ارادہ ہے حیوانات کے نسل کے مسئلہ کو فطرت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے لیکن انسان کو دیگر معاملات کی طرح اس میں بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس کی منصوبہ بندی اپنی ضرورت کے مطابق خود کریں۔

اس وقت دنیا آبادی کے مسئلہ سے دوچار ہے جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے انتہائی خطرناک ہے دنیا کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے، اندیشہ ہے کہ کچھ وقت کے بعد زمین کی پیداوار کھانے والوں کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اس خطرہ کے مقابلہ کے لیے سوچا یہ گیا ہے کہ آبادی کے بے تحاشہ بڑھنے کی روک تھام کی جائے۔ اور اس روک تھام کے لیے مانع حمل ادویات اور آلات استعمال کیے جاتے ہیں لیکن یہ تدابیر کا حقہٗ کامیاب نہیں ہو رہیں ان مصنوعی کوششوں کا نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکل رہا اور آبادی بدستور بڑھتی چلی جا رہی ہے اور انسان اس خطرہ سے جو کہ ایٹم بم کے خطرہ سے کم نہیں سخت پریشان ہے۔

لیکن غور فرمایئے کہ اس پریشانی کی اصل وجہ کیا ہے؟ جنسی اختلاط کے متعلق یہ نظریہ کہ اس کا مقصد حصولِ لذت ہے۔ مانع حمل تدابیر کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے دونوں یہ چاہتے ہیں کہ جنسی اختلاط سے حظِ نفس تو حاصل ہو جائے، لیکن اولاد پیدا نہ ہو جب تک انسان اپنے اس غلط نظریہ میں تبدیلی پیدا نہیں کرے گا، اس مسئلہ کا اطمینان بخش حل نہیں ہو سکے گا۔

اس مسئلہ کا حقیقی حل یہ ہے کہ انسانی اذہان میں یہ تبدیلی لائی جائے کہ جنسی اختلاط ہونا ہی اس وقت چاہیے جب اولاد پیدا کرنا مقصود ہو۔ اگر یہ نظریہ اختیار کر لیا جائے تو نہ صرف آبادی کے مسئلہ کا اطمینان بخش حل مل جائے گا بلکہ عورت کے متعلق اور بہت سے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

جنسی تعلق

جنسی تقاضا بھوک اور پیاس کی طرح کا نہیں، کھائے پیئے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا لیکن جنسی تقاضا اگر پورا نہ ہو تو انسان کی صحت پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا۔

جنسی جذبہ طبیعاتی تقاضا (PHYSICAL NECESSITY) نہیں نفسیاتی تحرک (PSYCHOLOGICAL URGE) ہے جسے انسان خود بیدار کرتا ہے۔ اسے اگر پروگرام کے مطابق افزائش نسل کے لیے بیدار کیا جائے تو اس کا نتیجہ

انسانیت کے لیے منفعت بخش ہوتا ہے اور اگر اسے محض حظِ نفس کے لیے بیدار کیا جائے اور اس کی تسکین کا سامان فراہم کیا جائے تو اس سے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی تباہیاں آتی ہیں۔ انسان نہیں سوچتا کہ وہ اِتنی سی وقتی لذت کی کتنی بڑی قیمت ادا کر رہا ہے۔

جس طرح غذا کا مقصد جسم کی پرورش ہے اس کی لذّت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ جو کوئی محض لذّت کی خاطر کھلائے اور اپنی صحت تباہ کرتا چلا جائے تو اسے پاگل ہی کہا جائے گا۔ اسی طرح جنسی اختلاط کا مقصود افزائشِ نسل ہے لذت ثانوی چیز ہے جو کوئی محض لذت کی خاطر جنسی اختلاط کرے اور اس طرح اپنے لیے اور عالمِ انسانیت کے لیے ہزار پیچیدگیاں پیدا کر کے معاشرہ کو جہنم بناتا جائے، اس کی دیوانگی میں بھی کیا شبہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا کیا علاج کہ انسان نے ہزار ہا سال سے یہ غلط روش اختیار کر کے اس دیوانگی کو کمالِ ہوش سمجھ رکھا ہے اور اس کا خمیازہ بھی بھگت رہا ہے۔

اِنسانی معاشرہ کی ہر خرابی کا علاج صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعے سے کیا جا سکتا ہے اگر یہ نظریہ تعلیم و تربیت میں داخل کر دیا جائے کہ جنسی اختلاط صرف افزائشِ نسل کے لیے ہے تو دو چار نسلوں کے بعد اس پر غیر شعوری طور پر عمل ہونا شروع ہو جائے گا۔ بالخصوص اس لیے کہ جنسی جذبہ بیدار ہی خیالات کے ذریعے سے ہوتا ہے لہٰذا خیالات میں اصلاح سے جنسیات سے متعلق نظریہ میں بھی اصلاح یا تبدیلی ہوتی جائے گی۔

اس کے لیے ضروری ہو گا کہ معاشرہ میں ایسی پاکیزہ فضا پیدا کی جائے کہ افراد معاشرہ کے خیالات، از خود جنسیات کی طرف منتقل نہ ہونے پائیں۔ جنسیات کے متعلق موجودہ غلط نظریہ کا نتیجہ یہ ہے کہ ساری فضا ایسے جراثیم سے بھرپور رہتی ہے جو جنسی جذبہ کی بیداری کے لیے زبردست محرک ہوتے ہیں۔ عورتوں میں جذبۂ نمائشِ حسن اور اس کے لیے متنوع طریق و اسالیب اور قسم قسم کے مواقع و تقاریب، بیباک جنسی لٹریچر اور فحش فلمیں، پست درجہ کی عشقیہ شاعری اور گانے سب سے بڑھ کر خود زندگی کے متعلق یہ تصور کہ انسانی زندگی تو بس طبعی زندگی ہے اس سے اوپر کوئی اور سطح نہیں، نہ کوئی ایسی مستقل اقدار ہی ہیں جن کا تحفظ وجہِ شرفِ انسانیت ہے۔

ان مختلف عناصر کا مجموعی اثر یہ ہے کہ لوگوں کو اپنے خیالات پر کنٹرول ہی نہیں رہتا اور جب خیالات پر کنٹرول نہ ہو تو جنسیات پر کیا کنٹرول ہو گا۔

قرآن کریم ایسا جامع پروگرام تجویز کرتا ہے جس کے مطابق عمل کرنے سے انسان کے نظریات و تصورات اور خیالات و معتقدات میں صحیح تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور معاشرہ کی فضا ان جراثیم سے پاک اور صاف رہتی ہے جو جذبات میں غلط تحرکات کا موجب بنتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ وہ زندگی کے متعلق یہ بنیادی تصور دیتا ہے کہ زندگی حیوانی سطح کی نہیں اس سے بلند اور انسانی سطح کی ہے جس کی نشو و نما ان مستقل اقدار کے تحفظ سے ہوتی ہے جو وحی کے ذریعے عطا ہوئی ہیں

۲۔ وہ عورت کے دل سے یہ غلط تصور نکالتا ہے کہ وُہ مرد کے لیے دل بہلانے کی چیز ہے وُہ اسے بتاتا ہے کہ اس کی جداگانہ اور منفرد حیثیت ہے اور انسان ہونے کی جہت سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں وُہ زندگی کے ہر شعبہ میں مرد کے دوش بدوش چل سکتی ہے، وُہ اسے مرد کا کھلونا بننے کے بجائے سفرِ حیات میں اس کا رفیق بننا سکھاتا ہے۔

۳۔ وُہ مرد کے دل سے اس غلط نظریہ کو دور کرتا ہے کہ جنسی اختلاط کا مقصد حصولِ لذت ہے۔ وُہ اسے بتاتا ہے کہ اس سے مقصد صرف افزائشِ نسل ہے لہٰذا اولاد پیدا کرنے کے علاوہ اختلاطِ جنسی فطرت کی منشا کے خلاف ہے اور اولاد پیدا کرنے کے لیے جنسی اختلاط کی جائز صورت باقاعدہ شادی ہے۔

۴۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا پروگرام تجویز کرتا ہے جس سے ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو انسانی زندگی کا بلند مقصد نمایاں طور پر سامنے رہے اور وُہ حیوانی سطح کے پست درجہ پر نہ آئیں،

۵۔ وُہ فضا میں ایسے جراثیم کو ملوث ہونے نہیں دیتا جو جنسی بے راہ روی کے محرک ہوں۔

۶۔ وُہ تحفظِ عصمت کو ایک مستقل قدر قرار دیتا ہے اور اس کی خلاف ورزی کو جرم ٹھہراتا ہے۔

اللہ نے عورت کی فریاد سُن لی

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ	اللہ نے عورت کی بات سُن لی
تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا	جو خاوند کے رویّہ کے بارے میں جھگڑ رہی تھی
وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۝ ۵۸/۱	اور اس سلسلہ میں اللہ سے فریاد کرتی تھی۔

اب نباہ اور علیحدگی قانون کے مطابق ہو گی

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ	اب عورت سے نباہ بھی قانون کے مطابق ہو گا
اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۝ ۶۵/۲	اور اس سے علیحدگی بھی قانون کے مطابق ہو گی

اب مرد عورت کا مجازی خدا نہیں بلکہ شریک حیات ہوگا

وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ ۴/۲۱

نکاح کی صورت میں مشترک زندگی گزارنے کے لیے عورت اور مرد کے درمیان ایک پختہ معاہدہ قرار پاتا ہے۔

شہوت رانی نکاح کا مقصد نہیں

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۝ ۴/۲۴

نکاح کا مقصد عورت و مرد کو حقوق و فرائض کے حصار میں لانا ہے شہوت رانی اس کا مقصد نہیں۔

نکاح کی عمر بلوغت کی عمر ہے

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۝ ۴/۶

اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔

اور شادی باہمی پسند سے ہوگی

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ۝ ۴/۳

اور نکاح کا سلسلہ باہمی پسند سے ہوگا مرد اور عورت کے درمیان۔

ایسے رفیق حیات کا انتخاب کرو جس سے سکون قلب حاصل ہو

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا ۝ ۳۰/۲۱

اللہ نے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے سکونِ قلب حاصل کر سکو۔

مثالی شریک حیات

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ ۴۴/۵۴

ہمارے قانون کے مطابق وہ ایک دوسرے کے ایسے شریک حیات بن جائیں گے کہ پاکیزہ عقل و فراست کے مالک جس میں فریب کاری کا شائبہ تک نہ ہو۔

یک جان دو قالب

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۝ ۲/۱۸۷

میاں بیوی کی مثال بدن اور لباس کی سی ہے
میاں بیوی کا لباس اور بیوی میاں کا لباس۔

دونوں کے حقوق و فرائض برابر

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۝ ۲/۲۲۸

قانونِ خداوندی کی رُو سے عورت اور مرد کے حقوق و فرائض یکساں اور برابر ہیں۔

رفیقِ حیات کے انتخاب میں ذات پات اور قوم قبیلے کے چکروں سے نکل آؤ

اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۝ ۴۹/۱۳

دیکھو پیدائش کے لحاظ سے کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ نہیں اللہ نے
تمہاری پیدائش کی ابتدا ایک مذکر اور ایک مونث سے کی
تمہارے قوم، قبیلے تو محض اس لیے بنائے گئے ہیں کہ
تمہارے باہمی تعارف کا ذریعہ بنیں۔

مناسب رفیقِ حیات نہ ملے تو صبر اور انتظار سے کام لو

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۝ ۲۴/۳۳

وہ عورتیں اور مرد اپنے آپ کو سنبھالے رکھیں
جنہیں مناسب رفیقِ حیات میسر نہ آسکے۔
تاآنکہ ان کی مشکل حل ہو جائے
اللہ کے فضل و کرم سے۔

معاشرہ کی ذمّہ داری

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ ۝ ۲۴/۳۲

معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ
مجرّد لوگوں کی شادیوں میں سہولتیں پیدا کرے۔

عورتوں کے زبردستی وارث مت بن بیٹھو

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا يَحِلُّ لَكُمْ — تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم
اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۝ ۴/۱۹ — عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو۔

تعدّدِ ازواج مشروط اور صرف ہنگامی صورت میں ہوگی

وَاِنْ خِفْتُمْ — اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان بیوہ عورتوں اور یتیم بچّوں
اَلَّا تُقْسِطُوْا — کے حقوق و واجبات کو پورا نہیں کیا جا سکے گا
فِي الْيَتٰمٰى — کہ جن کی غیر معمولی حالات کی وجہ سے معاشرہ میں کثرت ہو گئی ہے
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ — تو اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ مرد حضرات باہمی پسند سے
لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ — حسبِ گنجائش ایک سے چار کی حد تک ان عورتوں سے
مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ — نکاح کر کے انہیں اور ان کے بچّوں کو اپنے خاندان کا حصّہ بنا لیں
فَاِنْ خِفْتُمْ — لیکن اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ اس طرح مختلف افراد
اَلَّا تَعْدِلُوْا — خاندان میں عدل قائم نہیں رکھ سکیں گے
فَوَاحِدَةً ۝ ۴/۳ — تو پھر واحد بیوی کا ہی قانون رہے گا۔

ہنگامی حالات میں اگر تعدّدِ ازواج کی ضرورت پیش آ جائے تو ان کے درمیان عدل کی صورت

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا — تمہارے بس میں نہیں ہے کہ تعدّدِ ازواج کی صورت میں تم
اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ — تمام بیویوں کے درمیان جذباتی طور پر یکسانیت رکھ سکو
وَلَوْ حَرَصْتُمْ — اگر تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے
فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ — جو عدل مقصود اور ممکن ہے وہ یہ ہے کہ کسی ایک بیوی کی
فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۝ — طرف اس قدر نہ جھک جاؤ کہ دوسری ادھر لٹکی رہ جائے۔

۴/۱۲۹

اہلِ کتاب عورت سے نکاح کی اجازت

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۝ ۵/۵
مومن مردوں کا نکاح جائز ہے پاکدامن اہلِ کتاب عورتوں سے۔

مشرک عورت سے نکاح کی ممانعت

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۝ ۲/۲۲۱
مومن مرد مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔

مشرک مرد سے نکاح کی ممانعت

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۝ ۲/۲۲۱
اور مومن عورتیں مشرک مردوں سے اس وقت تک نکاح نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔

دوسرے کے نکاح میں موجود عورت سے نکاح جائز نہیں

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ۝ ۴/۲۴
دوسرے کے نکاح میں موجود کسی عورت سے نکاح جائز نہیں۔

تعددِ ازواج کی صورت میں ایک مرد کے نکاح میں دو بہنیں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ ۝ ۴/۲۳
ایک مرد کے نکاح میں دو بہنیں ایک ساتھ نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

باپ کے نکاح میں رہ چکی عورت سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ۝ ۴/۲۲
اور ان عورتوں سے بھی نکاح نہ کرو جو تمہارے باپ کے نکاح میں رہ چکی ہوں۔

بیٹے کے نکاح میں رہ چکی عورت سے باپ کا نکاح جائز نہیں

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ
الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۝ ۲۳/۴

اور ان عورتوں سے بھی نکاح نہیں کر سکتے ہو
جو تمہارے حقیقی بیٹوں کے نکاح میں رہ چکی ہوں۔

سوتیلی بیٹی سے نکاح جائز نہیں

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ
فِيْ حُجُوْرِكُمْ
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۝ ۲۳/۴

اور سوتیلی بیٹیوں سے بھی نکاح نہیں کر سکتے ہو
جو تمہاری حفاظت میں پرورش پائیں
اور تم ان بیویوں سے خلوت بھی کر چکے ہو
لیکن خلوت سے قبل ہی اگر علیحدگی ہو چکی ہو تو
پھر ان لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی ہرج نہیں۔

دیگر جن خواتین سے نکاح جائز نہیں

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ
وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ
وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ ۝ ۲۳/۴

مردوں کو نکاح کے لیے حرام قرار دی گئی ہیں
ان کی مائیں۔ ان کی بیٹیاں ان کی بہنیں
انکی پھوپھیاں۔ ان کی خالائیں
ان کی بھتیجیاں۔ ان کی بھانجیاں
اور وہ عورتیں جن کا انہوں نے دودھ پیا
اور انکی دودھ شریک بہنیں
اور ان کی بیویوں کی مائیں۔

مہر یا تحفہ

وَاٰتُوا النِّسَآءَ
صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۝ ۴/۴

اور نکاح کے وقت مرد
خوشدلی کے ساتھ عورت کو کوئی تحفہ دے۔

گھریلو تقسیمِ کار کی رُو سے خاندان کی کفالت کی ذمّہ داری مرد پر ہے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ	کفالت کی ذمّہ داری مرد پر ہے
عَلَی النِّسَآءِ	عورت اور دیگر افرادِ خانہ کے لیے
بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ	کیوں کہ گھریلو تقسیم کار کی رُو سے بعض امور میں مرد
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۝ ۴/۳۴	کو خصوصیت حاصل ہے اور بعض میں عورت کو۔

خاندانی منصوبہ بندی کی ہدایت

نِسَآؤُكُمْ	اولاد کے سلسلہ میں عورت اور مرد کا تعلق
حَرْثٌ لَّكُمْ	کھیتی کی مانند ہوتا ہے
فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ	لہٰذا اپنی کھیتی اپنی ضرورت کے مطابق ہی کاشت کرو
وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۝ ۲/۲۲۳	اور اپنے مستقبل کی پلاننگ اپنے حالات کے مطابق کرو۔

مَرد اور عورت کی عائلی زندگی

۲۶ طلاق

قرآن کریم کی رو سے نکاح ایسے معاہدہ کا نام ہے جو بالغ عورت اور مَرد کی باہمی رضامندی سے طے پاتا ہے۔ لہٰذا اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ ان کی ازدواجی زندگی ناممکن ہو جائے تو یہ معاہدہ ٹوٹ بھی سکتا ہے قرآن کریم نے اس کے متعلق واضح احکام دیئے ہیں کہ اس معاہدہ کے فسخ ہونے کی کیا صورتیں ہیں۔ اور اس کے لیے طریق کار کیا ہے۔

لیکن مسلمان جب دین کی پٹڑی سے اتر کر مذہب کی دلدل میں پھنس گئے تو انہوں نے دین کے دیگر قوانین کی طرح۔ طلاق کے معاملہ کو بھی مذاق بنا ڈالا۔ اب اگر کسی ڈرامہ میں ایک فنکار خاوند اپنی فنکارہ بیوی کو ڈرامہ کے کردار کے طور پر بھی طلاق طلاق طلاق کہہ دیتا ہے۔ تو ہمارے مذہبی پیشوا فیصلہ دے دیتے ہیں کہ ان میاں بیوی میں حقیقتاً طلاق واقع ہو گئی ہے۔

قرآن حکیم سے صاف ظاہر ہے کہ عقد نکاح کا فسخ کرنا میاں بیوی کا نجی معاملہ نہیں ہے' اس کے لیے عدالت کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور طلاق کا فیصلہ عدالت کی طرف سے ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں دونوں فریق یکساں طور پر عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ اس طرح عدالت کے ذریعے طلاق ہو جانے کے بعد وُہ میاں بیوی اگر چاہیں تو پھر سے ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے اور اس طرح سے دو مرتبہ طلاق کے بعد اس جوڑے کا نکاح بغیر کسی حیل و حجت کے ہو سکتا ہے۔ ہاں البتہ ان میاں بیوی میں تیسری مَرتبہ بھی طلاق ہو جائے تو پھر ان کا آپس میں نکاح جائز نہیں۔ بہر حال تیسری مرتبہ کی طلاق کے بعد وُہ عورت اگر کسی دُوسرے مَرد سے نکاح کرے اور پھر اس سے بھی اس کا نباہ نہ ہو سکے اور وہاں بھی اسے طلاق ہو جائے تو اس کے بعد اگر وُہ اپنے پہلے خاوند سے پھر نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ قرآن میں نکاح اور طلاق کے متعلق صرف اصول دیئے گئے ہیں ان اصولوں کے اندر رہتے ہوئے تفصیلی قوانین ہر دور کے انسان اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود وضع کریں گے۔

بیوی کو ماں بہن کہہ دینے یا قطعِ تعلق کی کوئی اور بات کہنے سے طلاق قرار نہیں پاتی

مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ	انسان کے اندر صرف ایک دل ہوتا ہے لہٰذا اس کی صرف
مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ ۚ	وہ بات فیصلہ کن قرار پائے گی جسے وہ دل کے پورے ارادہ سے کہے
وَمَاجَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ	اگر کوئی یونہی جذبات سے مغلوب ہو کر غصہ میں بیوی سے
الّٰٓئِیْ تُظٰھِرُوْنَ	قطعِ تعلق کی کوئی بات کہہ دے یا اسے ماں بہن کہے
مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ ۚ	تو وہ اس کی ماں بن نہیں جاتی
وَمَاجَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ	اسی طرح اگر کوئی کسی کو بیٹا کہہ دے
اَبْنَآءَکُمْ ۭ	تو وہ اس کا بیٹا بن نہیں جاتا
ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ ۭ ۳۳/۴	یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ منہ سے یونہی نکال دیتے ہو۔

بیوی کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں بن نہیں جاتی

اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ	جو لوگ یونہی ماں بہن کہہ دیتے ہیں
مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ	اپنی بیویوں کو
مَّا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ ۭ	تو وہ ان کی سچ مچ کی مائیں بن نہیں جاتیں
اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَھُمْ ۭ	ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے انہیں جنم دیا
وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا	یہ ایسی باتیں ہیں جو حقیقت کے خلاف
مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ	لغو اور بیہودہ ہوتی ہیں
وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ	اللہ کے قانون کی رُو سے اس قسم کی لغویات سے درگزر کیا جائے
غَفُوْرٌ ۵۸/۲	اور اس کے تباہ کن نتائج سے لوگوں کو محفوظ رکھا جائے۔

یُوں ہی کہی ہُوئی باتوں یا قسموں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ	اللہ کا قانون مواخذہ نہیں کرتا
بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ	ایسی باتوں اور قسموں پر جو یونہی لغو طور پر کہہ دی جائیں

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ	قابلِ مواخذہ صرف وہ کام ہوتے ہیں
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ	جو دل کے پورے ارادہ سے کیے جائیں
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	اللہ کا قانون تمہیں ہر طرح کا تحفظ دیتا ہے
حَلِيْمٌ ۝ ۲/۲۲۵	اور اس میں بڑی سہار ہے۔

اگر پورے ارادہ سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے تو اسکے لیے رجوع کرنے کی مدت چار ماہ ہے

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ	جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم پورے ارادہ سے کھا
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	لیں تو ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے کہ
فَاِنْ فَآءُوْ	اس عرصہ میں وہ باہمی تعلقات سے رجوع کرلیں
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ	کیوں کہ اللہ کے قانون میں ایسی لغزشوں سے حفاظت
رَّحِيْمٌ	اور مرحمت کی گنجائش رکھی گئی ہے
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ	لیکن اگر وہ معاہدہ نکاح کی تنسیخ یعنی طلاق کا عزم ہی کرلیں
فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۲/۲۲۶-۲۲۷	تو اللہ سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

باہمی ناچاقی پر قابو پانے کی کوشش کرو

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا	اور جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے
نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا	بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ	تو کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ دونوں اپنے اپنے حقوق و
اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا	فرائض میں کچھ کمی بیشی کر کے صلح کرلیں
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ	کیوں کہ صلح ہی زیادہ بہتر ہوتی ہے۔
وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ	اگر تم لوگ نفس کی تنگیوں پر قابو پا کر
وَاِنْ تُحْسِنُوْا	حسنِ سلوک اور رواداری کا رویّہ اختیار کرلو
وَتَتَّقُوْا	اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو تو اس کا خوشگوار نتیجہ نکلے گا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ	کیوں کہ اللہ کا قانونِ مکافات

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ○ ۴/۱۲۸ — تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوتا ہے۔

طلاق کا ارادہ جلد بازی میں مت کرو

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ — اور اپنی رفیقِ حیات کے ساتھ معقول انداز سے زندگی بسر کرو

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ — اگر اس کی کوئی بات تمہیں ناپسند ہو تو علیحدگی کے لیے جلدبازی سے کام

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا — نہ لو ہو سکتا ہے ایک چیز تمہیں بظاہر پسند نہ آئے

وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ — لیکن اللہ نے اس میں تمہارے لیے

خَيْرًا كَثِيْرًا ○ ۴/۱۹ — بہت سی خوشگواریاں رکھ دی ہوں۔

اگر پرخلوص نباہ کی کوئی صورت نہ رہے تو پھر علیحدگی بھی درست ہے

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا — اگر زوجین میں نباہ کی کوئی صورت نہ رہے اور وہ علیحدگی کا فیصلہ کرلیں

يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ — تو بھی فکر کی کوئی بات نہیں اللہ کا نظام انہیں اپنے سایہ حفاظت میں لے لے گا

وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ○ ۴/۱۳۰ — اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں اور حکمتیں ہیں۔

طلاق یکطرفہ نہیں بلکہ قانون کے ذریعے ہوگی

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ — عورتوں سے نباہ بھی قانون کے مطابق کیا جائے

اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ — اور ان سے علیحدگی بھی قانون کے مطابق ہو

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَىْ — اور طلاق کی صورت میں اپنے میں سے دو گواہ مقرر کر لو

عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا — جو کسی کی رُو رعایت نہ کریں اور عدل کے ساتھ گواہی پر قائم رہیں

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ○ ۶۵/۲ — اور ضرورت پڑنے پر اللہ کے لیے شہادت دیں۔

طلاق مقدمہ کی سماعت کے لیے ایک مصالحتی عدالت قائم کی جائے گی

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا — اگر کسی میاں بیوی میں علیحدگی کا خطرہ پیدا ہو جائے

فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ — تو ایک مصالحتی عدالت قائم کرو جس میں ثالث

وَّحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا ۚ
اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا
یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا ۗ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۝ ۴/۳۵

کے علاوہ مرد اور عورت دونوں کے نمائندے بھی شامل ہوں
ان کی کوششوں سے اگر میاں بیوی باہمی مصالحت پر متفق
ہو جائیں تو اللہ بھی ان میں موافقت کی صورت نکال دے گا
یقیناً اللہ سب کچھ جانتا اور ہر بات سے باخبر ہے۔

طلاق کا فیصلہ کرنے والی عدالت کے لیے ہدایات

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ
اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ
وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۝ ۶۵/۱

اے نبیؐ
جب طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کرنے لگو
تو عورتوں کی عدّت کا پورا پورا خیال رکھو
اور عدّت کے زمانہ کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو
اور اللہ کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرو۔

طلاق کے بعد بھی عدّت کی مدت تک اکٹھے رہنے کا حکم اور اس کی مصلحت

لَا تُخْرِجُوْھُنَّ
مِنْۢ بُیُوْتِھِنَّ
وَلَا یَخْرُجْنَ
اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ
بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ۭ
وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ۭ
وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ۭ
لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ
یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ۝

مطلقہ عورتوں کو عدّت کے دوران
ان کے گھروں سے نہ نکالا جائے
اور وہ خود بھی وہاں سے نہ نکلیں
ماسوا اس کے کہ وہ
کسی کھلی بے حیائی کی مرتکب نہ ہو جائیں
یہ اللہ کی مقررکردہ حدود ہیں
اور جو کوئی حدودِ اللہ سے تجاوز کرتا ہے
تو وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرتا ہے
کون جانے کہ اس طرح ایک ہی گھر میں رہنے سے
ان کے درمیان مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔

۶۵/۱

عدت کی ایک دوسری مصلحت

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ	مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو نکاح ثانی سے
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ	تین حیضوں تک روکے رکھیں
وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ	اور اس دوران میں اگر یہ ظاہر ہو جائے کہ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ	ان کے پیٹ میں بچہ ہے تو اسے ہرگز نہ چھپائیں
اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اگر وہ اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہیں
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ	اس دوران میں ان کے شوہر اگر
بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	پھر سے تعلقات درست کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں
اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۝ ۲/۲۲۸	اگر وہ آئندہ کے لیے اصلاح کا ارادہ رکھیں۔

عدت کی مدت

وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ	جن عورتوں کو حیض آنا بند ہو چکا ہو
اِنِ ارْتَبْتُمْ	اور ان کی عدت کا شمار کرنا دشوار ہو
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور یہی عدت ان
وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ	عورتوں کی بھی ہے جنہیں کسی وجہ سے حیض نہ آ سکا ہو
وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ	اور حاملہ عورت کی عدت
اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۝ ۶۵/۴	وضع حمل تک ہے۔

مقاربت سے قبل طلاق کی صورت میں عدت نہیں

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	اگر عورت کو اس حالت میں طلاق ہو
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ	کہ اسے ابھی چھوا نہیں گیا ہے
فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ	تو اس صورت میں ضروری نہیں کہ
مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا	اس کی عدت کا شمار کیا جائے

فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ
سَرَاحًا جَمِيلًا ○ ۳۳/۴۹

انہیں مناسب سامان دے کر
نہایت خوشگوار انداز سے رُخصت کر دیا جائے۔

عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں البتہ عورت کے لیے عدت ہے اور مرد کے لیے عدت نہیں

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي
عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ ۲/۲۲۸

دیکھو قانون کی رُو سے عورتوں کے حقوق بھی ویسے ہی ہیں
جیسے حقوق مردوں کے ہیں
البتہ مرد کو عورت کے مقابلہ میں یہ رعایت حاصل ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں
اللہ کا قانون بڑا ہی حکمت والا غالب ہے۔

مقاربت سے قبل طلاق کی صورت میں عورت کے حقوق

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً
فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ
أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي
بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ
وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى
وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ ۲/۲۳۷

اور جس عورت کو طلاق ہو جائے
مقاربت سے قبل ہی
اور اس کا حق ٹھہرایا جا چکا تھا
تو اس صورت میں نصف دینا ہوگا جو کچھ کہ ٹھہرایا تھا
یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی برتے اور اپنا حق چھوڑ دے
یا اگر نکاح کی گرہ مرد کھولنا چاہتا ہے
تو وہ نصف کی بجائے پورا دے دے تو زیادہ اچھا ہے
اس قسم کا باہمی مراعات کا برتاؤ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے
اس لیے تم آپس میں حُسنِ سلوک کو کبھی نہ بھولو
یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے ہر عمل پر نگاہ رکھتا ہے۔

معاہدۂ نکاح اگر مرد کی طرف سے ختم کیا جا رہا ہو

وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ
مَكَانَ زَوْجٍ

اگر مرد اپنی رفیقۂ حیات کو طلاق دے کر
کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے

وَّاٰتَیۡتُمۡ اِحۡدٰىهُنَّ قِنۡطَارًا — تو اس بیوی کو اگر ڈھیروں مال بھی دے چکا ہے
فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـئًا ؕ ۴/۲۰ — تو اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

معاہدۂ نکاح اگر عورت کی طرف سے ختم کیا جا رہا ہو

وَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ — اور اگر عورت معاہدۂ نکاح ختم کر دینا چاہے
لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ — تو مرد اس نیت سے رکاوٹ ڈالنے کی کوشش نہ کرے کہ
مَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ — اسے جو کچھ دے چکا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لے
اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيۡنَ — بجز اس کے کہ اس سے
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۴/۱۹ — کھلی بے حیائی کا ارتکاب ہوا ہو۔

خاوند جو کچھ بیوی کو دے چکا ہے طلاق کی صورت میں واپس نہیں لے سکتا

وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ — اور طلاق کی صورت میں مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ
اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ — جو کچھ اپنی بیوی کو دے چکا ہے
اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـئًا — اس میں سے کچھ واپس لے
اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَاۤ — لیکن عورت کو اگر خطرہ ہو کہ
اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ — یہی بات علیحدگی میں رکاوٹ بن جائے گی
فَاِنۡ خِفۡتُمۡ — اور عدالت بھی یہ محسوس کرے کہ
اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ — اس طرح حدود اللہ قائم نہیں رکھ سکیں گے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا — تو مضائقہ نہیں اگر عورت اپنے حق میں سے
افۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ ۲/۲۲۹ — کچھ چھوڑ کر علیحدگی حاصل کر لے۔

عورت کے حقوق کا تحفظ

فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـئًا — طلاق کی صورت میں خاوند کوئی چیز بیوی سے واپس نہیں لے سکتا
اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا — اور اگر وہ بیوی پر بہتان لگا کر اس کے حقوق میں سے کچھ ہتھیانا چاہے

وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا
تو یہ ایسا کھلا ہوا جرم ہو گا جس کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں

وَكَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ
جو کچھ اس نے بیوی کو دیا تھا اسے واپس کس طرح لے سکتا ہے

وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ
جبکہ انہوں نے باہم میاں بیوی کی زندگی بسر کی ہے

وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ
اور وہ بوقت نکاح

مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۝ ۴/۲۰-۲۱
اپنے حقوق کے تحفظ کا پختہ عہد لے چکی ہے۔

نظام کی جانب سے مطلقہ عورتوں کو مناسب خرچہ دیا جائے

وَلِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ؕ
اور مطلقہ عورتوں کو مناسب خرچہ دیا جائے

حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ ۝ ۲/۲۴۱
یہ حق ہے اس نظام پر جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتا ہے۔

دو مرتبہ کی طلاق کے بعد وہ میاں بیوی آپس میں پھر نکاح کر سکتے ہیں

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ
طلاق کے بعد دو مرتبہ تو ایسا ہو سکتا ہے کہ

فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ
وہ میاں بیوی پھر سے قانون کے مطابق آپس میں نکاح کر لیں

اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ‌ؕ ۝ ۲/۲۲۹
یا حسن کارانہ انداز سے الگ ہو جائیں۔

دو مرتبہ کے طلاق یافتہ میاں بیوی کو آپس میں پھر سے نکاح کر لینے سے نہ روکا جائے

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ
جن عورتوں کو طلاق ہو جائے

فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ
اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں

فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ
تو انہیں مت روکو اگر وہ اپنے سابقہ شوہروں کے ساتھ ہی

اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ
پھر سے ازدواجی زندگی بسر کرنے پر رضامند ہوں

اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ؕ
اور آپس میں معروف طریقہ پر نکاح کرنا چاہیں

ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ
یہ تلقین اس معاشرہ کو کی جاتی ہے

يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ
جو اللہ کے قوانین پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے

ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَـكُمۡ وَاَطۡهَرُ‌ؕ
ان قوانین میں تمہاری ذات کی نشوونما اور پاکیزہ زندگی کا راز پوشیدہ ہے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۳۲/۲ | اور اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے۔

تین مرتبہ کی طلاق کے بعد ان میاں بیوی میں پھر سے نکاح کی گنجائش نہیں رہتی

فَاِنْ طَلَّقَهَا | دو مرتبہ ازدواجی زندگی بسر کرنے کے بعد اس جوڑا میں تیسری مرتبہ اگر
فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ | پھر طلاق ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اس جوڑے کا نکاح جائز نہیں
حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ | البتہ وہ عورت اگر کسی اور مرد سے شادی کرے
فَاِنْ طَلَّقَهَا | اور پھر اس سے بھی طلاق ہو جائے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ | تو پھر مضائقہ نہیں اگر وہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں
اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۝ ۲۳۰/۲ | بشرطیکہ انہیں توقع ہو کہ وہ حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے زندگی بسر کریں گے۔

حسنِ سلوک کی تاکید

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ | ایسی عورتوں کو طلاق دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں
مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ | جن سے ہنوز قربت نہ ہوئی ہو
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ | اور نہ اُن کا کوئی حق ہی مقرر کیا گیا ہو
وَّمَتِّعُوْهُنَّ | ایسی صورت میں بھی انہیں کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے
عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ | صاحبِ وسعت اپنی حیثیت کے مطابق
وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ | اور تنگدست اپنی بساط کے مطابق مناسب طور پر دے۔
مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ | تاکہ مطلقہ ہونے کی وجہ سے اُسے جو نقصان پہنچا ہے اُس کی تلافی ہو جائے
حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۳۶/۲ | اس قسم کا حُسن کارانہ سلوک تم پر واجب ہے۔

طلاق کی صورت میں دودھ پیتے بچوں کے مسائل کا حل

وَالْوَالِدٰتُ | طلاق کی صورت میں ماں کی آغوش میں اگر دودھ پیتا بچہ ہو
يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ | تو مائیں اپنے بچہ کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں
لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ | اگر باہمی فیصلہ یہی ہو کہ وہ پوری مدت تک دودھ پلائیں
وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ایسی صورت میں ماں کے روٹی کپڑا کا مناسب انتظام بچہ کے باپ کے ذمے ہو گا

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا	مگر کسی پر اُس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا	نہ تو بچے کی وجہ سے ماں کو ناحق تکلیف پہنچے
وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ	اور نہ اس کے باپ کو ہی
وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ	اس اثنا میں بچہ کا باپ اگر فوت ہو جائے تو یہی ذمہ داری اس کے وارث کے سر ہوگی
فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا	پھر اگر دونوں قبل از وقت دودھ چھڑانا چاہیں
عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ	باہمی رضامندی اور مشورہ سے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا	تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں
وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ	اگر بچہ کے لیے کسی اور دودھ پلانے والی کا انتظام کرنا چاہو
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں
إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ	بشرطیکہ بچہ کی ماں سے جو کچھ طے کیا گیا تھا اُسے پورا پورا دیا جائے
وَاتَّقُوا اللَّهَ	بہرحال ہمیشہ قانونِ خداوندی کی پیروی کرو
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ ۲/۲۳۳	اور جان لو کہ اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے ہر عمل و نیت پر نگاہ رکھتا ہے۔

اور علیحدگی بھی حسین انداز سے ہو

وَاهْجُرْهُمْ	اور جن سے علیحدگی اختیار کرنی پڑ جائے
هَجْرًا جَمِيلًا ○ ۷۳/۱۰	ان سے علیحدگی بھی حسین انداز سے کرو۔

اور اللہ کے قوانین کو کھیل تماشہ مت بنالو

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ	اور جن عورتوں کو طلاق ہو جائے
فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ	اور ان کی عدت بھی پوری ہونے کو آ جائے
فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ	تو یا قانون کے مطابق انہیں روک لیا جائے
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ	اور یا قانون کے مطابق انہیں رخصت کر دیا جائے
وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ	اور انہیں اس نیت سے مت روکو کہ
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا	ان پر زیادتی کرکے انہیں تکلیف پہنچاؤ
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ	جو ایسا کرے گا

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ	وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرے گا
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ	اور دیکھو اللہ کے قوانین کو
هُزُوًا ○ ۲/۲۳۱	کھیل تماشہ مت بنا لو۔

بیوہ عورتوں کے مسائل

بیوہ عورتوں کے حقوق

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	تم میں سے جو لوگ وفات پائیں
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا	اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ رہے ہوں
وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ	انہیں چاہیے کہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں
مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ	کہ ایک سال تک انہیں اخراجات دیے جائیں
غَيْرَ اِخْرَاجٍ	اور گھر سے نہ نکالی جائیں
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	پھر اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی الزام نہیں آتا
فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ	وہ جس طرح چاہیں اپنے حق میں
مِنْ مَّعْرُوْفٍ	قاعدے قانون کے مطابق فیصلہ کر سکتی ہیں
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ۲/۲۴۰	یاد رکھو اللہ کا قانون بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

بیوہ عورتیں عدت کے بعد اپنے مستقبل کے لیے جو چاہیں فیصلہ کریں

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا	اور ان کے پیچھے بیوہ عورتیں رہ جائیں
يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ	ان بیوہ عورتوں کو چاہیے کہ نکاح ثانی کے لیے
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا	چار ماہ دس دن تک انتظار کریں
فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ	اور جب یہ عرصہ پورا ہو جائے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا	تو تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں کہ
فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ	وہ اپنے حق میں جس طرح چاہیں

بِالْمَعْرُوْفِ — قاعدے۔ قانون کے مطابق فیصلہ کرلیں
وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ — یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو
خَبِیْرٌ ○ ۲/۲۳۴ — اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے۔

بیوہ عورتوں سے عدت کے دوران نکاح ثانی کے پیغام میں احتیاط کا حکم

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا — اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگر تم بیوہ عورتوں کو عدت کے
عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ — دوران اشارۃً کنایتاً نکاح کے بارے میں کچھ کہو
اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ — یا اپنے دل میں اس کا ارادہ پوشیدہ رکھو
عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ سَتَذْکُرُوْنَهُنَّ — اللہ کو معلوم ہے کہ تمہیں ان سے نکاح کرنے کا خیال آئے گا
وَلٰکِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا — لیکن ان سے خفیہ خفیہ نکاح کا وعدہ مت لو
اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا — اگر کوئی بات کرنی ہے تو معروف طریقہ سے کرو
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّکَاحِ — اور نکاح کا معاہدہ اس وقت تک مکمل نہ کرو
حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتٰبُ اَجَلَهٗ — جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ — اور خوب جان لو کہ اللہ ان باتوں سے بھی واقف ہوتا ہے
مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ — جو تمہارے دلوں میں ہوتی ہیں
فَاحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْٓا — لہٰذا محتاط رہو اور یہ بھی سمجھ لو کہ
اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ○ ۲/۲۳۵ — اللہ کے قانون میں تمہارے لیے بڑی حفاظت اور حلیمی ہے۔

عورتوں کے حیض سے متعلق وضاحت

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ — لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں حیض کے متعلق
قُلْ هُوَ اَذًی — کہو حیض عورت کے لیے ایک قسم کی درماندگی کا موجب ہوتا ہے
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ — لہٰذا ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ — اور مجامعت کے خیال سے ان کے قریب نہ جاؤ
حَتّٰی یَطْهُرْنَ ○ ۲/۲۲۲ — تاوقتیکہ وہ اس سے فارغ نہ ہو جائیں۔

۴۷ فَحْشَاءُ

مادہ : ف ح ش

بے حیائی اور بدکرداری کے معنوں میں

اَلْفَحْشُ حد سے بڑھ جانا، زیادتی کر بیٹھنا۔ فَحُشَ الْاَمْرُ معاملہ حد سے تجاوز کر گیا۔ سورہ احزاب میں یہ لفظ قَنَتَ کے مقابلہ میں آیا ہے ۳۳/۳۰،۳۱ قَنَتَ کے معنی قوانین خداوندی کی اطاعت ہیں لہٰذا فُحْشٌ کے معنی حدودِ خداوندی سے تجاوز اور سرکشی کے ہیں یعنی اللہ کے کسی حکم یا قانون کی خلاف ورزی فُحْشٌ میں داخل ہے۔ یا کوئی ذلیل اور شرمناک حرکت ۳/۱۳۴ سُورۃ انعام میں ہے وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۶/۱۵۲ "تم فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ جو خواہ کھلے اور واضح فواحش ہوں اور خواہ خیالوں میں آنے والے باطنی فواحش"۔ یعنی نہ صرف یہ کہ کھلی بے حیائی سے روکا گیا ہے۔ بلکہ خیالوں کو بھی پاکیزہ رکھنے کی تاکید کی ہے کیونکہ خیالات ہی سے ہر بات کی ابتدا ہوتی ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں زنا کو فاحِشَۃٌ میں شمار کیا گیا ہے ۱۷/۳۲ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ قرآن میں ہر جہاں جہاں فاحِشَۃٌ کا لفظ آیا ہے وہاں اس کے معنی زنا کے ہی ہوں گے سورۃ النساء میں فرمایا "اور تمہارے یہاں کی عورتوں میں سے جو فَاحِشَۃٌ کی مرتکب ہوں ان کے خلاف اپنوں میں سے چار گواہ لاؤ" ۴/۱۵ تو اس میں فاحشۃٌ سے مراد زنا نہیں اس لیے کہ اوّل تو زنا کے لیے چار عینی گواہوں کا ملنا ناممکن نہیں تو بے حد دشوار ہے دوسرے زنا کی سزا دوسرے مقام پر سودُرے لکھی ہے ۲۴/۲ لیکن اس جگہ فاحِشَۃٌ کی سزا گھروں میں روک لینا ہے اس لیے یہاں فاحِشَۃٌ سے مراد زنا سے ورے بے حیائی کی باتیں ہیں جنھیں اگر روکا نہ جائے تو وہ زنا تک منتج ہو سکتی ہیں۔

اہلِ ایمان بڑے بڑے جرائم اور فواحش سے بچتے ہیں

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ	اہلِ ایمان ایسے تمام بڑے بڑے جرائم سے بچتے ہیں
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	جن سے انسانی ذات میں اضمحلال پیدا ہو جائے
وَالْفَوَاحِشَ	یا جن سے فواحش پھیلیں
اِلَّا اللَّمَمَ	ہاں البتہ نادانستہ طور پر سرزد ہو جانے والی چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے درگزر کیا جائیگا
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ	یہ اللہ کے قانونِ مکافات کی کشادہ نگہی اور وسیع الظرفی ہے کہ
الْمَغْفِرَةِ	انسان کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے اس کی حفاظت کر دیتا ہے
هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ	کیوں کہ یہ اس اللہ کا قانون ہے جو انسان کی کمزوریوں سے اچھی طرح واقف ہے
اِذْ اَنْشَاَكُمْ	وہ جانتا ہے کہ زندگی بے جان مادہ سے لے کر پیکرِ انسانی تک پہنچنے میں
مِّنَ الْاَرْضِ	کن کن مراحل سے گزری ہے
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ	اور رحمِ مادر میں انسانی بچّہ
فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	کس کس قسم کی کیفیّات کا حامل بنا ہے
فَلَا تُزَكُّوْٓا	اور وہ کون سی باتیں ہیں جن سے انسانی ذات کی نشوونما رک جاتی ہے
اَنْفُسَكُمْ	اور وہ کون سے اعمال ہیں جن سے اس کی صلاحیتیں برومند ہو جاتی ہیں
هُوَ اَعْلَمُ	اللہ اسی معیار کے مطابق جانچتا ہے
بِمَنِ اتَّقٰى ○ ۵۳/۳۲	انسان کے کردار کو۔

اپنے خیالوں کو بھی بے حیائی کی باتوں سے پاک رکھو

وَلَا تَقْرَبُوا	اور قریب بھی نہ جاؤ
الْفَوَاحِشَ	ان کاموں کے جو بے حیائی کی طرف لے جاتے ہیں
مَا ظَهَرَ مِنْهَا	وہ خواہ کھلی اور واضح بے حیائی ہو
وَمَا بَطَنَ ○	اور خواہ خیالوں میں آنے والی باطنی بے حیائی۔

۶/۱۵۲

اہلِ ایمان سے اگر کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے

وَالَّذِیۡنَ اِذَا	اہلِ ایمان سے اگر کبھی
فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً	کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے
اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ	یا وہ اپنی ذات پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں
ذَکَرُوا اللّٰہَ	تو اس پر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً اللہ کے قانون کو سامنے لے آتے ہیں
فَاسۡتَغۡفَرُوۡا	اور اس کے مطابق اصلاح کر کے تحفظ حاصل کر لیتے ہیں
لِذُنُوۡبِھِمۡ	اپنی غلطی کے مضر اثرات سے
وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ	اور حقیقت یہ ہے کہ غلط اقدامات کے مضر اثرات سے
اِلَّا اللّٰہُ ۝ ۳/۱۳۵	اللہ کے قانون کے علاوہ اور کہاں سے حفاظت مل سکتی ہے۔

فحاشی پھیلانے والے

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ	جو لوگ ایسی باتیں پسند کرتے ہیں
اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ	جن سے فحاشی پھیلے
فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اہلِ ایمان کے معاشرہ میں
لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ فِی الدُّنۡیَا	ان کے لیے اس زندگی میں بھی سخت سزا ہو گی
وَالۡاٰخِرَۃِ ۝ ۲۴/۱۹	اور آخرت کی زندگی میں بھی سخت عذاب ہو گا۔

ہم جنس پرستی

وَالَّذٰنِ یَاۡتِیٰنِھَا مِنۡکُمۡ	اگر دو مرد آپس میں شنیع حرکت کے مرتکب ہوں
فَاٰذُوۡھُمَا	تو انہیں مناسب سزا دی جائے
فَاِنۡ تَابَا	لیکن اگر وہ اپنے کیے پر نادم ہو کر اس سے باز آ جائیں
وَاَصۡلَحَا	اور اپنی اصلاح کر لیں
فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡھُمَا ۝ ۴/۱۶	تو ان سے درگذر کیا جائے۔

کسی عورت کے خلاف اگر فحاشی کا الزام لگے

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ	اگر کسی فحش حرکت کا الزام آئے
مِنْ نِّسَآئِکُمْ	تمہارے یہاں کی عورتوں میں سے کسی پر
فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ	تو اس الزام کے ثبوت میں چار گواہ طلب کیے جائیں
اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ	اپنے لوگوں میں سے
فَاِنْ شَهِدُوْا	اگر اس طرح کی شہادت سے جُرم ثابت ہو جائے
فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ	تو عدالت ایسی عورتوں پر گھروں سے باہر جانے کی پابندی لگا دے
حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ	تاآنکہ انہیں موت آ جائے
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ	یا اللہ ان کے لیے کوئی ایسی صورت پیدا کر دے (مثلاً شادی وغیرہ)
لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ ۴/۱۵	جس سے وہ اس قسم کی حرکات سے رُک جائیں۔

پاکدامن عورتوں پر غلط الزام لگانے کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ	اور جو لوگ تہمت لگائیں
الْمُحْصَنٰتِ	پاکدامن عورتوں پر
ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا	اور اپنے اس الزام کے ثبوت میں نہ لا سکیں
بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	چار گواہ
فَاجْلِدُوْهُمْ	تو ایسے جھوٹے لوگوں کو سزا دی جائے
ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً	اسّی کوڑوں کی
وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا	اور آئندہ کے لیے ان کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ	یہ فاسق لوگ ہیں، جو دینِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	ہاں اگر یہ لوگ اس کے بعد اپنی غلط روش سے باز آ جائیں
وَاَصْلَحُوْا	اور اپنی اصلاح کر لیں
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲۴/۵-۴	تو قانونِ خداوندی میں ان کے لیے عفو و درگذر کی گنجائش ہے۔

خاوند اگر بیوی کے خلاف فحاشی کا الزام لگائے

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ	اور جو لوگ بدچلنی کا الزام لگائیں
اَزْوَاجَهُمْ	خود اپنی بیویوں کے خلاف
وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ	اور ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی گواہ نہ ہو
اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ	سوائے اپنے آپ کے
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ	تو ایسے مقدمات کا فیصلہ اس طرح کیا جائے کہ
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ	خاوند چار بار خدا کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دے کہ
اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ	وہ سچ کہتا ہے
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ	اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو
عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ	اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہے
وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ	اور بیوی پر سے سزا ٹل جائے گی اگر وہ بھی اپنی مدافعت میں
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ	چار مرتبہ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دے کہ
اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ	یہ شخص اپنے الزام میں جھوٹا ہے
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ	اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے
اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ	اگر یہ شخص اپنے الزام میں سچا ہو
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ	دیکھو یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے قانون
وَرَحْمَتُهٗ	میں اس طرح عفو و درگزر کی گنجائش رکھ دی ہے
وَاَنَّ اللّٰهَ	حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی اپنی خطا اور لغزش کے احساس کے بعد
تَوَّابٌ	اپنی غلط روش کو چھوڑ کر قانونِ خداوندی کی طرف رجوع کرتا ہے
حَكِیْمٌ ○	تو اللہ کا پُرحکمت قانون اپنی تمام مراعات کے ساتھ اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۲۴ / ۶-۱۰

فَحشَاء — سرمایہ دارانہ نظام کے معنوں میں، جو تمام فحاشیوں کی جڑ ہے

عربوں کے ہاں جود و سخا کو انتہائی فضیلت حاصل تھی۔ اس لیے بخل ان کے ہاں شدید ترین قابلِ نفرت عیب تھا۔ اس اعتبار سے وہ بخل کو فحشاء سے تعبیر کرتے تھے۔ قرآن میں بھی اس لفظ کو ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ نیز مال و دولت کے نجی ہاتھوں میں جمع کرنے کو بھی فحشاء سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرۃ میں قیام نظام خداوندی کے لیے اپنی کمائی کا بہترین حصّہ دے دینے کے بعد فرمایا ہے۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ۲/۲۶۸

"دیکھو تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں مفلسی سے ڈرا کر اپنے لیے دولت جمع کرنے کی فحاشی کی ترغیب دینگے لیکن اللہ تمہیں اپنے نظام کے ذریعے سے ہر طرح کے تحفظ اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے۔"

یعنی دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے لیے دولت سمیٹتے چلے جانا ایسا عمل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فحاشی قرار دیا ہے سرمایہ دارانہ نظام یہی کچھ کرتا ہے۔

وسیع تر مفہوم کی رو سے یوں سمجھنا چاہیے کہ جس بات میں بھی ذلت، کمینگی، شناعت یا ذم کا پہلو ہو وہ فحش ہوگی اس کے بعد دیکھنا یہ ہوگا کہ اس فحش کی نوعیت اور شدت کتنی ہے۔ اسی نسبت سے اس کے خلاف ردِّ عمل ہوگا۔ قرآن میں یہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

اللہ روکتا ہے سرمایہ دارانہ نظام سے جو مفاد پرستی، بدکرداری اور بخل کی بنیاد ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ	دیکھو اللہ حکم دیتا ہے کہ
بِالْعَدْلِ	ہر کسی سے عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو
وَالْاِحْسَانِ	اور جس کی کمائی سے اس کی ضروریات پوری نہ ہو سکیں اس کی کمی کو پورا کرو
وَاِیْتَآئِ	ہر کوئی اپنی ضرورت سے زائد مال دوسرے ضرورتمندوں کو دے دے
ذِی الْقُرْبٰی	اور اس طرح دوسروں کی کمیاں پورا کرنے کی ابتدا اپنے قریب سے شروع کرو
وَیَنْھٰی عَنِ	اور اللہ روکتا ہے ہر اس نظام سے جو
الْفَحْشَآءِ	مفاد پرستی، بدکرداری اور بخل کی بنیاد بنتا ہو

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ	اور ظلم و زیادتی اور حدود فراموشی کی ترغیب دیتا ہو
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ	یہ اخلاقی اقدار اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ
تَذَكَّرُونَ ۝ ۱۶/۹۰	تم انسانی زندگی کے بلند مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھو۔

شیطان صفت مذہبی و سیاسی لیڈر دولت سمیٹنے کی فحاشی کی ترغیب دیتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا	تم دُنیا میں جائز اور خوشگوار انداز سے روزی حاصل کرو
وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ	اور شیطان صفت مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے پیچھے مت لگو
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ	یہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں
إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ	یہ ایسے قانون بناتے ہیں کہ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہوتی ہیں
وَالْفَحْشَاءِ	اور تمام لوگ بخل اور دولت سمیٹنے جیسی فحاشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں
وَأَن تَقُولُوا	یہ لوگ اپنے اس ابلیسانہ نظام کے متعلق کہتے ہیں کہ
عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ ۲/۱۶۸-۱۶۹	یہ فرمودہ خداوندی اور شریعت حقہ ہے۔

انسان کی مفاد پرستانہ جذبات دولت جمع کرنے کی فحاشی کی تعلیم دیتے ہیں

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ	کیا تم میں سے کوئی اس طرح کے حالات کو پسند کرے گا کہ
لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ	اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں سے لدا ہوا
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	اور اس کی سیرابی کے لیے اس میں نہریں رواں ہوں
لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ	اس میں ہر طرح کا پھل کثرت سے آتا ہو جس پر اس کا زندگی کا انحصار ہو
وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ	اور باغبان جب بوڑھا ہو جائے
وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ	اور اس کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے ہوں
فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ	کہ ایسے میں تیز گرم آندھی کا ایک جھونکا آئے
فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ	اور باغ کو نیست و نابود کر کے رکھ دے
كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ	دیکھو اللہ اس انداز کی مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ تم غور کرو کہ

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا كَسَبْتُمْ
وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ
تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ
اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ غَنِيٌّ
حَمِيْدٌ
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ
وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ
يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ
فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

ایسے حالات میں اگر افراد کو نظام کا تحفظ حاصل نہ ہو تو ان کا حشر کیا ہوگا
سو اے لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تم اپنی کمائی کا بہترین حصہ ہر طرح کا تحفظ دینے والے اس نظام کے حوالے کر دیا کرو
اس میں سے بھی جو تم صنعت و تجارت سے کماتے ہو۔
اور اس میں سے بھی جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں
اور کبھی بھولے سے بھی ایسا نہ کرنا کہ اس مد میں حقیر سا حصہ
بطورِ خیرات کے دو، جو کہ تمہیں خود لینا پسند نہیں
اور اگر تم نے اس معاملہ میں اغماض سے کام لیا
تو جان لو کہ یہ نظام تمہارے ہی فائدہ کے لیے قائم کیا جا رہا ہے
ورنہ اللہ کو اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے، وہ تو ان تمام چیزوں سے بے نیاز
اور ہر طرح کی ستائش کا سزاوار ہے
دیکھو تمہاری عقل خود بین اور مفاد پرستانہ جذبات تمہیں مفلسی سے ڈرا کر
اپنے لیے دولت جمع کرنے کی فحاشی کی ترغیب دیں گے
لیکن اللہ تمہیں اپنے نظام کے ذریعہ سے ہر طرح کے تحفظ
اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے
کیوں کہ اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں
اور اس کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہے
بہرحال یہ حکمت اللہ کے قانونِ مشیت کی رو سے ہی مل سکتی ہے
اور جس قوم کو یہ حکمتِ ربانی مل جائے
تو اسے زندگی کی خوشحالیاں اور اختیارات کی وسعتیں بے حد و حساب مل جاتی ہیں
لیکن اس بات کو وہی لوگ اپنے پیشِ نظر رکھتے ہیں
جو عقل و دانش اور علم و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

۲
۲۶۶-۲۶۹

سرمایہ دارانہ نظام کی وکالت کرنے والے شیاطین

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ	اے بنی نوع انسان
لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَٰنُ	دیکھنا تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں پھر اس فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں
كَمَآ أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم	جس فتنہ میں تمہارے مورثین کو مبتلا کر کے
مِّنَ الْجَنَّةِ	انہیں جنتی زندگی سے محروم کر دیا تھا
يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا	اور انہیں شرفِ انسانیت سے محروم کر کے
لِيُرِيَهُمَا سَوْءَٰتِهِمَآ	ان کے معاشرہ کے عیوب کو نمایاں کر دیا تھا
إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ	یہ شیطانی جذبات تمہارے دل کی گہرائیوں اور لاشعور میں چھپے رہتے ہیں
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ	جہاں سے تم انہیں دیکھ نہیں سکتے
إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ	بہرحال یہ انہی کے رفیق و دمساز بنتے ہیں
لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ	جو ہمارے قوانین پر یقین نہیں رکھتے
وَإِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً	یہ لوگ جب سرمایہ دارانہ نظام کی فحاشیوں میں مبتلا ہوتے ہیں
قَالُوا۟ وَجَدْنَا عَلَيْهَآ ءَابَآءَنَا	تو کہتے ہیں ہم نے اپنے اسلاف کو اسی مسلک پر پایا تھا
وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا	اور اللہ بھی سرمایہ دارانہ نظام کا ہی حکم کرتا ہے
قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ	ان سے کہو، اللہ ہرگز کسی ایسے نظام کا حکم نہیں دیتا
بِالْفَحْشَآءِ	جو مفاد پرستی، بخل اور بدکرداری کی بنیاد بنتا ہو
أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ	کیا تم اللہ کا نام لے کر ایسی باتیں کرتے ہو
مَا لَا تَعْلَمُونَ	جن کے انجام کا تمہیں علم ہی نہیں
قُلْ أَمَرَ رَبِّي	کہو، اللہ جس نظام کا حکم دیتا ہے
بِالْقِسْطِ ○ ۷/۲۷-۲۸	وہ تو نہایت ہی حق و انصاف پر مبنی ہے۔

○

۲۸ غیرقانونی جنسی اختلاط "زنا"

مادہ ز ن ی

زَنٰی، یَزْنِیْ وَ زِنَاءً اس نے بدکاری کی، بلا عقد معروف کسی سے جنسی اختلاط کیا قرآن میں ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی ۱۷/۳۲ "زنا کے قریب بھی نہ جاؤ"۔ یعنی یہی نہیں کہ زنا نہ کرو بلکہ مبادیاتِ زنا تک کے پاس بھی نہ جاؤ۔

قرآن کریم نے جنسی اختلاط کے ایک کے سوا ہر طریق کو ممنوع، فلہٰذا زنا قرار دیا ہے اور جائز طریق نکاح ہے یعنی ایک بالغ عورت اور بالغ مَرد کا دل و دماغ کی پوری رضامندی سے میاں بیوی کی حیثیت سے باہمی رفاقت کا معاہدہ۔ اس کے علاوہ جنسی اختلاط کا ہر طریق زنا ہے۔

نظامِ خداوندی ایک ایسا پاکیزہ اور متوازن معاشرہ تشکیل کرتا ہے جس میں نہ تو مغربی انداز کی جنسی بے راہ روی ہوتی ہے اور نہ مشرقی انداز کی گھٹن ہی جس سے انسانی ذہن جنسی مریض بن جاتے ہیں۔ وہ ایک نہایت ہی متوازن اور پاکیزہ معاشرہ ہوتا ہے جس میں افراد کی ذہنی و روحانی تربیت قوانین خداوندی کے مطابق کی جاتی ہے جس سے معاشرہ کا ہر فرد (مرد و عورت) اپنی عزّت و عصمت کی حفاظت گوہر گراں مایہ کی طرح کرتا ہے۔

عصرِ حاضر کی علمی تحقیق اب اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ، جو قوم اپنے افراد کی عصمت کی حفاظت کا اہتمام نہیں کرتی وہ زیادہ سے زیادہ تین نسلوں تک روبہ ترقی رہ سکتی ہے اس کے بعد اس کا انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ قرآنِ کریم عورت اور مَرد دونوں سے یکساں طور پر حفاظتِ عصمت کا تقاضا کرتا ہے، مَرد کی جنسی بے راہ روی بھی انسانی ذات اور معاشرہ کے لیے اتنی ہی نقصان دہ ہے جتنی کہ عورت کی بے راہ روی۔

اہلِ ایمان اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ	اہلِ ایمان ایسے ہوتے ہیں جو
عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ	اپنی توانائیاں ان کاموں میں ضائع نہیں کرتے جن کا نتیجہ کچھ نہ نکلے
وَالَّذِينَ هُمْ	وہ اپنی توانائیاں ایسے کاموں کے لیے محفوظ رکھتے ہیں
لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ	جن سے انکی ذات اور معاشرہ کی نشوونما ہو سکے
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ	وہ اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ ○	اور اپنی جنسی توانائیاں صرف اپنی رفیقِ حیات پر صرف کرتے ہیں۔

۲۳/۵-۳

جو قوم اپنی عصمت و عفت کی حفاظت نہیں کرتی اُن کے قوائے عملیہ مضمحل ہو جاتے ہیں

وَلَا يَزْنُونَ	اہلِ ایمان جنسی بے راہروی کے مرتکب نہیں ہوتے
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ	اس لیے کہ جو قوم عصمت وعفت کی حفاظت نہیں کرتی
يَلْقَ أَثَامًا	اس کے قوائے عملیہ مضمحل ہو جاتے ہیں
يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ	اور وہ پسماندگی کے عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے
يَوْمَ الْقِيَامَةِ	اس کیلیے اخروی زندگی کی تباہیاں اور بڑھ جاتی ہیں
وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا	اور وہ نہایت ذلت وخواری کی زندگی بسر کرتی ہیں
إِلَّا مَن تَابَ	بہرحال اگر وہ اس روشِ شنیع سے باز آ جائیں
وَآمَنَ	اور اللہ کے دیئے ہوئے حفاظتِ عصمت کے قوانین کو قبول کر لیں
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	اور پھر ایسے کام کریں جن سے انکی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے
فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ	تو اللہ کا قانونِ مکافات ان کی غلط روش کی پیدا کردہ
حَسَنَاتٍ	ناہمواریوں کو خوشگواریوں میں بدل دیتا ہے
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا	اللہ کے قانون میں اس طرح کی حفاظت کی گنجائش رکھی گئی ہے
رَّحِيمًا ○ ۲۵/۷۰-۶۸	کیوں کہ وہ رحیم ہے۔

مومن مرد اور عورتیں سب اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کرتے ہیں

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	مومن مرد بھی اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کرتے ہیں
وَالْحٰفِظٰتِ ۝ ۳۳/۳۵	اور مومن عورتیں بھی۔

جنسی بے راہ روی ایسی برائی ہے جس سے اور بہت سی برائیوں کے راستے کھل جاتے ہیں

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى	اور دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جاؤ
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً	یہ ایسی بے حیائی ہے کہ جس سے
وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ۱۷/۳۲	اور بہت سی برائیوں کے راستے کھل جاتے ہیں۔

جنسی بے راہ روی حرام ہے اس کے مرتکب وہ لوگ ہوتے ہیں جو نفسانی خواہشات کے غلام ہوں

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ	زانی[1] مرد اسی عورت کو اس فعل کے لیے رضامند کرسکتا ہے
اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً	جو عصمت وعفت سے عاری اور خواہشاتِ نفسانی کی غلام ہو
وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ	اور زانیہ عورت اس مرد کو اس فعل کے لیے رضامند کرسکتی ہے
اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ	جو عصمت وعفت سے عاری اور خواہشاتِ نفسانی کا غلام ہو
وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۲۴/۳	یاد رکھو! مومنین کے لیے اس قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

جنسی بے راہ روی کی سزا

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ	زانی عورت اور زانی مرد دونوں کے لیے
فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	یہ سزا ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کو
مِائَةَ جَلْدَةٍ	سو کوڑے مارے جائیں
وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ	اور کسی قسم کی نرمی نہ برتی جائے

---

[1] اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ زنا وہ ہوگا جو مرد اور عورت کی رضامندی سے کیا جائے۔ جبراً کیا گیا اس طرح کا فعل یک طرفہ ہوگا، لہٰذا اس میں قصوروار جبر کرنے والا ہوگا اور جس پر جبر کیا گیا وہ تو معصوم ہے۔

فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ	اللہ کے اس قانون کے نافذ کرنے میں
اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ	اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌	اور اس کے قانونِ مکافاتِ عمل پر
وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا	اس سزا کے دیتے وقت موجود رہنا چاہیے
طَآٮِٕفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ ۲۴/۲	مومنین میں سے کچھ لوگوں کو۔

مقننہ یا عدلیہ مجرم کی ذہنی تربیت کے معیار کو دیکھ کر سزا تجویز کرے گی

فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ	ایسی شادی شدہ عورتیں جنہیں پہلے آزاد و شریفانہ ماحول میسر نہیں تھا
فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ	اگر کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں
فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى	تو ان کے لیے نصف سزا ہو گی، ان عورتوں کی سزا
الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ‌ ۝ ۴/۲۵	سے جنہیں آزاد اور شریفانہ ماحول میسر رہا تھا۔

اور جس کسی کو ذہنی نشوونما کے اعلیٰ اور مخصوص ذرائع حاصل رہے اس کے جرم کی سزا دگنی ہو گی

يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ	اے نبیؐ کے گھرانے کی عورتو
مَنۡ يَّاۡتِ مِنۡكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ	اگر تم میں سے کسی نے بے حیائی کا ارتکاب کیا
يُّضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ ضِعۡفَيۡنِ‌ ۝ ۳۳/۳۰	تو تمہارے لیے عام عورتوں کی نسبت دگنی سزا ہو گی۔

۷۹ اَوْلَادْ

مادہ: و ل د

اَلْوَلَدُ جسے کسی نے جنا ہو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع سب کے لیے یہ لفظ آتا ہے۔ نیز جمع کے لیے اَوْلَادٌ اولاد عام طور پر بیٹے بیٹیوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ لیکن عربی زبان میں بیٹے بیٹیوں کے علاوہ ان کی اولاد در اولاد، یعنی پوتے پوتیوں نواسے نواسیوں اور ان کی اولاد کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اَلْمَوْلُوْدُ صرف اسے کہیں گے جو براہِ راست کسی کا بیٹا ہو۔ قرآن میں احکام وراثت کے ضمن میں کہا ہے۔ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ (۴/۱۱) چنانچہ یہاں اولاد سے مُراد صرف اپنے بیٹے بیٹیاں ہی نہیں بلکہ بیٹے اور بیٹیوں کی اولاد بھی ہے اگر کسی متوفی کے بیٹے بیٹیاں زندہ ہوں تو وُہ اس کی اولاد ہوں گے اور اگر اس کی اولاد میں سے کوئی بیٹا یا بیٹی مر چکے ہیں لیکن ان کی اولاد موجود ہے تو یہ بھی متوفی کی اولاد میں شامل ہونگے اور اپنے دادا، دادی یا نانا، نانی کی وراثت سے حصہ پائیں گے۔

قرآنِ حکیم نے اولاد کی تعلیم و تربیت پر اسقدر زور دیا ہے کہ اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت نہ کرنے والے والدین کو اولاد کی ہلاکت کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔

قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ اگر تم نے دوسروں کو نظرانداز کر کے اپنی اولاد کے لیے مال و دولت جمع کیا یا اولاد کی خاطر نظامِ خداوندی سے خیانت کی تو یہ مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ بن جائیں گے۔

اولاد کی پیدائش اللہ کے طبعی قوانین کے مطابق ہوتی ہے

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ

اللہ ہی کی حکومت ہے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں پر
یہاں ہر چیز اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق پیدا ہوتی ہے

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا
وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ
اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا
وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
قَدِيْرٌ ○ ۴۲ / ۴۹ - ۵۰

اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی کسی کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا
ہوتی ہیں اور کسی کے ہاں صرف لڑکے
اور کسی کے ہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں
اور کسی کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوتی
یہ سب کچھ اس کے علم کی بنیادوں پر مقرر کردہ
قوانین اور پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

اہل و عیال سے آنکھوں کی ٹھنڈک کی آرزو

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيّٰتِنَا
قُرَّةَ اَعْيُنٍ ○ ۲۵ / ۷۴

اہلِ ایمان کی ہمیشہ یہ آرزو ہوتی ہے کہ پروردگار
ہمارے گھروں کی زندگی ایسی ہو کہ اپنے رفیقِ حیات سے
اولاد سے اور دیگر اہل خانہ سے
آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو۔

اخراجات سے ڈر کر اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم نہ رکھو

وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ
مِّنْ اِمْلَاقٍ ○ ۶ / ۱۵۲

صحیح تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں نہ ڈال دو
اپنی اولاد کو
مفلسی کے ڈر سے۔

خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں ڈال دیا

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ
سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ○ ۶ / ۱۴۱

خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر
اپنی اولاد کو ہلاکت میں ڈال دیا
محض اپنی حماقت اور جہالت سے۔

بہرحال مال و اولاد صرف دنیاوی زندگی کی زیب و زینت ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ

دیکھو! مال اور اولاد ایک ہنگامی اور عارضی زیب و زینت ہے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	محض دُنیاوی زندگی کے لیے
وَالْبٰقِيٰتُ	لیکن دائمی اور باقی رہنے والی متاعِ حیات اللہ کے وہ قوانین ہیں
الصّٰلِحٰتُ	جن سے انسانی ذات اور معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	تمہارے رب کے نزدیک نتیجہ کے لحاظ سے یہی متاعِ حیات ہے
وَّخَيْرٌ اَمَلًا ○ ۱۸/۴۶	جس سے انسان کو اپنی بہترین توقعات وابستہ رکھنی چاہئیں۔

اللہ کے ہاں بلند مراتب مال و اولاد کے ذریعے سے حاصل نہیں ہوتے

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ	دیکھو! مال اور اولاد وہ ذریعہ نہیں ہے کہ
بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى	جس سے تم اللہ کے ہاں بلند مراتب حاصل کر سکو
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ	یہ تو ان کے حصّہ میں آتے ہیں جو اس کے قوانین کو قبول کریں
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور ان کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کر لیں
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ	یہ ہیں وہ لوگ جنہیں دُہری جزا ملتی ہے یعنی ان کی ذات
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا	بھی نشوونما پا جاتی ہے اور ان کا معاشرہ بھی خوشحال و متوازن ہو جاتا ہے
وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ	اور اس طرح یہ لوگ ترقی کی منزلیں طے کرتے
اٰمِنُوْنَ ○ ۳۴/۳۷	امن و سلامتی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اپنی اولاد کی خاطر اگر نظامِ خداوندی سے خیانت کی تو یہ مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ بن جائینگے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	اللہ کے اس نظام کے ساتھ ہرگز خیانت نہ کرنا
وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ	اور نہ ان ذمہ داریوں میں ہی خیانت کرنا جو اس نظام کی طرف سے سپرد کی جائیں۔
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ	اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ	اگر تم نے مال و اولاد کی خاطر اس نظام سے خیانت کی
فِتْنَةٌ	تو یہ مال و اولاد تمہارے معاشرہ کے لیے فتنہ بن جائیں گے

وَاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ	اور یاد رکھو کہ اللہ کے نظام میں تمہارے لیے
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○	اجرِ عظیم موجود ہے۔

۲۸-۸/۲۷

اور جنہیں مال و اولاد نے خسارے میں ڈال دیا

مَنْ لَّمْ یَزِدْہُ	یہ وہ مالدار لوگ ہیں
مَالُہٗ وَوَلَدُہٗ	جنہیں مال و اولاد نے اور زیادہ
اِلَّا خَسَارًا ○ ۲۱/۷۱	خسارے میں ڈال دیا۔

اہل و عیال جب دشمن بن جاتے ہیں

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنَّ مِنْ	اس نظام کے قیام و استحکام کی راہ میں اگر
اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ	تمہارے رفیقِ حیات اور اولاد رکاوٹ بنیں
عَدُوًّا لَّکُمْ	تو سمجھو کہ یہ تمہارے دشمن ہیں
فَاحْذَرُوْھُمْ ○ ۶۴/۱۴	لہٰذا ان کے ساتھ اس اس کے تعلق سے بچ کے رہنا۔

ابلیسی قوتوں کے پھیلائے ہوئے جال

وَشَارِکْھُمْ	دنیا میں مفاد پرست ابلیسی قوتیں سادہ لوح عوام کو
فِی الْاَمْوَالِ	شراکت کا جھانسا دے کر ان کا اقتصادی تغلب کرتی ہیں۔
وَالْاَوْلَادِ	اور غلط نظامِ تعلیم کے ذریعے انکی آنے والی نسلوں کو اپنا ہمنوا
وَعِدْھُمْ	بناتی اور انہیں اپنے وعدوں کے جال میں پھانستی ہیں
وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ	لیکن یاد رکھو کہ ان شیطانی قوتوں کے وعدے اس کے سوا
اِلَّا غُرُوْرًا ○	کچھ نہیں کہ محض دھوکا ہیں۔

۱۷/۶۴

مال و اولاد کے ذریعہ سے عذاب

وَلَا تُعْجِبْكَ
اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا
فِى الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ
وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۹/۸۵

اور تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے منکرینِ نظامِ خداوندی
کے پاس مال و اولاد کی کثرت پر
تم دیکھنا کہ اللہ کا قانونِ مکافات انہیں کس طرح
ان چیزوں کے ذریعہ سے ہی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے
دُنیاوی زندگی میں ہی
اور ان کی آخرت کی طرف روانگی بھی اس حالت میں ہوگی کہ
یہ لوگ انکار و سرکشی میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔

غلط فہمی میں مبتلا لوگ

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ
كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا
وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ
مَالًا وَّوَلَدًا ۝ ۱۹/۷۷

ان لوگوں کی خودفریبی پر غور کیا
جو ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
اور اس غلط فہمی میں بھی مبتلا ہیں کہ انہیں
مال و اولاد کی آسائشوں سے اسی طرح نوازا جاتا رہے گا۔

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں آنیوالے عذاب میں مال و اولاد کچھ کام نہیں آئینگے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۳/۱۱۶

جو لوگ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں
ان کے کسی کام نہیں آئیں گے
ان کے اموال اور ان کی اولادیں
اللہ کے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں
ان کی غلط روش انہیں دُنیا میں بھی تباہ و برباد کر دے گی
اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و خوار ہوں گے۔

ظہورِ نتائج کے وقت مال و اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا

یَوْمَ	ظہورِ نتائج کے وقت
لَا یَنْفَعُ مَالٌ	نہ کسی کا مال اسے کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔
وَّلَا بَنُوْنَ	اور نہ اولاد ہی
اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ	بجز اس کے کہ کوئی اللہ کے سامنے حاضر ہو
بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ	قلبِ سلیم کو لیے ہوئے
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ	اس دن جنت قریب کر دی جائے گی
لِلْمُتَّقِیْنَ ○	ان لوگوں کے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں

۲۶ / ۹۰ - ۸۷

ڈرو اس دن سے جب نہ اولاد والدین کی مدد کر سکے گی اور نہ والدین اولاد کی

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
اتَّقُوْا رَبَّکُمْ	اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
وَاخْشَوْا یَوْمًا	اور ڈرو اس روز سے
لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ	جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آ سکے گا
وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ	اور نہ بیٹا ہی کچھ بدلہ دے سکے گا
عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْـًٔا	اپنے باپ کی طرف سے
اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ	یاد رکھو اللہ کا یہ قانونِ مکافات اٹل ہے
فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ	لہٰذا خبردار رہو کہ تمہیں دھوکا میں نہ ڈال دیں
الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا	دنیاوی زندگی کے فوری طور پر حاصل ہو جانے والے مفادات
وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ	اور نہ ان دھوکا بازوں کے فریب میں ہی آنا
بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ○	جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

۳۳ / ۳۱

مال و اولاد کی محبت میں قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والے لوگ خسارہ میں رہتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تُلْهِكُمْ	دیکھو ایسا نہ ہونے دینا کہ تمہیں غافل کر دیں
اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ	تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ	قوانینِ خداوندی کے اتباع سے۔
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ	یاد رکھو! جو لوگ ایسا کریں گے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ	وہی خسارہ میں رہنے والے ہیں
وَاَنْفِقُوْا	لہٰذا قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے وقف کر دو
مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ	ہمارے دیے ہوئے رزق کو۔
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ	قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو
فَيَقُوْلَ رَبِّ	اور وہ حسرت و یاس سے کہے کہ اے میرے پروردگار
لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ	اگر مجھے تھوڑی سی مہلت اور مل جاتی
فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ	تو میں اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے عمل سے سچ کر دکھاتا
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ	اور اس طرح صالحین میں شامل ہو جاتا
وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا	لیکن اللہ کا قانون اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جب کسی کی موت
اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ	کا وقت آ جاتے تو پھر اسے مہلت نہیں ملا کرتی
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۶۳ : ۹-۱۱	یاد رکھو! اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔

(۲۰) والدین

مادہ: و ل د

اَلْوَالِدُ باپ اَلْوَالِدَةُ ماں، اَلْوَالِدَانِ ماں باپ

ہمارے ہاں والدین سے مراد صرف ماں باپ ہوتے ہیں، لیکن عربی زبان میں دادا، دادی، نانا نانی اوپر تک سب شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اولاد میں پوتا پوتی نواسہ نواسی وغیرہ نیچے تک شامل ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں مشہور ہے کہ ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔ لیکن قرآن کریم اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیتا بچہ جب تک اس عمر تک نہ پہنچے جہاں وہ معاملات کے فیصلے کرنے کے خود قابل ہو اس وقت تک تو اسے لامحالہ والدین کے فیصلوں کے مطابق چلنا ہوگا۔ لیکن جب وہ خود اپنے سن شعور کو پہنچ جائے تو پھر والدین کے فیصلوں کی اطاعت اس پر فرض قرار نہیں پا سکتی۔ والدین بڑھاپے کی اس عمر کو پہنچ چکے یا پہنچ رہے ہوتے ہیں جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے کہ "وہاں انسان کی عقل اوندھی ہو جاتی ہے" ۳۶/۶۸ "وہ عمر کا ارذل حصہ ہوتا ہے" ۲۲/۵ "وہاں انسان اپنا سابقہ علم بھی فراموش کر جاتا ہے" ۲۲/۵ اس کے مقابلے میں نوجوان اولاد جدید صلاحیتوں کو لے کر ابھرتی ہے۔ پھر ان کے زمانہ کے حالات بھی بدلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں ان لوگوں کے فیصلوں کا پابند بنا دینا جن کے قوئ اور علم و عقل کی صلاحیتیں مضمحل ہو چکی ہوں انسان کو جامد بنا دینے کے مرادف ہوگا۔

قرآن نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی ہے۔ یعنی ان کی ضروریات کا پورا کرنا جنہیں وہ بڑھاپے کی وجہ سے پورا کرنے کے قابل نہ رہے ہوں۔ نیز یہ بھی کہ ان سے درشتی سے پیش نہ آیا جائے۔ ان کا ادب و احترام کیا جائے بڑھاپے کی وجہ سے ان کے مزاج میں اگر عدم توازن آجائے تو ان کی اس کیفیت کو اسی طرح خوشدلی سے برداشت کیا جائے جس طرح انہوں نے تمہارے بچپن کی کمزوریوں کو خوشدلی اور پیار سے برداشت کیا تھا اور ان کے ادب و احترام اور خدمت میں فرق نہ آنے دیا جائے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ

وَبِالْوَالِدَيْنِ	اور والدین کے ساتھ
إِحْسَانًا ۝ ۲/۳۶	حُسنِ سلوک سے پیش آؤ اور انکی کمیاں دُور کرو۔

والدین نے تمہارے بچپن میں جو تکالیف تمہارے لیے اٹھائیں انہیں ہمیشہ یاد رکھو

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ	ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ
بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا	اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کریں
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا	اس کی ماں نے تکلیف اُٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا
وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا	اور پھر وضعِ حمل کی تکلیف برداشت کی
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ	اور اسے پالنے کے سلسلہ میں دن رات مشقت کی
ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۝ ۴۶/۱۵	حمل اور دودھ پلانے کا عرصہ کم ازکم تیس ماہ میں جا کر پورا ہوتا ہے۔

والدین جب بوڑھے ہو جائیں تو اُن کی خدمت اور احترام میں فرق نہ آنے دو

وَبِالْوَالِدَيْنِ	دیکھو! والدین کے ساتھ
إِحْسَانًا	حُسنِ سلوک سے پیش آؤ
إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ	اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے
أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا	کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں
فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ	تو ان کی تحقیر نہ کرو
وَلَا تَنْهَرْهُمَا	اور نہ انہیں جھڑک کر جواب دو۔
وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا	بلکہ ان کے ساتھ احترام سے بات کرو
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ	اور ان کی پرورش کے لیے انہیں اپنے بازوؤں میں سمائے رکھو
مِنَ الرَّحْمَةِ	نہایت رحمت اور شفقت کے ساتھ
وَقُلْ رَبِّ	اور ان کے حق میں یہ آرزو کرو کہ اللہ تمہیں اس کی توفیق دے

ارْحَمْهُمَا — کہ تم ان کی اسی طرح پرورش کرو

كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ ۱۷/۲۴-۲۳ — جس طرح انہوں نے بچپن میں تمہاری پرورش کی تھی۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو لیکن اُن کی غلط باتیں ماننے کی ضرورت نہیں

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ — ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ

بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا — والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں

وَاِنْ جَاهَدٰكَ — لیکن والدین اگر اولاد پر زور ڈالیں

لِتُشْرِكَ بِيْ — اللہ اور اس کے قوانین کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے کے لیے

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ — تو ان کی یہ بات جہالت پر مبنی ہو گی

فَلَا تُطِعْهُمَا ○ ۲۹/۸ — لہٰذا ان کی ایسی باتیں ہرگز نہ مانو۔

والدین اگر غلط روش پر ہوں تو اُن کے احترام اور خدمت کے باوجود اُن سے رفاقت قائم نہ کرو

لَا تَجِدُ قَوْمًا — ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو لوگ

يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ — نظامِ خداوندی کو قبول کر لیں

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ — اور اللہ کے قانونِ مکافات اور آخرت پر ایمان رکھیں

يُوَآدُّوْنَ — وہ ایسے لوگوں سے رفاقت کے تعلقات قائم کریں

مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ — جو نظامِ خداوندی کے مخالف ہیں

وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ — یہ خواہ ان کے والدین ہوں، خواہ اولادیں

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ○ ۵۸/۲۲ — خواہ بھائی ہوں خواہ خاندان کے دوسرے افراد۔

غلط روش پر قائم والدین یا دیگر عزیزوں سے رفاقت کے تعلقات قائم کرنا اپنے خلاف ظلم کرنا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ — تم اپنے والدین اور بھائیوں سے بھی

وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ — رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ — اگر وہ غیر خدائی نظاموں کو پسند کریں

عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ — اللہ کے نظام کے مقابلہ میں

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ — اور تم میں سے کسی نے اگر ان سے رفاقت کے تعلقات قائم کیے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۹/۲۳ — تو وہ اپنے آپ پر اور اپنے معاشرہ پر ظلم کرے گا۔

جہاں حق اور عدل و انصاف کا معاملہ ہو وہاں اپنے والدین کا بھی لحاظ نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ — زندگی کے ہر معاملہ میں عدل و انصاف پر قائم رہو

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ — جو بات بھی کرو، اللہ کے لیے کرو، اس میں کسی کی رو رعایت نہ کرو

وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ — خواہ اس کی زد میں تمہاری اپنی ذات کیوں نہ آتی ہو

اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ — اور خواہ اس کی زد تمہارے والدین اور اقربا پر پڑتی ہو

اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا — حق بات کہنے میں نہ کسی کی امارت کا لحاظ کرو نہ غربت کا

فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا — اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا — اور دیکھو عدل و انصاف کی راہ میں اپنے جذبات کو بھی مت آنے دو

وَاِنْ تَلْوٗٓا — اور حق بات کو پیچ و خم میں اُلجھا کر مت کرو

اَوْ تُعْرِضُوْا — اور نہ اس سے پہلوتہی ہی کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا — اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کا قانونِ مکافات

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ۴/۱۳۵ — تمہارے ہر کام سے باخبر ہوتا ہے۔

۳۱ اَھْل

مادہ : ا ھ ل

اللہ کے قانون کی رُو سے "اپنے" اور "غیر" کا معیار

اس مادہ کے معنی عبرانی زبان میں خیمہ کے ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے اَھْلٌ کا مفہوم ہوا وہ لوگ جو ایک خیمہ میں رہتے ہوں۔ اس کے بعد یہ لفظ ان لوگوں کے لیے بولا جانے لگا۔ جو آپس میں نسب، دین، پیشہ، شہر، مکان وغیرہ میں مشترک ہوں۔ عام طور پر اَھْلُ الرَّجُلِ آدمی کے خاندان اور قریبی رشتہ داروں کو کہتے ہیں اَھْلُ الْبَیْتِ گھر میں رہنے والے۔

قرآن کریم نے اس سلسلہ میں ایک انقلابی معیار دیا۔ اس نے کہا ہے جو لوگ تصورِ حیات میں مشترک ہیں وُہ آپس میں اَھْلٌ ہوں گے، اور جن کا تصورِ حیات مختلف ہو وہ رشتہ دار ہونے کے باوجود اَھْلٌ میں شمار نہیں کیے جائیں گے چنانچہ اس معیار کے مطابق حضرت نوحؑ کا حقیقی بیٹا ان کے اہل میں شمار نہیں کیا گیا۔ ان کے متعلق فرمایا۔ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ ۱۱/۴۶ "وُہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے"۔ اس کی وجہ بتائی کہ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۱۱/۴۶ "کیوں کہ اسکے اعمال غیر صالح ہیں"۔ لہٰذا اِس معیار کے رُو سے حضرت نوحؑ کا بیٹا اور بیوی ہوں یا نبی اکرمؐ کے قریبی رشتہ دار اگر وہ دین کے اس معیار پر پُورا نہیں اُترتے تو وہ اَھْلٌ میں سے نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ان کے ساتھ رفاقت کے تعلقات استوار نہیں کیے جا سکتے۔

بہرحال جو لوگ اس طرح سے اپنے اہل سے نہ ہوں ان کے ساتھ بھی نفرت اور عداوت کا سلوک نہیں کیا جائے گا عدل وانصاف اور انسانیت کا سلوک کیا جائے گا۔

نوحؑ کا بیٹا اعمالِ غیر صالح کی وجہ سے ان کے اہل سے خارج کر دیا گیا

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ	سیلاب میں جب نوحؑ کا بیٹا ڈوب گیا تو انہوں نے اپنے رب کو پکارا
فَقَالَ رَبِّ	اور کہا پروردگار آپ کا وعدہ تھا کہ میرے اہل کو بچا لیا جائے گا

إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي — اور میرا بیٹا جو میرے اہل میں سے تھا ڈوب گیا

وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ — پروردگار آپ کے وعدے تو ہمیشہ سچے ہوتے ہیں

وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ — اور آپ احکم الحاکمین بھی ہیں پھر یہ کیسے ہو گیا؟

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ — کہا گیا اے نوحؑ تم نے "اہل" کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا

لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ — وہ تمہارا بیٹا تو تھا، لیکن تمہارا "اہل" نہیں رہا تھا

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۝ ۱۱/۴۵-۴۶ — اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے۔

نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال جن کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا — اللہ مثال پیش کرتا ہے

لِلَّذِينَ كَفَرُوا — ان لوگوں کے لیے جو قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں

امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ — نوحؑ کی بیوی کی اور لوطؑ کی بیوی کی

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ — وہ ہمارے دو صالح ترین بندوں کی زوجیت میں تھیں

فَخَانَتَاهُمَا — لیکن انہوں نے قانونِ خداوندی کے ساتھ خیانت کی تو

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا — ان کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا — اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے

وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ — اور وہ جہنم کے حقدار ٹھہریں

مَعَ الدَّاخِلِينَ ۝ ۶۶/۱۰ — دوسرے عام جہنمیوں کے ساتھ۔

نبی آخر الزمانؐ کے چچا کی مثال جن کو رسولؐ کی قرابت کچھ فائدہ نہ دے گی

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ — ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے یعنی اس کی قوت پاش پاش ہو گئی

وَتَبَّ — اور وہ خود بھی بری طرح تباہ ہوا

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ — اور اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال و دولت

وَمَا كَسَبَ — اور نہ اس کا کسب و ہنر

سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ ۱۱۱/۱-۳ — اب وہ پہنچے گا شعلہ زن آگ میں۔

۳۲ اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام

انسان مشتمل ہوتا ہے اس کے جسم پر اور اس کی روح یا ذات پر اور مقصدِ زندگی یہ ہے کہ انسان کے جسم کی پرورش بھی نہایت عمدگی سے ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی ذات یا روح کی پرورش و تربیت بھی ہوتی رہے۔

اس سلسلہ میں مشکل یہ ہے کہ جسم کی پرورش کا اصول اور انسانی ذات یا روح کی پرورش کا اصول ایک دوسرے کی ضد ہیں جسم کی پرورش کا اصول لینے میں ہے یعنی جو کچھ جسم کو ملے گا اس سے اس کی پرورش و نشوونما ہو گی۔ لیکن انسانی ذات یا روح کی پرورش دینے میں ہے یعنی جس قدر ہم دوسروں کی پرورش کے لیے دیں گے اسی قدر ہماری اپنی ذات یا روح کی پرورش و نشوونما ہوتی جائے گی۔ اس طرح سے انسانی معاشرہ میں دو متضاد نظریاتِ زندگی سامنے آتے ہیں۔

ابلیسی نظریہ زندگی

ابلیسی نظریہ زندگی کی رُو سے ہر انسان صرف اپنے مفاد کا تحفظ کرتا ہے اسے دُوسروں کے مفاد کی کوئی پروا نہیں ہوتی نہ صرف پرواہ نہیں ہوتی بلکہ وُہ دوسروں کے حقوق چھین کر اپنے لیے مفاد حاصل کرتا ہے اس نظریہ کے تحت انسان کی جو حالت ہو جاتی ہے۔ اس کا نقشہ قرآن کریم اس طرح کھینچتا ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۱۹/۷۰

"اس نظریہ کے تحت انسان کی بھوک کبھی ختم ہی نہیں ہوتی"

جَمَعَ فَاَوْعٰى ۱۸/۷۰

"مال سمیٹتا جاتا ہے اور اسے تھیلی میں ڈال کر منہ بند کر دیتا ہے"۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۸/۱۰۰

"دولت کی ہوس میں کھنچے چلا جاتا ہے"۔

جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۲/۱۰۴

"مال جمع کرتا ہے اور پھر اسے گنتا رہتا ہے" یعنی ننانوے کے پھیر میں پھنس جاتا۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۳/۱۰۴

"سمجھتا ہے کہ مال و دولت اسے حیاتِ جاوداں عطا کر دے گا"۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۲۰/۷۵

"اس کی نگاہ ہمیشہ مفادِ عاجلہ پر ہوتی ہے"۔

تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۲۱/۷۵

"اور مستقبل کی خوشگواریوں کو نظر انداز کر دیتا ہے"۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۱۶/۸۷

"مستقبل یا آخرت کی خوشگواریوں پر دنیاوی مفادات کو ترجیح دیتا ہے"۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۱۹/۸۹

"اور نیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اِدھر اُدھر کا سب مال سمٹ سمٹا کر ان کے قبضہ میں آ جائے"۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۲۰/۸۹

"یہ لوگ صرف ضرورت کے لیے مال جمع نہیں کرتے بلکہ محض ہوسِ زر کی خاطر دولت سمیٹتے جاتے ہیں"۔

اس ہوس کارانہ زندگی سے ان کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ ان میں سے ہر کسی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ مال و دولت میں دوسروں سے بڑھ جائے اور اس خواہش کی تسکین کبھی پوری ہوتی ہی نہیں۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۲-۱/۱۰۲

"مال و دولت اور جاہ و منصب میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی ہوس انسان کو اصل مقصودِ زندگی سے غافل کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اسی تگ و دو میں مصروف قبروں میں اتر جاتے ہیں"۔

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۳۶/۲

"اس معاشرہ میں انسان ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں"۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۳۴/۸۰

"اس وقت ان کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ بھائی بھائی سے جُدا ہو جاتا ہے"۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۳۵/۸۰

"اولاد ماں باپ سے الگ ہو جاتی ہے"

صَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۳۶/۸۰

"میاں بیوی اور باپ بیٹے کے مفادات ایک دوسرے سے متصادم ہو جاتے ہیں"۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۳۷/۸۰

"اس معاشرہ میں ہر کوئی اپنے اپنے مفاد کے حصول اور تحفظ میں ایسا جاذب ہو جاتا ہے کہ اسے دنیا و مَافِيهَا کی کوئی خبر نہیں رہتی"۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۵۲/۷۴

"اس معاشرہ میں ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ مشترکہ مفادِ انسانی کے بجائے اپنے اپنے مفاد کے حصول کے لیے الگ الگ پروگرام بنائے"۔

اس نظریہ کے تحت جو کچھ افراد میں ہوتا ہے وہی کچھ اقوام میں بھی ہوتا ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۳۸/۷

"اس جہنمی زندگی میں ہر قوم دوسری قوم کو محروم کرنے کی فکر میں ہوتی ہے"۔

اور اس طرح دُوسروں کو محروم کر کے خود آگے بڑھنا چاہتی ہے۔

اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۹۲/۱۶

"اور اس طرح دوسری قوموں سے آگے بڑھ جائے"۔

اس کے بعد جس طرح ہر دولت مند یہ سمجھتا ہے کہ مجھے اب دوسرے افرادِ انسانیہ کی کیا پرواہ ہے میرا مال و دولت میرے لیے کافی ہے۔ اسی طرح دولت منداقوام بھی اپنے آپ کو خود مکتفی سمجھ کر دُوسری اقوام سے بے نیاز ہو جاتی ہیں اور اس طرح احترام و تکریم انسانیت کے تمام اقدار و ضوابط سے سرکشی اختیار کر لیتی ہیں۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۹۶/۶-۵

"یہ انسان کی سرکشی ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہے"۔

اور اس ذہنیت کے متعلق فرمایا گیا۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۸۳/۲-۱

"تباہی و بربادی ہے اس ڈنڈی مار نظام کے لیے جس میں لوگوں کی ذہنیت یہ ہو جاتی ہے کہ ہر کوئی اپنے لیے زیادہ سے زیادہ مفاد حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسروں کو کم سے کم دینا چاہتا ہے"۔

لہٰذا ایسے معاشرہ کے متعلق فیصلہ دے دیا کہ

وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی ۙ وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ؕ ۹۲/۸-۱۰

"جو لوگ سب کچھ سمیٹ کر اپنے لیے رکھ لیتے ہیں اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح اللہ کے دیئے ہوئے حسن و توازن کے حامل نظام کی تکذیب کرتے ہیں۔ تو اللہ کا قانون مکافات ان کی زندگی کی راہوں کو دشوار بنا دیتا ہے۔"

اسی سلسلہ میں آگے فرمایا۔

فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ۚ لَا یَصۡلٰىہَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی ۙ الَّذِیۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ ۹۲/۱۴-۱۶

"لوگوں کو خبردار کر دو اس آگ سے جو دُنیا میں مفاد پرستانہ اور سرمایہ دارانہ نظام بھڑکاتے رہتے ہیں۔ دیکھو تباہی و بربادی کی اس آگ میں وُہ بد بخت گرتے ہیں جو نظام خداوندی سے منہ موڑ کر اس کی تکذیب کر دیتے ہیں۔"

اور مستقبل یا آخرت کی زندگی کو بھول کر صرف دنیاوی زندگی کے مفادات عاجلہ کے پیچھے بھاگنے والوں کو خبردار کیا۔

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ وَّزِیۡنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَتَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطٰمًا ؕ وَفِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانٌ ؕ وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ۵۷/۲۰

"جان لو کہ دنیاوی زندگی کے پیش پا افتادہ مفادات کی حیثیت محض کھیل تماشہ کی سی ہوتی ہے جس سے کچھ وقت کے لیے دل بہلا لیا جائے۔ یا زیبائش و آرائش کر لی جائے یا اپنی حیثیت کا دوسروں پر فخر جتایا جائے یا مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی دوڑ لگائی جائے اس سب کچھ کی مثال ایسی کھیتی کی سی ہے جو بارش کے ایک چھینٹے سے اُگ کھڑی ہو اور اسے دیکھ کر کسان بہت خوش ہو جائے لیکن ایسی کھیتی دوسرے ہی دن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے اور پھر چُور چُور ہو کر ختم ہو جاتی ہے اور مآل کار کسان کے لیے انتہائی مصیبت کا باعث بن جاتی ہے۔ دیکھو ان تباہیوں سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنی تمام جدوجہد کو قوانین خداوندی سے ہم آہنگ رکھے پھر سمجھ لو کہ محض دنیاوی زندگی کے ناپائیدار اور کم قیمت مفادات کو مقصد زندگی سمجھ لینا اپنے آپ کو دھوکے میں ڈال دینا ہے۔"

انسانی معاشرہ کو جس نظامِ معیشت نے جہنم بنا رکھا ہے وہ سرمایہ دارانہ استحصالی نظام ہے

اللہ کے پیغمبر اپنے اپنے دَور میں اِس ابلیسی نظام کو ختم کرنے کے لیے آتے رہے لیکن ان اَدوار میں چونکہ آمد و رفت اور نشر و اشاعت کے ذرائع آج کی طرح ترقی یافتہ نہیں تھے لہٰذا اس لعنتی نظام کو اگر کسی ایک خطّۂ زمین سے ختم کیا جاتا تو یہ کسی دُوسرے خِطّہ میں قدم جما لیتا۔

ہمارے دَور میں نظریۂ اشتراکیت کے اِمام کارل مارکس اور اس کے متّبعین نے اس ابلیسی نظام کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا دیا ہُوا نظام چونکہ خالصتاً ایک انسانی کوشش تھی لہٰذا اِس میں بہت سی کمزوریاں اور نقائص رہ گئے اس لیے یہ کوشش پوری طرح کامیاب نہ ہو سکی کارل مارکس کے پاس اپنے نظریہ کے جواز میں کوئی محکم سہارا نہ تھا، لہٰذا اسے تاریخی وجوب (HISTORICAL NECESSITY) کے بے بنیاد تصور کا سہارا لینا پڑا۔ کاش کارل مارکس اور اس کے متّبعین کے سامنے قرآنِ حکیم ہوتا اور وُہ اس کے دیئے ہوئے نظریۂ حیات کو بنیاد بنا کر انقلاب لاتے تو اس وقت دُنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ اب تک دنیا بھر سے سرمایہ داری کا ابلیسی نظام ختم ہو چکا ہوتا اور پُوری انسانیت ایک اُمّتِ واحدہ کی صُورت میں امن، خوشحالی اور ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی بہت آگے جا چکی ہوتی۔

اللہ کا دیا ہُوا نظریۂ زندگی

انسانی زندگی محض طبعی زندگی نہیں۔ انسان کے اندر ایک اور شے بھی ہے جسے انسانی ذات یا روح کہتے ہیں۔ انسانی ذات یا روح ان طبعی قوانین کے تابع نہیں ہوتی۔ جن کے مطابق اس کے جسم کی مشینری سرگرم عمل رہتی ہے اسی لیے جسم کی موت کا انسانی ذات یا روح پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ وُہ اس کے بعد بھی زندہ رہتی اور آگے بڑھتی ہے۔

انسانی ذات ہر انسان کو یکساں طور پر ملتی ہے اور اِسی بُنیاد پر ہر انسان محض انسان ہونے کی جہت سے یکساں واجب التکریم قرار پاتا ہے۔ انسانی ذات ہر انسان کو غیر نشو و نما یافتہ شکل میں ملتی ہے اور اس کی نشو و نما انسانی زندگی کی غایت ہے، کیوں کہ نشو و نما یافتہ ذات یا رُوح ہی اُخروی زندگی میں ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہوتی ہے۔

دنیاوی زندگی میں انسانی ذات کی نشو و نما جسم کے ساتھ رہتے ہوئے ہوتی ہے لہٰذا اس کی نشو و نما کے لیے ضروری ہے کہ انسانی جسم کی نشو و نما بھی ہوتی رہے۔ انسانی جسم کی نشو و نما رزق یا سامانِ زیست کے ذریعے ہوتی ہے جس کی پیداوار اور تقسیم کا صحیح نظم و نسق نہایت ضروری ہے، اسی کو معاشی نظام کہتے ہیں۔

انسانی جسم کی پرورش تو طبعی قوانین کی رُو سے ہوتی ہے لیکن انسانی ذات کی نشو و نما ان

اصول وضوابط کی رُو سے ہوتی ہے جنہیں مستقل اقدار کہا جاتا ہے یہ مستقل اقدار غیر متبدل اور ابدی ہوتی ہیں جو ہر دَور میں بنی نوعِ انسان کو بذریعہ وحی ملتی رہیں لیکن کسی نہ کسی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں اور اب آخری بار قرآن حکیم میں دی گئیں جو محفوظ صورت میں انسانیت کے پاس موجود ہیں۔

ابلیسی نظام میں انسان کے سامنے صرف اس کے انفرادی مفادات ہوتے ہیں۔ وہ صرف قریبی مفاد کو ہی دیکھتا ہے، اس نظام میں انسان کی نگاہ دور تک نہیں جاتی لہٰذا وُہ نوعِ انسان کے مفادِ کلی کو نہیں دیکھتا اور نہ اپنے مستقبل یا آخرت کی زندگی کو ہی پیشِ نظر رکھتا ہے اس کے نزدیک زندگی کا مقصد صرف جسمِ انسانی کی پرورش رہ جاتا ہے۔

لیکن اللہ کے دیئے ہوئے نظام میں انسانی جسم کی پرورش کے سامان بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کی روح یا ذات کی پرورش کے سامان بھی اور انسانی ذات کی پرورش کے سلسلہ میں وُہ یہ اصول دیتا ہے۔

اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰیؕ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَ اتَّقٰیۙ وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰیۙ
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰیؕ ۹۲/۴-۷

"دیکھو تمہاری سعی وعمل کی صلاحیتوں میں فرق ہوتا ہے کسی میں زیادہ ہوتی ہیں اور کسی میں کم لہٰذا زیادہ صلاحیتوں والے اگر اپنی ضرورت سے زائد آمدن دوسروں کی پرورش ونشوونما کے لیے دے کر قوانینِ خداوندی کی پیروی کریں اور اس طرح سے اللہ کے دیئے ہوئے حسن وتوازن کے حامل نظام کی تصدیق کر دیں تو اللہ ان کی زندگی کی راہوں کو آسان بنا دے گا۔"

پھر فرمایا۔

وَ سَیُجَنَّبُہَا الۡاَتۡقَی ۙ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۚ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَہٗ مِنۡ نِّعۡمَۃٍ تُجۡزٰۤی ۙ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی ۚ وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ۹۲/۱۷-۲۱

"وہ لوگ زندگی کی تباہیوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جو اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے اپنا مال ودولت دوسروں کی پرورش ونشوونما کے لیے دے دیں گے اور اس طرح سے خود ان کی اپنی ذات یا روح کی بھی نشوونما ہو جائے گی۔ وُہ لوگ جو کچھ دوسروں کی پرورش کے لیے دیتے ہیں وُہ اس طرح کا دینا نہیں ہوتا کہ وہ کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہے ہوں۔ نہیں بلکہ یہ دینا اس لیے ہوتا ہے کہ دنیا میں اللہ کا دیا ہوا نظام قائم ہو جائے اس سے ان کی محنت اور کوشش صحیح نتائج سے ہم آغوش ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہی ان کا بہترین صلہ ہے جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔"

قرآن کریم میں قارون کو سرمایہ داری کے نمائندہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے سورۃ قصص

میں ہے کہ جب اس پر اعتراض کیا جاتا کہ اس کے پاس اس روش کا کیا جواز ہے کہ اس نے دولت کے خزانے بھر رکھے ہیں اور غریب لوگ بھوکے مر رہے ہیں تو اس کے جواب میں وُہ کہتا۔

اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ ۲۸/۷۸

"مَیں نے جو کچھ کمایا ہے اپنی ہنرمندی سے کمایا ہے اس لیے کسی کو کیا حق ہے کہ میری ملکیت میں دست اندازی کرے"

قرآن کہتا ہے کہ یہی دلیل ہر مفاد پرست اور سرمایہ دار گروہ پیش کرتا چلا آ رہا ہے اور یہی فتنہ کی جڑ ہے۔

بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۳۹/۴۹

"انسان کا یہی نظریہ ہمیشہ سے فتنہ و فساد کی بنیاد بنتا رہا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں"

سرمایہ دارانہ نظام کی طرف سے یہی دلیل دی جاتی ہے کہ جس میں کمانے کی استعداد زیادہ ہے اسے اپنی زیادہ کمائی پر حقِ ملکیت حاصل ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ ذرا تجزیہ کرو کہ تمہاری ذہنی استعداد اور سرمایہ کے ذریعہ سے خرید کردہ وسائل پیداوار میں تمہارا حصّہ کس قدر ہے؟ ایک انسان کی ذہنی استعداد کی تخلیق و تعمیر میں حسبِ ذیل عناصر کارفرما ہوتے ہیں۔

۱۔ دماغی خلیات (BRAIN CELLS) کی ساخت جس کا تعلق پیدائش سے ہے۔

۲۔ ابتدائی ماحول

۳۔ تعلیم و تربیت

۴۔ ذہنی استعداد کے استعمال کے موزوں مواقع (OPPORTUNITIES)

غور فرمائیں کہ ان تمام عناصر میں وُہ کون سا عنصر ہے جو آپ کا اپنا پیدا کردہ ہے یا جس میں آپ کے کسب و ہنر کا دخل ہے آپ کا دماغ اچھا ہے تو یہ چیز آپ کی اپنی پیدا کردہ نہیں بلکہ وہبی یا یوں کہیے کہ پیدائشی ہے۔ اگر آپ کی تربیت اچھے ماحول میں ہُوتی ہے تو اس میں بھی آپ کی ذاتی کاریگری کا کوئی دخل نہیں اگر اتفاق سے آپ کا ماحول خراب ہوتا تو آپ کیا کر لیتے۔

اسی طرح اگر آپ کی تعلیم کے لیے اچھی درس گاہیں موجود تھیں تو اس میں بھی آپ کی اپنی کاریگری کا کوئی دخل نہیں اگر اس علاقہ میں جہاں آپ پیدا ہُوتے کوئی سکول ہی نہ ہوتا یا سکول

میں تعلیم کا اچھا انتظام نہ ہوتا تو آپ کی تعلیم ناقص رہ جاتی۔

اب لیجئے وہ وسائل پیداوار جنہیں آپ اپنے سرمایہ سے خرید کر ان کے اجارہ دار بن جاتے ہیں ان میں سے سب سے بنیادی وسیلہ زمین ہے قرآن کہتا ہے کہ یہ بتاؤ زمین کی تخلیق اور اس کے ذریعہ رزق ہونے میں تمہاری ہنرمندی کو کیا دخل ہے؟ یہی صورت پانی، حرارت، روشنی ہوا اور معدنیات وغیرہ کی ہے قرآن نے اس بنیادی حقیقت کو اپنے مخصوص اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ۝ ۵۶/۶۳-۷۳

"غور کرو کھیتی میں بیج جو تم بوتے ہو اس سے فصل کون اگاتا ہے کیا یہ تم کرتے ہو یا ہمارے قانون سے ایسا ہوتا ہے پھر کھیتی کے اُگنے کے بعد اس کی حفاظت کون کرتا ہے اسے مختلف قسم کی آفتوں سے بچاتا کون ہے اگر ہم اسے نہ بچائیں تو یہ تحس نحس ہو جائیں اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ کہ تمہیں تو بیج اور محنت کا صلہ بھی نہ مل سکا پھر تم پانی پر غور کرو جسے تم پیتے ہو اور کھیتیاں سینچتے ہو کیا اسے بادلوں سے تم برساتے ہو یا ہمارا قانون ربوبیت ایسا کرتا ہے اگر ہم نہ چاہیں تو یہ کھارا ہی رہ جاتے پھر تم اللہ کے قانون کی قدر شناسی کیوں نہیں کرتے۔ اس آگ پر بھی غور کرو کہ اسکے ایندھن میں استعمال ہونے والے درختوں کو تم پیدا کرتے ہو یا ان کے پیدا کرنے والے ہم ہیں۔ رزق پیدا کرنے والی اس تمام کائناتی مشینری پر غور کرو کہ اس تمام پروگرام میں تمہارا حصّہ کس قدر ہے اور اللہ کا کسقدر؟ یہ سارا نظام تمہیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ نے تمام حاجت مندوں کے لیے سامانِ زیست بنایا ہے۔"

لٰہذا اس سامانِ زیست کو اپنے حلقوں اور گروہوں میں محدود کرنے کے بجائے پوری نوعِ انسان کے لیے عام کر دو۔ اور اس طرح اللہ کی ربوبیتِ عظمیٰ کے قیام میں سرگرمِ عمل ہو جاؤ۔

ان تصریحات سے یہ حقیقت آپ کے سامنے آ جاتی ہے کہ وسائل پیداوار اللہ تعالیٰ کی بخشش ہیں

جن کا مقصد تمام نوعِ انسان کی ربوبیت ہے لہٰذا کسی کو حق حاصل نہیں کہ ان کی حد بندی کر کے انہیں اپنی ملکیت میں لے لے۔

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۱۷/۲۰

"اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے بطور بخشش عطا ہوا ہے اس کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ اس کے گرد ملکیت کے حصار نہیں کھینچے جا سکتے۔"

قرآن کریم ان نظریات کی رو سے ایک جدید معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے جس میں تمام افرادِ معاشرہ اپنے اندر صفاتِ خداوندی کو منعکس کر کے ربوبیتِ عامہ کو اپنا نصب العین زندگی قرار دیتے ہیں۔ پھر نظام خداوندی اور ان افراد کے درمیان ایک معاہدہ قرار پاتا ہے جس کی رُو سے افرادِ معاشرہ اپنی جان و مال سب کچھ اس نظام کے سُپرد کر دیتے ہیں اور نظام خداوندی اس کے بدلہ میں انہیں جنتی زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۹/۱۱۱

"اللہ کے نظام نے خرید لیے ہیں مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال ایک جنتی معاشرہ کے عوض میں۔"

یعنی اس معاہدہ کی رو سے افرادِ معاشرہ اپنی تمام صلاحیتیں اور اپنا مال نظام خداوندی کے سُپرد کر دیتے ہیں اور یہ نظام اس امر کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ افرادِ معاشرہ کی تمام بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنے کا پابند ہو گا۔ یہ وہ تجارت ہے جس سے افرادِ معاشرہ ان تباہیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جو مفاد پرستانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کا لازمی نتیجہ ہوتی ہیں ۶۱/۱۰

اس معاہدہ کی رو سے فرد اپنی کمائی کا صرف اتنا حصہ اپنے پاس رکھتا ہے جو اس کی ضروریاتِ زندگی کے لیے کافی ہو باقی سب نظامِ خداوندی کی تحویل میں دیدیا جاتا ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۲/۲۱۹

"لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ہم اپنی کمائی کا کس قدر حصہ دوسروں کی پرورش و نشو و نما کے لیے دے دیں۔ ان سے کہو اپنی ضروریات سے زائد سب کا سب دے دو۔"

اس لیے کہ تم نے زائد از ضرورت اپنے پاس رکھ کر کیا کرنا ہے تمہاری تمام ضروریات کی ذمہ داری تو نظام خداوندی نے اپنے سر لے رکھی ہے۔

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۱۱/۶

"اِس معاشرہ میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری نظام خداوندی پر نہ ہو"

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۱۷/۳۱

"اللہ کا نظام تمہارے رزق کا بھی ذمہ دار ہے اور تمہاری اولاد کے رزق کا بھی"

انسان اس لیے مال جمع کرتا ہے کہ جب وہ کسی وجہ سے کمانے کے قابل نہ رہے تو یہ جمع شدہ مال اس کے اور اس کی اولاد کے کام آئے لیکن اس معاشرہ میں کسی کو کبھی ایسی کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی

الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۲/۲۶۸

"ابلیسی نظام تمہیں بُرے وقت سے ڈرا کر بخل اور مال جمع کرنے جیسی فحاشی کی ترغیب دیتا ہے لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ کیوں کہ اس نظام میں بڑی وسعتیں ہیں۔ اور یہ تمام افرادِ معاشرہ کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے"

غور فرمایئے کہ قرآن حکیم نے کس طرح چند لفظوں میں دونوں نظاموں کا فرق نمایاں طور پر بیان کر دیا ہے۔ ایک وہ نظام ہے جس میں ہر کوئی اپنی ضروریاتِ زندگی کا خود ذمہ دار ہے کسی اور کو اس سے غرض نہیں کہ اس کی ضروریات پوری ہوتی ہیں یا نہیں ظاہر ہے کہ اس معاشرہ میں ہر فرد ہر وقت اپنے مستقبل کے متعلق خوف زدہ رہے گا۔ اس کو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہے گا کہ کل کو اگر مجھ پر کوئی بُرا وقت آ پڑا تو میرا اور میری اولاد کا کیا بنے گا مستقبل کے متعلق اس قسم کا عدمِ اطمینان ہے جو معاشرہ کو جہنم بنا دیتا ہے۔ ایسے معاشرہ میں ہر کوئی زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے اور اسے جمع کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے۔ اس کے لیے وہ ہر قسم کی بے ایمانی، بد دیانتی، ظلم، جھوٹ اور فریب کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس کے برعکس دوسرا معاشرہ ہے جس میں ہر فرد کی اپنی اور اس کی اولاد کی پرورش کی ذمہ داری نظام اپنے ذمہ لے لیتا ہے اس معاشرہ میں کسی کو اپنے مستقبل کے متعلق خوف یا عدم اطمینانی نہیں ہوتی وہ دل کے پورے اطمینان کے ساتھ کام کرتا ہے اور چین کی نیند سوتا ہے اسے نہ جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے نہ چوری کرنے کی حاجت، نہ فریب دینے کی ضرورت ہے نہ بد دیانتی کرنے کی مجبوری۔

ایک اور جذبہ جس کے لیے انسان دوسروں سے زیادہ دولتمند بننے کی کوشش کرتا ہے وہ سوسائٹی میں ممتاز حیثیت حاصل کرنے کا جذبہ ہے، اسے قرآن تفاخر اور تکاثر سے تعبیر کرتا ہے لیکن نظام خداوندی میں عزت و عظمت کے معیار اور سوسائٹی کی اقدار بدل جاتی ہیں ابلیسی معاشرہ میں عزت و تکریم کا معیار

دولت ہوتی ہے جس کے پاس جتنی زیادہ دولت ہو گی وُہ اتنا ہی زیادہ معزز اور ممتاز سمجھا جائیگا لیکن قرآنی معاشرہ میں عزت کا معیار تقویٰ اور کردار ہوتا ہے یعنی جو اپنے فرائض مفوضہ کو سب سے زیادہ بہتر طریق سے انجام دے گا اور اس طرح قوانین خداوندی سے سب سے زیادہ ہم آہنگ ہو گا۔ وہی سب سے زیادہ واجب التکریم قرار پائے گا۔ لہذا اس معاشرہ میں دولت جمع کرنے کا یہ جذبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

اس طرح جب انسان فکر معاش کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اسے اپنے اور اپنی اولاد کے مستقبل کی طرف سے پوری بے فکری ہو جائے گی تو وہ دنیا میں کس قدر محیر العقول کام انجام دے سکے گا۔ یہ تو معاشی پریشانیاں اور مستقبل کی طرف سے خوف اور عدم اطمینان ہے جو اس کی توانائیوں کو سلب کیے رکھتا ہے۔ ورنہ انسان اتنی بڑی قوتوں کا مالک ہے کہ کوئی اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا غور فرمایئے کہ اگر انسانی معاشرہ ایسا ہو جائے کہ اس کے افراد کو نہ معاشی پریشانیاں ستائیں اور نہ مستقبل کی طرف سے ہی عدم اطمینان چھلاوے کی طرح ڈراتا رہے تو وہ معاشرہ دنیا میں کیا کچھ نہیں کر سکے گا وہ طوفان کی طرح اٹھے گا اور فطرت کی تمام مخفی قوتوں کو مسخر کرتا اور پوری نوع انسان کو بلا امتیاز خوشحال بناتا چلا جائے گا۔ اس کے ہر فرد کا سینہ آتش فشاں پہاڑ کی طرح شعلہ خیز ہو گا اس کا ہر ممولا شہباز سے لڑ جائے گا۔ اس کے راستے میں کائنات کی کوئی قوت سنگِ گراں بن کر حائل نہیں ہو سکے گی۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھیے کہ نظام خداوندی افراد معاشرہ کو صرف فکر معاش سے ہی آزاد نہیں کرتا۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک اس پر ایمان رکھتا ہے کہ میں جو کچھ نوع انسان کی فلاح کے لیے کرتا ہوں اس سے خود میری اپنی ذات یا روح کی نشوونما ہوتی ہے لہٰذا میں جس قدر زیادہ دوں گا۔ اتنی ہی زیادہ میری ذات یا روح کی نشوونما ہو گی اور اس طرح میں حیاتِ جاوید حاصل کر لوں گا۔ اور اللہ کی صفات کا مظہر بنتا جاوں گا۔ وہ اس ایمان کی بنا پر زیادہ سے زیادہ دینے کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کر دے گا۔ حتیٰ کہ اگر ضرورت پڑے تو اپنی جان جیسی متاعِ عزیز بھی بلا تامل دے دے گا کیوں کہ اسے یقین ہو گا کہ میرے جان دے دینے سے مجھے وہ استحکام خودی اور ذات کی پختگی حاصل ہو جائے گی۔ جس سے میں حیات جاوداں کا مستحق ہو جاوں گا لہٰذا اس سلسلہ میں جان دے دینا بھی اس کے لیے ایک جشن کامرانی ہو گا۔

سوال یہ پیدا ہے کہ وُہ کون سا طریقہ کار ہو گا جس سے لوگ اتنی بڑی تبدیلی کے لیے از خود آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ طریق کار ہو گا انسانی شعور میں انقلاب پیدا کرنے کا۔ یعنی قلب و نگاہ میں

تبدیلی، دل و دماغ میں تبدیلی، زاویۂ نگاہ کی تبدیلی، جس سے اشیائے کائنات کی اقدار بدل جاتی ہیں اور یہ تبدیلی پیدا ہوتی ہے "تعلیم سے" قرآنِ کریم نے اس انقلاب کے داعی اوّل نبی اکرمؐ کے متعلق فرمایا

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۶۲/۲

"وہ ان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ ان کی تطہیر فکر و نظر کرتا ہے۔ انہیں قانونِ خداوندی کی تعلیم دیتا ہے اور انہیں بتاتا ہے کہ اس قانون کی غایت کیا ہے۔ یہ کن محکم بنیادوں پر استوار ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کیا ہوں گے"۔

اس نظام کو لے کر اٹھنے والی انقلابی جماعت کے اراکین یہی تعلیم ایک دوسرے کو دیں گے اس انداز سے کہ اس کے گہرے نقوش ان کے دل و دماغ پر ثبت ہو جائیں۔

اس معاشرہ میں ایسی فضا پیدا ہو جائے گی جس سے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ان کے سامنے یہی نصب العین رہے گا اور اس طرح یہ حقائق ان کے دل کی گہرائیوں میں غیر محسوس طور پر جاگزیں ہو جائیں گے جس طرح سانس لینے سے آکسیجن خون میں حلول کر جاتی ہے ان کے بچے اسی فضا میں پیدا ہوتے بڑھتے اور پھلتے پھولتے رہیں گے لہٰذا زندگی کے یہ حقائق ان کی گھٹی میں پڑ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ان کی تعلیم و تربیت اس انداز سے ہوگی کہ جو اثرات وہ اس طرح غیر شعوری طور پر لیں گے، علمی تحقیقات کی رو سے مسلمہ حقائق بن کر سامنے آجائیں گے اور اس طرح وہ انہیں شعوری طور پر علیٰ وجہ البصیرت قبول کر کے آگے بڑھیں گے۔ یہ ہے وہ طریق جس سے قرآن قلب و نگاہ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے اور جس سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دوسروں کی پرورش میں انسان کی اپنی ذات یا روح کی نشوونما کا راز پوشیدہ ہے۔

جو لوگ اس طرح اس حقیقت کو بے نقاب دیکھ لیں گے انہی کے ہاتھوں نظامِ خداوندی کی بنیاد رکھی جائے گی۔ اس نظام میں نہ تو کسی کو زبردستی شامل کیا جائے گا۔ اور نہ شامل ہو جانے کے بعد ہی اس کا دروازہ بند کر دیا جائے گا کہ کوئی اس میں سے نکلنے نہ پائے۔ جس نظام کی بنیاد ہی انسانی ذات کی حریت اور بالیدگی پر ہو۔ اس میں زبردستی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کوئی قوت قیامِ نظامِ خداوندی کو طاقت سے روکنے کی کوشش کرے گی تو اسے ایسا کرنے نہیں دیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں اگر کوئی اور چارہ نہ رہے تو طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائے گا۔ لیکن اس میں بھی کسی خلافِ انسانیت حرکت کا کوئی دخل نہیں ہوگا نہ کسی سے دھوکہ کیا جائے گا نہ فریب نہ کسی قسم کی سازش ہوگی نہ خیانت نہ ظلم ہوگا نہ زیادتی اللہ کے انسانیت ساز قانون کی اطاعت ان کا مقصد اور نوعِ انسان کی فلاح ان کی دلیل راہ ہوگی۔

شائد یہ خیال کیا جائے کہ اتنی بڑی دنیا میں اس طریق عمل سے اتنا بڑا انقلاب برپا کر دینا کس طرح ممکن ہوگا۔ لیکن وسائل رسل و مواصلات کی کثرت نے جس طرح دنیا کو سمٹا کر ایک بستی اور اس کے رہنے والوں کو ایک برادری بنا دیا ہے اب کسی نظریہ کو ساری دنیا میں پھیلانا اور کسی تصور کو عام کرنا کچھ مشکل نہیں۔ بشرطیکہ کسی کے پاس سامان نشر و اشاعت موجود ہو۔ آج اگر کوئی خطہ زمین اس قرآنی تصور کو عملاً قبول کر لے تو اس کے حسین و خوشگوار نتائج سے ساری دنیا کا متاثر ہو جانا نہ بعید ہے نہ دشوار اس لیے کہ یہ زمانہ اس انقلاب کے لیے بڑا سازگار اور موجودہ فضا اس کے لیے بڑی مساعد ہے۔

غور فرمایئے کہ نظام خداوندی کے قائم ہو جانے سے کتنے اہم مسائل کا حل خود بخود ہو جاتا ہے جو اس وقت اس طرح لانحل دکھائی دیتے ہیں۔ اس نظام کے قیام کے ساتھ ہی ہر طرح کی سیاسی معاشی اور ذہنی غلامی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہر طرح اور ہر سطح کا استحصال مٹ جائے گا۔ زمیندار اور کاشتکار کی نزع جو آج اس درجہ وجہ پریشانی بن رہی ہے ختم ہو جائے گی۔ کارخانہ دار اور مزدور کی کشمکش جو آج ہمارے وقت اور توانائی کا اتنا بڑا حصہ ضائع کر دیتی ہے مٹ جائے گی مالک مکان اور کرایہ دار کے سب جھگڑے نپٹ جائیں گے۔ قرض خواہ اور مقروض کی جانکاہ چپقلش کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دکاندار اور گاہک کی کھینچا تانی معدوم ہو جائے گی۔ جائدادوں اور ان کے اصلی اور نقلی وارثوں کے قضیے مفقود ہو جائیں گے۔ ربوا اور منافع کی اکاس بیل شجر انسانیت سے اتر جائیگی وُہ تمام اخلاقی جرائم جو افلاس کی بنا پر سرزد ہوتے ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گے اور وہ تمام فسادات اور فحاشیاں جو دولت پیدا کرتی ہے مٹ جائیں گے۔ نشہ قوت کی سرمستیاں کافور ہو جائیں گی اور محکومیت و زیردستی کا پیدا شدہ جرائم نابود ہو جائے گا۔ گھروں کے اندر سکون و اطمینان کی جنت اُبھر آئے گی۔ بازاروں میں اعتماد کی تسکین بخش فضا عام ہو جائے گی کاروبار میں امانت اور دیانت کی فردوس آفریں طمانیت نکھر کر سامنے آ جائے گی حکومتی اور انتظامی ادارے رشوت سفارش اور دیگر تمام خرابیوں سے پاک و صاف ہو جائیں گے۔ ہر فرد معاشرہ قوانین خداوندی کی اطاعت کا سودا سر میں لیے ہوگا اور اس کا دل بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے جذبہ سے سرشار ہوگا اور اس طرح یہ ساری زمین اللہ کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

◎

تشکیلِ مُعاشرہ کے مَراحِل

تخلیقِ انسانی کی ابتداء

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ	بلاشبہ انسان پر اس دُنیا میں ایسا دَور بھی گذرا ہے
لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا	جب وہ کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	پھر اس کی تخلیق کا وہ مرحلہ شروع ہوا جس میں پیدائش
مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ	نطفہ سے ہونے لگی جو مخلوط ممکنات کا مجموعہ تھا
نَّبْتَلِيْهِ	جس کے بعد گردشیں دے دے کر
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا	اسے ایک صاحبِ علم و بصیرت ہستی بنا دیا گیا
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ	اور پھر اسے ہدایت کی راہ سجھائی
اِمَّا شَاكِرًا	اور اسے اختیار دیا کہ خواہ اس راہِ ہدایت کو قبول کرے
وَّاِمَّا كَفُوْرًا	خواہ انکار کر دے۔ اسے اختیار و ارادہ کی آزادی دے دی گئی
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ	بہرحال نظامِ خداوندی اختیار نہ کرنے والوں کے لیے
سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا	قدم قدم پر غلامی و محکومی کے طوق و سلاسل ہوتے ہیں
وَّسَعِيْرًا ۝ ۷۶ / ۱-۴	اور ان کی زندگیاں خوف و پریشانی کی آگ میں جلتے گذرتی ہیں۔

انسان جمود کے لیے نہیں بلکہ ارتقاء کے لیے پیدا کیا گیا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ	قسم ہے شفق کی
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ	اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ	اور چاند کی جب وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے
لَتَرْكَبُنَّ	کہ تم نے ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ ۸۴ / ۱۶-۱۹	منزل بہ منزل بلند ہوتے چلے جانا ہے۔

اور ارتقائی منازل کی رفتار انسان کے اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ	تم میں سے جو چاہے اپنی کوششوں سے۔

أَنْ يَتَقَدَّمَ	زندگی کی ارتقائی منازل میں آگے بڑھ جائے
أَوْ يَتَأَخَّرَ	اور جو پیچھے رہنا چاہے پیچھے رہ جائے
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ	یاد رکھو یہاں ہر کوئی اپنے عمل اور اپنی کارگزاریوں کے
رَهِينَةٌ ○ ۷۴/۳۸-۳۷	شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے۔

ابتدا میں انسانی معاشرہ جنت کی طرح خوشگوار تھا

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ	انسان سے کہا گیا تم باہمی رفاقت اور
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	ہم آہنگی سے اس جنّتی معاشرہ میں رہو
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا	اور فراغت سے کھاؤ پیو
حَيْثُ شِئْتُمَا ○ ۲/۳۵	جہاں سے جی چاہے۔

انسان کے ابتدائی جنّتی معاشرہ میں اسے ضروریاتِ زندگی کی طرف سے بے فکری تھی

إِنَّ لَكَ أَلَّا	اس ابتدائی جنّتی معاشرہ میں انسان کو
تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ	نہ تو بھوک کی فکر ستاتی تھی نہ لباس کی
وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا	نہ پیاس کا خوف تھا
وَلَا تَضْحَىٰ ○ ۲۰/۱۱۹	نہ موسموں کی شدّت کا۔

انسان کو آگاہ کیا گیا کہ انفرادی مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ	انسان سے کہا گیا تم سب رفقاء
الْجَنَّةَ	اس جنّتی معاشرہ میں رہو
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا	اور جہاں سے جی چاہے فراغت سے کھاؤ پیو
وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ	لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ○ ۷/۱۹	ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھو گے۔

لیکن انسان کے مفاد پرستانہ جذبات نے اُسے غلط راہوں پر ڈال دیا

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ ۷/۲۰

انسان کے مفاد پرستانہ جذبات نے اس کے دل میں وسوسے پیدا کیے
تاکہ ان کے دلوں میں پنہاں خواہشات و جذبات کو اُبھار کر
معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کر دے
انسان کے اندر کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوں پھونکا کہ
اللہ نے جو تمہیں ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے
اور انفرادی مفادات کو نظر انداز کرنے کی تاکید کی ہے تو
اس سے مقصد یہ ہے کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ
یا اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیاتِ جاوداں نہ حاصل کر لو۔

اور اس طرح انفرادی مفاد پرستیوں نے انسان کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝ ۲/۳۶

اس طرح مفاد پرستانہ جذبات نے انسان کو اس مقامِ بلند سے گرا دیا
اور اس سے وہ جنتی زندگی چھن گئی۔
ہم نے کہا جس پستی میں تم نے اپنے آپ کو گرا لیا ہے
اس میں انسان انسان کا دشمن بن جاتا ہے۔

اور اس کا علاج

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۷/۳۵

اس کے بعد بنی نوع انسان سے کہا گیا
اب تمہاری رہنمائی کے لیے ہمارے رسول آیا کریں گے
اور ہمارے قوانین تم تک پہنچایا کریں گے
اگر تم نے ان کی پیروی کر کے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لی
تو تمہارا معاشرہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائے گا
اور تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی

رزق کی ذمّہ داری

تمام عالمین کی ربوبیّت کی ذمّہ داری اللہ نے لے رکھی ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ ۱/۱

حمد و تعریف ہے اس اللہ کی
جو تمام عالمین کی پرورش و نشوونما کرتا ہے۔

اللہ نے پیدا کیا اور سامانِ زیست مہیّا کر دیا

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ
ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ۝ ۴۰/۳۰

اللہ ہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا
اور سب کے لیے سامان زیست مہیا کر دیا۔

ہر ذی حیات کے رزق کی ذمّہ داری اللہ پر ہے

وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ
اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا ۝ ۶/۱۱

اور دُنیا میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں
جس کے رزق کی ذمّہ داری اللہ پر نہ ہو۔

تم سب کو رزق پہنچانے کے ذمّہ دار ہم ہیں

ہم تمہارے رزق کے بھی ذمّہ دار ہیں
اور تمہارے بال بچّوں کے بھی۔

کوئی ذی حیات اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتا

وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّۃٍ
لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَہَا
اَللّٰہُ یَرۡزُقُہَا
وَ اِیَّاکُمۡ ۝ ۶۰/۲۹

ذرا غور کرو کہ کتنے ذی حیات ایسے ہیں
جو اپنا رزق پیٹھ پر لادے لادے پھرتے ہوں
ان سب کو اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق رزق ملتا ہے
اور تمہیں بھی اس کے قانون کے مطابق رزق مل سکتا ہے۔

رزق مہیا کرنے کے انداز

اللہ نے وہ سب کچھ دے دیا جس کی تمہاری نشوونما کے لیے ضرورت تھی

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	دیکھو اس کائنات کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے
وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	اور وہی آسمان سے بارش برساتا ہے
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ	جس کی آبیاری سے طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہیں
رِزْقًا لَّكُمْ	تاکہ وہ تمہارے لیے سامانِ زیست بنیں۔
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ	اس نے تمہارے لیے کشتیوں اور جہازوں کو مسخر کر دیا
لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ	تاکہ وہ اس کے قانون کے مطابق سمندروں میں چلتے رہیں
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ	اس نے دریاؤں کو بھی تمہارے لیے مسخر کر دیا
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے لیے مسخر کر کے قانون کی زنجیروں میں جکڑ دیا
دَآئِبَیْنِ	اور وہ ایک مقررہ قاعدے کے مطابق برابر چلے جا رہے ہیں
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ	اور اس نے تمہارے لیے دن اور رات کو بھی مسخر کر دیا
وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ	غرضیکہ اس نے تمہیں وہ سب کچھ دے دیا جس کی تمہاری نشوونما کے لیے ضرورت تھی
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	یہ سامانِ رزق اس قدر متنوع اور فراواں ہے کہ
لَا تُحْصُوْهَا	اگر تم اسے گننے لگو تو اس کا احاطہ نہ کر سکو
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ	لیکن انسان نے ظلم کرتے ہوئے اس سامانِ حیات پر ذاتی ملکیتیں جمالیں
كَفَّارٌ ۝ ۱۴/۳۲-۳۴	اور ایک دوسرے کو محروم کرنے کی کوشش میں کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوا۔

زمین کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ	اللہ نے تمہاری نشوونما کے لیے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ
الْاَرْضَ ذَلُوْلًا	رزق کے سرچشموں والی زمین کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا	سو تم حصولِ رزق کے مختلف راستے تلاش کرو
وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ	اور اس طرح اس کے عطا کردہ رزق کو اپنے استعمال میں لاؤ
وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝ ۶۷/۱۵	اور یہ نہ بھولو کہ اللہ کے حضور اس کا حساب بھی دینا ہو گا۔

اللہ نے تمہاری معیشت کے تمام اسباب پیدا کر دیئے

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا	اور ہم نے زمین کی سطح تمہارے لیے پھیلا دی
وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ	اور اس میں پہاڑ گاڑ دیے
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ	اور زمین سے نہایت عمدہ توازن و تناسب سے تمام چیزیں اگائیں
وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ	اور تمہارے لیے معیشت کا سارا سامان مہیا کر دیا
وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ	اور اس مخلوق کے لیے بھی جنہیں تم رزق مہیا نہیں کرتے
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ	اور دیکھو کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذخیرے ہمارے پاس موجود نہ ہوں
وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ	لیکن ہم انہیں ایک معینہ اندازے کے مطابق ہی باہر لاتے ہیں
وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ	ہم ہوائیں چلاتے ہیں جو پانی کے بخارات سے لدی ہوتی ہیں
فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	پھر انہی بادلوں سے ہم پانی برساتے ہیں
فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ	جس سے تم سیراب ہوتے ہو
وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ	یہ تمام ذخائر ہمارے پاس رہتے ہیں تمہارے پاس نہیں رہتے
وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ	اور ہمارے ہی قانون کے مطابق زندگی ملتی ہے اور موت آتی
وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ	لہٰذا ہم ہی ہیں جو اس کائنات کی ہر شے کے مالک اور وارث ہیں
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ	ہم انہیں بھی جانتے ہیں جنہوں نے آگے بڑھ کر سامان معیشت پر قبضہ جما لیا
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ	اور انہیں بھی جانتے ہیں جو پیچھے رہ کر محروم ہو گئے۔
وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ	اب ہمارا نظامِ ربوبیت ان سب کو یکجا اکٹھا کر دے گا
اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○	یہ ہمارے اس قانون کی رو سے ہوگا جو تمام علم و حکمت پر مبنی ہے۔

۱۵ / ۱۹-۲۵

اللہ کی مدد کے بغیر تم زمین سے پیداوار نہیں لے سکتے

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	بھلا وہ کون ہے جس نے اس تمام سلسلۂ کائنات کو پیدا کیا
وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً	جو تمہارے فائدہ کے لیے بادلوں سے پانی برساتا ہے

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ
پھر اس سے نہایت خوشنما باغات اُگاتا ہے

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا
تمہارے لیے ممکن نہیں تھا کہ اللہ کی مدد کے بغیر ان درختوں کو اُگا سکتے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ ○ ۲۷/۶۰
پھر بتاؤ یہاں اللہ کے اقتدار کے سوا کسی اور کا اقتدار بھی ہے۔!

اللہ کی رزّاقیت کا ایک انداز

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً
تم ذرا مویشیوں پر غور کرو کہ

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ
کس طرح ان کے پیٹوں میں تمہارے پینے کے لیے

مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ
گوبر اور خون کے درمیان ہم پیدا کرتے ہیں

لَّبَنًا خَالِصًا
خالص اور صاف ستھرا دودھ

سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ ۱۶/۶۶
جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔

اللہ کی رزّاقیت کا ایک اور انداز

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ
اور شہد کی مکھی کو دیکھو اللہ نے جبلّی طور پر اس کے اندر یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ

اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
وہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ٹٹیوں میں جو اس غرض کے

وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ
لیے بنائی جاتی ہیں اپنا چھتہ بنائے

ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
پھر ہر طرح کے پھولوں اور پھلوں سے رس چوستی پھرے

فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ
اور نہایت فرمان پذیری سے اپنے پروردگار کی تجویز کردہ راہ پر چلتی جائے

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا رس (شہد) نکلتا ہے۔

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ ○ ۱۶/۶۸-۶۹
جس میں لوگوں کے لیے (غذائیت کے علاوہ) شفا بھی ہے۔

تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ کے قبضہ میں ہیں

لَهٗ مَقَالِيْدُ
اس کائنات میں تمام اختیارات و اقتدارات اللہ ہی کے لیے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
اور یہاں کے تمام خزانوں کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
رزق میں فراوانی بھی اسی کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے

وَيَقْدِرُ	اور نپا تلا رزق بھی اسی کے قانون مشیت کے مطابق ملتا ہے
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ 42/12	اُسے خوب علم ہے کہ کس کی کوششوں کے کیا نتائج نکلنے چاہئیں۔

اللہ نے رزق کے ذرائع عنایت فرمائے اور اُنکے حصول و تقسیم کے لیے نظام دیا۔

ہمارے بندوں کو اگر اقتدار ملا

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ	ہمارے بندوں کو دُنیا میں اگر اقتدار حاصل ہُوا
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ	تو وہ نظامِ خداوندی قائم کریں گے
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ ○ 22/41	اور نوعِ انسان کی پرورش اور ان کی صلاحیتوں کی نشونما کا انتظام کریں گے۔

اللہ کا نظام اس کے بندوں کے ہاتھوں قائم ہوگا

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر جو کچھ چھوڑنا پڑا اسے چھوڑ دیا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و بقا کے لیے جدّوجہد کی
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	اور اس سلسلہ میں اپنے اموال اور جانیں قربان کر دیں
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ	اللہ کے ہاں ان کے درجے بہت بلند ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ	اور یہی لوگ کامیاب و کامران اور فائزالمرام ہونے والے ہیں
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ	ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمتوں کی
مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ	اور عنایاتِ خداوندی کی فراوانیوں کی
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ	اور ایسی جنتی زندگی کی جس میں ان کے لیے سدابہار نعمتیں ہوں گی
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ○	یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے۔

9/20-22

اللہ کی ذمہ داری کا مطلب کچھ اور لینے والے لوگ گمراہ ہیں

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۳۶/۴۷

اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے رزق کو
نوعِ انسان کی پرورش و نشو نما کے لیے دے دو
تو وہ لوگ جو نظامِ خداوندی سے منکر ہو رہے ہیں کہتے ہیں
ایسے لوگوں کی روزی کا انتظام ہم کیوں کریں
جنہیں اگر اللہ چاہتا تو خود روزی مہیا کر سکتا تھا
انہیں نہیں معلوم کہ ایسا کہہ کر یہ لوگ کس قدر گمراہی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

اور نظامِ خداوندی کا انقلاب

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝ ۲۰/۱۵

دیکھو نظامِ خداوندی کا انقلاب آ کر رہے گا
وہ انقلاب جو ظاہر بیں نگاہوں سے پوشیدہ تھا اب نکھر کر سامنے آ جائے گا
تاکہ کوئی کسی کا استحصال نہ کر سکے
اور ہر کسی کو اس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملے۔

نزولِ قرآن کا عظیم مقصد

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ ۲۰/۱۱۲-۱۱۳

نظامِ خداوندی میں کسی ظالم کے ظلم کا خوف نہیں ہو گا
اور نہ کسی حق تلفی کرنے والے کی سلب و نہب کا اندیشہ ہو گا
یہ ہے وہ مقصدِ عظیم جس کے لیے ہم نے قرآن کو
اس قدر واضح انداز میں نازل کیا ہے
اور اس میں مختلف انداز سے
زندگی کی غلط روش کے نتائج و عواقب کو بیان کر دیا ہے
تاکہ لوگ کجروی سے بچیں
اور ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بیدار ہوں۔

قیامِ نظامِ خداوندی سے زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ	اس نظام کے قیام و استحکام میں تم اللہ کی مدد کرو
يَنْصُرْكُمْ	دیکھو یہ مدد تمہارے اپنے ہی استحکام کا باعث بنے گی
وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝	اور اس نظام کی کامیابی سے زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے

نظامِ خداوندی قائم کرنے والی جماعت

اراکینِ جماعت کا اللہ کے ساتھ معاہدہ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	بلاشبہ اللہ نے خرید لیے ہیں اہلِ ایمان سے
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ	ان کی جانیں اور ان کے اموال
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ	جنتی معاشرہ اور جنتِ ابدی کے عوض
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وہ قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جان کی بازی لگا دیتے ہیں
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫	جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں جان دینی پڑے تو دیتے ہیں
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا	اللہ کی جانب سے جنت کا یہ سچا وعدہ ہے
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ	جو قبل ازیں تورات و انجیل میں دیا گیا تھا
وَالْقُرْاٰنِ ؕ	اور اب قرآن میں دیا جا رہا ہے
وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	اور اللہ سے بڑھ کر وعدوں میں سچا اور کون ہو گا
فَاسْتَبْشِرُوْا	لہذا خوشیاں مناؤ
بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ	اس معاہدہ پر جو تم نے اللہ سے کر لیا ہے
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	اس لیے کہ یہ زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے۔

اس معاہدہ میں نظامِ خداوندی کے نمائندہ کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ کہا گیا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ — جو لوگ تمہارے ساتھ یہ معاہدہ پختہ کر رہے ہوتے ہیں
اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ — وہ دراصل اللہ کے ساتھ معاہدہ پختہ کر رہے ہوتے ہیں
يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ — ان کے ہاتھ پر تمہارا ہاتھ نہیں ہوتا یوں سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا — لہٰذا اب جو کوئی اس معاہدہ کو توڑے گا
يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ — تو اس کا نقصان اسی کو ہو گا
وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ — اور جو کوئی اللہ سے کیے ہوئے عہد کو نبھائے گا
فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۴۸ — تو اسے اس کا بہت بڑا اجر ملے گا۔

نظامِ خداوندی قائم کرنے والی جماعت فلاحِ انسانی کی داعی ہوگی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ — اللہ تمہارے لیے واضح طور پر اس لیے بیان کرتا ہے
اٰيٰتِهٖ — اپنے قوانین کو
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ — تاکہ تمہیں متوازن روش زندگی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ — اور تم ایک ایسی جماعت بن جاؤ
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ — جو فلاحِ انسانی کی داعی ہو
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ — اور اللہ کے قوانین کو نافذ کرے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ — اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ — تاکہ نوعِ انسانی کامیاب و کامران زندگی بسر کر سکے۔

۳ / ۱۰۳-۱۰۴

نظامِ خداوندی قائم کرنے والی جماعت کسی جزا یا معاوضہ کی طلبگار نہیں ہوگی حتیٰ کہ شکریہ کی بھی نہیں

اِنَّ الْاَبْرَارَ — نظامِ خداوندی اختیار کر لینے والوں کو وسعتیں اور کشادگیاں حاصل ہو جاتی ہیں
يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ — وہ ایسا جامِ اعتدال نوش کرتے ہیں جس سے ان کے مزاجوں کی حدت میں

كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا	ایمان کی برودت شامل ہو کر انہیں اعتدال پر لے آتی ہے
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ	اللہ کے بندے اس چشمۂ ہدایت سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں
يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا	اور اپنے اپنے دَور کے تقاضوں کے مطابق اس پر عملدرآمد کرتے ہیں
يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ	یہ لوگ نوعِ انسان کی ربوبیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں
وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا	اور ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو معاشرہ میں شر پھیل جانے کا
وَيُطْعِمُوْنَ	لہٰذا وہ ایسا نظامِ رزق قائم کرتے ہیں جس میں
الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ	خالصتاً اللہ کی محبت میں روزی کا انتظام کیا جاتا ہے۔
مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا	معذوروں، بیروزگاروں، کمزوروں اور بے آسرا لوگوں کے لیے
وَّاَسِيْرًا	اور مختلف مصیبتوں میں گرفتار لوگوں کے لیے
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ	یہ لوگ دوسروں کی روزی کا انتظام محض اللہ کی رضاجوئی کے لیے کرتے ہیں
لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً	اور اس کے صلہ میں کسی جزا یا معاوضہ کے طلبگار نہیں ہوتے
وَّلَا شُكُوْرًا ○ ۷۶ / ۵-۹	حتاکہ اس کے لیے کسی شکریہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے۔

○

اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام

۳۳ عدل واحسان

عدل (مادہ : ع د ل):

اَلْعِدْلُ اونٹ کے دونوں طرف جو بوجھ لادا جاتا ہے اور جو ایک دوسرے کے بالکل برابر ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک عِدل کہلاتا ہے لہٰذا اس کے بنیادی معنیٰ ہیں برابر ہونا۔ عَدَّلَ المِیْزَانَ میزان کو برابر کر دیا۔

کسی چیز کے برابر اس کا معاوضہ عَدل کہلاتا ہے قرآن نے عَدل اور اِحسان کا حکم دیا ہے ۱۶/۹۰ کسی کو پورا پورا معاوضہ دے دینا عَدل ہے اور اگر اس معاوضہ سے اس کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں تو اس کی کمی کو پورا کر کے اس کے حُسن و توازن کو قائم کر دینا احسان ہے

قرآنی معاشرہ کی بُنیادیں عَدل و اِحسان پر استوار ہوتی ہیں۔ اس معاشرہ میں ہر کسی کو اس کی محنت کا پورا پورا معاوضہ ملتا ہے۔ کسی پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوتی۔ لیکن اس معاشرہ کے افراد نے شروع سے ہی یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ اپنی محنت کا معاوضہ اتنا ہی اپنے پاس رکھیں گے جو ان کی ضروریات کے لیے کافی ہو، باقی سب نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیں گے یہ بقایا ان لوگوں کے لیے ہوگا جو کسی وجہ سے محنت کرنے کے قابل نہیں رہے یا جن کی محنت کا ماحصل ان کی ضروریات کے لیے کافی نہیں ہو سکتا، ان کی اس کمی کو پورا کر کے ان کی زندگی میں بھی حُسن و توازن پیدا کیا جائے گا۔

احسان (مادہ : ح س ن):

اس مادہ کے بنیادی معنی حُسن کے ہیں اور حُسن سے مُراد ہوتا ہے تناسب اور توازن کا قائم رہنا سُوء کی ضد ہے۔ نیز اس کے مقابلہ میں فَساد کا لفظ آیا ہے ۲۸/۷۷ جس کے معنی بگڑے ہوئے

توازن کے ہیں۔ لہٰذا اَلْاِحْسَانُ کے معنی ہوتے کسی کے بگڑے ہوئے توازن کو ٹھیک کر دینا۔ یعنی اگر کسی وجہ سے افرادِ معاشرہ میں سے کسی کی کسی قوت یا صلاحیت میں کمی واقع ہوگئی ہے تو اس کمی کو پورا کر دینے کا نام اِحْسَانٌ ہے۔

عَدْلٌ تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے ذمّہ ہے وُہ دیدو۔ اور جتنا تمہارا حق ہے وُہ لے لو اور احسان یہ ہے کہ اس سے زیادہ دو جتنا تمہارے ذمّہ ہے اور اس سے کم لو جتنا تمہارا حق ہے یعنی احسان میں نگاہ DUE پر نہیں ہوتی بلکہ مقصد توازن برقرار رکھنے سے ہوتا ہے قرآن کریم نے کہا ہے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۵۵/۶۰

"حُسن و توازن (احسان) پیدا کرنے کا بدلہ یا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے حُسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے"۔

لہٰذا احسان کرتے جاؤ اور اس کے لیے کسی اور معاوضہ کا دل میں خیال تک نہ لاؤ بلکہ لفظ شُکریہ کی تمنا بھی نہ کرو۔

لیکن یہ سب کچھ کوئی کیوں کرے؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی یہ سب کچھ کیوں کرے اس کو اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ چونکہ انسان کوئی ایسا کام کرنا نہیں چاہتا جس کا اسے فائدہ نہ ہو لہٰذا اس فائدہ کی تشریح قرآن اس طرح کرتا ہے انسان مشتمل ہوتا ہے طبعی جسم کے اور انسانی ذات یا روح کے۔ وُہ بتاتا ہے کہ انسان کے طبعی جسم کی پرورش کے لیے قانون یہ ہے کہ ہر فرد کے جسم کی پرورش اس شے سے ہوتی ہے جسے وُہ خود استعمال کرتا ہے لیکن اس کے برعکس انسانی ذات یا روح کی نشوونما اس چیز سے ہوتی ہے جسے وُہ دوسروں کی پرورش کے لیے دے۔ یہ وُہ مقام ہے جہاں طبعی یا حیوانی زندگی اور انسانی ذات کے تصور پر مبنی زندگی کے راستوں میں نمایاں فرق ہو جاتا ہے طبعی زندگی میں جسم انسانی کے لیے لینا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن انسانی ذات کی نشوونما کا اصول "دینا" ہے۔ اگر آپ اور آپکا ہمسایہ بھوکے ہوں اور روٹی ایک ہی ہو تو آپ کا حیوانی تقاضا یہ ہوگا کہ وُہ روٹی آپ خود کھالیں اور ہمسایہ سے بے نیاز ہو جائیں۔ لیکن آپ کا انسانی یا روحانی تقاضا یہ ہوگا کہ آپ اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیں کیوں کہ انسانی ذات یا روح کی نشوونما کے لیے دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینا ضروری ہوتا ہے۔ جو لوگ اس نہج پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق قرآن میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ۵۹/۹

"جو لوگ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اس سے انہیں خود تنگی میں گزارہ کیوں نہ کرنا پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بخل، لالچ اور مفاد پرستی سے بچ گئے تو یہی ہیں جو کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔"

اور دوسروں سے مراد صرف اپنی جماعت، اپنی پارٹی، اپنی قوم، اپنے ملک اپنے مذہب کے اندر کے لوگ ہی نہیں ہوتے بلکہ اس میں بلالحاظ مذہب، رنگ، قوم ملک زبان تمام بنی نوع انسان کے افراد شامل ہوتے ہیں اس لیے کہ قرآن کا بنیادی اصول یہ ہے کہ۔

وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۔ ۱۳/۱۷

"دنیا میں بقا اس عمل کے لیے ہے جو تمام نوعِ انسان کے لیے نفع بخش ہو۔"

یہ ہے قرآنِ کریم کی رُو سے انسانی ذات کی نشوونما کا بنیادی اصول، اس کے لیے قرآن ایسا معاشرہ متشکل کرتا ہے جس میں ہر فرد دُوسرے افراد کی نشوونما کے لیے مصروفِ سعی و عمل رہتا ہے اور دُوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کرتا ہے کہ اس سے اس کی ذات یا روح کی نشوونما ہو گی۔ اور اس کا ایمان ہے کہ اس کی ذات یا روح کی نشوونما کا فائدہ یہ ہو گا کہ وُہ اُخروی زندگی میں مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جائے گی اور اس طرح وہ مقام حاصل کر لے گی جس کے لیے انسان کی تخلیق کی گئی ہے۔

صلاحیتوں کی استعداد میں فرق

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۝ ۴۳/۳۲

دیکھو اکتسابِ رزق کی بنیادی استعداد و صلاحیت مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے لہٰذا ہر ایک کی کمائی میں فرق ہو گا استعداد کا یہ فرق اس لیے رکھا گیا ہے کہ معاشرہ میں مختلف کام ہوتے ہیں جن کے لیے مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن معاشی سہولتوں میں سب برابر کے شریک

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ

بعض لوگوں میں روزی کمانے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے

عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ	اور بعض میں ان سے کم
فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا	سو جنہیں برتر صلاحیتیں حاصل ہیں وہ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ
بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى	اپنی ضرورت سے زائد ان ماتحتوں کی طرف لوٹا دیں
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ	جن میں کمانے کی استعداد ان سے کم ہے
فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ	تاکہ معاشی سہولتوں میں سب برابر کے شریک ہو جائیں
اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ	کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے
يَجْحَدُوْنَ ○ ۱۶/۷۱	منکر ہو رہے ہیں۔

اپنی ضرورت سے زائد دوسروں کے لیے دیکر معاشرہ میں حسن و توازن قائم کرو

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى	دیکھو تمہاری سعی و عمل کی صلاحیتیں مختلف ہیں
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى	لہٰذا جس نے اپنی زائد آمدن دوسروں کے لیے دے دی
وَاتَّقٰى	قوانین خداوندی کی پیروی کی
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى	اور اس طرح نظام خداوندی کے حسن و توازن کی عملاً تصدیق کر دی
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى	تو ہمارا نظام انہیں زندگی کے مراحل نہایت آسانی سے طے کرا جائے گا
وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى	اور جنہوں نے سب کچھ اپنے لیے سمیٹ لیا اور دوسروں سے بے نیاز ہو گئے
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى	اور اس طرح نظام خداوندی کے حسن و توازن کی عملاً تکذیب کر دی
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ○ ۹۲/۴-۱۰	تو ہمارا قانون مکافات ان کے لیے زندگی کی راہیں دشوار بنا دے گا۔

اللہ کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ	اللہ کا حکم ہے کہ
بِالْعَدْلِ	ہر کسی سے عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو
وَالْاِحْسَانِ ○ ۱۶/۹۰	اور کم آمدن والوں کو زائد دے کر ان کا معاشی توازن بحال کر دو۔

اللہ کے پسندیدہ لوگ

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى	اور تیزی سے نظام خداوندی کے

مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — سایہ حفاظت میں آ جاؤ

وَجَنَّةٍ — اور اس جنت کو حاصل کر لو

عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ — جس کا پھیلاؤ اِس دُنیا سے لے کر اُس دُنیا تک چلا گیا ہے

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ — اور یہ ان کے حصّہ میں آتی ہے جو اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ — اور اپنی محنت کی کمائی دوسروں کی پرورش ونشوونما کے لیے دے دیتے ہیں

فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ — خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ — اور اپنی زائد قوت وحرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ — اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ دوسرے ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ — ایسے ہی متوازن المزاج اور حسن کار لوگوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

۳/۱۳۴-۱۳۳

اور دوسروں کی کمیاں دُور کرکے معاشرہ میں حسن و توازن قائم کرو

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا — اور کمیاں دُور کر کے توازن قائم کرو والدین کا

وَذِي الْقُرْبٰى — اور ہمسایوں اور رشتہ داروں کا

وَالْيَتٰمٰى — اور ان کا جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا ہوں

وَالْمَسٰكِيْنِ ○ ۲/۸۳ — اور جو معذور یا بیروزگار ہو جائیں۔

اور اپنی کمائی کا بہترین حصّہ اس مد میں دے دو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ — اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے اپنی کمائی کا بہترین حصّہ

مَا كَسَبْتُمْ — دے دو اس میں سے جو تم صنعت وحرفت سے حاصل کرتے ہو

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ — اور اس میں سے جو ہم تمہارے لیے

مِّنَ الْاَرْضِ ○ ۲/۲۶۷ — زمین سے پیدا کرتے ہیں۔

یہ ایک طرح سے اللہ کی طرف تمہارا قرض ہوگا جو کئی گنا ہو کر تمہیں واپس مل جائیگا

مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ	کون ہے جو اللہ کو قرض دے
قَرْضًا حَسَنًا	ایسا حسین و متوازن قرض
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً	جو کئی گنا ہو کر واپس تمہیں مل جانے کا
وَاللَّهُ يَقْبِضُ	دیکھو دولت کا گھٹنا بھی اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے
وَيَبْسُطُ	اور اس کا بڑھنا بھی اللہ کے قانون ہی کے مطابق
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ ۲/۲۴۵	تمہاری تمام کوششوں کے نتائج اللہ کے قانون کے مطابق ہی مرتب ہوا کریں گے۔

ضرورت مندوں کو بھیک یا خیرات کے طور پر نہیں بلکہ انکے حق کے طور پر دو

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ	دو ان کے حق کے طور پر قریب والوں کو
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ	اور معذوروں، بیروزگاروں اور مسافروں کو
ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ	یہ روش بہترین نتائج کی حامل ہوگی ان کے لیے
يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ	جو اللہ کی مقرر کردہ منزل کی طرف جانا چاہتے ہیں
وَأُولَٰئِكَ هُمُ	اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی
الْمُفْلِحُونَ ○ ۳۰/۳۸	سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی۔

نظام خداوندی میں نہ کم استعداد والے غمزدہ ہوتے ہیں اور نہ زیادہ استعداد والے اتراتے ہیں

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا	نظام خداوندی میں وہ لوگ غمزدہ اور افسردہ نہیں ہوتے
عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ	جنہیں اکتساب رزق کی استعداد کم ملی ہے
وَلَا تَفْرَحُوا	اور نہ وہ لوگ اتراتے ہیں۔
بِمَا آتَاكُمْ	جنہیں یہ استعداد زیادہ حاصل ہے
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ	انہیں معلوم ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ○ ۵۷/۲۳	جو ایسی باتوں سے بڑا بننے کی کوشش کرتے اور فخر جتاتے ہیں۔

ضرورت مندوں کی امداد سے کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ روکا جائے

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ — دیکھو تمہارے یہاں کے صاحبِ وسعت و استطاعت لوگ

وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا — اپنی ذاتی رنجشوں یا لوگوں کی لغزشوں کی بنا پر ہاتھ روک نہ لیں

أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ — اپنے قریبیوں۔ معذوروں۔ بیروزگاروں

وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ — اور نظامِ خداوندی کی خاطر ہجرت کر کے آنے والوں کی امداد سے

وَلْيَعْفُوا — اگر ان سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو اس سے درگذر کرو

وَلْيَصْفَحُوا — اور ذاتی رنجشوں کے غبار کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤ

أَلَا تُحِبُّونَ — کیا تم پسند نہیں کرو گے کہ تمہاری اس قسم کی لغزشوں کے

أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ — مضر اثرات سے اللہ تمہاری حفاظت کر دے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ ۲۴/۲۲ — یاد رکھو اللہ کے نظام میں تحفظ بھی ہے اور رحمت بھی۔

اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دو

وَيُؤْثِرُونَ — اہلِ ایمان دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں

عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ — اپنے آپ پر

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ○ ۵۹/۹ — خود خواہ تنگی و تکلیف میں مبتلا کیوں نہ ہوں۔

ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دینے والا نظام

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ — کیا تم میں سے کوئی اس طرح کے حالات کو پسند کرے گا کہ

لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ — اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں سے لدا ہوا

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ — اور اس کی سیرابی کے لیے اس میں نہریں رواں ہوں

لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ — اور اس میں ہر طرح کا پھل کثرت سے آتا ہو جس پر اس خاندان کی گذران ہو

وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ — اور باغبان جب بوڑھا ہو جائے

وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ — اور اس کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے ہوں

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ — کہ ایسے میں تیز گرم آندھی کا ایک بگولہ اٹھے

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ — اور باغ کو نیست و نابود کر کے رکھ دے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ — دیکھو اللہ اس انداز کی مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ تم غور کرو کہ

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ — ایسے حالات میں اگر افراد کو نظام کا تحفظ حاصل نہ ہو تو ان کا حشر کیا ہو گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا — سو اے وہ لوگو جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ — تم اپنی کمائی کا بہترین حصہ ہر طرح کا تحفظ دینے والے اس نظام کے حوالے کر دیا کرو

مَا كَسَبْتُمْ — اس میں سے بھی جو تم صنعت و تجارت سے کماتے ہو

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ — اور اس میں سے بھی جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ — اور کبھی بھولے سے بھی ایسا نہ کرنا کہ اس مد میں حقیر ساحصہ

تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ — بطور خیرات کے دو جو کہ تمہیں خود لینا پسند نہیں

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ — اور اگر تم نے اس معاملہ میں اغماض سے کام لیا

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ — تو جان لو کہ یہ نظام تو تمہارے ہی فائدہ کے لیے قائم کیا جا رہا ہے۔

اللّٰهَ غَنِيٌّ — ورنہ اللہ کو اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے وہ تو ان تمام چیزوں سے بے نیاز

حَمِيْدٌ — اور ہر طرح کی ستائش کا سزاوار ہے

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ — دیکھو سرمایہ دارانہ ابلیسی نظام تمہیں مفلسی سے ڈرا کر

وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ — اپنے لیے دولت جمع کرنے کی فحاشی کی ترغیب دیتا ہے

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً — لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ

مِّنْهُ وَفَضْلًا — اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ — کیونکہ اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں

عَلِيْمٌ — اور وہ تمام افرادِ معاشرہ کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ — بہرحال یہ حکمت اللہ کے قانونِ مشیت کی رو سے ہی مل سکتی ہے

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ — اور جس قوم کو یہ حکمت ربانی مل جائے

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا — تو اسے زندگی کی خوشحالیاں اور اعتبارات کی وسعتیں بے حساب مل جاتی ہیں

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ — لیکن اس بات کو وہی لوگ اپنے پیش نظر رکھ سکتے ہیں

أُولُوا الْأَلْبَابِ ○ ۲/۲۶۶-۲۶۹	جو علم و دانش اور عقل و بصیرت سے کام لیں۔

نظامِ خداوندی میں ناداری کا خوف باقی نہیں رہتا

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ	جو لوگ دے دیں گے اپنے اموال
فِي سَبِيلِ اللَّهِ	نظامِ خداوندی کے قیام واستحکام کے لیے
ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا	اور پھر اس دینے کا نہ تو کسی پر احسان سمجھیں گے
مَنًّا وَلَا أَذًى	اور نہ اس سلسلہ میں کسی کو ایذا ہی دیں گے
لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ	ان کے لیے اللہ کی جانب سے ایسے معاشرہ کی صورت میں اجر ہو گا
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	جس میں نہ تو کوئی خوف لاحق ہو گا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۲/۲۶۲	اور نہ کسی قسم کی پریشانیاں ہی باقی رہیں گی۔

اس نظام میں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزت کی روزی ملے گی

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ	جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ	اور ہمارا دیا ہوا رزق
يُنفِقُونَ	نوعِ انسان کی پرورش اور نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا	یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ	اور انہی کے درجے ان کے اللہ کے ہاں بلند ہوتے ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	نظامِ خداوندی میں ان کے لیے ہر طرح کا تحفظ ہو گا
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○	اور عزت کی روزی ملے گی۔

۸/۳-۴

کامیاب اور کامران ہونے والے

وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ	جو لوگ اپنے آپ کو بخل۔ لالچ اور مفاد پرستی سے بچا لیں گے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ۵۹/۹	تو یہی لوگ ہیں جو انجام کار کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوئے مال میں اضافہ کی کیفیت

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	جو لوگ اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ان کی مثال ایسی ہے جیسے
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ	ایک دانہ بویا جائے تو اس میں کتنی ہی بالیں نکلیں
فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ	اور ہر بال میں سیکڑوں دانے ہوں
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ	یہ اضافے اللہ کے قانونِ مشیّت کی رُو سے ہوتے ہیں
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ	بلاشبہ اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں
عَلِيْمٌ ۝ ۲/۲۶۱	اور وہ یکسر علم وحکمت پر مبنی ہے۔

اپنے اموال اللہ کی راہ میں دے دینے والوں کی زندگی کی شادابی کی مثال

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ	جو لوگ اپنے اموال دوسروں کی پرورش ونشوونما کے لیے دے دیتے ہیں
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ	محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر
وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	دل کے پورے ثبات وقرار سے، ان کی مثال ایسی ہے
كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ	جیسے کسی اونچے مقام پر ایک باغ ہو
اَصَابَهَا وَابِلٌ	اس پر اگر بارش پڑ جائے
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ	تو دُگنی فصل دے
فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	اور اگر بارش نہ بھی ہو تو ہلکی سی پھوار
وَابِلٌ فَطَلٌّ ۝ ۲/۲۶۵	یا اوس ہی اس کی شادابی کے لیے کافی ہو۔

اس نظام پر زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى	آبادیوں کے لوگ اگر
اٰمَنُوْا	نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے
وَاتَّقَوْا	اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۝ ٧/٩٦

تو ہم ان پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے
آسمان سے بھی اور زمین سے بھی۔

دینِ احسن

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا
مِّمَّنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ ۝ ٤/١٢٥

بھلا اس سے بڑھ کر حسین و متوازن دین و نظام اور کون سا ہو
سکتا ہے جس میں ہر فرد مکمل طور پر
قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکا ہوا ہو
اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرے۔

معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والوں کی اپنی ذات بھی حسین و متوازن ہو جاتی ہے

لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ۝ ٣٩/١٠

دیکھو جو لوگ
معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں
ان کی اپنی ذات میں بھی حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے۔

جن کے لیے زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جاتی ہیں

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ٢٩/٦٩

جو لوگ ہمارے متعین کردہ پروگرام کے لیے جدوجہد کریں گے
تو ہم ان کے سامنے زندگی کی نئی نئی راہیں کھول دیں گے
بلاشبہ اللہ کی تائید و نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے
جو اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

جن کے ساتھ اللہ کی تائید و نصرت ہوتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ ١٦/١٢٨

بلاشبہ اللہ کی تائید و نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے
جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں۔

جن کی زندگی باغ و بہار ہو گی

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ	بلاشبہ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والے لوگ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ	باغ و بہار زندگی بسر کریں گے
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ	اور اللہ کی ربوبیتِ عامہ کی تمام نعمتوں اور آسائشوں سے
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ	بہرہ یاب ہوں گے اس لیے کہ انہوں نے اس سے قبل
مُحْسِنِيْنَ	اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لیا تھا
كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ	اس جدوجہد میں وہ راتوں کو بھی کم ہی آرام کرتے تھے
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ	اور صبح کے وقت اپنے پروگرام کی ابتدا اس آرزو کے ساتھ کرتے تھے
يَسْتَغْفِرُوْنَ	کہ وہ تخریبی قوتوں کی شرانگیزیوں سے محفوظ رہیں
وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ	اور ان کے اموال میں حق ہوتا تھا
لِّلسَّاۤىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ ۵۱/۱۵-۱۹	ہر ضرورتمند اور محروم کا۔

جن کا اجر ضائع نہیں جانے دیا جائے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ	دیکھو اللہ ان کا اجر ضائع نہیں جانے دیتا
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۹/۱۲۰	جو اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں

حسن و توازن کی جزا حسن و توازن

هَلْ جَزَاۤءُ	اور کیا جزا ہو سکتی ہے انسانی ذات
الْاِحْسَانِ	اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے کی کہ
اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ ۵۵/۶۰	اس میں حسن و توازن پیدا ہو جائے۔

معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والوں کی اپنی ذات میں اس سے زیادہ حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	جو لوگ معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں

الحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ ان کی ذات و زندگی میں اس سے زیادہ حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے
وَلَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ اور ان کے چہرے محفوظ رہتے ہیں
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ذلّت و رسوائی کی کالک سے
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہ لوگ اس جنتی زندگی کے مستحق ہو جاتے ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ۱۰/۲۶ جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔

دُنیا کو حسین بنانے والوں کی آخرت بھی حسین ہو جاتی ہے

لِلَّذِيْنَ جو لوگ
اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اس دُنیا میں حسن و توازن پیدا کریں گے
حَسَنَةٌ ان کی اپنی ذات میں بھی حسن و توازن پیدا ہو جائے گا
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ○ ۱۶/۳۰ اور ان کی آخرت کی زندگی بھی بہترین و خوشگوار ہو گی۔

جنھیں مزید فضل و کرم سے نوازا جائے گا

وَسَنَزِيْدُ ہم انہیں مزید فضل و کرم سے نوازیں گے
الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۲/۵۸ جو معاشرہ کو حسین و متوازن بناتے ہیں۔

دینے والے کی اپنی ذات یا روح کی نشوونما ہو جاتی ہے

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ جو کوئی اپنا سب کچھ دوسروں کی پرورش کے لیے دے دیتا ہے
يَتَزَكّٰى تو اس سے اس کی اپنی ذات یا روح کی نشونما ہو جاتی ہے
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ اور یہ دینا ایسا نہیں ہوتا کہ وہ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اِلَّا کسی احسان کا بدلہ چکا رہا ہو بلکہ یہ دینا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى اس لیے ہوتا ہے کہ یہاں پروردگارِ عالم کا نظام قائم ہو جائے
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ○ یہی اس کا بہترین صلہ ہے جس سے اسے حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

۹۲/۱۸-۲۱

اور انہی کے لیے دارالآخرت ہے

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا — جو لوگ صبر و استقامت سے

ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ — اپنے پروردگار کے متعین کردہ پروگرام پر سرگرمِ عمل رہتے ہوئے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ — نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں

وَاَنْفَقُوْا — اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ — ہمارے دیے ہوئے رزق کو

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً — چپکے چپکے بھی اور علانیہ بھی

وَيَدْرَءُوْنَ — اور یوں دُور کر لیتے ہیں

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ — اپنے حسنِ عمل سے معاشرہ کی ناہمواریوں اور برائیوں کو

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ۱۳/۲۲ — انہی لوگوں کے لیے دارالآخرت ہے۔

ختم ہو جانے والا اور باقی رہنے والا رزق

مَا عِنْدَكُمْ — جو کچھ تم اپنے ذاتی مفاد کے لیے اپنے پاس رکھتے ہو

يَنْفَدُ — وہ ناپائدار ہے لہٰذا ختم ہو جائے گا

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ — اور جو کچھ تمہیں اللہ کے قانون کی رُو سے ملتا ہے

بَاقٍ ۝ ۱۶/۹۶ — وہ باقی رہنے والا ہے کبھی ختم نہیں ہو گا۔

باقی رہنے اور اگلی زندگی تک ساتھ جانے والی متاعِ حیات

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ — دیکھو جو سامانِ زیست و آرائش تمہیں اس وقت حاصل ہے

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا — وہ صرف تمہاری دُنیاوی زندگی کی متاع اور

وَزِيْنَتُهَا — اس کی زینت ہے جو اس دُنیا سے آگے نہیں جا سکتی

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ — اور جو متاعِ حیات تمہیں قوانینِ خداوندی کی رُو سے ملتی ہے

خَيْرٌ — وہ تمہارے موجودہ ساز و سامان سے زیادہ بہتر ہے

وَّ اَبۡقٰی — وہ باقی رہنے والی اور اگلی زندگی تک ساتھ جانے والی ہوتی ہے

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۞ ۲۸/۶۰ — کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لوگے۔

دنیا کی کھیتی اور آخرت کی کھیتی

اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ — اللہ اپنے بندوں سے بہت نرمی برتتا ہے

یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ — اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہر کسی کو رزق ملے چلا

وَهُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ — جاتا ہے اور اس کا یہ قانون بہت ہی محکم اور زبردست ہے

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ — دیکھو جو لوگ آخرت کی کھیتی کاٹنا چاہتے ہیں

نَزِدۡ لَهٗ فِیۡ حَرۡثِهٖ — ہم ان کی کوششوں کے نتائج بڑھاتے چلے جاتے ہیں

وَمَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا — اور جو لوگ صرف دُنیا کی کھیتی کاٹنا چاہتے ہیں

نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا — انہیں ان کی کوششوں کے نتائج دُنیا ہی میں مل جاتے ہیں

وَمَا لَهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ۞ ۴۲/۱۹-۲۰ — لیکن آخرت کی زندگی میں ان کا کوئی حصّہ نہیں ہوگا۔

دُنیاوی زندگی کی مثال

اِعۡلَمُوۡۤا — خوب جان لو کہ

اَنَّمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا — یہ دُنیاوی زندگی اور اس کے فائدے

لَعِبٌ وَّ لَهۡوٌ — چندروزہ کھیل تماشہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے

وَّ زِیۡنَةٌ — دُنیاوی زندگی کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور زیبائش

وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ — اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے پر فخر جتانا

وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ — اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ

کَمَثَلِ — اس سب کی مثال ایسے ہے

غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ — جیسے بارش کا ایک چھینٹا پڑنے سے نباتات اُگ آتی ہے

نَبَاتُهٗ — جسے دیکھ کر انسان خوش ہو جاتا ہے

ثُمَّ یَهِیۡجُ — لیکن ایسی کھیتی جلد ہی خشک ہونے لگ جاتی ہے۔

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا — ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے
ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًا ۝ ۵۷/۲۰ — اور پھر چُور چُور ہو کر روندن بن جاتی ہے۔

دھوکے کی ٹٹی

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ — دیکھو دُنیاوی زندگی اور اس کے فائدے
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ — اس کے سوا کچھ نہیں کہ دھوکے کی ٹٹی ہیں
سَابِقُوْۤا اِلٰی — تم نے اگر دوسروں پر سبقت حاصل کرنی ہے تو
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ — نظامِ خداوندی کے تحفظ میں آنے کے لیے دوڑ لگاؤ
وَجَنَّةٍ — اور اس جنّت کو حاصل کر لو
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ — جس کی وسعتیں زمین و آسمان کو محیط ہیں
اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ — جو ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ — جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ — یہ اللہ کا وہ فضل ہے
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ — جو اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق حاصل ہوتا ہے
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ ۵۷/۲۰-۲۱ — اور اللہ کے اس نظام میں بڑی ہی آسائشیں اور خوشحالیاں ہیں۔

جنّت اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے سے ملتی ہے نہ کہ کسی مذہبی گروہ بندی کے ساتھ وابستگی سے

وَقَالُوْا — یہ لوگ کہتے ہیں کہ
لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ — جنّت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی — جب تک کہ وہ یہودی یا نصرانی (یا مسلمان) نہ ہو جائے
تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ — یہ ان کی محض خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ — ان سے کہو علم و بصیرت کی رُو سے بات کرو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ — اور اس دعوے کی صداقت میں دلائل و براہین پیش کرو
بَلٰی — یاد رکھو جنّت تو ان کے حصہ میں آتی ہے

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ ۝ ۲/۱۱۱-۱۱۲

جو قوانینِ خداوندی کے سامنے جُھک جاتے ہیں
اور اپنی ذات و معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں۔

پچھتاوا

تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ
لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً
فَاَكُوْنَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ
بَلٰى
قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ
فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ
وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ ۳۹/۵۸-۶۰

قیامت کے روز یہ لوگ عذاب کو دیکھ کر کہیں گے
کاش ہمیں پھر ایک موقع مل سکے
تو ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں
جنہوں نے اپنی ذات میں حُسن و توازن پیدا کر لیا ہے
ان سے کہا جائے گا اب یہ ممکن نہیں ہے
تمہارے پاس تو ہمارے قوانین پہنچے تھے
لیکن تم نے ان کی تکذیب کی اور سرکشی برتی
اور ان کے ماننے سے انکار کر دیا
قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ
جو لوگ اللہ کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے تھے
انہیں کس قدر ذلّت اور رُوسیاہی نصیب ہوتی ہے
کیا ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنّم نہیں ہو گا
جو قوانینِ خداوندی سے سرکشی برتتے ہیں۔

ملکیّت

سب اللہ کی ملکیّت ہے

وَلَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝

اللہ کی ملکیت ہے وہ سب کچھ جو
آسمانوں اور زمین میں موجود ہے۔

۱۶/۵۲

سب کچھ اللہ کی میراث ہے

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ	یہاں سب کچھ اللہ کی میراث ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ ۳/۱۸۰	اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

اللہ کا مال

وَمَا لَكُمْ اَلَّا	آخر کیا وجہ ہے کہ تم
تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اللہ کے مال کو اس کی راہ میں خرچ نہیں کرتے
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ	حالانکہ یہاں ہر چیز کی ملکیت اللہ کی ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ○ ۵۷/۱۰	خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں۔

اللہ کی ملکیت میں کوئی شریک نہیں بن سکتا

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ	تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے وہ اللہ کی عطا کردہ ہے
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ	چنانچہ ان میں سے کوئی نعمت جب چھنتی ہے اور تمہیں نقصان پہنچتا ہے
فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ	تو تمہاری مانگوں کا رُخ اللہ ہی کی طرف ہوتا ہے
ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ	پھر جب وہ مصیبت ٹل جاتی ہے
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ	تو تمہارا ایک طبقہ اس کی ملکیت میں اللہ کے ساتھ شریک بن جاتا ہے،
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ	تاکہ اللہ کی عنایات کا کفرانِ نعمت کرتے ہوئے انہیں صرف اپنے [illegible]
فَتَمَتَّعُوْا	بہرحال تم ان نعمتوں کے مزے لوٹ لو
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ۱۶/۵۳-۵۵	بہت جلد اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آجائے گا۔

اللہ کی ملکیت میں شریک مت ٹھہراؤ

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا	اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھا دیا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً — اور اُوپر فضا کی چھتری تان دی

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً — اور ایسا انتظام کر دیا کہ فضا سے پانی برسے

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ — اور اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہیں رزق

رِزْقًا لَّكُمْ — بہم پہنچایا (ظاہر ہے کہ اس پر ملکیت اللہ کی ہے تمہیں صرف استعمال کی اجازت ہے)

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا — لہٰذا تم ایسا نہ کرنا کہ انسانوں کو اس کا مالک بنا کر اللہ کے شریک ٹھہرا دو

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ۲/۲۲ — اگر تم نے ایسا کیا تو یہ جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شرک ہوگا۔

جو چیز اللہ کی ملکیت ہے اس پر تمہاری ملکیت کیسی ؟

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ — ان سے اگر پوچھو کہ یہ زمین

وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ — اور اس کے اندر جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت ہے

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ — تو یہ تسلیم کریں گے کہ یہ سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے

قُلْ اَفَلَا — کہو پھر تمہاری سمجھ میں اتنی سی بات کیوں نہیں آتی کہ

تَذَكَّرُوْنَ ○ ۲۳/۸۴-۸۵ — جو چیز اللہ کی ملکیت ہے اس پر تمہاری ملکیت کیسی ؟

سب کا یکساں حق

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ — اللہ وہ ہے جس نے تمام عالمین کی پرورش ونشونما کا انتظام کر رکھا ہے

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا — اس مقصد کےلیے اس نے زمین کی سطح کے اوپر پہاڑ بنا دیے

وَبٰرَكَ فِيْهَا — اور اس میں مختلف چیزیں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھ دی

وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا — اور اس کی فصلوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کر دیا

فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ — چار موسموں کی تبدیلی سے

سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ○ ۴۱/۹-۱۰ — دیکھو زمین کی پیداوار پر تمام ضرورتمندوں کا یکساں حق ہے۔

تقسیم رزق کا نظام اور اس کی بنیاد

غور کرو کہ تمہاری کمائی میں تمہارا حصّہ کسقدر ہے اور اللہ کا کس قدر

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ — تم ذرا غور تو کرو کہ یہ بیج جو تم بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ	ان سے کھیتیاں کیا تم اُگاتے ہو؟
اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ	یا اس کے اُگانے والے ہم ہیں
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا	اگر اس سارے نظام کو ہمارے قانون کا تحفظ حاصل نہ ہو تو یہ کھیتیاں تہس نہس
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ	ہو جائیں اور تم سر پکڑ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہم تو بالکل تباہ ہو گئے
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ	اس کھیتی سے غلہ تو ایک طرف ہماری محنت اور بیج بھی بیکار چلے گئے
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ	اور ہم یکسر محروم و بے نصیب رہ گئے
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ	اور اس پانی پر غور کرو جسے تم پیتے اور کھیتیاں سینچتے ہو
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ	کیا اسے بادلوں سے تم برساتے ہو؟
اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ	یا اس کے برسانے والے ہم ہیں
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا	اس میں اگر ہمارا قانونِ مشیت کارفرما نہ ہو تو یہ کھارا ہی رہ جائے
فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ	پھر تم نظامِ خداوندی کی قدر شناسی کیوں نہیں کرتے
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ	تم اس آگ پر غور کرو جس سے تم اتنے کام لیتے ہو
ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ	اس کے ایندھن کے لیے درخت کیا تم نے پیدا کیے ہیں؟
اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ	یا ان کے پیدا کرنے والے ہم ہیں۔
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا	دیکھو رزق پیدا کرنے کی یہ تمام مشینری
تَذْكِرَةً	تمہیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے کہ
وَّمَتَاعًا	یہ سب کچھ ہم نے سامانِ زیست بنایا ہے
لِّلْمُقْوِيْنَ	تمام ضرورتمندوں کے لیے کسی خاص طبقہ کے لیے نہیں
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○	لہٰذا تم سب اللہ کی ربوبیت عظمیٰ کے قیام کے لیے سرگرم عمل رہو۔

۵۶ / ۶۳-۷۴

نعمتیں تمام اللہ کی دی ہوئی ہیں

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ	دیکھو جس قدر نعمتیں تمہیں حاصل ہیں
فَمِنَ اللّٰهِ ○ ۱۶/۵۳	وہ سب اللہ کی دی ہوئی ہیں۔

اللہ نے رزق تمام انسانوں کے لیے پیدا کیا

أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ
اپنے اوپر ناپیدا کنار فضائے سماوی اور اس میں تیرنے والے اجرامِ فلکی کو دیکھو

كَيْفَ بَنَيْنَاهَا
کہ ہم نے انہیں کس طرح بنایا ہے

وَزَيَّنَّاهَا
اور اس چھت پر کیسی میناکاری کر رکھی ہے

وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ
اس میں کہیں کسی قسم کا خلل نہیں پاؤ گے

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا
زمین کو دیکھو کہ اسے کس طرح ہم نے پھیلا رکھا ہے

وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ
اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ جما دیے ہیں

وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ
اور اس کے اندر ہر طرح کی خوش نما نباتات اُگائی ہیں

تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ
یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے اور فراموش کردہ حقیقتوں کو سامنے

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ
لانے کے لیے کافی ہیں ہر اس بندے کے لیے جو ان پر غور و فکر سے توجہ کرے

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں

مُّبَارَكًا
جو ہزار برکات اپنی آغوش میں رکھتا ہے

فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ
اس سے باغات میں پھل پیدا ہوتے ہیں

وَحَبَّ الْحَصِيدِ
اور کھیتوں میں فصلیں

وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ
اور بڑے بڑے اونچے کھجوروں کے درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ○ ۵۰: ۶-۱۱
یہ سب کچھ ہم نے تمام انسانوں کے لیے بطورِ سامانِ زیست پیدا کیا ہے۔

لوگوں کے حقوق میں ڈنڈی نہ مارو

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
اللہ کے جن قوانین کی رُو سے سورج اور چاند جیسے عظیم کُرے

بِحُسْبَانٍ
ایک حساب کے تحت چل رہے ہیں

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
اور ستارے اور درخت جس طرح اس کے قوانین کے سامنے

يَسْجُدَانِ
سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہیں

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا
اور جس کے قانون کی رُو سے فضا کی پہنائیوں میں

وَوَضَعَ الْمِيزَانَ	اجرامِ فلکی کا ربط وضبط اور توازن قائم ہے تم بھی اس اللہ کے
أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ	قوانین کے ذریعے سے اپنے معاشرہ کا توازن بگڑنے سے بچا سکتے ہو
وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ	اور ان قوانین کی بنیاد پر حق و انصاف کا نظام قائم کر کے
بِالْقِسْطِ	اپنے معاشرہ کا توازن بحال کر سکتے ہو
وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ	لہٰذا دوسروں کے حقوق میں ڈنڈی نہ مارو
وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ	دیکھو زمین کو ہم نے پوری مخلوقات کےلیے بنایا ہے (کسی خاص طبقہ کےلئے نہیں)
فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ	اس کے لذیذ پھل اور غلافوں میں لپٹی کھجوریں سب کے لیے ہیں
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ	بالوں کے اندر اناج اور رنگا رنگ کے خوشبودار پھول سب کے لیے ہیں
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ۵۵/۱۳-۵	کیا تم اللہ کے ان قوانین کو نظرانداز کر کے ان کی تکذیب کرو گے۔

اللہ کا حق [لہ]

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ	اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ
مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ	تاکستان اور نخلستان پیدا کیے
وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ	کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں
وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ	زیتون اور انار وغیرہ کے درخت پیدا کیے
مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ	جن کے پھل ایک دوسرے سے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور مختلف بھی
كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ	ان کی پیداوار میں سے اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لو
وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ	اور باقی جو کہ اللہ کا حق ہے اس کے ضرورتمند بندوں کےلیے دے دو
وَلَا تُسْرِفُوا	اور اپنی ضروریات کے تعین میں بھی اسراف سے کام نہ لو
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ○ ۶/۱۴۲	بلاشبہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

◎

لہ سارے قرآن میں صرف اس مقام پر اللہ نے اپنے حق کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ کے کسی اور حق کا ذکر قرآنِ حکیم میں نہیں آیا۔

اللہ کا دیا ہُوا معاشی نظام، عبُوری دَور میں

۲۲ انفاق وصدقات

صَدقَات (مادہ: ص د ق):

اَلصَّدَقَۃُ اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ کی راہ میں دی جائے۔ جب قرآنی نظام اپنی تکمیل کو پہنچ جاتا ہے تو اس میں جو کچھ افراد کے پاس اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ سب کا سب فلاحِ انسانی کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں۔

لیکن یہ نظام بتدریج قائم ہوگا۔ جس عرصہ میں یہ ہنوز زیرِ تشکیل ہوگا۔ اس میں جماعت کے افراد سے چندے اور عطیے لیے جائیں گے یا ہنگامی ٹیکس عائد کیے جائیں گے ان کے لیے قرآن کریم نے "صدقات" کی اصطلاح استعمال کی ہے اور یہ حکومت کا ہی ایک شعبہ ہوگا انفرادی چیز نہیں ہو گی سرمایہ دارانہ ابلیسی نظام میں لوگوں کے ایک بڑے طبقے کو پہلے تو غریب اور محتاج بنا دیا جاتا ہے پھر ان پر ترس کھا کر انہیں خیرات کے طور پر کچھ بھیک دے دی جاتی ہے جس سے شرفِ انسانی پاش پاش ہو جاتا ہے اس طرح خیرات یا بھیک دینے والے تو "ان داتا" کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں اور جنہیں یہ بھیک دی جاتی ہے۔ وُہ اپنے آپ کو ذلتوں اور پستیوں میں گرا ہُوا پاتے ہیں

لیکن نظامِ خداوندی میں تمام افرادِ معاشرہ کو "رزقِ کریم" دیا جاتا ہے ۸:۴ یعنی اس معاشرہ میں لوگوں کو رزق باشرف یا عزت کی روزی حاصل ہوتی ہے۔ اس معاشرہ میں جو لوگ اپنی زائد از ضرورت آمدن فلاح عامہ کے لیے نظام کے حوالے کرتے ہیں وہ کسی پر احسان نہیں کر رہے ہوتے وُہ اپنے ذمہ معاشرہ کی طرف سے عائد فرض ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ نظام سے یہ کچھ حاصل کرتے ہیں وُہ معاشرے سے اپنا حق وصول کر رہے ہوتے ہیں۔ اس نظام میں افراد کی ضروریات کا پورا کرنا معاشرہ کی ذمہ داری ہے۔ لٰہذا عبوری دَور میں بھی یہ کام اجتماعی نظام کے ذریعے ہی انجام دیا جائے گا

بہرحال عبوری دور میں انفرادی طور پر لوگ ایک دوسرے کی امداد کے طور پر جو کچھ کریں گے اسے بھی صدقات ہی کہا گیا ہے مثلاً سورہ بقرہ میں صَدَقَاتٌ کا لفظ الرِّبٰوا کے مقابلہ میں آیا ہے۔ یعنی ربوٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارا کسی کے ذمہ ہے اس سے زیادہ وصول کرو اور صَدَقَاتٌ یہ ہے کہ جو کچھ تمہارا کسی کے ذمہ ہے اسے بھی چھوڑ دو۔ مثلاً قرضہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ اس میں یہ پہلو بھی نکلتا ہے کہ جو کچھ دیا جائے وہ دل کی پوری رضامندی اور خوشنودی لیے ہوئے ہو اس میں جور و اکراہ کا شائبہ تک نہ ہو۔ قرآن کی تعلیم کا بنیادی نکتہ ہی یہ ہے کہ انسان کی ہر بات اور ہر عمل دل کی گہرائیوں سے اُبھرے یہی وہ عمل ہے جو وجہِ تقویت ہو سکتا ہے خود اس کام کے کرنے والے کے لئے بھی اور نوعِ انسان کے لیے بھی۔

انفاق (مادہ: ن ف ق):

نَفَقٌ اس سرنگ کو کہتے ہیں جس کے دونوں سرے کھلے ہوں۔ نیفہ بھی اسی سے ہے جس کے دونوں سرے کھلے ہوتے ہیں نَفَقٌ: ہمیانی یا نقدی ڈالنے کی اس پتلی سی تھیلی کو بھی کہتے ہیں جس میں نقدی ڈال کر لوگ کمر سے باندھ لیتے تھے اور اس کے دونوں سرے کھلے ہوا کرتے تھے۔

اس سے قرآن حکیم کے دیئے ہوئے معاشی نظام کا تصور ملتا ہے اہل ایمان کی ہمیانی کے دونوں سرے کھلے ہوتے ہیں اور یہ ہمیانی نظام کے ہاتھ میں رہتی ہے اس میں ہر فرد اپنی محنت کا ماحصل ڈالتا جاتا ہے اور نظام اسے نوعِ انسان کی پرورش ونشوونما کے لیے صرف کرتا جاتا ہے۔

چونکہ اس نظام میں ہر فرد کی تمام ضروریاتِ زندگی کی ذمہ داری خود نظام پر ہوتی ہے اس لیے کسی فرد کو کچھ بچا کر رکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ نہ کسی کو اپنی اولاد کے مستقبل کے متعلق کوئی خدشہ یا اندیشہ ہی رہتا ہے۔ یہ تمام ذمہ داریاں نظام کے سر ہوتی ہیں جو قوانینِ خداوندی کے مطابق قائم ہوتا ہے۔

لہٰذا قرآنِ کریم میں اَنْفَاقٌ کے بنیادی معنی اپنی محنت کے ماحصل کو ربوبیت عالمینی کے لیے کھلا رکھنا یا وقف کر دینا ہیں۔

عبوری دور میں صدقہ اور انفاق

عبوری دور میں لوگوں کے دیئے ہوئے صدقات سے انکی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائیگا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ	اے نبیؐ لوگوں کے اموال میں سے قبول کر لیا کرو
صَدَقَةً	صدقات و عطیات
تُطَهِّرُهُمْ	تاکہ تعلیم و تربیت کے ذریعے ان کے قلب و دماغ کی تطہیر
وَتُزَكِّيْهِمْ ○ ۹/۱۰۳	اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام کیا جا سکے۔

صدقات کے خرچ کرنے کی دیگر مدیں

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ	دیکھو صدقات رفاہِ عامہ پر خرچ کیے جائیں گے
لِلْفُقَرَآءِ	مثلاً ان پر جو خود کمانے کے قابل نہ ہوں
وَالْمَسٰكِيْنِ	اور وہ جو معذور یا بے روزگار ہو جائیں
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا	اور وہ جو مملکت کی طرف سے صدقات کی وصولی پر مامور ہوں
وَالْمُؤَلَّفَةِ	اور وہ جن کی تالیفِ قلوب مقصود ہو یعنی جو نظامِ خداوندی کی طرف
قُلُوْبُهُمْ	آنا چاہتے ہوں لیکن ان کی راہ میں کچھ معاشی موانع حائل ہوں
وَفِى الرِّقَابِ	اور محکوموں و غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے
وَالْغٰرِمِيْنَ	اور وہ جو قرض یا تاوان کے بوجھ تلے دبے ہوں
وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور قیامِ نظامِ خداوندی کے دیگر کاموں میں
وَابْنِ السَّبِيْلِ	نیز باہر سے آنے والے جنہیں مالی امداد کی ضرورت ہو
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ	دیکھو یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ضوابط ہیں
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ ۹/۶۰	اور اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ضوابط علم و حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

اللہ کا نظام استحصالی ذہنیت کو مٹاتا اور دوسروں کی پرورش کرنیوالی ذہنیت کو فروغ دیتا ہے

يَمْحَقُ اللّٰهُ	اللہ کا قانون مٹاتا ہے اس نظام کو جس میں

الرِّبٰوا
سرمایہ پر منافع لے کر لوگوں کا استحصال کیا جاتا ہے

وَيُرْبِي
اور بڑھاتا اور پھیلاتا ہے اس نظام کو جس میں

الصَّدَقٰتِ
ہر کوئی دوسروں کی فلاح و بہبود پر اپنا مال خرچ کرتا ہے

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
اور اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو

اَثِيْمٍ ۲/۲۷۶
دوسروں کی کمائی پر عیش کر کے اپنی صلاحیتوں کو مفلوج کر لیتے ہیں۔

نیکی کا معیار اور انفاق کی تشریح

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
دیکھو نیکی اس میں نہیں کہ تم

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اپنا رُخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
بلکہ نیکی اس میں ہے کہ اللہ کے نظام کو قبول کیا جائے

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور یقین رکھا جائے اس کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
اس کی کائناتی قوتوں اس کی کتاب اور نبیوں پر

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
اور مال کی محبت کے باوجود اسے دے دیا جائے

ذَوِي الْقُرْبٰى
رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لیے

وَالْيَتٰمٰى
اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور، لاوارث اور بے آسرا ہو جائیں

وَالْمَسٰكِيْنَ
اور ان کے لیے جو معذور یا بیروزگار ہو جائیں یا کمانے کے قابل نہ رہیں

وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ
اور مسافروں اور دیگر تمام ضرورتمندوں کے لیے

وَفِي الرِّقَابِ
محکوموں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
غرضیکہ مکمل نظامِ خداوندی قائم کیا جائے

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ
اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کیا جائے

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا
اور اپنے عہد و پیمان کا احترام کیا جائے

وَالصّٰبِرِيْنَ
اور صبر و استقامت سے کام لیا جائے ان مشکلات میں

فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
جو قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں پیش آئیں

وَحِيْنَ الْبَاْسِ
اور حق و باطل کی جنگ میں ثابت قدم رہا جائے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا	یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان کی عمل کے ذریعہ سے تصدیق کرتے ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ ۲/۱۷۷	اور یہی ہیں جنہیں متقی کہا جا سکتا ہے۔

انفاق سبیل اللہ سے ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جس سے خوف اور پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	دن رات خرچ کرتے ہیں خاموشی سے بھی اور کھلے بندوں بھی
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ	انہیں اس کا اجر اللہ کی جانب سے اس صورت میں ملتا ہے کہ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	وہ ایسا معاشرہ قائم کر لیتے ہیں جس میں ہر طرح کے خوف سے نجات مل جاتی
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۲۷۴	ہے اور کسی قسم کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی۔

انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے سے معاشرہ کی ناہمواریاں دور کی جاتی ہیں

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ	اور جو معاہدہ اس سے کیا تھا اسے نبھاتے ہیں
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ	اور اس طرح انسانیت کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	وہ اللہ کے قانونِ مکافات سے ڈرتے ہیں کہ
وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ	اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہو گا
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا	وہ صبر و استقامت سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	اللہ کے متعین کردہ مقصدِ عظیم کے حصول کے لیے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	اور اس طرح نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
وَاَنْفَقُوْا	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	ہمارے دیے ہوئے رزق کو
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	حسبِ ضرورت خاموشی سے بھی اور علانیہ بھی
وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ	اور یوں انسانی معاشرہ کی ناہمواریوں کو اپنے حسنِ عمل سے دور کر دیتے ہیں

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ۱۳/۲۰-۲۲ — یہی وہ لوگ ہیں جن کی عاقبت بھی اچھی ہو گی۔

معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ — اور اپنا مال فلاحِ انسانی کے لیے وقف کر دو

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ — اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں

إِلَى التَّهْلُكَةِ — ہلاکت میں نہ ڈال دو

وَأَحْسِنُوا — اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرو

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ — بلاشبہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے

الْمُحْسِنِينَ ۝ ۲/۱۹۵ — جو معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

خود حاجت مندوں کی تلاش کرو

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ — تم انسانی فلاح و بہبود کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ

يُوَفَّ إِلَيْكُمْ — اس نظام کے قیام کے بعد پورا پورا تمہیں واپس مل جائے گا

وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ — اور تمہارے حقوق میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ — اس سلسلہ میں تم ایسے ضرورتمندوں کا بھی خیال رکھو

أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ — جو اس نظام کی تشکیل کے سلسلہ میں گھر گئے ہیں

لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ — اور حصولِ روزی کے لیے جدّوجہد نہیں کر سکتے

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ — وہ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے مانگتے بھی نہیں

مِنَ التَّعَفُّفِ — لہٰذا ناواقف انہیں خوشحال ہی گمان کرے گا

تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ — لیکن تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۝ ۲/۲۷۲-۲۷۳ — وہ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر مانگنے والے نہیں ہوتے۔

اور یہ سب کچھ کرنے والے کسی سے شکریہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ — یہ لوگ عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داری کو خندہ پیشانی سے نبھاتے ہیں

وَيَخَافُونَ يَوْمًا	اور ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو
كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا	معاشرہ میں چاروں طرف شر پھیل جائے گا
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ	لہٰذا وہ دوسروں کے رزق کا انتظام کرتے ہیں
عَلَىٰ حُبِّهِ	محض اللہ کے قانون کی چاہت میں
مِسْكِينًا	معذوروں اور بیروزگاروں کے لیے
وَيَتِيمًا	اور معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ جانے والوں کے لیے
وَأَسِيرًا	اور ان کے لیے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ	اور یہ سب کچھ وہ محض اللہ کی رضاجوئی وخوشنودی کی خاطر کرتے ہیں
لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً	اور اس سلسلہ میں کسی معاوضہ کے خواہشمند نہیں ہوتے
وَلَا شُكُورًا ○ ۷۶ / ۷-۹	حتیٰ کہ شکریہ کے بھی نہیں۔

اور یہ دینا بھیک کی طرح کی خیرات جیسی پست چیز نہیں ہوتی

وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ	جو لوگ اپنا مال نمود و نمائش کے لیے خرچ کرتے ہیں
رِئَاءَ النَّاسِ	اور دکھاوے کی خیراتیں دیتے ہیں
وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ	ان کا دراصل اللہ پر ایمان ہی نہیں ہوتا
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ	اور نہ انہیں اُخروی زندگی کا ہی یقین ہوتا ہے
وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا	ان کا جذبۂ محرکہ محض اپنے پست جذبات کی تسکین ہوتا ہے
فَسَاءَ قَرِينًا ○ ۴ / ۳۸	سوظاہر ہے کہ جس عمل کی بنیاد ہی ایسی پست ہوس کا نتیجہ کیسے خوشگوار ہو سکتا ہے۔

ایسی خیرات کی اللہ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے اہلِ ایمان
لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم	اپنے صدقات کو ضائع نہ کر دینا
بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ	احسان جتا کر اور اذیت دے کر
كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ	ان کی طرح جو محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خیراتیں کرتے ہیں۔

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	ایسے لوگوں کا نہ تو اللہ پر ایمان ہوتا ہے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ۲/۲۶۴	اور نہ اس کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر۔

عبوری دور کے دیگر قوانین

عبوری دور میں بھی ایسا انتظام کرو کہ دولت ایک ہی طبقہ کے اندر گردش نہ کرتی رہے

لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً	ایسا نہ ہونے دو کہ دولت
بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۵۹/۷	اغنیا کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے۔

عبوری دور میں ہی سرمایہ کا منافع کھانے کی ممانعت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا	سرمایہ کا منافع ہرگز مت کھانا کہ جس کے ذریعہ سے
اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۳/۱۳۰	نجی دولت میں بغیر محنت کے اضافہ در اضافہ کیا جاتا ہے۔

کمرشل انٹریسٹ بھی ممنوع

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا	اور جو مال لوگوں کو تم اپنے منافع کی خاطر دیتے ہو
لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ	کہ ان کی محنت کی کمائی سے حصہ لے کر تم
اَمْوَالِ النَّاسِ	اپنے مال میں اضافہ کر سکو
فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۳۰/۳۹	تو یاد رکھو اللہ کا قانون اس انداز کے اضافہ کو تسلیم نہیں کرتا۔

رشوت یا دیگر ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی ممانعت

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	اور دیکھو آپس میں ایک دوسرے کا مال
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ	ناجائز ذرائع سے مت کھا جایا کرو
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ	اور نہ حکام کو رشوت دے کر ایسے فیصلے کرانے کی کوشش کرو

لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ	کہ جس سے دوسروں کے مال کا کوئی حصہ
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ	ناجائز طور پر تمہیں مل جائے
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۱۸۸	حالانکہ تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کے کیا نتائج ہوا کرتے ہیں۔

عبوری دور میں قرضہ کے متعلق قوانین

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ	مقروض اگر تنگدست ہو تو اسے اتنی مہلت دی جائے کہ
فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ	اس کے حالات ٹھیک ہو جائیں اور وہ بسہولت ادائیگی کر سکے
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۝ ۲/۲۸۰	لیکن زیادہ بہتری اس میں ہے کہ ایسا قرضہ معاف کر دیا جائے۔

◎

عبوری دور میں تقسیم ورثہ اور وصیّت

نظامِ خداوندی میں لوگ نہ تو نجی ہاتھوں میں دولت کے انبار جمع کرتے ہیں۔ اور نہ نجی جائیدادیں ہی کھڑی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کی تقسیم کا مسئلہ بھی سامنے نہیں آتا۔ لیکن جب یہ نظام ہنوز زیرِ تشکیل ہو یا اس کے قیام کے بعد جن چیزوں کو افراد کی ملکیت میں چھوڑ دیا گیا ہو۔ ان کی تقسیم کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ لہٰذا قرآن حکیم نے ان کی تقسیم کے احکام دے دیئے بہر حال یہ تقسیم بھی متوفی کے ذمہ واجبات کی ادائیگی اور اس کی وصیت کے پورا کرنے کے بعد اگر کچھ بچا تو عمل میں آئے گی۔

ترکہ میں مردوں کا حصّہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ	مردوں کا بھی حصہ ہے اس ترکہ میں
الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ	جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ	اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس ترکہ میں
الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ	جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۝ ۴/۷	خواہ تھوڑا ہو یا بہت۔

گھریلو زندگی میں معاش کی ذمہ داری چونکہ مرد کے ذمہ ہوتی ہے لہٰذا اس کا حصہ زیادہ رکھا گیا

فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ　متوفی کی اولاد میں لڑکے کا حصہ
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۝　دو لڑکیوں کے برابر ہے۔

$\frac{4}{11}$

متوفی کی اولاد میں اگر صرف لڑکیاں ہوں

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ　اگر متوفی کی صرف لڑکیاں ہی ہوں دو یا دو سے زائد
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ　تو انہیں ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا۔
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً　اور اگر متوفی کی صرف ایک لڑکی ہو تو اُسے
فَلَهَا النِّصْفُ ۝ $\frac{4}{11}$　نصف ملے گا اور باقی نصف دوسرے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگا۔

متوفی کے والدین کا حصہ

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا　اور متوفی کے ماں باپ میں سے ہر ایک کا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ　چھٹا حصہ ہے جو ترکہ اس نے چھوڑا
اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ　اس صورت میں کہ متوفی کی اولاد بھی ہو
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ　اور اگر متوفی کی اولاد نہ ہو
وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ　اور اس کے وارث والدین ہی ہوں تو
فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ　ماں کا حصہ ⅓ ہو گا
فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ　اور اگر متوفی کے بھائی بہن بھی ہوں تو
فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ　ماں کا حصہ ⅙ ہو گا
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ　یاد رکھو یہ تقسیم متوفی کی وصیت پوری کر دینے
اَوْ دَيْنٍ ۝　اور اس کا قرضہ چکا دینے کے بعد اگر کچھ بچا تو اس کی ہوگی۔

بیوی کے ترکہ میں خاوند کا حصّہ

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ
اور جو ترکہ بیوی چھوڑ جائے اس میں خاوند کا حصہ نصف ہے

إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ
اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
اور اگر اس کی اولاد ہو تو خاوند کا حصہ ۱/۴ ہو گا

مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَآ
یہ تقسیم متوفیہ کی وصیت کے پورا کرنے

أَوْ دَيْنٍ ○ ۴/۱۲
اور اس کا قرضہ چکا دینے کے بعد ہوگی۔

خاوند کے ترکہ میں بیوی کا حصّہ

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اور جو ترکہ خاوند چھوڑ جائے اس میں بیوی کا حصہ ۱/۴ ہو گا۔

إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ
اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
اور اگر متوفّی کی اولاد ہو تو

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ ○ ۴/۱۲
بیوی کا حصہ ۱/۸ ہو گا۔

متوفّی اگر بے اولاد ہو

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ
کوئی مرد یا عورت ورثہ چھوڑ جائے

كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ
اور اس کے اولاد نہ ہو

وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ
لیکن والدین اور بھائی بہنیں موجود ہوں تو

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ
ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصّہ ملے گا

فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
اور اگر بھائی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ
ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ
یہ تقسیم متوفی کی وصیت پورا کرنے اور

أَوْ دَيْنٍ ○
اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ہو گی۔

۴/۱۲

متوفّی کی اگر اولاد بھی نہ ہو اور والدین بھی زندہ نہ ہوں

قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ	ایسے بے اولاد جن کے والدین بھی زندہ نہ ہوں کا ترکہ اس طرح تقسیم ہو گا
اِنِ امْرُؤٌا ھَلَکَ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ	اگر بے اولاد متوفّی مرد ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو
وَّلَہٗٓ اُخْتٌ فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ	تو اُسے ترکہ میں سے نصف ملے گا
وَھُوَ یَرِثُھَآ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھَا وَلَدٌ	اور اگر ایسی متوفّیہ عورت ہو تو اس کا وارث بھائی ہو گا
فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ	ایسے متوفّی کی اگر ایک کے بجائے دو بہنیں ہوں تو
فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ	وہ ترکہ کے دو تہائی میں شریک ہوں گی
وَاِنْ کَانُوْٓا اِخْوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً	اور اگر بھائی بہنیں ملے جلے ہوں تو
فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۝ ۴/۱۷۶	ایک مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصّہ ہو گا۔

○

۴۵ اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام متشکّل ہو جانے کے بعد

اس معاشرہ میں خوف اور حزن سے نجات مل جائیگی

بنیادی طور پر خوف اس پریشانی کو کہتے ہیں جو کبھی آنے والے خطرہ کے احساس سے پیدا ہو۔ اور حزن اس غم یا فکر کو کہتے ہیں جو کسی حادثہ کے نتیجہ پر لاحق ہو۔ یعنی خوف کا تعلق مستقبل میں پیش آنے والے حادثات اور مشکلات کے احساس سے ہوتا ہے۔ اور حزن کا تعلق زمانہ حال کی ان پریشانیوں سے ہوتا ہے جن میں انسان اپنے غلط نظام یا غلط رسم و رواج کی وجہ سے مبتلا ہو جاتا ہے۔

ابلیسی معاشرہ میں ہر انسان خوف میں مبتلا ہوتا ہے۔ کسی کو ظالم کے ظلم کا خوف، کسی کو مفاد پرستوں کی سلب و نہب کا خطرہ، کسی کو بے روزگاری، معذوری اور بڑھاپے کا خوف اور کسی کو بیوی بچوں کے بے آسرا رہ جانے کا خطرہ۔ مختصراً یہ کہ مفاد پرستانہ ابلیسی نظام میں افرادِ معاشرہ کی زندگیاں خوف اور حزن میں بسر ہوتی ہیں۔

خوف وُہ زہرِ ہلاہل ہے جس سے شرف انسانی تباہ ہو کر رہ جاتا ہے، دُنیا میں انسان دُوسرے انسان کے سامنے یا تو کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لیے جھکتا ہے یا کسی خطرہ سے بچنے کے لیے۔ تحفّظِ خویش زندگی کا بنیادی تقاضا ہے اور جب انسان سمجھتا ہے کہ اسکی حفاظت خطرہ میں ہے تو اس کا یہ جبلّی تقاضا بڑی شدت سے اُبھرتا ہے اور اسے ہر جائز و ناجائز ذریعہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ زندگی کی انتہائی کامیابی یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں جن سے انسان پر خوف و حزن طاری رہے۔

نظامِ خداوندی ایسے حالات پیدا کرتا ہے جن میں افرادِ معاشرہ خوف و حزن سے

مامون رہیں۔ اس سے بڑھ کر اور جنت کیا ہوسکتی ہے کہ کسی کو کسی قسم کا خوف اور پریشانی نہ ہو۔ نظامِ خداوندی کی خصوصیت ہی یہ بتائی گئی ہے کہ

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۱۰/۶۲

"اس معاشرہ میں کسی کو نہ کوئی خوف لاحق ہوتا ہے نہ پریشانی"۔

نظامِ خداوندی میں خوف اور پریشانیوں سے نجات مل جائے گی

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ	بنی نوع انسان سے کہا گیا
إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ	تمہی میں سے ہمارے رسول تمہاری طرف آئیں گے
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِي	اور ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کریں گے
فَمَنِ ٱتَّقَىٰ	تو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
وَأَصْلَحَ	اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	تو اس معاشرہ سے ہر طرح کے خوف ختم ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۷/۳۵	اور کسی کو کوئی پریشانی اور غم لاحق نہیں ہو گا۔

نظامِ خداوندی انسان دنیاوی زندگی کے خوف دور کر دیتا ہے اور اخروی زندگی کے بھی

أَلَآ إِنَّ	دیکھو جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کر کے
أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ	اللہ کی رفاقت حاصل کریں گے
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف نکل جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ	اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہے گی
ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے قوانین کو قبول کر لیا
وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ	اور دل و جان سے ان کی پیروی کی
لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ	ان کے لیے خوشخبریاں ہیں
فِي ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا	دنیاوی زندگی میں ہر طرح کی خوشگواریوں اور سرفرازیوں کی
وَفِي ٱلْءَاخِرَةِ ۱۰/۶۲-۶۴	اور اخروی زندگی میں بھی شادابیوں اور کامرانیوں کی۔

نظامِ خداوندی میں کسی کو نہ ظالم کے ظلم کا خوف ہو گا نہ مفاد پرستوں کی سلب و نہب کا

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	جو لوگ اپنے عمل سے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور انہیں نظامِ خداوندی پر یقین اور بھروسہ ہو گا
فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا	تو انہیں نہ کسی ظالم کے ظلم کا خوف باقی رہے گا
وَّلَا هَضْمًا ○ ۲۰/۱۱۲	اور نہ کسی حق تلفی کرنے والے کی سلب و نہب کا خطرہ۔

اس معاشرہ میں محنت کے ماحصل کا مالک خود محنت کرنے والا ہو گا

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ	اس معاشرہ میں ہر کوئی
اِلَّا عَلَيْهَا	اپنی محنت کے ماحصل کا مالک خود ہوتا ہے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ	لہٰذا یہاں کسی محنت کرنے والے کی
وِّزْرَ اُخْرٰى ○ ۶/۱۶۴	محنت کا استحصال نہیں ہو گا۔

اس معاشرہ میں محنت کش کی محنت پر ڈاکہ ڈالنے والا کوئی نہیں ہو گا

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ	ان کی حالت پر غور کیا
تَوَلّٰى	جنہوں نے نظامِ خداوندی سے منہ موڑ لیا
وَاَعْطٰى قَلِيْلًا	وہ دوسروں کو تھوڑا سا دیتے ہیں
وَّاَكْدٰى	اور باقی سب اپنے لیے روک لیتے ہیں
اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ	کیا ایسے لوگوں کے پاس کوئی غیب کا علم ہے
فَهُوَ يَرٰى	جس سے انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ ان کا یہ پیمانہ درست ہے
اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ	کیا انہیں معلوم نہیں کہ اس سلسلہ میں جو پیمانے قرآن میں دیئے گئے ہیں
بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى	یہ وہی ہیں جو موسیٰؑ کے صحیفہ میں دیئے گئے تھے
وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى	اور وفا کے پیکر ابراہیمؑ کے صحیفہ میں درج تھے
اَلَّا	وہ اصول و پیمانے یہ تھے کہ

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى	کسی محنت کش کی محنت کا استحصال نہیں ہو گا
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ	اور انسان کسی اور معاوضہ کا حقدار نہیں
اِلَّا مَا سَعٰى	ماسوا محنت کے معاوضہ کے
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى	اور کہ ہر کسی کی محنت کا ٹھیک ٹھیک جائزہ لیا جائے گا
ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى	اور پھر اسے پورا پورا معاوضہ ملے گا۔
وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى	دیکھو تمہاری زندگی کا مقصد و منتہا قیامِ نظام ربوبیت ہونا چاہیے
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ	اسی سے انسانی زندگی میں مسرتیں اور خوشحالیاں آسکتی ہیں
وَاَبْكٰى	اور ان اصول و قوانین کی خلاف ورزی سے قومیں خون کے آنسو روتی ہیں۔
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ○ ۵۳ / ۴۴-۳۳	یاد رکھو یہی وہ اصول و قوانین ہیں جن سے اقوام کی موت و حیات وابستہ ہے۔

اس جنتی معاشرہ میں افراد کو تمام ضروریاتِ زندگی کی ضمانت ہوگی

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا	اس جنتی معاشرہ میں تمہیں نہ تو کھانے کی فکر ہے
وَلَا تَعْرٰى	اور نہ لباس کے لیے کوئی پریشانی
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا	اس میں تمہیں نہ تو پیاس ستاتی ہے
وَلَا تَضْحٰى ○ ۲۰ / ۱۱۹-۱۱۸	اور نہ موسموں کی شدت۔

لہٰذا قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد کسی کو اپنے ہاتھوں میں دولت رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی

وَيَسْئَلُوْنَكَ	لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ	دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے کس قدر مال دیا جائے
قُلِ الْعَفْوَ ○ ۲ / ۲۱۹	کہو ضرورت سے زائد سب کا سب۔

فاضلہ دولت نظام کی تحویل میں رہے گی

يَسْئَلُوْنَكَ	لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں
عَنِ الْاَنْفَالِ	فاضلہ دولت کے متعلق

قُلِ الْاَنْفَالُ	کہو فاضلہ دولت
لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ؕ ۸/۱	نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے گی۔

مال و دولت نااہل ہاتھوں میں نہیں رہنا چاہیے

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ	اور مال و دولت کو نااہل ہاتھوں میں نہ رہنے دیا جائے
الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا	کیوں کہ یہ تمہاری قومی معیشت کا ذریعہ ہے
وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا	اس سے ان کی روزی کے اسباب پیدا کیے جائیں
وَاكْسُوْهُمْ	اور ان کے لباس و رہائش کے انتظامات ہوں
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝	اور ان کی تعلیم و تربیت کا معقول انتظام ہو۔

۴/۵

جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی کے لئے دیتے ہو اُس کا فائدہ خود تمہاری اپنی ذات یا رُوح کو حاصل ہوگا

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ	دیکھو جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی کے لیے دیتے ہو
خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ	اس کا فائدہ خود تمہاری اپنی ذات یا روح کو حاصل ہوتا ہے
وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا	بشرطیکہ اس دینے میں کوئی اور جذبہ محرکہ نہ ہو
ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ	یہ دینا خالصتاً قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے ہونا چاہیے
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ	اور جو کچھ تم نظامِ خداوندی کو دو گے
يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ	وہ واپس تمہی پر خرچ کیا جائے گا
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝	اور تمہارے ساتھ کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہونے پائے گی۔

۲/۲۷۲

قیامِ نظامِ خداوندی ہی تمام نیکیوں کا منبع ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکتی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ	دیکھو تمہاری کوئی نیکی بھی اس وقت تک اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکتی
حَتّٰى تُنْفِقُوْا	جب تک کہ تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دے نہیں دیتے

مِمَّا تُحِبُّوْنَ	اپنی عزیز ترین اشیاء بھی
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ	اور جو کچھ تم اس طرح ربوبیتِ عامہ کے لیے دو گے
فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ ۳/۹۲	اللہ کے قانونِ مکافات کو اس کا پورا پورا علم ہو گا۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد دولت کا نجی ہاتھوں میں جمع کرنا بہت بڑا جرم ہو گا

وَالَّذِيْنَ	قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد جو لوگ
يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ	نجی ہاتھوں میں مال و دولت جمع کرتے ہیں
وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اسے فلاحِ عامہ کے لیے نظامِ خداوندی کے حوالے نہیں کر دیتے
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ	انہیں دردناک عذاب کی اطلاع دے دو۔
يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	جب اس مال و دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا
فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ	اور اس سے ان کی پیشانیاں ان کے پہلو
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ	اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ	اور کہا جائے گا یہ ہے وہ مال و دولت جسے تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ ۹/۳۴-۳۵	لہٰذا اس جمع کرنے کا مزا چکھو۔

۳۶ جنّتِ ارضی

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد وجود میں آنے والا جنّتی معاشرہ

قرآن کریم میں جنّت کا لفظ بڑی جامع اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ موت کے بعد طبعی زندگی سے متعلق ساز و سامان تو یہاں ہی رہ جائے گا۔ اور نشو و نما یافتہ ذات آگے بڑھے گی۔ تاکہ زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کر سکے اس انداز کی حیات بعد الممات کو بھی قرآن نے جنت سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن انسان اپنے شعور کی موجودہ سطح پر یہ سمجھ نہیں سکتا کہ اُخروی زندگی کی وُہ جنت کیسی ہو گی۔

لیکن دنیا کی جنّت ہمارے سامنے آ سکتی ہے۔ نظام خداوندی کی رُو سے جس قسم کا فردوس بدوش معاشرہ اس دنیا میں متشکل ہوتا ہے اسے بھی جنّت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس جنّتی معاشرہ میں نہ صرف سامانِ زیست بلا جگر پاش مشقتوں کے نہایت فراوانی سے میسر ہو گا۔ بلکہ انسانی ذات کی نشو و نما بھی ہوتی جائے گی۔ یہ جنّتی معاشرہ ہر طرح کے خوف اور پریشانی سے پاک ہو گا۔ اس میں افرادِ معاشرہ کو رزق کریم یعنی عزت کی روزی حاصل ہو گی اور اس میں افرادِ معاشرہ کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے۔

◎

حرّیت بخش فضائیں

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ — لہٰذا اللہ کا یہ نظام انہیں زمانہ کی ہلاکت سامانیوں سے بچا لیتا ہے

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا — اور مسرتیں و بشارتیں انہیں گلے لگا لیتی ہیں

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا — اور ان کے صبر و استقامت کے نتیجہ میں

جَنَّةً	وہاں ایک جنتی معاشرہ قائم ہو جاتا ہے
وَّحَرِيْرًا	جس میں انہیں حریت بخش فضائیں میسر آ جاتی ہیں
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ	اور وہ اقتدار و اختیار کی مسندوں پر فروکش ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ معیارِ زندگی

لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا	اس معاشرہ میں لوگوں کو گرمی و سردی سے بچاؤ کے سامان مہیا ہوں گے
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا	چاروں طرف سے گھنے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے
وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا	اور ان کی شاخیں پھلوں سے لدی ہوں گی
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ	اور ان کے گرد گردش میں ہوں گے
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ	چاندی کے برتنوں میں کھانے
وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠	اور بلوریں ساغروں میں مشروبات
قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ	چاندی کے برتنوں کی آب و تاب بھی بلور جیسی ہو گی
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا	اور ان سب کی بناوٹ بڑے اعلیٰ فارمولوں کے مطابق کی گئی ہو گی
وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا	وہاں انہیں ایسا کچھ پینے کو ملے گا
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا	جو زندگی بخش توانائیوں و حرارتوں سے بھرپور ہو گا
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى	اور ان تمام خوشحالیوں کا سرچشمہ وہ نظام ہو گا
سَلْسَبِيْلًا	جو پیچھے سے چلا آتا ہے اور اسی طرح انسانیت کو فیضیاب کرتا چلا جائے گا
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ	اس معاشرہ میں ان کے بچے اس طرح چلتے پھرتے نظر آئیں گے
مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ	کہ سیرت۔ صورت اور صحت کے لحاظ سے
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○ ۷۶/۱۳-۱۹	گویا موتی بکھرے ہوئے ہوں۔

جنتی معاشرہ کی آسائشوں سے نہ عیش پرستی آئے اور نہ قوت و اقتدار کا نشہ ہی چڑھے

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ	اس معاشرہ پر جب اور جدھر سے بھی نگاہ ڈالی جائے گی
نَعِيْمًا	تو آسودگیاں اور آسائشیں ہی دکھائی دیں گی

وَّمُلْكًا كَبِيْرًا
اور قوت و اقتدار بھی یعنی جلال و جمال کا حسین ترین مجموعہ

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
اس معاشرہ کی آسائشوں کی طرف جائیے تو وہاں ہر کسی کو

خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ
باریک و دبیز ریشمی لباس میسّر ہوں گے

وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ
اور احترامِ انسانیت کو دیکھیے تو ہر کوئی عزّت و توقیر کی علامتوں سے آراستہ

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
ان کے ربّ کی جانب سے دیا ہوا یہ ایسا پاکیزہ نظام ہے جس کی آسائشوں

شَرَابًا طَهُوْرًا ○ ۷۶/۲۰-۲۱
سے نہ تو عیش پرستی آئے اور نہ اقتدار سے قوّت کا نشہ چڑھے۔

جنتی معاشرہ میں لوگ آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہوں گے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا
جن لوگوں نے ہمارے قوانین کو قبول کیا

وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ
اور ان کی پوری پوری اطاعت کی

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
تو وہ تمام رفقاء ایسے جنّتی معاشرہ میں داخل ہو جائیں گے

تُحْبَرُوْنَ
جہاں وہ آرٹ و موسیقی سے بھی لطف اندوز ہو سکیں گے،

يُطَافُ عَلَيْهِمْ
اُن کے گرد کھانے پینے کی اشیاء گردش میں ہوں گی

بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ
سونے کی طشتریوں اور ساغروں میں

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ
اس معاشرہ میں انہیں وہ سب کچھ ملے گا جس کی آرزو ان کے دل میں پیدا ہوگی

الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ
اور جو ان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا موجب ہو گا

وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
ان سے کہا جائے گا کہ تم اس میں رہو

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا
یہ وہ جنّت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○
اس جدّوجہد کے نتیجہ میں جو تم نے قیام و استحکامِ نظامِ خداوندی کے لیے کی۔

۴۳/۶۹-۷۲

اس معاشرہ کے بچّے

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ
اس معاشرہ میں بچّے اس طرح گھوم پھر رہے ہوں گے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○ ۵۲/۲۴
جیسے غلافوں میں لپٹے موتی ہوں۔

رزق کی فراوانی

ہر چیز کی گویا نہریں رواں ہیں

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ — متقین سے وعدہ کیے گئے جنتی معاشرہ میں

وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ — ہر چیز کی افراط کی یہ شان ہو گی کہ

فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ — ہر طرف صاف اور شیریں پانی کے گویا دریا رواں ہوں

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ — بامزہ دودھ کی گویا نہریں بہ رہی ہوں

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ — لذیذ مشروبات کے گویا ہر سو چشمے اُبل رہے ہوں

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ — اور مصفا شہد کی گویا ندیاں رواں ہوں

وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ — اور ان کے لیے انواع واقسام کے پھلوں کی بھرمار ہو گی

وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ ○ ۴۷/۱۵ — اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے پروردگار کا تحفظ حاصل ہو گا۔

بلا روک رکاوٹ

وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ — اس معاشرہ میں ہر طرح کے پھلوں کی بھرمار ہو گی

لَّا مَقْطُوْعَةٍ — جن کا نہ تو کبھی موسم ختم ہو گا

وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ ۵۶/۳۲-۳۳ — اور نہ ان کے حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو گی۔

بے خلش آسائشیں

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ — اس معاشرہ میں ہر کسی کو بے خلش آسائشیں میسر ہوں گی

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ — تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلے

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ — اور وسیع گھنیرے درختوں کے سائے

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ — اور صاف وشفاف ہر دم رواں پانی ہو گا۔

۵۶/۲۸-۳۱

زندگی بخش مشروب

عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ
یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍۭ
بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ
لَا فِیْهَا غَوْلٌ
وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ۝ ۳۷ / ۴۴-۴۷

اس معاشرہ میں لوگ یکساں عزت و تکریم کے ساتھ محفلوں میں بیٹھیں گے اور ان کے گرد ایسے مشروب کے جام گردش میں ہوں گے جو دیکھنے میں سفید اور پینے میں بے حد لذیذ ہوں گے۔ اور تاثیر ایسی کہ نہ تو اس سے ضرر و سرگرانی ہو اور نہ مدہوشی و بدمستی ہی آئے۔

زندگی بخش مشروب

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ
وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ
لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا
وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۝ ۵۶ / ۱۸-۱۹

اس معاشرہ میں لوگوں کے گرد ایسے زندگی بخش مشروب کے جام و ساغر گردش میں ہوں گے جن کے پینے سے نہ تو سرگرانی ہو گی اور نہ کسی قسم کا نشہ ہی آئے گا۔

سربمہر آبگینوں میں

یُسْقَوْنَ مِنْ
رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ ۸۳ / ۲۵

اس معاشرہ میں لوگوں کو پینے کے لیے زندگی بخش بادۂ خالص سربمہر آبگینوں میں ملے گا۔

پرندوں کا گوشت

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ
وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا
یَشْتَهُوْنَ ۝ ۵۶ / ۲۰-۲۱

ان کے سامنے ہر طرح کے پھل ہوں گے جو چاہیں منتخب کریں اور ہر طرح کے پرندوں کا گوشت ہو گا جسے چاہیں پسند کریں۔

ہر جگہ سے پھل اور مشروبات چلے آئیں گے

مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا

اس معاشرہ میں لوگ آرام دہ مسندوں پر بیٹھیں گے

يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ○ ۳۸/۵۱ — اور ان کی طلب پر ہر جگہ سے بہترین پھل اور مشروب کثرت سے چلے آئیں گے۔

حسین انداز سے رزق مہیا کیا جائے گا

قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ○ ۶۵/۱۱ — اس معاشرہ میں لوگوں کو نہایت حسین انداز سے سامانِ زیست مہیا کیا جائے گا۔

رزق کبھی ختم نہیں ہو گا

إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ○ ۳۸/۵۴ — اس معاشرہ میں ہمارا عطا کردہ سامان زیست کبھی ختم نہیں ہو گا۔

جہاں سے جی چاہے کھائیں گے

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ○ ۲/۳۵ — اس معاشرہ میں لوگ بافراغت کھائیں گے جہاں سے ان کا جی چاہے۔

جس چیز کی خواہش کریں گے موجود ہو گی

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ○ ۱۶/۳۱ — جنتی معاشرہ میں وہ سب کچھ ہو گا جس کی لوگ خواہش کریں گے۔

جو چاہیں گے ملے گا

وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ○ ۳۶/۵۷ — اس معاشرہ میں لوگوں کو وہ سب کچھ ملے گا جسے وہ طلب کریں گے۔

خواہشوں سے بھی زیادہ ملے گا

لَدَيْنَا — اس معاشرہ میں لوگوں کو وہ سب کچھ ملے گا

يَشَاءُونَ فِيهَا
وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝ ۵۰/۳۵

جس کی وہ خواہش کریں گے
بلکہ ان کی خواہشوں سے بھی کہیں زیادہ۔

تمام آرزوئیں پوری ہوں گی

وَهُمْ فِي مَا
اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ ۝ ۲۱/۱۰۲

اس معاشرہ میں لوگوں کی
تمام دلی آرزوئیں پوری ہوں گی۔

زندگی کی خوشگواریاں

عزّت

وَهُم مُّكْرَمُونَ
فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ۳۷/۲۲-۴۳

اور لوگ عزّت سے زندگی بسر کریں گے
اس نعمتوں بھرے جنّتی معاشرہ میں۔

خوش آیندگی

فَهُوَ فِي
عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ ۶۹/۲۱

اس جنّتی معاشرہ میں ہر کسی کی زندگی
حسین آرزوؤں کے مطابق خوش آئند ہو گی۔

آرٹ و موسیقی

فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ
يُحْبَرُونَ ۝ ۳۰/۱۵

اس معاشرہ میں لوگ سرسبز باغات میں
آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

مہمان جیسی عزت و توقیر

وَلَكُمْ فِيهَا
مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ

اس جنّتی معاشرہ میں وہ سب کچھ ہو گا
جسے تمہارا جی چاہے گا

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ	اور وہ سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے
نُزُلًا مِّنْ	اور یہ سب کچھ مہمانوں جیسی عزت و توقیر سے ملے گا
غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ ۴۱/۳۱-۳۲	اس تحفظ و رحمت کے حامل نظامِ خداوندی کی جانب سے۔

جگر پاش مشقتوں سے نجات

لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ	اس معاشرہ میں لوگوں کے لیے نہ جگر پاش مشقت ہے
وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝ ۳۵/۳۵	اور نہ ذہنی تکان اور نہ نفسیاتی افسردگی۔

چہروں پر رونق

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ	اس معاشرہ کے لوگوں کے چہروں پر
نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ ۸۳/۲۴	خوشحالی کی رونق اور طمانیت محسوس کرو گے۔

سعی و عمل کے نتائج پر خوش

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ	اس معاشرہ میں لوگوں کے چہروں پر رونق آ جائے گی
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ	وہ اپنی سعی و عمل کے نتائج پر خوش ہوں گے
فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ	وہ ایسے جنتی معاشرہ میں ہوں گے جو ان کے مقامِ بلند کا آئینہ دار ہو گا
لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ ۸۸/۸-۱۱	جس میں کوئی بے ہودہ بات انہیں سنائی نہیں دے گی۔

کائناتی قوتوں کی مدد

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ	اس معاشرہ کے لوگوں کے ساتھ اللہ کی کائناتی قوتیں مددگار ہو جاتی ہیں
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اور انہیں ہر طرح کے خوف اور پریشانیوں سے بچاتی ہیں
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ	اور اس جنت کی بشارت دیتی رہیں
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ	جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے
نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ	اور کہتی رہیں ہم تمہاری مددگار رہیں گی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۝ ۴۱ / ۳۰-۳۱

اس دُنیا کی زندگی میں بھی
اور اُخروی زندگی میں بھی۔

ہر کوئی دوسرے کی سلامتی کا خواہاں ہوگا

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا ۝ ۵۶ / ۲۶

اس معاشرہ میں ہر طرف سے سلامتی کی آوازیں آئیں گی
اور ہر کوئی دوسرے کی سلامتی اور تکمیل ذات کا متمنّی ہو گا۔

سب لوگ یکساں حیثیت کے مالک ہوں گے

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ ۵۶ / ۱۵-۱۶

اس معاشرہ میں لوگ محفلوں میں زرنگار نشستوں پر تکیہ لگا کر
ایک دوسرے کے سامنے یکساں حیثیت سے بیٹھے ہوں گے۔

اعلیٰ معیارِ زندگی

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا
وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ ۲۲ / ۲۳

اس معاشرہ میں لوگوں کو عزت و احترام حاصل ہو گا
اور وہ سونے کے کنگن، موتیوں کے ہار
اور حریر و اطلس کے لباس استعمال کریں گے۔

اعلیٰ معیارِ زندگی

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا
مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ ۝ ۱۸ / ۳۱

اس معاشرہ کو قوّت و حشمت اور سرفرازی و سربلندی حاصل ہوگی
یہاں لوگوں کا معیارِ زیست اعلیٰ ترین ہو گا
اور وہ دبیز و باریک ریشمی ملبوسات استعمال کریں گے۔

اعلیٰ معیارِ زندگی

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ
بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۝ ۵۵ / ۵۴

ان کی نشست گاہیں نہایت اعلیٰ فروش سے آراستہ ہوں گی
اور ان کی نشستوں کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔

لغویات سے پاک معاشرہ

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْہَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۝ ۵۶/۲۵

اس معاشرہ میں کوئی لغو اور بے ہودہ بات سنائی نہیں دے گی اور نہ ایسا کام ہو گا جس سے انسانی صلاحیتیں مضمحل ہو جائیں۔

سربلندیاں و سرفرازیاں

فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ لَّا تَسْمَعُ فِیْہَا لَاغِیَۃً ۝ ۸۸/۱۰-۱۱

اس جنتی معاشرہ میں لوگوں کو سربلندیاں و سرفرازیاں حاصل ہوں گی اس میں وہ کوئی لغو بات سننے نہیں پائیں گے۔

صافِ دل

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِہِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ ۱۵/۴۷

اس معاشرہ میں لوگوں کے دلوں سے ایک دوسرے کے خلاف تمام کدورتیں دُور ہو جائیں گی اور بغض، کینہ، عداوت فریب وغیرہ باقی نہیں رہیں گے وہ محفلوں میں بھائیوں کی طرح صاف دل ہو کر بیٹھیں گے۔

پاکباز و پاکیزہ خیال

لَہُمْ فِیْہَآ اَزْوَاجٌ مُّطَہَّرَۃٌ وَّنُدْخِلُہُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ۝ ۴/۵۷

اس معاشرہ میں سب رفقاء پاکباز اور پاکیزہ خیال ہوں گے اور انہیں اللہ کی حفاظت اور سایۂ عاطفت نصیب ہو گا۔

پاکیزہ عقل و فراست

وَزَوَّجْنٰہُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ ۴۴/۵۴

ہمارا یہ نظام تمام لوگوں کو رفیق اور ساتھی بنا دے گا سب کے سب پاکیزہ عقل و فراست کے مالک جن میں فریب کاری کا شائبہ تک نہ ہو گا۔

جنتی معاشرہ میں کوئی بے ہودہ بات، شور و شغب اور ہنگامہ آرائی نہیں ہو گی

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْہَا لَغْوًا

اس معاشرہ میں کوئی بے ہودہ بات، شور و شغب اور ہنگامہ آرائی نہیں ہو گی

اِلَّا سَلٰمًا ؕ — اس میں ہر بات انسانی ذات کی تکمیل کا ذریعہ اور انسانیت کے لیے موجبِ امن و امان ہو گی
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا — اور ہر ایک کو سامانِ نشوونما مسلسل اور متواتر ملتا رہے گا
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ — یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انہیں بناتے ہیں
مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ○ — جو ہمارے قوانین کی پیروی کر کے زندگی کی تباہیوں سے بچ جاتے ہیں۔

۱۹/۶۲-۶۳

اس معاشرہ میں لغویات اور جھوٹ نہیں ہو گا

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا — اس معاشرہ میں کوئی ایسی بات سُنائی نہیں دے گی
لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ○ ۷۸/۳۵ — جو لغو ہو یا جھوٹی ہو۔

اس مُعاشرہ میں لوگوں کے دِلوں سے کینہ، عداوت اور مکر و فریب وغیرہ نکل جائیں گے

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ — اس معاشرہ میں لوگوں کے دلوں سے بغض، کینہ، عداوت اور مکر و فریب نکل جائیں گے
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ — کیوں کہ اس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ — وہ اللہ کا شکر ادا کریں گے
الَّذِي هَدٰنَا لِهٰذَا — جس نے ان کی رہنمائی اس نظام کی طرف کر دی
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ — اور کہیں گے ہم کبھی اس کی راہ نہ پاتے
لَوْلَا أَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ○ ۷/۴۳ — اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا۔

جنّتی معاشرہ میں عورت

عورت کی زندگی میں انقلاب

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ — اس معاشرہ میں عورت کو ایک نئی اور بلند زندگی حاصل ہو گی
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً — ان کی تعلیم و تربیت اس انداز کی ہو گی کہ وہ کچھ کی کچھ بن جائیں گی
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا — ایسی کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں
عُرُبًا اَتْرَابًا ○ ۵۶/۳۴-۳۷ — فصیح الکلام، زمانہ کی ہمسر اور مرد کی رفاقت میں ہم کُفِ

زمانہ کی ہمسر

وَّكَوَاعِبَ	اس معاشرہ کی عورتیں تندرست و توانا اور شرف و مجد کی پیکر
اَتْرَابًا ۝ ۷۸/۳۳	حسد اور رقابت کے جذبہ سے پاک اور زمانہ کی ہمسر ہوں گی۔

مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ	اس معاشرہ کی عورتیں عزت و عصمت کی پیکر
الطَّرْفِ	شرافت کی پتلیاں
اَتْرَابٌ ۝ ۳۸/۵۲	اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی ہوں گی۔

حور

وَحُوْرٌ	اس معاشرہ کی عورتیں نہایت ہی پاکیزہ عقل و فراست کی مالک ہوں گی
عِيْنٌ كَاَمْثَالِ	ان کی پاکدامنی کی مثال یوں سمجھو
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝	جیسے محفوظ موتی ہوں۔

۵۶/۲۲-۲۳

یاقوت و مرجان کی طرح خوب صورت و خوب سیرت

كَاَنَّهُنَّ	اس معاشرہ کی عورتیں سیرت و صورت کے لحاظ سے
الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝	ایسی ہوں گی جیسے یاقوت و مرجان۔

۵۵/۵۸

حسنِ صورت و حسنِ سیرت سے مزین

فِيْهِنَّ	اس معاشرہ کی عورتیں
خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ ۵۵/۷۰	حسنِ سیرت اور حسنِ صورت سے مزین ہوں گی۔

پاک دامن اور شرافت کی پیکر

وَعِندَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِينٌ ۝ ۳۷/۴۸

اس معاشرہ کی عورتیں عزّت وعصمت
اور شرافت کی پیکر
اور پاکدامن ہوں گی۔

عزّت و عصمت کی پیکر

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ ۵۵/۵۶

اس معاشرہ کی عورتیں عزّت وعصمت
اور شرافت کی پیکر ہوں گی
جنہیں شادی سے قبل نہ کسی اپنے نے بُرے ارادے سے چھوا ہو گا
اور نہ کسی پرائے نے۔

تشکیلِ معاشرہ میں مرد وعورت شانہ بشانہ کام کریں گے

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۝ ۹/۷۱

اس معاشرہ کے مرد اور عورتیں جو سب ایک مشترکہ نصب العین کی
بنا پر ایک، دوسرے کے رفیق و دوست ہوتے ہیں
ضابطہ خداوندی کے مطابق قوانین کو نافذ کرتے
اور اس ضابطہ کے خلاف قوانین کو روکتے ہیں
اور نظامِ خداوندی قائم کرتے
اور نوعِ انسان کی پرورش ونشوونما کا انتظام کرتے ہیں
اور اس طرح نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں
یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عطاکردہ سامان نشوونما سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

یہ لوگ اس کی پروا نہیں کرتے کہ دوسرے ان کیساتھ کیا سلوک کرتے ہیں

وَسَارِعُوا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

اور جلدی سے اللہ کے نظامِ ربوبیت کی حفاظت میں آجاؤ

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	اور اس جنت کو حاصل کر لو جس کا پھیلاؤ زمین آسمانوں کو محیط ہے
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ	اور ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ	یہ لوگ اپنا مال قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے وقف کر دیتے ہیں
فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ	خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ	یہ لوگ اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ	اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ دوسرے ان کے سامنے کیا سلوک کرتے ہیں
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ۳ / ۱۳۳-۱۳۴	معاشرہ میں اس طرح حسن و توازن پیدا کرنے والوں کو ہی اللہ پسند کرتا ہے۔

اللہ کا شکر ادا کریں گے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ	لوگ ان خوشحالیوں کو دیکھ کر اللہ کا شکر اور اس کی تعریف کریں گے
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ	کہ اس نے انہیں ایسا نظام دیا کہ ان کے تمام دکھ اور پریشانیاں دور ہو گئے
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ۝ ۳۵ / ۳۴	بلاشبہ پروردگار کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے اور محنتوں کے بھرپور نتائج بھی

اور یہ سب کچھ لوگوں کی اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہو گا

اِنَّ هٰذَا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً	یہ سب کچھ ان کی اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہو گا جو ثمر بار ہو کر
وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا	ان کے سامنے آ جائے گا اور ان کی محنت اس طرح ٹھکانے لگ جائے گی
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ	یہ ہے وہ جنتی معاشرہ جس کی تشکیل کے لیے ہم نے قرآن کو بتدریج
الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا	نازل کیا تاکہ ساتھ کے ساتھ عمل ہوتا جائے
فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ	لہٰذا اس خدائی پروگرام پر نہایت استقامت سے گامزن رہو
وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ	اور ایسے لوگوں کے پیچھے نہ لگ جاؤ جنہوں نے غلط راستوں
اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا	پر چل کر اپنی قوتوں کو مضمحل کر لیا ہے
وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا	اور اپنے رب کی اس رہنمائی کو صبح شام اپنے دھیان میں رکھو
وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ	اور رات دن اس کے قوانین کے آگے جھکے رہو
وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۝ ۷۶ / ۲۳-۲۶	اور اس پروگرام کی تکمیل میں پوری وسعتوں کے ساتھ مصروف ہو جاؤ

یہ سب تمہاری اپنی محنت کا پھل ہے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ	جو لوگ قوانینِ خداوندی کی پیروی کریں گے
فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ	ان کے لیے نعمتوں سے بھرپور جنتی معاشرہ تشکیل پا جائے گا
فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ	وہ اپنے پروردگار کی جانب سے ملے ہوئے سامانِ نشوونما سے خوش ہوں گے
وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ	کہ ان کے رب نے انہیں اس تباہی سے بچا لیا جو انسانی ارتقاء میں رکاوٹ بن جاتی ہے
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا	ان سے کہا جائے گا کہ تم نہایت خوش گواری سے کھاؤ پیو
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ۵۲ / ۱۷-۱۹	یہ سب تمہاری اپنی ہی محنت کا ثمرہ ہے۔

اللہ اُن کا رفیق بن جاتا ہے

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا	تمہارے پروردگار کی جانب سے دی گئی متوازن روشِ زندگی یہی ہے
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ	اور اسی کی خاطر ہم نے اپنے قوانین کو اس قدر وضاحت سے بیان کیا ہے
لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ	ان اقوام کے لیے جو اپنے مسائل ان قوانین کے ذریعے حل کرنا چاہتی ہیں
لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اور اس طرح سے ایک پُرامن اور پُرسلامت معاشرہ تشکیل کر لیتی ہیں
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۶ / ۱۲۶-۱۲۸	ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ ان کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے۔

اس پاکیزہ ماحول میں افرادِ معاشرہ کے اندر خدائی صفات پیدا ہو جائیں گی

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	نظامِ خداوندی کو ماننے والے مردوں و عورتوں کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے
جَنّٰتٍ	کہ یہ نظام انہیں ایک جنتی معاشرہ عطا کرے گا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے جاری ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	لہٰذا وہ سدا بہار اور خوشگوار رہے گا
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ	افرادِ معاشرہ اس پاکیزہ و پُربہار ماحول میں قیام کریں گے
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ	اور یہ ماحول انہیں صفاتِ خداوندی سے ہم آہنگ و یک رنگ کرتا جائے گا
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ۹ / ۷۲	اور یہ زندگی کی سب سے بڑی اور حقیقی کامیابی ہوگی۔

اور جب تک یہ معاشرہ قوانینِ خداوندی کی بنیادوں پر استوار رہے گا اسی طرح پھل دیتا جائے گا

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اُن لوگوں کو خوشخبری دے دو جنہوں نے ہمارے قوانین کو قبول کیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور اُن کے مطابق اصلاحِ معاشرہ میں مصروف ہو گئے

اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
بلاشبہ وہ اپنے لیے ایک سدابہار جنتی معاشرہ متشکل کریں گے

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا
اور ان کی محنتیں جب ثمربار ہوں گی تو وہ پکار اٹھیں گے کہ

قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ
یہ وہی نتائج ہیں جو قبل ازیں بھی ایسے اعمال کے نکلتے رہے ہیں

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا
یاد رکھو اعمال کے نتائج ہمیشہ ایک جیسے نکلا کرتے ہیں

وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
اس معاشرہ میں پاکیزہ سیرتوں کے حامل اور رفقاء بھی انکے ساتھ شامل ہوتے جائیں گے

وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ۲/۲۵
اور جب تک یہ معاشرہ قوانینِ خداوندی کی بنیادوں پر استوار رہیگا اسی طرح پھل دیتا رہے گا۔

یہ ضابطہ حیات اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو اپنے بندوں کے تمام تقاضوں سے باخبر ہے

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
یہ ضابطہ حیات جو ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجا ہے

هُوَ الْحَقُّ
سرتاپا حق و صداقت پر مبنی ہے اور اس تمام تعلیم کو

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
عملاً سچ کر دکھانے والا ہے جو انبیاء سابقہ کی وساطت سے آئی

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ○ ۳۵/۳۱
یہ اس اللہ کا قانون ہے جو اپنے بندوں کے تمام تقاضوں سے باخبر ہے۔

ارتقاء

صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی

وَهُدُوْٓا اِلَى
اس معاشرہ کے لوگوں کو

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ
نہایت ہی پاکیزہ اور خوشگوار نظریۂ حیات کی طرف رہنمائی ملی

وَهُدُوْٓا اِلٰى
اور انہیں اس راستے پر چلایا گیا

صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ○ ۲۲/۲۴
جو درخورِ ہزار حمد و ستائش ہے۔

ارتقائی منازل

اَلَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۝ ۳۹/۲۰

قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والے لوگ
جوں جوں زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے جائیں گے
ان کی سرفرازیوں اور فراوانیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

جنت سے بھی آگے کی التجا

نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا ۝ ۶۶/۸

اس جنتی معاشرہ کے لوگوں کا نورِ بصیرت
اطراف میں پھیلتا اور آگے کی طرف دوڑتا چلا جا رہا ہو گا
وہ التجا کریں گے کہ اے پروردگار
ہمارے نورِ بصیرت کو مکمل فرما دیجیے۔

۲۷ ایمان ۔ مومن

مادہ : أ م ن

ایمانٌ کے معنے ہیں کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا۔ کسی کو امانت دار اور محافظ سمجھنا قرآن کریم میں ایمان کے کچھ بنیادی اجزاء کا ذکر آیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۱ "اللہ پر ایمان" جس کے معنے ہیں۔ اللہ کی ہستی پر یقین اس کے دیئے ہوئے نظام پر اعتماد، اس کے قوانین پر پورا پورا بھروسہ اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنیکا اقرار

۲ "انبیاء پر ایمان" جس کے معنے ہیں کہ انسان تنہا عقل کی رہنمائی میں شاہراہ زندگی پر کامیابی سے نہیں چل سکتا۔ اس کے لیے اللہ کی وحی کی ضرورت ہوتی ہے جو انبیاءِ کرامؑ کی وساطت سے ملتی رہی ہے۔

۳ "کتابُ اللہ پر ایمان" اس کے معنی ہیں۔ اللہ کی نازل کردہ کتاب وحی کو دل کی پوری گہرائیوں سے قبول کرنا۔ اور زندگی کے ہر معاملہ کو اس کی روشنی میں طے کرنا بہرحال اللہ کی نازل کردہ کتب میں سے صرف قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جو اس وقت اپنی اصل شکل میں نوع انسان کے پاس موجود ہے۔

۴ "یوم آخرت پر ایمان" اس کے معنی ہیں اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل، کی محکمیت پر یقین اور موت کے بعد تسلسل حیات پر یقین و اعتماد۔

۵ "ملائیکہ پر ایمان" اس کے معنے ہیں کہ یہ ملکوتی قوتیں نظامِ کائنات میں اللہ تعالٰے کے پروگراموں کو بروئے کار لانے میں سرگرم عمل ہیں اور اللہ نے انہیں انسان کے سامنے جھکا دیا ہے۔ مسخر کر دیا ہے۔

ایمان اندھے یقین کا نام نہیں بلکہ ان صداقتوں کو علم و بصیرت کی رو سے سمجھنے اور غور و فکر کے بعد تسلیم کرنے کا نام ہے لہٰذا ایمان کو FAITH کہنا درست نہیں کیونکہ

FAITH بلا علم و بصیرت اندھے یقین کو کہتے ہیں لیکن ایمان اس یقین کا نام ہے جو علم و بصیرت سے حاصل ہو۔

بعض ایسی صداقتیں ہیں جن کا تعلق ہماری محسوس دُنیا سے نہیں۔ مثلاً مرنے کے بعد کی زندگی وغیرہ، ان امور کو آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ یعنی ان کا علم حواس کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن علم و بصیرت کی رُو سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ایسے حقائق کی صداقت کو اس طرح تسلیم کرنا ایمان بالغیب کہلاتا ہے۔

اللہ پر ایمان اسی قدر کافی نہیں کہ اس کے ہونے کو مان لیا جائے یا یہ مان لیا جائے کہ اس کائنات کی اور اس کی ہر چیز کی تخلیق اللہ نے کی ہے وغیرہ قرآن کی رُو سے اللہ پر ایمان یہ ہو گا کہ اس کے دیئے ہُوئے نظامِ حیات اور قوانین کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور اپنے تمام امور کے فیصلے اس کے دیئے ہُوئے قوانین کے مطابق کیے جائیں۔ ایسا کرنے والے لوگوں کو ہی اہلِ ایمان یا مومن کہا جا سکتا ہے لیکن وُہ لوگ جو یہ سب کچھ عملاً تو نہ کریں اور محض زبانی جمع خرچ سے ان کا اقرار کرتے رہیں یا جو کسی مصلحت کی بنا پر یا جماعت مومنین کے غلبہ و اقتدار کو دیکھ کر ایمان لے آئیں یا وُہ جو محض مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں لیکن عمل ان کا کچھ اور ہو قرآن کی رُو سے ایسے تمام لوگ اہلِ ایمان، یا مومن نہیں ہیں۔

◎

ایمان کی کسوٹی

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ

دیکھو نیکی اور کشاد کی راہ اس میں نہیں ہے کہ
تم اپنا رُخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف
بلکہ نیکی اور کشاد کی راہ اس میں ہے کہ
ایمان لایا جائے دل کی گہرائیوں سے اللہ پر اور اس کے قوانین پر
اور یقین رکھا جائے قانونِ مکافات اور حیاتِ اُخروی پر
اور کائناتی قوتوں پر

وَالْكِتٰبِ	اور اللہ کی طرف سے دیئے گئے ضابطہ قوانین پر
وَالنَّبِيّٖنَ	اور اس ضابطہ کے لانے والے نبیوں پر
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ	اور مال کی محبت کے باوجود اسے اللہ کی راہ میں دے دیا جائے
ذَوِي الْقُرْبٰى	اقرباء کے لیے
وَالْيَتٰمٰى	اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور، تنہا اور بے آسرا ہوں
وَالْمَسٰكِيْنَ	اور ان کے لیے جو معذور و بیروزگار ہو جائیں
وَابْنَ السَّبِيْلِ	اور ان مسافروں کے لیے جو زاد سفر سے محروم ہوں
وَالسَّآئِلِيْنَ	اور ان لوگوں کے لیے جن کی کمائی ان کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو
وَفِي الرِّقَابِ	اور دُنیا سے غلامی و محکومی کو ختم کرنے کے لیے
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	غرضیکہ مکمل طور پر نظامِ خداوندی قائم کیا جائے
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ	اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کیا جائے
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا	عہد و پیمان کا احترام کیا جائے اور قول و قرار میں پختہ رہا جائے
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	اور اس راہ میں درپیش مشکلات و تکالیف کا صبر و استقامت سے مقابلہ کیا جائے
وَحِيْنَ الْبَاْسِ	اور خوف و ہراس کے وقت ثابت قدم رہا جائے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا	ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۲/۱۷۷	اور یہی ہیں جنہیں متقی کہا جا سکتا ہے۔

ایمان کا ثبوت عمل سے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝ ۲/۱۶۵	وہ نہایت شدت و استقامت سے ان قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔

ایمان کی وضاحت

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ	کیا تم سمجھتے ہو کہ حاجیوں کے لیے پانی کی سبیلیں لگانا
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	یا مسجد الحرام کی آبادکاری کا کوئی کام انجام دینا اسی طرح کی نیکی کے کام ہیں

کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ	جس طرح اللہ کے نظام کو دل سے قبول کر لینا
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	اور اللہ کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اُخروی پر یقین رکھنا
وَجٰھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقا کیلئے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا
لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ ○	یاد رکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

۹/۱۹

نظامِ خداوندی کو عملاً قائم کرنا ہی تکمیلِ ایمان ہے

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ	میرے ان بندوں سے کہہ دو
اٰمَنُوْا	جو نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہیں
یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ	کہ وہ اس نظام کو عملاً قائم کریں
وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ	اور جو سامانِ زیست اور صلاحیتیں ہم نے انہیں دے رکھی ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً	انہیں اس مد میں حسبِ موقع پوشیدہ اور علانیہ خرچ کریں
مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ	قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو جائے اور وہ دن آ جائے کہ
لَّا بَیْعٌ فِیْہِ	یہ نعمت پھر نہ تو خریدنے سے مل سکے
وَلَا خِلٰلٌ ○ ۱۴/۳۱	اور نہ اس سلسلہ میں کسی کی دوستی ہی کام آئے۔

اللہ کے ہاں بلندیٔ مدارج کا معیار

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی پر ایمان لاتے ہیں
وَھَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	اور اس نظام کے قیام و بقا کیلئے جدوجہد کرتے ہیں
بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ	اور اس سلسلہ میں اپنا مال اور جانیں وقف کر دیتے ہیں
اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ	تو یہی لوگ ہیں جن کے مدارج اللہ کے معیار کے مطابق بہت بلند ہیں
وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○	اور یہی ہیں جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں۔

۹/۲۰

اہل ایمان

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ	ہمارے قوانین کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں
الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	یہ لوگ اللہ سے کیے گئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہیں
وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ	اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ	یہ لوگ انسانیت کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دے رکھا ہے
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	اس لیے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا
وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ ۱۳ / ۱۹-۲۱	تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہو گا۔

اہل ایمان کے لیے میدان عمل

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا	اہل ایمان سرگرم عمل رہتے ہیں
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	اس مقصد کے لیے جو ان کے رب نے ان کے ذمہ لگا رکھا ہے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	وہ نظام خداوندی قائم کرتے ہیں
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو دوسروں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتے ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً	خفیہ بھی اور علانیہ بھی
وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ	اور یوں معاشرہ کی ناہمواریوں کو اپنے حسن عمل سے دور کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ	یہی لوگ ہیں جن کا انجام اچھا ہو گا اور ان کے لیے
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا ۝	دنیاوی زندگی میں جنتی معاشرہ اور اخروی زندگی میں جنت، ابدی زندگی

۱۳ / ۲۲-۲۳

اہل ایمان معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر کے اس کی ناہمواریوں کو دور کرتے ہیں

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ	اہل ایمان معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر کے
السَّيِّئَةَ	اس کے عدم توازن اور ناہمواریوں کو دور کرتے ہیں

وَ بِمَا رَزَقْنٰھُمْ اور ہمارے دیئے ہوئے سامانِ زیست کو
یُنْفِقُوْنَ ○ ۲۸/۵۴ نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں۔

مومن کے مال میں حق ہوتا ہے سائل و محروم کا

وَفِیْ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ اور مومنین کے مال میں حق ہوتا ہے ان کا
لِّلسَّآئِلِ جن کی کمائی ان کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو
وَالْمَحْرُوْمِ ○ ۵۱/۱۹ اور وہ جو بالکل کما سکنے کے قابل نہ ہوں۔

مومن اپنا مال اور توانائیاں دوسروں کی پرورش کے لیے وقف کر دیتا ہے خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اہلِ ایمان دوسروں کی پرورش کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں
فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ اور دوسروں کی کوتاہیوں سے درگذر کرتے ہیں
وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ○ ۳/۱۳۴ معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والے ایسے لوگوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

مومن اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتا ہے

وَیُؤْثِرُوْنَ اہلِ ایمان دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں
عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اپنی ضروریات پر
وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ ○ ۵۹/۹ خواہ انہیں خود تنگی سے ہی گذارہ کیوں نہ کرنا پڑے۔

مومن دوسروں کے لیے جتنا کچھ دے سکتا ہے دیتا چلا جاتا ہے

وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ اہلِ ایمان نوعِ انسان کی نشوونما کے لیے
مَآ اٰتَوْا جتنا کچھ دے سکتے ہیں دیتے چلے جاتے ہیں
وَّ قُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اس کے باوجود ان کے دل لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ
اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ ○ ۲۳/۶۰ ان کا کوئی قدم اس راستہ سے ہٹ نہ جائے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔

مومن حقاً

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ	اہلِ ایمان اپنے پروردگار کی رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہوئے
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ	اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کی پرورش کیلیے عام کردیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا	یہی لوگ ہیں جنہیں حقیقی مومن کہا جا سکتا ہے
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے پروردگار کے ہاں ان کے درجے بہت بلند ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	اور ان کے لیے ہر طرح کا تحفظ
وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۸ / ۴-۴	اور عزت کی روزی ہے۔

مومن دوسروں کی بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ	اہلِ ایمان تیزی سے بڑھتے ہیں ایسے کاموں کی طرف
فِي الْخَيْرٰتِ	جن سے نوعِ انسان کو خوشگواریاں و خوشحالیاں نصیب ہوں
وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ ۲۳ / ۶۱	وہ ایسے کاموں میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اہل ایمان دوسروں کیلیے سب کچھ کرنے کے بعد ان سے شکریہ کے متمنی بھی نہیں ہوتے

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ	اہلِ ایمان روزی پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں
عَلٰى حُبِّهٖ	بغیر کسی ذاتی غرض کے خالصتاً اللہ کی محبت میں
مِسْكِيْنًا	ان لوگوں کے لیے جو بیروزگار ہو گئے یا کمانے کے قابل نہیں رہتے
وَّيَتِيْمًا	اور ان کیلیے جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا ہو گئے
وَّاَسِيْرًا	اور ان کے لیے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو گئے
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ	یہ سارے انتظامات وہ اللہ کی رضاجوئی کے لیے کرتے ہیں
لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً	اور کسی سے اس کی جزا یا بدلہ کے طلبگار نہیں ہوتے
وَّلَا شُكُوْرًا ۝ ۷۶ / ۸-۹	حتیٰ کہ وہ کسی سے شکریہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے۔

اہلِ ایمان ایسا نظام قائم کرتے ہیں کہ اللہ کا دیا ہوا رزق اس کی مخلوق کے لیے عام ہو جاتا ہے

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ	مومنین کے سامنے جب قانونِ خداوندی پیش کیا جاتا ہے
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	تو اس کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں
وَالصّٰبِرِيْنَ	پھر اس قانون پر چلنے کی راہ میں انہیں جو دشواریاں پیش آتی ہیں
عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ	ان کا نہایت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتے ہیں
وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ	اس طرح وہ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو
يُنْفِقُوْنَ ○ ۲۲/۳۵	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں۔

اہلِ ایمان اپنی توانائیاں بے مقصد اور بے نتیجہ کاموں میں ضائع نہیں کرتے

قَدْ اَفْلَحَ	یقیناً کامیاب و کامران ہوئے وہ لوگ
الْمُؤْمِنُوْنَ	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ	اور اس نظام کی رُو سے عائد فرائض کو بطیبِ خاطر انجام دیتے رہے
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ	اور بے نتیجہ اور بے مقصد کاموں میں اپنی توانائیاں
مُعْرِضُوْنَ	ضائع کرنے سے بچتے رہے
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ	اور نوعِ انسان کی نشوونما کے سامان بہم پہنچانے
فٰعِلُوْنَ ○ ۲۳/۱-۴	والے پروگراموں پر عمل پیرا رہے۔

مومن اپنے دعوائے ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتا ہے

اَلصّٰبِرِيْنَ	اہلِ ایمان اپنے نصب العین پر ثبات و استقامت سے جمے رہتے ہیں
وَالصّٰدِقِيْنَ	اور اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں
وَالْقٰنِتِيْنَ	اور ہر وقت قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہتے ہیں
وَالْمُنْفِقِيْنَ	اور اپنی محنت کے ماحصل کو نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ	اور ہر طرح کی حفاظت کا انتظام کر لیتے ہیں
بِالْاَسْحَارِ ○ ۳/۱۷	اپنے پروگراموں کے شروع کرنے سے قبل ہی۔

مومن کا کردار

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ	اہلِ ایمان ایسے بڑے بڑے جرائم سے مجتنب رہتے ہیں
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	جن سے انسانی ذات میں ضعف اور اضمحلال پیدا ہو جائے
وَالْفَوَاحِشَ	اور یہ لوگ بخل، بے حیائی اور ہر طرح کی حدود شکنی سے بچتے ہیں
وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ ۴۲/۳۷	اور طیش کی حالت میں درگذر سے کام لیتے ہیں۔

اہلِ ایمان دوسروں کے خلاف عیب لگانے، طعن و تشنیع کرنے اور جھوٹے القاب لگانے سے پرہیز کرتے ہیں

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	اور نہ تم ایک دوسرے کے خلاف عیب لگاؤ نہ طعن و تشنیع کرو
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۝ ۴۹/۱۱	اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔

اہلِ ایمان دوسروں کے معاملات کی ٹوہ نہیں لگاتے، نہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرتے ہیں

وَلَا تَجَسَّسُوْا	اور دیکھو ایک دوسرے کے معاملات کی ٹوہ مت لگایا کرو
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۝ ۴۹/۱۲	اور نہ ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بُرائیاں کیا کرو۔

اہلِ ایمان بدگمانی اور بدظنی سے اجتناب کرتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے اہلِ ایمان
اجْتَنِبُوْا	اجتناب کرو
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ	زیادہ بدگمانی اور بدظنی سے
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۝ ۴۹/۱۲	دیکھو بعض بدگمانیاں معاشرہ میں ضعف و اضمحلال پیدا کر دیتی ہیں

اہلِ ایمان دوسروں کا تمسخر نہیں اُڑاتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ۝ ۴۹/۱۱	دیکھو کوئی قوم کسی دوسری قوم کا تمسخر نہ اُڑائے۔

مومن لغو مجلسوں میں بیٹھتا ہی نہیں

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
مَرُّوْا کِرَامًا ○ ۲۵/۷۲

اہلِ ایمان ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہی نہیں
جہاں چالبازی اور فریب کاری کی باتیں ہوتی ہیں
انہیں اگر ایسی لغویات سے گذرنا پڑ جائے
تو شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

مومن اپنے تزکیۂ نفس کی ڈھینگیں نہیں مارتا

تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ○ ۵۳/۳۲

اور اپنے تزکیہ کے دعوے مت کرتے پھرو
اللہ کا قانونِ مکافات ہی بہتر جانتا ہے کہ کون تقویٰ شعار ہے۔

مومن کی آرزو

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا
اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا
وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا
تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ○ ۲۵/۷۴-۷۵

مومنین اپنے پروردگار سے آرزو کرتے ہیں کہ ان کی معاشرتی زندگی ایسی ہو
کہ انہیں بیوی بچوں اور رفقائے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو
اور وہ ان تمام لوگوں کی رہنمائی کر سکیں جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں
قیامِ نظامِ خداوندی میں صبر و استقامت کے نتیجہ میں
وہ ترقی کی منازل طے کرتے جائیں گے
اور اس مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں
امن و سلامتی کی زندگی بخش صدائیں ان کا استقبال کریں گی۔

مومن دنیا میں عدل و انصاف کا محافظ و نگراں ہوتا ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

اے اہلِ ایمان افراد کے معاملات ہوں یا اقوام کے
تم دُنیا میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو
تمہاری شہادت کسی فریق کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے لیے ہونی چاہیے

وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ	خواہ یہ شہادت خود تمہارے اپنے خلاف جاتی ہو
اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ	یا تمہارے والدین اور اقربا کے خلاف
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا	اس سلسلہ میں نہ کسی امیر کی رعایت کرو نہ غریب کی
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا	اللہ تم سے زیادہ ان کا خیرخواہ ہے
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا	اور نہ اپنے جذبات کو ہی عدل کی راہ میں رکاوٹ بننے دو
وَاِنْ تَلْوٗٓا	اس سلسلہ میں نہ کوئی پیچدار بات کرو
اَوْ تُعْرِضُوْا	اور نہ شہادت دینے میں پہلوتہی ہی کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ ۴/۱۳۵ یاد رکھو تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کا قانونِ مکافات اس سے باخبر ہے۔

مومن دشمن سے بھی عدل کرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان افراد کے معاملات ہوں یا اقوام کے
كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ	تم دُنیا میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو
لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ	اور ہر معاملہ کا فیصلہ عدل و انصاف کے مطابق اللہ کی خاطر کیا کرو
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	اور دیکھو کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے
عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا	کہ تم اس کے ساتھ عدل نہ کرو
اِعْدِلُوْا	ہمیشہ عدل کرو اور دوست دشمن ہر ایک سے عدل کرو
هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى	یہ روش تمہیں تقویٰ کے قریب تر لے آئے گی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	لہٰذا ہمیشہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ۵/۸	اور یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کا قانونِ مکافات اس سے باخبر ہے۔

نوعِ انسان کے اعمال و حقوق کی نگران مرکزی حیثیت کی حامل جماعت

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ	اے جماعتِ مومنین اس پروگرام سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ
اُمَّةً وَّسَطًا	تمہیں اقوامِ عالم میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ○ ۲/۱۴۳	اور تم نوعِ انسان کے اعمال و حقوق کے نگران بن جاؤ۔

ایسی انقلابی جماعت جو پوری انسانیت کی فلاح کے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے

کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ — اے جماعتِ مومنین، ہمارا مقصد تمہیں ایک ایسی بہترین قوم بنانا ہے

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ — جو پوری نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کے لیے اُٹھ کھڑی ہو

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ — اور دُنیا میں قوانینِ خداوندی کو نافذ کرے

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ — اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکے

وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۝ ۳/۱۱۰ — اور اللہ کے قوانین کی صداقت پر پورا پورا ایمان رکھے۔

مومن کا عمل

اَلتَّآئِبُوْنَ — مومنین کا کوئی قدم اگر غلط سمت کو اُٹھ جائے تو فوراً لوٹ آتے ہیں

الْعٰبِدُوْنَ — وہ نظامِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں

الْحٰمِدُوْنَ — اور اس کارگاہِ ہستی پر غور و فکر کے بعد علیٰ وجہ البصیرت اللہ کی تعریف و تحسین کرتے ہیں

السَّآئِحُوْنَ — دنیا کے حالات جاننے کے لیے سیر و سیاحت کرتے ہیں

الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ — اور دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھتے ہیں

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ — وہ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے ہیں

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ — اور اللہ کے ناپسندیدہ قوانین کا نفاذ روکتے ہیں

وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ — اور اللہ کی متعین کردہ حدود کی نگہداشت کرتے ہیں

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۹/۱۱۲ — ان مومنین کے لیے دُنیا و آخرت میں خوشگواریوں کی بشارت ہے

مومن کردار کا غازی ہوتا ہے گفتار کا نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے اہلِ ایمان

لِمَ تَقُوْلُوْنَ — تم ایسی باتیں منہ سے کیوں نکالتے ہو

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ — جنہیں عمل سے کر کے نہیں دکھاتے

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ — دیکھو اللہ کے نزدیک یہ بات سخت مذموم اور قابلِ گرفت ہے کہ

اَنْ تَقُوْلُوْا	ایسی باتیں کی جائیں
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ ۶۱/۳-۲	جنہیں عمل سے کر کے نہ دکھایا جائے۔

مومن محض شاعری نہیں کرتا بلکہ معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتا ہے کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ	مومن، شاعروں کی طرح جذبات میں بہنے والے فریب خوردہ لوگ نہیں ہوتے
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ	عام شاعروں کو تم دیکھتے ہو کہ
فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ	ہر وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں
وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ	اور جو کچھ کہتے ہیں
مَا لَا یَفْعَلُوْنَ	اس پر خود عمل نہیں کرتے
اِلَّا الَّذِیْنَ	ان کے برعکس وحی پر ایمان لانے والے ہیں
اٰمَنُوْا	جو ایک متعین نصب العین پر یقین رکھتے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا رہتے ہیں
وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا	وہ زندگی کے ہر گوشہ میں قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں
وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا	اور ظالم کی محض ہجو نہیں کہتے بلکہ اس کی کلائی مروڑ کر رکھ دیتے ہیں
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا	اور معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتے ہیں کہ
اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○ ۲۶/۲۲۴-۲۲۷	جس سے ظالم اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔

اللہ کا قانون مومن کے ساتھ ہوتا ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ	بلاشبہ اللہ کا قانون
مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ۸/۱۹	مومنین کے ساتھ ہوتا ہے۔

مومن اللہ کے اقتدار کے ساتھ کسی اور کے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ	اہلِ ایمان اللہ کے قانون و اقتدار کے ساتھ
اِلٰهًا اٰخَرَ ○ ۲۵/۶۸	کسی اور قانون و اقتدار کو تسلیم نہیں کرتے۔

مومن کی پارٹی اللہ کی پارٹی "حزب اللہ" ہے

وَمَن يَتَوَلَّ — دیکھو جو کوئی اپنا رفیق و کارساز بنا لیتا ہے

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ — نظامِ خداوندی کو

وَالَّذِينَ آمَنُوا — اور اہلِ ایمان کو

فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ — تو وہ حزب اللہ یعنی اللہ کی پارٹی میں شامل ہو جاتا ہے

هُمُ الْغَالِبُونَ ○ ۵/۵۶ — اور آخرکار حزب اللہ نے ہی غالب آنا ہے۔

اللہ نے اپنے آپ پر فرض قرار دے لیا ہے مومن کی مدد کو

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا — اور ہم نے اپنے اوپر فرض قرار دے لیا ہے کہ

نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۳۰/۴۷ — اہلِ ایمان کی مدد کریں۔

اللہ نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے مومن کی حفاظت کو

حَقًّا عَلَيْنَا — ہم نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے کہ

نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۱۰/۱۰۳ — اہلِ ایمان کا بچاؤ کریں۔

اللہ کی رحمت مومن کے قریب ہو جاتی ہے

إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ — اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے

مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ ۷/۵۶ — جو اللہ کے قوانین کے مطابق حسین و متوازن معاشرہ قائم کر لیتے ہیں۔

مومن پر کافر غالب نہیں آسکتا

وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ — دیکھو[۱] اللہ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا کہ

لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ — کافروں کو مومنین پر

---

[۱] جو لوگ موجودہ مسلمانوں کو مومن کہتے ہیں وہ ان آیات پر غور فرمائیں

سَبِيلًا ۝ ۴/۱۴۱ غالب آنے دے۔

اللہ کی مدد مومن کے شامل حال ہوتی ہے

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا — بلاشبہ ہماری مدد شامل حال ہوتی ہے رسولوں کے
وَالَّذِينَ آمَنُوا — اور ان کے جو مومن ہیں
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا — ہم دُنیا کی زندگی میں بھی ان کی مدد کرتے ہیں
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ ۴۰/۵۱ — اور اس وقت بھی کریں گے جب تمام اعمال کے نتائج مشہود ہو کر سامنے آئیں گے۔

اقوام عالم میں مومن کی حیثیت

وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ — دیکھو اقوام عالم میں تم ہی اعلیٰ و برتر ہو گے
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ ۳/۱۳۹ — اگر تم مومن ہوئے۔

مومنین کو جب "تمکّن فی الارض" حاصل ہو جاتا ہے

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ — جو لوگ اللہ الرحمٰن کی محکومیت اختیار کر لیتے ہیں
يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ — اُن کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ انہیں جب زمین پر اقتدار حاصل ہو جاتا ہے
هَوْنًا — تو وہ نہایت نرم رُوی اختیار کرتے ہیں قہر و استبداد کی حکومت قائم نہیں کرتے
وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ — اور اگر ان کا واسطہ جاہل و اُجڈ لوگوں سے پڑ جاتا ہے
قَالُوا سَلَامًا ۝ ۲۵/۶۳ — تو ان کے ساتھ بھی امن و سلامتی اور کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

نظامِ خداوندی اور مومن

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ — اے نبیؐ۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں تقویت دی اپنے نظام کے ذریعہ سے
وَبِالْمُؤْمِنِينَ — اور اس کے ماننے والے مومنین کے ذریعے سے
وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ — اللہ کے نظام نے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے اُلفت پیدا کر دی ہے
لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا — اس سلسلہ میں تم اگر وہ سب کچھ خرچ کر ڈالتے جو رُوئے زمین میں ہے تو بھی

مَا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
اس نظام کے بغیر ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کی جاسکتی تھی

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ
لیکن اللہ کے نظام نے ان کے درمیان اُلفت پیدا کر دی

اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ۸/۶۲-۶۳
بلاشبہ اس نظام میں غلبہ بھی ہے اور تدبّر و حکمت بھی۔

نظامِ خداوندی اور مومن کے درمیان معاہدہ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ نے خرید لیے ہیں مومنین سے

اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
ان کی جانیں اور ان کے مال

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
جنّتی معاشرہ اور جنّتِ ابدی کے عوض لہٰذا انہیں اگر

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
قیام و استحکامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ
مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں

وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
اللہ اور مومنین کے درمیان یہ سچا معاہدہ ہمیشہ سے قائم ہے

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
قبل ازیں تورات و انجیل میں کیا گیا تھا

وَالْقُرْاٰنِ
اور اب قرآن میں کیا جا رہا ہے

وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے

فَاسْتَبْشِرُوْا
لہٰذا خوشیاں مناؤ

بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ
اس معاملت پر جو تم نے اللہ سے کی ہے

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ۹/۱۱۱
اس لیے کہ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے۔

معاہدہ کی پختگی

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
جو لوگ نظامِ خداوندی کے ساتھ یہ معاہدہ کر رہے ہیں

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
وہ دراصل اللہ کے ساتھ معاہدہ کر رہے ہیں

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اس معاہدہ کے وقت ان کے ہاتھ پر یوں سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے

فَمَنْ نَّكَثَ
پھر جو کوئی اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ
تو وہ اپنی ذات کو ہی نقصان پہنچاتا ہے

وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ	اور جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کریں گے
فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○	تو انہیں اس کے بڑے عظیم نتائج حاصل ہوں گے ۔

۴۸/۱۰

قیام نظام خداوندی کی راہ میں آنے والی مشکلات اور اُن کے مقابلہ میں مومن کی استقامت

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ	دیکھو قیام نظام خداوندی پھولوں کی سیج نہیں
بِشَيْءٍ	اس راہ میں تمہیں کڑے امتحانات سے گزرنا ہوگا
مِّنَ الْخَوْفِ	کہیں تمہیں جنگ و قتال اور دیگر خطرات کا اندیشہ ہوگا
وَالْجُوْعِ	اور کہیں سامانِ خورد و نوش کی کمی کا سامنا ہوگا
وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ	کہیں مال و جان کا نقصان اُٹھانا پڑے گا
وَالثَّمَرٰتِ	اور کہیں کھیت و باغ اُجڑیں گے
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ	لیکن کامیابی کی بشارت ان کے لیے ہے جو اس جدوجہد میں ثابت قدم رہیں گے
الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ	یہ لوگ اس راہ کی مشکلات و مصائب کے ہجوم میں جب گھر جاتے ہیں
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ	تو کہتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو قیامِ نظام خداوندی کے لیے وقف کر دیا ہے
وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ	لہٰذا ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اُٹھے گا اور یہی ہمارا مقصود و منتہا ہے
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ	یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے رب کے نزدیک ہزار تبریک و تہنیت
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ	اور اس کی رحمتوں و برکتوں کی مستحق ہے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○	اور یہی وہ لوگ ہیں جن کا اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے

۲/۱۵۵-۱۵۷

اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات میں انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	کہو جو لوگ قرآن کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
هُدًى	ان کے لیے یہ ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ
وَّشِفَآءٌ ○ ۴۱/۴۴	اور انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے ۔

نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں جنّتِ ارضی و جنّتِ ابدی حاصل ہوتی ہے

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ	دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق اور دوست بن جاتے ہیں
لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ	وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ	اور ان کے معاشرہ میں کوئی غم اور پریشانی باقی نہیں رہتی
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ	اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
لَہُمُ الۡبُشۡرٰی	ان کے لیے ہر قسم کی خوشگواریوں و سرفرازیوں کی بشارت ہے
فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	دُنیا کی زندگی میں بھی
وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ	اور آخرت کی زندگی میں بھی
لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ	یہ اللہ کا قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی
ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ○ ۱۰/۶۲-۶۴	اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جس کے حصہ میں آ جائے۔

مومنین آپس میں ابریشم کی طرح نرم اور باطل کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہوتے ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ	اللہ کا رسول محمدؐ
وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ	اور ان کے ساتھی
اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ	باطل کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہوتے ہیں
رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ ○ ۴۸/۲۹	لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے نرم دل اور ہمدرد

نظامِ خداوندی کا لایا ہوا ذہنی انقلاب

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جو لوگ نظامِ خداوندی پر ایمان لا کر
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل کرتے ہیں
لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا	انہیں ہمارے قوانین کی اطاعت میں اپنے اوپر کچھ پابندیاں عائد کرنی پڑتی ہیں
اِلَّا وُسۡعَہَاۤ	جن کا مقصد انکی ذات اور صلاحیتوں میں وسعتیں پیدا کرنا ہوتا ہے

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اور اس طرح وہ لوگ اپنے آپ کو جنت کا حقدار بنا لیتے ہیں
هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ	جس میں ان کی دُنیا و آخرت کی زندگیاں بسر ہوتی ہیں
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم	اور یہ نظام ان کے ذہنوں سے ہر طرح کا بغض، کینہ
مِّنْ غِلٍّ	عداوتیں، سازشیں اور مکروفریب نکال دیتا ہے
تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ	کیوں کہ اس نظام کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي	اور ان کی زبان سے بے ساختہ حمد و ستائش نکلتی ہے اس ذات کے لیے
هَدٰىنَا لِهٰذَا	جس نے ان کی رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ	وہ بول اُٹھتے ہیں کہ ہم کبھی یہ مقام حاصل نہیں کر سکتے تھے
لَوْلَا أَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۝ ۷/۴۲-۴۳	اگر ہمیں اللہ کی یہ رہنمائی نہ ملتی اور ہم اسے اختیار نہ کرتے۔

نظامِ خداوندی مومن کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنیوں میں لے آتا ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے جماعت مؤمنین تمہارا فریضہ یہ ہے کہ
اذْكُرُوا اللّٰهَ	تم زندگی کے ہر معاملہ میں قوانین خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
ذِكْرًا كَثِيرًا	اور کثرت کے ساتھ ان کا چرچا کرتے رہو
وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا	اور ان کی عملی تنفیذ کے لیے دن رات سرگرداں رہو
هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ	اگر تم ایسا کرتے رہے تو اللہ کے قوانین کی برکات
وَمَلٰٓئِكَتُهُ	اور اس کی کائناتی قوتوں کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی
لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ	جس کے نتیجہ میں تم جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکل کر
إِلَى النُّورِ ۝ ۳۳/۴۱-۴۳	علم و ہدایت کی روشنیوں میں آ جاؤ گے۔

اہلِ ایمان نظامِ خداوندی کو جمہوری انداز سے چلاتے ہیں

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ	اہلِ ایمان اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے
وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ	نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ	اور اس نظام کو باہمی مشاورت سے چلاتے ہیں

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۝

اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
نوعِ انسان کی پرورش کیلیے عام کر دیتے ہیں۔

۴۲/۳۸

قیامِ نظامِ خداوندی میں مومن خواتین و مرد شانہ بشانہ کام کرتے ہیں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

مومن مرد اور عورتیں ایک مشترکہ نصب العین کی وجہ سے
ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں
یہ سب مل کر قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتے ہیں
اور اللہ کے ناپسندیدہ قوانین کا نفاذ روکتے ہیں
اور نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
اور اس نظام کے تحت نوعِ انسان کی پرورش و نشونما کا انتظام کرتے ہیں
اور ہر معاملہ میں نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں
یہی لوگ ہیں جو اللہ کے عطا کردہ سامان نشونما سے فیضیاب ہوں گے
بلاشبہ اللہ کا نظام بڑی قوتوں اور حکمتوں پر مبنی ہے۔

۹/۷۱

مومن اپنا دفاع تو کرتے ہیں لیکن کسی پر زیادتی نہیں کرتے

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ
سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۴۲/۳۹-۴۰

اہلِ ایمان پر اگر کسی جانب سے زیادتی ہو جائے
تو سب مل کر اپنا دفاع کرتے ہیں
لیکن یاد رکھو کہ زیادتی کا بدلہ اسی قدر ہونا چاہیے
جس قدر کہ زیادتی کی گئی ہے
اور اگر زیادتی کرنے والے کو معاف کرکے اصلاح کی کوئی صورت پیدا کرلی جائے
تو اس کا اجر اللہ کی طرف سے ملتا ہے
اور اسے مت بھولو کہ ظلم و زیادتی اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

اللہ مومن کے قریب ہوتا ہے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ	اے نبیؐ میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق دریافت کریں
فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ	تو انہیں بتاؤ کہ میں ہر وقت ان کے قریب ہوں
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ	میرا دیا ہوا ضابطہ ہدایت ہر اس کو رہنمائی دیتا ہے
اِذَا دَعَانِ	جو اس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ	لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری اس دعوت کو قبول کرلیں
وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ	اور میرے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھیں
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ ۲/۱۸۶	تاکہ وہ زندگی کی صحیح اور متوازن روش پر آ جائیں۔

اہلِ ایمان کا اللہ رفیق و مددگار بن جاتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ	اللہ ان لوگوں کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے
اٰمَنُوْا	جو اس کے نظام کو قبول کر لیتے ہیں
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ نظام انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ۝	علم و ہدایت کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

۲/۲۵۷

اللہ کی رحمتوں کے صحیح امیدوار

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	اور اس سلسلہ میں اگر گھربار اور وطن چھوڑنا پڑا تو چھوڑ دیا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے
اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ	تو یہی لوگ ہیں جو رحمتِ خداوندی کے صحیح معنوں میں امیدوار ہیں
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اللہ انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے گا اور ہر طرح کا تحفظ دے گا۔

۲/۲۱۸

نظامِ خداوندی اور مومن کا تعلق

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ	اہلِ ایمان کی روش یہ ہوتی ہے کہ
إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ	انہیں جب نظامِ خداوندی کی جانب سے بلایا جائے
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ	ان کے متنازعہ فیہ معاملات کا تصفیہ کرنے کے لیے
أَنْ يَقُولُوا	تو ان کی زبان سے بے ساختہ نکلتا ہے کہ
سَمِعْنَا	ہم نے اس بلاوے کو سُن لیا ہے
وَأَطَعْنَا	اور ہم اس کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہیں
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ۲۴/۵۱	یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران زندگی بسر کرتے ہیں۔

مومن اللہ کے قوانین کی پناہ میں رہتا ہے

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ	جب تم قرآنی پروگرام پر عمل شروع کرنے لگو
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ	تو اللہ کے قانون کی حفاظت طلب کر لیا کرو
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	ذاتی مفاد پرستیوں سے اور معاشرے کے مفاد پرست عناصر سے
إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ	بلاشبہ یہ تخریبی قوتیں ان لوگوں پر کبھی غلبہ نہیں پا سکتیں
عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا تہیہ کر لیں
وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ ۱۶/۹۸-۹۹	اور ان کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھیں۔

مومنین کے ذہن اللہ کے قوانین سے مزیّن ہوتے ہیں

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ	اللہ تمہارے لیے یہی پسند کرتا ہے کہ تم ایمان پر جمے رہو
وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ	اور تمہارے ذہن اللہ کے قوانین سے مزیّن رہیں
وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ	وہ تمہارے لیے پسند نہیں کرتا کہ تم اللہ کے نظام سے روگردانی کرو
وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ	یاد رکھو جو لوگ فسق وعصیان سے مجتنب رہتے ہیں
أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ	تو یہی لوگ ہیں جو سیدھے راستہ پر گامزن ہیں

فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً — لہٰذا انہیں اللہ کی جانب سے ہر قسم کی خوشحالیاں اور آسائشیں ملتی ہیں

وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ○ ۴۹/۷-۸ — کیوں کہ اللہ کا نظام علم و حکمت پر مبنی ہے۔

مومنین کو اللہ کے قوانین سے قلبی و ذہنی اطمینان حاصل ہوتا ہے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ — اہلِ ایمان کو اللہ کے قوانین سے

قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ — ذہنی و قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ — یاد رکھو اللہ کا قانون ہی ہے

تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ ۱۳/۲۸ — جس کے ذریعے سے انسانی قلوب کو اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔

ایمان کی قوت

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ — یہ وہ صاحبانِ عزم و یقین ہیں کہ انہیں جب لوگ کہتے ہیں کہ

اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ — دشمن نے تمہارے خلاف لشکرِ جرار جمع کر رکھا ہے

فَاخْشَوْھُمْ — لہٰذا تمہیں اس سے ڈرنا چاہیے

فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا — تو اس سے ان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ — دشمن کا لشکر بڑا ہے تو ہوا کرے ہمارے ساتھ قوانین خداوندی کی تائید و نصرت ہے

وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ○ ۳/۱۷۳ — اور یہ ایسی قوت ہے جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

قیام نظام خداوندی کی جدوجہد میں مارے جانے والوں کو حیات جاوید مل جاتی ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے،

اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ — اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں تقویت حاصل کرو صبر و استقامت سے

وَالصَّلٰوۃِ — اور قوانین خداوندی کی پوری پوری پیروی سے

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ — بلاشبہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جو صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ — دیکھو ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ — جو قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتے ہیں

بَلْ اَحْيَآءٌ	انہیں تو حیاتِ جاوداں حاصل ہو جاتی ہے
وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ ۲/۱۵۳-۱۵۴	لیکن تم شاید ان کے مقام کا ادراک نہ کر سکو۔

ایمان اور عملِ صالح کا نتیجہ

مَنْ تَابَ	جو لوگ غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر
وَاٰمَنَ	نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	اور پھر اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ	تو اللہ کا نظام بدل دیتا ہے
سَيِّاٰتِهِمْ	ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریوں کو
حَسَنٰتٍ ۝ ۲۵/۷۰	ہمواریوں اور خوشگواریوں میں۔

مومن کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی مل جاتی ہے

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں
فَقَدْ هُدِيَ	انہیں رہنمائی مل جاتی ہے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۳/۱۰۱	متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا

فَاللّٰهُ اَحَقُّ	اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج کے سوا
اَنْ تَخْشَوْهُ	اور کسی سے مت ڈرو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۹/۱۳	اگر تم مومن ہو۔

اللہ ایمان والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا	اور اللہ کبھی ایسا نہیں کرتا کہ
يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۳/۱۷۱	ایمان والوں کی محنت کا اجر ضائع جانے دے۔

اہل ایمان کی آرزوئیں اور عمل

الَّذِينَ يَقُولُونَ — اہل ایمان آرزوئیں کرتے ہیں کہ
رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا — پروردگار ہم نظام خداوندی پر ایمان لے آئے ہیں
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا — لہٰذا ہمیں تمام غلط باتوں کے اثرات سے محفوظ فرما لیجیے
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ — اور ہمیں زندگی کے عذابوں اور مصیبتوں سے بچا لیجیے
الصَّابِرِينَ — یہ لوگ اپنے نصب العین پر ثبات و استقامت سے جمے رہتے ہیں
وَالصَّادِقِينَ — اور اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں
وَالْقَانِتِينَ — ہر وقت اللہ کے قوانین کے سامنے جھکے رہتے ہیں
وَالْمُنْفِقِينَ ○ ۳/۱۶-۱۷ — اور اپنی محنت کے ماحصل کو نوع انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں۔

مومن سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ کے قانون کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً — اہل ایمان سے اگر کوئی معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے
أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ — یا وہ اپنی ذات پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں
ذَكَرُوا اللَّهَ — تو فوراً اللہ کے قانون کو اپنے سامنے لے آتے ہیں
فَاسْتَغْفَرُوا — اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر کے سامان حفاظت طلب کرتے ہیں
لِذُنُوبِهِمْ — اپنی غلطی کے مضر اثرات سے
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ — کیوں کہ غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت
إِلَّا اللَّهُ — اللہ کے قوانین کے سوا اور کہاں مل سکتی ہے
وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا — وہ لوگ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ ۳/۱۳۵ — جانتے بوجھتے ہوئے۔

مومن غیب کی حقیقتوں پر بھی یقین رکھتا ہے

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ — اہل ایمان ان حقیقتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں
بِالْغَيْبِ ○ ۲/۳ — جو نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

اللہ کے قوانین کی اس طرح پیروی کرو جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰہَ	اللہ کے قوانین کی اس طرح پیروی کرو
حَقَّ تُقٰتِہٖ	جس طرح کہ پیروی کرنے کا حق ہے
وَلَا تَمُوْتُنَّ	اور مرتے دم تک
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ	قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھو
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا	اور سب مل کر اللہ کے نظام کا دامن تھامے رہو
وَّلَا تَفَرَّقُوْا ○ ۳/۱۰۲-۱۰۳	اور اپنے اندر فرقے اور گروہ مت پیدا کر لو۔

کتاب اللہ کی پیروی کرنا ہی اس پر ایمان کہلاتا ہے

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ	جن لوگوں کو ہم نے یہ ضابطہ قوانین دیا ہے
یَتْلُوْنَہٗ	وہ اس کی اس طرح پیروی کرتے ہیں
حَقَّ تِلَاوَتِہٖ	جس طرح کہ پیروی کرنے کا حق ہے
اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ○ ۲/۱۲۱	یہی لوگ ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔

پورے کے پورے نظامِ خداوندی کو قبول کرنا ایمان کہلاتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے جماعتِ مومنین۔
ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً	تم نظامِ خداوندی میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ
وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اور دیکھو اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی ہرگز نہ کرنا
اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ ۲/۲۰۸	یہ جذبات تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

تاریخ کی شہادت

وَالْعَصْرِ	زمانہ یعنی تاریخِ انسانی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ — انسانی عقل خودبیں کی کوششیں ہمیشہ ناکام رہی ہیں
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا — البتہ وہ کامیاب ہوئے جنہوں نے نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہوئے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ — اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل کیا
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ — اور لوگوں کو حق پر قائم رہنے کی نصیحت کی اور اس راہ میں
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ۱۰۳/۱-۳ — پیش آنے والی مشکلات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔

ایمان کے مقابلہ میں کفر ٹھہر نہیں سکتا

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا — دیکھو اگر کفار جنگ میں مومنین کے مقابلہ پر آئیں گے
لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ — تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا — اور اس سلسلہ میں کسی کی رفاقت یا مدد ان کے کام نہیں آئے گی
سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ — یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے
وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ ۴۸/۲۲-۲۳ — اور تم اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

اہلِ ایمان کی قوت

إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ — دیکھو تمہاری جماعت کے اگر بیس افراد بھی ہوں
صَابِرُونَ — جو صبر و استقامت پر قائم رہنے والے ہیں
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ — تو مخالفین کی دو سو کی تعداد پر غالب رہیں گے
وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ — اور اگر تمہاری جماعت کے ایسے ایک سو افراد ہوں
يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا — تو کفار کی ایک ہزار کی تعداد پر غالب رہیں گے
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝ ۸/۶۵ — اس لیے کہ وہ لوگ عقل و فکر سے کام لینے والے نہیں ہوتے۔

دین و ایمان میں کوئی زبردستی نہیں

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ — دیکھو دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں
قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ — ہم نے وحی کے ذریعہ سے صحیح اور غلط راستے واضح کر دیے ہیں

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ	سو جو کوئی باطل نظاموں سے منہ موڑ کر
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ	اللہ کے نظام کو قبول کرلے گا
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	تو سمجھ لو کہ اس نے ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیا
لَا انْفِصَامَ لَهَا	جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں کیوں کہ یہ اس اللہ کا
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۲/۲۵۶	تجویز کردہ نظام ہے جو ہر بات کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

جس کا جی چاہے قبول کرلے جس کا جی چاہے انکار کردے

وَقُلِ	صاف اعلان کر دو کہ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ	اللہ کی جانب سے ضابطہ حق و صداقت آگیا ہے
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ	اب جس کا جی چاہے اسے قبول کرلے
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ	اور جس کا جی چاہے انکار کر دے
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ	بہر حال جو لوگ ظلم کی روش اختیار کریں گے
نَارًا	ان کا معاشرہ مصیبتوں اور پریشانیوں کی آگ میں جلتا رہے گا
اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۝ ۱۸/۲۹	جو انہیں چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔

دعوتِ ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہوگی

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ	کہو میری راہ تو یہ ہے
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ	کہ میں تمہیں نظامِ خداوندی کی طرف
عَلٰى بَصِيْرَةٍ	علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں
اَنَا	میں بھی ایسا کرتا ہوں
وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۝ ۱۲/۱۰۸	اور جو میرے متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

ایمان اور عقل و فکر کا تعلق

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ	اللہ اگر لوگوں کو زبردستی مومن بنانا چاہتا تو کچھ مشکل نہیں تھا

مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا — وہ روئے زمین کے تمام لوگوں کو پیدا ہی مومن کرتا
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ — لیکن جب اس نے ایسا نہیں کیا تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے
حَتّٰى یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ — کہ وہ مومن بن جائیں۔
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ — یاد رکھو کسی فرد کا ایمان، ایمان نہیں کہلا سکتا
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ — جب تک کہ وہ اللہ کے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پر پہنچے
وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى — اور وہ لوگ اُلجھاؤ میں رہتے ہیں
الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ $\frac{10}{99-100}$ — جو عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

کتاب اللہ پر ایمان علم و بصیرت کی رُو سے ہی لایا جا سکتا ہے

قُلْ — کہو کتاب اللہ کی صداقت میں کچھ فرق نہیں آ سکتا
اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا — خواہ تم اس پر ایمان لے آؤ یا ایمان نہ لاؤ
اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ — یہ کتاب درحقیقت علم و بصیرت کی رُو سے ہی سمجھی جا سکتی ہے
اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ — لہٰذا جب اہلِ علم کے سامنے پیش کی جاتی ہے
یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ○ $\frac{17}{107}$ — تو وہ اس کی صداقت کو پہچان کر اس کے سامنے تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

اہلِ ایمان قوانینِ خداوندی پر بھی اندھوں اور بہروں کی طرح گر نہیں پڑتے

وَالَّذِیْنَ اِذَا — مومنین کا ہر قدم علم و بصیرت کی روشنی میں اُٹھتا ہے جن کا
ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ — ان کے سامنے جب قوانین خداوندی بھی پیش کیے جاتے ہیں
لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا — تو وہ انہیں بھی علیٰ وجہ البصیرت قبول کرتے ہیں
صُمًّا وَّعُمْیَانًا ○ $\frac{25}{73}$ — ان پر اندھوں اور بہروں کی طرح گر نہیں پڑتے۔

روایتی مسلمان اور مومن میں فرق

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا — یہ گنوار لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں
قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا — ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے ہو

وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا	بلکہ یوں کہو کہ تم مطیع ہو گئے ہو
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ	ایمان ابھی تمہارے ذہنوں میں داخل نہیں ہوا ہے
فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ ○ ۴۹/۱۴	اور مومن وہ ہے جس کے دل کی گہرائیوں میں نظام خداوندی کی صداقت اُتر جائے۔

آدھے ایمان اور آدھے کفر کا نتیجہ دنیا میں ذلّت و خواری اور آخرت میں عذاب شدید

اَفَتُؤْمِنُوْنَ	کیا تم لوگ عمل پیرا ہوتے ہو
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	کتاب اللہ کے ایک حصّہ پر
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ	اور خلاف ورزی کرتے ہو اس کے دوسرے حصّہ کی
فَمَا جَزَاۗءُ	یاد رکھو اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا کہ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	ایسا کرنے والوں کی دُنیاوی زندگی بھی
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ذلّت و خواری میں گزرے گی
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اور اُخروی زندگی میں بھی
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ	شدید ترین عذاب کا سامنا ہو گا۔
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	یاد رکھو اللہ کے قانونِ مکافات کی نگاہوں سے
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ ۲/۸۵	تمہارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

اقرار ایمان کے باوجود جو لوگ مومن نہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ	ایسے لوگ بھی ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ وہ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں
وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور یوم آخرت پر بھی
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ ۲/۸	لیکن محض زبانی اقرار سے کوئی مومن نہیں بن جاتا۔

اللہ کو ماننے کے باوجود مُشرک کے مُشرک

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ	لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے

بِاللّٰهِ	کہ وہ اللہ کو مانتے تو ہیں
اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ ۱۲/۱۰۶	لیکن اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

جو لوگ دعویٔ ایمان کے باوجود اپنا نظامِ حیات خودساختہ قوانین پر قائم کرتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان لوگوں کی حالت پر غور کیا
يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا	جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	تمہاری طرف نازل کی گئی کتاب پر
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	اور ان کتب پر بھی جو تم سے پہلے وحی کی گئی تھیں
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	لیکن چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کے فیصلے
اِلَى الطَّاغُوْتِ	انسانوں کے خودساختہ قوانین کی رُو سے کرائیں
وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ	حالانکہ انہیں ہر غیر خدائی قانون سے انکار کی تاکید کی گئی تھی
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ	یہ لوگ دراصل اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں
ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ ۴/۶۰	جو انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر بہت گہری گمراہیوں میں پھنسا دیتے ہیں۔

ان لوگوں سے خبردار رہو جو ایمان کے بعد کفر کی طرف پھر گئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا	اگر تم ان لوگوں کے پیچھے لگ گئے
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	جنہوں نے اللہ کے دیئے ہوئے دین کو مذہب میں تبدیل کر لیا
يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ	تو یہ لوگ تمہیں بھی ایمان کے بعد
كٰفِرِيْنَ ۝ ۳/۱۰۰	کفر کی طرف پھیر لے جائیں گے۔

اجر قوانینِ خداوندی کی پیروی کا ملتا ہے کسی گروہ سے منسلک ہونے کا نہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو مومن ہونے کے دعویدار ہیں
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى	اور خواہ وہ جو یہودی یا عیسائی کہلاتے ہیں

وَالصّٰبِـِٕیْنَ — یا وہ جو صابئین ہوتے ہیں کسے باشد

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ — جو کوئی بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ — اور قانونِ مکافات و اُخروی زندگی پر یقین رکھے گا

وَعَمِلَ صَالِحًا — اور اللہ کے دیے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گا

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ — تو ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں اجر ملے گا

وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ — اور وہ ہر خوف سے محفوظ ہو جائیں گے۔

وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۶۲ — اور انہیں کسی طرح کی پریشانی لاحق نہیں ہو گی۔

کنارے پر کھڑے ہو کر قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرنا خسارے کا سودہ ہے

وَمِنَ النَّاسِ — ایسے لوگ بھی ہیں

مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ — جو قوانینِ خداوندی کی اطاعت کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ — اِن قوانین کی اطاعت میں اگر فائدہ دیکھا تو مطمئن ہو گئے

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ — اور اگر ان قوانین کی اطاعت میں کوئی مشکل مرحلہ سامنے آگیا

ۨانْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ — تو بلا تامل منہ پھیر لیے

خَسِرَ الدُّنْیَا — یاد رکھو اس روش کے نتیجہ میں ان کی دُنیاوی زندگی بھی خسارے میں رہتی ہے

وَالْاٰخِرَةَ ○ ۲۲/۱۱ — اور اُخروی زندگی بھی خسارے میں۔

ایمان کے نفع بخش ہونے کی شرط

لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا — دیکھو کسی فرد کے لیے ایمان لانا اس وقت نفع بخش ہوتا ہے

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ — جب کہ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ نکلنے سے قبل ایمان لے آئے

اَوْ كَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ○ ۶/۱۵۸ — اور اپنے ایمان کے ساتھ عملِ خیر کو شامل کرلے۔

قیامِ نظامِ خداوندی سے زیادہ کسی چیز کو بھی عزیز نہ رکھو

قُلْ اِنْ كَانَ — اہلِ ایمان کو آگاہ کر دو کہ

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ	اگر تمہارے والدین اور تمہاری اولادیں
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ	تمہارے بھائی بند اور تمہارے شریکِ حیات
وَعَشِيْرَتُكُمْ	تمہاری برادریاں، قبیلے (اور ان کے رسم و رواج)
وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا	اور مال و دولت جو تم کماتے ہو
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	اور وہ تجارت جس کے مندہ پڑ جانے سے ڈرتے ہو
وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ	اور وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	ان میں سے کوئی چیز بھی تمہیں اگر نظامِ خداوندی
وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	اور اس کے قیام و بقاء کی جدوجہد سے زیادہ عزیز ہوں
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى	تو پھر انتظار کرو کہ
يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	تمہاری اس روش کے نتائج تمہارے سامنے آ جائیں
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	یاد رکھو وہ قوم اللہ کی راہنمائی سے محروم ہو جاتی ہے
الْفٰسِقِيْنَ ۝ ٩/٢٤	جو اس کے نظام کی حدود سے باہر نکل جائے۔

اے اہل ایمان اگر تم دین سے پھر گئے تو کوئی اور قوم تمہارا مقام حاصل کر لے گی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے جماعتِ مومنین
مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ	اگر تم میں سے کوئی لوگ اپنے دین سے پھر گئے
فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ	تو اللہ ان کی جگہ ایسی قوم لے آئے گا جس کے افراد
يُّحِبُّهُمْ	دنیا کی ہر شے سے زیادہ نظامِ خداوندی کو عزیز رکھیں گے
وَيُحِبُّوْنَهٗٓ	اور ان کی اس روش کے نتیجہ میں اللہ انہیں عزیز رکھتا ہے
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	وہ نظامِ خداوندی کے ماننے والوں کے لیے سراسر نرم ہوں گے
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	اور اس نظام کے مخالفین کے مقابلہ میں فولاد کی طرح سخت
يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وہ قیام و استحکام نظامِ خداوندی کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے
وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۝ ٥/٥٤	اور کسی کی طعن و تشنیع سے نہیں ڈریں گے۔

جن کے کیے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ	جو لوگ پھر گئے
عَنْ دِيْنِهٖ	اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات سے
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ	اور پوری زندگی غلط نظام حیات میں گزار دی
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے کیے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	دُنیا و آخرت دونوں میں ان کے اعمال ان کے کسی کام نہ آئیں گے
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ	یہ لوگ اہلِ جہنم ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○	جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

۲/۲۱۷

تو کیا تم لوگ زبانی جمع خرچ سے اللہ کو اپنی دینداری جتانا چاہتے ہو؟

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	دیکھو مومن انہیں کہتے ہیں
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	جو نظام خداوندی کو علیٰ وجہ البصیرت قبول کر لیتے ہیں
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا	لہٰذا ان کے دلوں میں اس کے متعلق ذرہ بھی اضطراب اور شک نہیں ہوتا
وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ	وہ اس نظام کے قیام و بقار کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اپنے مال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جان کے ذریعے سے بھی
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ	یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہوتے ہیں
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ	تو کیا تم اللہ کو محض زبانی جمع خرچ سے
بِدِيْنِكُمْ	اپنی دینداری جتانا چاہتے ہو
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي	یاد رکھو اللہ کو سب علم ہے جو کچھ کہ
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں ہے
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○	اور اسے ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔

۴۹/۱۵-۱۶

اے اہل ایمان اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہل ایمان
قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ	اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچاؤ
نَارًا	غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی اس آگ سے
وَّقُوْدُهَا	کہ جب وہ بھڑک اٹھتی ہے تو اس کا ایندھن بن جاتی ہیں
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ○ ۶۶/۶	ترقی یافتہ اقوام بھی اور غیر ترقی یافتہ اقوام بھی۔

اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ ہونے دو

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ ایمان لائے
وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ	اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں ہونے دیا
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ	تو امن و اطمینان انہی لوگوں کے لیے ہے
وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ ۶/۸۲	اور یہی ہیں جو راہ راست پر گامزن ہیں۔

ایمان کے ساتھ کفر شامل کرنے کا نتیجہ

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ	اور جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کفر کیا
فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ	تو اس کے تمام اعمال ضائع چلے گئے
وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ	اور اس کا مستقبل اور اخروی زندگی
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ۵/۵	سراسر خسارے میں رہیں گے۔

زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى	دیکھو ان آبادیوں کے لوگ اگر
اٰمَنُوْا	نظام خداوندی کو قبول کر لیتے
وَاتَّقَوْا	اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ	تو ہم ان پر دروازے کھول دیتے
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	زمین و آسمان کی برکتوں کے
وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَٰهُم	لیکن انہوں نے اسے جھٹلایا
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ۷/۹۶	تو ان کے اعمال کے نتائج نے انہیں آپکڑا۔

نظامِ خداوندی کے ذریعہ سے اقوامِ مُردہ کو بھی حیاتِ نو مل سکتی ہے اگر وہ عقل و فکر سے کام لیں

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا	ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا
أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ	کہ ان کے دل قوانینِ خداوندی کے سامنے جُھک جائیں
وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ	یعنی اس ضابطہ قوانین کے سامنے جو ایک حقیقتِ ثابتہ کے طور پر نازل ہُوا ہے
وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ	اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں
أُوتُوا الْكِتَٰبَ مِن قَبْلُ	جنہیں قبل ازیں آسمانی کتابیں دی گئی تھیں
فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ	لیکن جب اس پر ایک لمبا عرصہ گذر گیا
فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ	تو ان کے دل سخت ہو گئے
وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ	اور ان کی اکثریت نظامِ خداوندی کی حدُود سے باہر نکل گئی
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي	بہرحال جان رکھو کہ جس طرح زمینِ مُردہ کو
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	اللہ کے قانون کے مطابق حیاتِ نو مل جاتی ہے
قَدْ بَيَّنَّا	اسی طرح مُردہ اقوام بھی قوانینِ خداوندی کے ذریعے حیاتِ نو حاصل کر سکتی ہیں
لَكُمُ الْآيَٰتِ	لہٰذا اللہ نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیے ہیں
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ۵۷/۱۶-۱۷	تاکہ تم عقل و فکر سے کام لے سکو۔

◎

۳۸ کُفر اور کافِر

مادہ: ک ف ر

کُفْر کے بنیادی معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے آتے ہیں۔
مُؤمِن کے مقابل میں کَافِر اسے کہا جائے گا جو ٹھوس سچائیوں کو پس پردہ رکھنا چاہے
جو اللہ کے دیتے ہوئے ابدی حقائق کو پوشیدہ رکھے اور انہیں ابھر کر سامنے نہ آنے دے
یا جو اپنی یا دوسروں کی صلاحیتوں کو چھپائے اور نہیں بروئے کار نہ آنے دے۔ انکی نشوونما
نہ ہونے دے۔

چھپانے کے مفہوم کی وجہ سے اس کے معنی انکار کرنے کے بھی ہوگئے اِیْمَان کے مقابل
کُفْر کے یہی معنی ہوتے ہیں۔ یعنی قرآن کی صداقتوں کا انکار کرنا۔

کُفْر کے مقابل شُکْر بھی آتا ہے اس لیے کہ شکر کے معنی ہیں کسی چیز کا ابھر کر
سامنے آجانا۔ لہٰذا کفرانِ نعمت کے معنی ہیں نعمتوں کا چھپا لینا۔ انہیں نوع انسان کے
فائدے کے لیے کھلا نہ رکھنا۔

قرآنِ کریم کی رو سے کافر کا لفظ کوئی گالی نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت کا بیان ہے، آپ
ایک پارٹی بناتے ہیں جو لوگ اس پارٹی کا منشور تسلیم کر کے اس میں شامل ہو جاتے
ہیں انہیں اس کا ممبر کہا جاتا ہے اور جنہیں اس کا منشور قبول نہیں ہوتا۔ لہٰذا شامل
نہیں ہوتے وہ غیر ممبر کہلاتے ہیں یہی فرق مومن اور کافر کا ہے۔ ان غیر ممبروں
یا (کافروں) کے متعلق جس جس عذاب یا تباہیوں کا ذکر آیا ہے وہ ان کی غلط روش
اور ان کے غلط نظام کے نتائج ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایمان اور کفر صرف نظری اعتقاد نہیں
بلکہ عمل اور بے عملی یا صحیح عمل اور غلط عمل کا نام ہے۔

قرآن کریم جو نظام دیتا ہے اس میں انسان کی مادی زندگی کی نشوونما کا سامان بھی
ہوتا ہے اور اس کی روحانی زندگی یا انسانی ذات کی اعلیٰ صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان

بھی جس سے وہ اُخروی زندگی میں اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے لیکن کافرانہ طرزِ زندگی محض حیوانات کی سطح کی زندگی ہوتی ہے جس میں سوائے کھانے پینے کام کرلے اور بچے پیدا کرنے کے کوئی اعلیٰ مقصد زندگی نہیں ہوتا۔ جس طرح حیوانات یہ کچھ کر کے مرجاتے ہیں۔ اس طرح اس سطح پر زندگی بسر کرنے والے انسان بھی یہ کچھ کر کے مرجاتے ہیں۔ ان کی ذات غیر نشوونمایافتہ رہ جاتی ہے۔ لہٰذا وہ اُخروی زندگی میں اعلیٰ مدارج حاصل کرلے کے قابل نہیں ہوتے اور یہی ان کا جہنم ہوتا ہے۔

◎

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنے والے ظالم اور کافر

وَمَنْ اَظْلَمُ	ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا	جو اپنے ذہن سے شریعت گھڑیں اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دیں
اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ	اور اللہ کے قوانین اگر سامنے آئیں تو ان کی تکذیب کریں
اَلَیْسَ فِیْ جَہَنَّمَ	کیا اس قسم کے کافروں کا ٹھکانہ وہ نہیں جہاں
مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ ○ ۲۹/۶۸	زندگی کی کھیتیاں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں۔

اللہ کے دین میں پیچ وخم پیدا کرنے والے کافر و ظالم

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ	اللہ کی لعنت ہے ان ظالموں پر
الَّذِیْنَ	جو اپنے خود ساختہ مسلک کو شریعتِ خداوندی کا نام دے کر
یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں
وَیَبْغُوْنَہَا عِوَجًا	اور اس کے صاف اور سیدھے راستہ میں پیچ وخم پیدا کرتے ہیں
وَہُمْ بِالْاٰخِرَۃِ	یہ لوگ دراصل اُخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے
ہُمْ کٰفِرُوْنَ ○ ۱۱/۱۸-۱۹	اور کفر کی روش پر گامزن ہیں۔

اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دینے والے ظالم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	جنہیں اللہ نے اپنا نظام و دین دے کر ایک بڑی نعمت سے نوازا تھا
كُفْرًا	لیکن انہوں نے اسے کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ	اور اپنے کاروانِ ملّت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اتارا
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا	اور انہیں بربادیوں کے جہنّم میں جھونک دیا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ ۱۴/۲۸-۲۹	کیا بُرا ہے وہ مقام جہاں اُنہوں نے اپنی ملّت کو جا ٹھہرایا۔

ذہنِ انسانی کی تراشیدہ شریعت کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے تو کفر ہے

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ	کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	جھُوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
لَا يُفْلِحُوْنَ	وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا	اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دُنیاوی مفادات تو حاصل ہو جاتے ہیں
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ	لیکن آخرکار انہیں ہمارے قانون مکافات کا سامنا کرنا ہوگا
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ	اور پھر شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○	اس کافرانہ روش کے نتیجہ میں جس پر وہ کاربند تھے۔

۱۰/۶۹-۷۰

اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے اللہ کے نام پر جھوٹ گھڑنے والے لوگ بھی کافر

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ	قوانین خداوندی کے سلسلہ میں اپنے پاس سے جھوٹ گھڑ لینے والے
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	لوگ وہ ہیں جنہیں ان قوانین پر دل سے یقین نہیں ہوتا ہے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○	لیکن اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں۔

۱۶/۱۰۵

پکّے کافر

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	کچھ لوگوں کا نظامِ خداوندی سے انکار اس انداز کا ہوتا ہے کہ
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا	وہ تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں
بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	اللہ کے قوانین کے نام سے اور رسول کے قوانین کے نام سے
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ	مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ نظامِ خداوندی کے جس حصّہ پر چاہیں عمل کریں
وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ	اور جس پر چاہیں عمل نہ کریں
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا	لہٰذا وہ اپنی پسند کے مطابق
بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا	بین بین کی کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا	یاد رکھو ایسے لوگ پکّے کافر ہوتے ہیں
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لیے
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ۴ - ۱۵۰ - ۱۵۱	ذلت آمیز عذاب۔

نظامِ خداوندی کے بارے میں بیکار جھگڑے نکالنے والوں کی چال

وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ	نظامِ خداوندی کے بارے میں بیکار جھگڑے کھڑے کرتے رہتے ہیں
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ	وہ لوگ جن کی روش کافرانہ ہے
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ۝ ۱۸/۵۶	تاکہ اس طرح سے حق کو اس کے مقام سے پھسلا کر بے اثر کر دیں۔

قرآن کا نام لیکر باطل کا نظام قائم کرنے والے کافر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ	ان کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ تو یہ ہے
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	کہ وہ قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	اور کتبِ سابقہ پر بھی
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	لیکن چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کے فیصلے
اِلَى الطَّاغُوْتِ	باطل نظام کے ذریعہ سے کریں

وَقَدْ أُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ	حالانکہ انہیں ہر باطل نظام سے انکار کرنے کے لئے کہا گیا تھا
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ	درحقیقت یہ لوگ اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتے ہیں
اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝ ۴/۶۰	جو انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔

قرآن کے مطابق نظام حکومت قائم نہ کرنے والے ہی تو کافر ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ	جو لوگ اپنا نظام حکومت
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ۵/۴۴	وہی تو کافر ہیں۔

نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے کفر میں مبتلا ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	جو لوگ نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہیں کرتے
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۴۱/۷	وہ کفر بالآخرت میں مبتلا ہیں۔

قوانینِ خداوندی سے پہلوتہی کرنے والے ظالم اور کافر

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ	ان سے بڑا ظالم اور کون ہوگا
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ	کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں
فَاَعْرَضَ عَنْهَا	تو وہ ان سے پہلوتہی کریں
وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ	اور اس بات کو بھول جائیں کہ ان کے اعمال [illegible]
اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً	دیکھو اس روشِ پیہم کے نتیجہ میں ان کے دلوں پر پردے پڑ گئے
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ	جس سے ان میں سوچ سمجھ کی صلاحیت ہی نہیں رہی
وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا	اور ان کے کانوں میں ایسی گرانی پیدا ہو جاتی ہے
وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى	کہ وہ حق و صداقت کی کوئی بات سن ہی نہیں سکتے
فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝	لہٰذا اس حالت میں وہ کبھی راہِ ہدایت نہیں پا سکتے۔

۱۸/۵۷

اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ قوانین کے کسی حصہ پر بھی عمل چھوڑ دینا کفر ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	کیا تم لوگ اس ضابطہ قوانین کے ایک حصہ پر عمل کرتے
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ	اور دوسرے حصہ کے ساتھ کفر کرتے ہو
فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	یاد رکھو اس طرزِ عمل کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	تمہاری دُنیاوی زندگی بھی ذلّت و رسوائی میں گزرے گی
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اور قیامت کے روز بھی
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ	شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیے جاؤ گے
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ ۲/۸۵	یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے کسی کام سے غافل نہیں۔

جادو ٹونے اور تعویز گنڈے کفر ہے

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا	یہ ان مفاد پرست مذہبی پیشواؤں کا کفر ہے کہ
يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ○ ۲/۱۰۲	لوگوں کو جادو ٹونے اور تعویذ گنڈے کا سبق دیتے ہیں۔

اللہ کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ نہ کرنا کفر ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ	عالمگیر انسانیت کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں جب ان لوگوں سے کہا
اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	جاتا ہے کہ تم بھی اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرو
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	تو یہ منکرینِ نظامِ خداوندی مومنوں سے کہتے ہیں
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ	ہم ایسے لوگوں کے رزق کا انتظام کرنے میں کیوں حصہ لیں
يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ	جن کے لیے اگر اللہ چاہتا تو خود انتظام کر دیتا
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ۳۶/۴۷	بلاشبہ ایسا کہہ کر یہ لوگ بڑی واضح گمراہی کا ثبوت دیتے ہیں۔

اور نمائشی خیرات بھی کفر ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	اپنے صدقات کو ضائع نہ کر دیا کرو
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى	احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر
كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ	ان لوگوں کی طرح جو اپنے مال محض
رِئَآءَ النَّاسِ	لوگوں کے دکھاوے کی خاطر خیرات کرتے ہیں
وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	ان کا نہ تو نظامِ خداوندی پر ایمان ہوتا ہے نہ یومِ آخرت پر
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ	ان کی خیرات کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ	کسی سخت چٹان پر پڑی ہوئی ذرہ سی مٹی میں فصل بو ڈالے
فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ	جسے بارش کا ایک ہی تیز چھینٹا معہ بیج کے بہا کر لے جائے
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا	اور نیچے سے صاف چٹان نکل آئے
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا	اس طرح فصل تو فصل وہ اپنی محنت اور بیج سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى	یاد رکھو اللہ کی سعادت و فلاح کی راہیں کشادہ نہیں ہوا کرتیں
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۲/۲۶۴	ایسے کفر کی مرتکب اقوام پر۔

استحصالی طبقہ کے لوگ ہمیشہ کفر کی روش کو پسند کرتے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ	ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ	اور وہاں کے دوسروں کی کمائی پر عیش کرنے والے استحصالی طبقہ نے
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ	ہمارے بھیجے ہوئے نظام کی مخالفت نہ کی ہو
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا	وہ کہتے ہمارے پاس اس قدر مال و دولت ہے
وَّ اَوْلَادًا	اور ہمارا جتھا بھی ایسا زبردست ہے کہ
وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ ۳۴/۳۴-۳۵	کسی کی مجال نہیں جو ہمارا بال بھی بیکا کر سکے۔

سرمایہ دارانہ استحصالی نظام کفر ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا	سرمایہ کا منافع مت کھاؤ

اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً	جو کہ استحصال کے ذریعہ سے نجی دولت میں اضافہ در اضافہ کرتا ہے
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ	تم اس سلسلہ میں اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ	یہی کامیابی کی صحیح راہ ہے
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ	اور اپنے معاشرہ کو سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ
اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝ ۳/۱۳۰-۱۳۱	جس میں اس کافرانہ نظام کا حامل معاشرہ جلتا رہتا ہے۔

اور اہلِ کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر تعجب نہ کرو

وَلَا تُعۡجِبۡكَ	دیکھو تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے
اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ	اہلِ کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر
اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ	تم دیکھنا کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے کس طرح
اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا	یہی چیزیں ان کی دُنیاوی زندگی کو پُرعذاب بنا دیتی ہیں
وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ	اور کس طرح یہ مال و اولاد انہیں زندگی بھر
وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝ ۹/۸۵	کفر میں مبتلا رکھتے ہیں۔

کافرانہ نظام میں لُوٹ کھسوٹ اور اس کا نتیجہ

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا	قوموں پر تباہیاں کیوں اور کب آتی ہیں اسے ایک مثال سے سمجھو
قَرۡيَةً كَانَتۡ اٰمِنَةً	ایک ملک تھا جسے خارجی خطرات سے امن
مُّطۡمَئِنَّةً	اور داخلی کش مکش سے اطمینان حاصل تھا
يَّاۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ	اس میں ہر سمت سے سامانِ رزق کھنچا چلا آتا تھا اور اہلِ ملک خوشحال تھے
فَكَفَرَتۡ بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ	پھر وہاں کے لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور ایک دوسرے کو محروم کر کے مال سمیٹنا شروع کر دیا لہٰذا اس چھینا جھپٹی اور لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ یہ نکلا کہ
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ	
لِبَاسَ الۡجُوۡعِ	وہاں بھوک ننگ پھیل گئی
وَالۡخَوۡفِ	اور افرادِ معاشرہ طرح طرح کے خوفوں میں مبتلا ہو گئے
بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝ ۱۶/۱۱۲	یہ نتیجہ تھا اس نظام کا جو انہوں نے اپنے لیے قائم کر لیا تھا۔

کافرانہ روش کا نتیجہ پریشانیوں کی آگ میں جلنا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی
لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ	انہیں اللہ کے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں
وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا	مال اور جتھہ کی کثرت کچھ کام نہیں دے گی
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ	ان کی غلط روشِ زندگی انہیں ہمیشہ کے لیے
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۳/۱۱۶	پریشانیوں کی آگ میں جلاتی رہتی ہے۔

کافرانہ روش کے نتیجہ میں آنیوالے عذاب سے دنیا جہان کی دولت دے کر بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکے گا

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	جن لوگوں نے کافرانہ روش اختیار کی
لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا	ان کے پاس اگر دنیا جہان کی دولت جمع ہو جائے
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ	اور اس کے ساتھ وہ اتنی ہی مزید شامل کر لیں
لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ	اور یہ سب کچھ دیکر، اگر وہ چاہیں کہ
عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	ظہورِ نتائج کے وقت اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ	سے چھٹکارا پالیں تو ایسا نہیں ہو سکے گا
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ۵/۳۶	انہیں اس روش کے نتیجہ میں آنے والے عذاب کا سامنا تو کرنا ہی ہوگا۔

کافرانہ طرزِ زندگی حیوانی سطح کا طرزِ زندگی ہے

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں
جَنّٰتٍ	وہ اپنے لیے ایک جنتی معاشرہ تشکیل کر لیتے ہیں
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے جاری رہتے ہیں
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا	اور جو لوگ ان قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
یَتَمَتَّعُوْنَ وَیَاْکُلُوْنَ	ان کا کھانا پینا اور سامانِ زیست سے فائدہ اٹھانا

كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ | محض حیوانی سطح زندگی کے مطابق ہو کر رہ جاتا ہے
وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ○ ۴۷/۱۲ | اور وہ شرفِ انسانی سے محروم ہو کر راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں.

تاریخ کی شہادت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا | اے اہلِ ایمان
إِن تَنصُرُوا اللَّهَ | اگر تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ کی مدد کرو گے
يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ | تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور زمانہ میں تمہارے قدم جما دے گا
وَالَّذِينَ كَفَرُوا | اور جو لوگ اس نظام کی خلاف ورزی کریں گے
فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ | وہ راہِ راست سے بھٹک کر زمانہ کی ٹھوکریں کھاتے رہیں گے
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ | اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ نظام کو ناپسند کر کے
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ | اپنے سب کیے کرائے پر پانی پھیر لیا۔
أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ | دیکھو یہ وہ اٹل اصول ہیں جن کی شہادت تاریخی شواہد سے بھی مل سکتی ہے
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ | اگر لوگ دُنیا میں گھوم پھر کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اقوام
مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ | سابقہ میں سے جنہوں نے غلط روش اختیار کی وہ کس طرح تباہ و برباد ہوگئیں
وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ○ ۴۷/۱۰-۷ | اور اب بھی جو قوم نظامِ خداوندی سے اُلٹ چلے گی تو اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوگا۔

اُمتِ سوختہ بخت جس نے ایمان کے بعد کُفر کی روش اختیار کی

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا | ایسی قوم کو راہِ راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے
كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ | جس نے نظامِ خداوندی پر عمل پیرا ہونے کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو
وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ | حالانکہ وہ خود اس بات کے شاہد ہیں کہ ان کے رسولؐ نے اس نظام کو عملی شکل
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ | دے کر اور اس کے واضح نتائج دُنیا کے سامنے پیش کر کے اس کا حق ہونا ثابت کر دیا تھا
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ | سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی
أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ | ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ تو یہ نکلے گا کہ یہ قوم
أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ | نظامِ خداوندی کے ثمرات اور کائناتی قوتوں کی برکات سے محروم رہے گی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ — اور اقوامِ عالم بھی انہیں ذلیل وخوار سمجھ کر ان پر پھٹکار کرتی رہتی ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا — یہ ذلت وخواری ان پر ہمیشہ مسلط رہتی ہے
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ — اور کسی طرح کے زبانی جمع خرچ سے ان کے عذاب میں کمی واقع نہیں ہوسکتی
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ — اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں تاخیر کی جاسکتی ہے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا — ہاں اگر یہ لوگ غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر پھر سے
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا — نظامِ خداوندی کی طرف لوٹ آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۳ / ۸۶–۸۹ — تو انہیں پھر سے نظامِ خداوندی کی حفاظتیں اور رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کرنے والے رُوسیاہ لوگ

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا — اور تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کے واضح قوانین
وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ — آجانے کے بعد باہمی اختلافات میں مبتلا ہو کر فرقوں میں بٹ گئے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ — اور ان تفرقہ بازیوں نے انہیں زندگی کے عذابوں میں مبتلا کر دیا
يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ — دیکھو ظہورِ نتائج کے وقت بعض چہرے نظامِ خداوندی کی آسودگیوں کی وجہ سے ہشاش بشاش ہوں گے
وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ — اور بعض چہرے باطل نظاموں کی پریشانیوں کی وجہ سے سیاہ پڑ گئے ہوں گے
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ — یہ روسیاہ لوگ وہ ہوں گے
اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ — جنہوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ کر باطل نظام رائج کر لیے تھے
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ — لہٰذا انہیں زندگی کے مختلف عذابوں کا مزا چکھنا پڑا
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ۳ / ۱۰۵–۱۰۶ — اپنی کافرانہ روش کی وجہ سے۔

جنتی معاشرہ کی بہاریں قوانینِ خداوندی ہی سے قائم رہتی ہیں اور انکی خلاف ورزی سے خزاں آجاتی ہے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ — دیکھو یہ دعوت کوئی نئی نہیں ہے اسی طرح کا عہد لیا گیا تھا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — قبل ازیں بنی اسرائیل سے بھی
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا — اور اس سلسلہ میں ان کے اندر بارہ نقیب مقرر کر دیے گئے تھے
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ — اور انہیں بتا دیا تھا کہ اللہ کی تائید ونصرت اسی صورت میں تمہارے ساتھ ہوگی

لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ	اگر تم نظامِ خداوندی قائم کرکے
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرتے رہو گے
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ	اور اس سلسلہ میں ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کو مانو گے
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ	اور ان کے پروگراموں میں ان کے مددگار بن جاؤ گے
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا	اور اپنے اموال بطورِ قرضِ حسنہ نظامِ خداوندی کی تحویل میں دے دو گے
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	اس کے نتیجہ میں تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ	اور تم اپنے لیے ایسا سدا بہار جنّتی معاشرہ تشکیل کر لو گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے جاری ہوں گے
فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس کے بعد جو لوگ اس نظام سے روگردانی کریں گے
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ۵/۱۲	تو وہ اپنی منزلِ مقصود سے بھٹک کر دُور جا پڑیں گے۔

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنیوالوں پر اس کا وبال پڑتا ہے

مَنْ كَفَرَ	جو کوئی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے
فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ	تو اس کے کفر کا وبال خود اُسی پر پڑتا ہے
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا	اور جو کوئی اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتا ہے تو اس سے
فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ ۳۰/۴۴	خود اس کی اپنی ذات میں اصلاح و سنوار پیدا ہو جاتا ہے۔

قوانینِ خداوندی سے منہ موڑنے والے زندگی کی مشکلات اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ	جو لوگ اللہ کے قوانین سے منہ موڑ کر ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ	تو اس کے نتیجہ میں وہ زندگی کی سخت مشکلات
الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ ۸۸/۲۳-۲۴	اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

وقفۂ مہلت میں عارضی مفادات سے مغالطہ میں پڑے ہوئے لوگ

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	لوگوں کے سامنے جب اللہ کے واضح قوانین پیش کیے جاتے ہیں

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	تو باطل نظاموں سے جنہیں عارضی مفادات حاصل ہیں وہ ان مؤمنین سے کہتے
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	ہیں جو نظامِ خداوندی کے ابھی ابتدائی دور میں ہوتے ہیں کہ
اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا	تم اپنی اور ہماری حالت کا جائزہ لے کر بتاؤ کہ ہم دونوں میں سے
وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا	کس فریق کا مقام اعلیٰ ہے اور کس کی مجلسیں شاندار ہیں
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ	لیکن انہیں معلوم نہیں کہ غلط روش پر چلنے والی کتنی ہی اقوام قبل ازیں ہلاکت
هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا	میں پڑتی رہی ہیں حالانکہ وہ ان سے زیادہ شان و شوکت کی مالک تھیں
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ	کہو غلط راہوں پر چلنے والوں کو اللہ کا قانون ایک وقفہ مہلت دیتا ہے
فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا	تاکہ اس وقفہ میں اگر وہ چاہیں تو اپنی اصلاح کر لیں
حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ	اور پھر مہلت کا وقفہ جب ختم ہو جاتا ہے تو حسبِ وعدہ نتائج ڈھل کر
اِمَّا الْعَذَابَ	سامنے آ جاتے ہیں خواہ وہ غلط نظام کے نتیجہ میں آنے والا عذاب ہو
وَاِمَّا السَّاعَةَ	اور خواہ انقلاب کی صورت میں یا قیامت میں آنے والے عذاب ہوں
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا	تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال خراب ہے
وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ○ ۱۹/۷۳-۷۵	اور کس کا جتھہ کمزور ہے۔

باطل نظاموں پہ چلنے والے لوگ عارضی مفادات اور وقفہ مہلت سے کسی مغالطہ میں نہ پڑ جائیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ کر باطل نظام رائج کر لیے ہیں
لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا	انہوں نے اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑا اپنا ہی نقصان کیا ہے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	اور اپنے لیے الم ناک عذاب سمیٹ لیا ہے
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	باطل نظاموں میں حاصل ہونے والے عارضی مفادات سے اور اس سلسلہ میں
اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ	ہماری طرف سے دیے جانے والے وقفہ مہلت سے یہ لوگ حسن ظن اللہ
اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا	میں نہ پڑ جائیں۔ ان عارضی مفادات سے خوش ہو کر اگر یہ لوگ اس روش پر میں
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ ۳/۱۷۷-۱۷۸	آگے ہی بڑھتے چلے گئے تو ذلتوں و خواریوں کے جہنم میں جا گریں گے۔

یاد رکھو تمہارا ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آ کر رہے گا

اِنْ تَكْفُرُوْا	دیکھو اگر تم قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرو گے

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ — تو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا تمہارا اپنا ہی نقصان ہو گا

وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ — بہرحال اللہ اپنے بندوں کے لیے کفر کی روش پسند نہیں کرتا

وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ — وہ تمہارے لیے قوانینِ خداوندی کی اطاعت پسند کرتا ہے

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ — اور دیکھو یہاں ہر کوئی اپنا بوجھ خود اٹھاتا ہے کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ — اور تمہارا ہر قدم اس کے قانونِ مکافات کی طرف اٹھ رہا ہے

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ — لہٰذا تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آ کر رہے گا

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ ۳۹/۷ — اسے تو تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات کا بھی علم ہوتا ہے۔

کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے

وَآمِنُوا بِمَا أَنزَلْتُ — اور دیکھو ہمارے نازل کردہ ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرو

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ — جو تمہارے اعتقادات کی تصدیق کرتا ہے

وَلَا تَكُونُوا — اور اس کے ساتھ ایسا کافرانہ رویہ اختیار نہ کر لو

أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ — کہ تمہارے ہی ہاتھوں اس کی تردید ہونے لگے

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا — اور ہمارے قوانین کو معمولی معمولی مفادات پر قربان نہ کرتے پھرو

وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ — تمہارا منصب تو یہ تھا کہ سختی سے ان قوانین کی پیروی کرتے

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ — اور دیکھو حق و باطل کو آپس میں گڈمڈ کرنے کی کافرانہ روش چھوڑ دو

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ — اور نہ ان قوانین کے جان لینے کے بعد انہیں چھپانے کی کوشش ہی کرو

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ — اور اللہ کے نظام کو عملی شکل میں قائم کرو

وَآتُوا الزَّكَاةَ — اور اس کے ذریعے نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ — اور دوسروں کے ساتھ مل کر اللہ کے نظام کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھو

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ — کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ تم دنیا بھر کو تو اللہ کے کشادگیوں والے نظام کی طرف دعوت دیتے ہو

وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ — لیکن اپنے آپ کو اس سلسلہ میں بھول جاتے ہو

وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ — حالانکہ تم اللہ کی کتاب کا مطالعہ بھی کرتے رہتے ہو

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ ۲/۴۱-۴۴ — کیا تم لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

صرف دنیاوی مفاد کے پیچھے نہ بھاگو نظامِ خداوندی تمہاری دنیا بھی سنوار دے گا اور آخرت بھی

اِعْلَمُوْٓا	اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ
اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ	دُنیاوی زندگی محض چند روزہ کھیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے
وَّزِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ	اس کی آرائشوں و زیبائشوں میں ایک دوسرے پر فخر جتانا
وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ	یا مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا
كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ	ایسے ہی ہے جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے اُگ آنے والی نباتات
الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ	جسے دیکھ کر کسان خوش ہو جائے
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا	ایسی نباتات ذرہ سی دھوپ سے زرد پڑ کر خشک ہو جاتی ہے
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا	اور پھر چُور چُور ہو کر بھُس بن جاتی ہے
وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ	مآل کار کسان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ شدید پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے
وَّمَغْفِرَةٌ	البتہ انسان کا حال و مستقبل محفوظ ہو سکتا ہے
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ	اگر وہ اللہ کے نظام کی پناہ میں آجائے اور اس کی خوشنودیاں حاصل کر لے
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ	دیکھو دُنیاوی زندگی کے عارضی مفادات دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں
سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	لہٰذا آگے بڑھو اور نظامِ خداوندی کی پناہ میں آنے کے لیے سبقت لے جاؤ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اور اس جنت کو حاصل کر لو جس کی آسائشیں و مسرتیں اس دُنیا سے اُس دُنیا تک پھیلی ہوئی ہیں
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	اور یہ ان کے حصہ میں آتی ہیں جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ	یہ اللہ کا وہ فضل ہے جو اس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتا ہے
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ ۵۷/۲۰-۲۱	یاد رکھو اللہ کے نظام میں بڑی آسائشیں اور خوشحالیاں ہوتی ہیں۔

کفر کی روش اختیار کرنے والوں کی دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور آخرت بھی

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	کفر کی روش اختیار کرنے والوں کی
فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا	دُنیاوی زندگی بھی شدید پریشانیوں میں گزرتی ہے
وَالْاٰخِرَةِ	اور آخرت کی زندگی بھی عذابِ شدید میں
وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ ۳/۵۶	اور ان کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا۔

کفر سے مفاہمت مت کرو

فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا — اور دیکھو ان لوگوں کے مددگار نہ بن جاؤ
لِّلْكٰفِرِينَ — جنہوں نے کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے
وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ — اور نہ کوئی ایسی مفاہمت ہی ان کے ساتھ کرو کہ
اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ — اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی سے روک دیے جاؤ
وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ — تم اللہ کے نظام خالص کی طرف دعوت دیتے رہو
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ ۲۸/۸۶-۸۷ — اور اس نظام کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کر کے شرک کے مرتکب نہ ہو جاؤ۔

کافروں اور منافقوں کی اطاعت مت کرو

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ — نظامِ خداوندی پر ایمان رکھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے کہ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا — انہیں اس نظام کے ذریعے سے بڑی خوشحالیاں اور فارغ البالیاں نصیب ہوں گی
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ — لہٰذا ہرگز اطاعت نہ کرو ان کی جو کافر ہیں
وَالْمُنٰفِقِينَ — اور نہ ان کی جو منافق ہیں
وَدَعْ اَذٰهُمْ — اور ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذارسانیوں کی پرواہ مت کرو
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ — اور نظامِ خداوندی کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ○ ۳۳/۴۷-۴۸ — دیکھو گے کہ یہ بھروسہ کس قدر کافی و وافی ثابت ہوتا ہے۔

کھلے ہوئے دشمن

اِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا — بلاشبہ کافرانہ روش اختیار کرنے والے لوگ
لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ○ ۴/۱۰۱ — تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

جنہوں نے اللہ کے دین کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر لیا ان کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا — اے اہل ایمان

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ
تم ان لوگوں کے ساتھ اپنا رشتۂ رفاقت ہرگز استوار نہ کرو

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا
جنہوں نے دینِ خداوندی کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر کے مذاق بنا لیا ہے

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی

وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۝ ۵/۵۷
یا ان میں سے جو موجودہ کتاب سے کفر کر رہے ہیں۔

غیر خدائی نظاموں کو پسند کرنے والوں کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے اہلِ ایمان

لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ
اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ بھی

اَوْلِيَآءَ
رشتۂ رفاقت استوار نہ کرو

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
اگر وہ غیر خدائی نظاموں کو پسند کرتے ہوں

عَلَى الْاِيْمَانِ
نظامِ خداوندی کے مقابلہ میں

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
یاد رکھو جو کوئی ایسے افراد کے ساتھ رفاقت کے تعلقات استوار کرے گا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۹/۲۳
تو اس کا شمار بھی ظالمین میں ہو جائے گا۔

مخالفینِ نظامِ خداوندی کے ساتھ رفاقت کے تعلقات رکھنا منافقت ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے اہلِ ایمان

لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
تم نظامِ خداوندی کے مخالفین کے ساتھ رشتۂ رفاقت استوار مت کر لینا

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بجائے اس نظام کے فرمانبردار لوگوں کے

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
یاد رکھو یہ روش تمہیں مجرم ثابت کرنے کے لیے

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا
اپنی دلیل آپ بن جائے گی

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
بلاشبہ ایسا کرنا منافقت ہے

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
اور منافقین کو جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں رکھا جائے گا

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝
جہاں کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہو گا۔

۴/۱۴۴-۱۴۵

جس محفل میں قوانینِ خداوندی کے اُلٹ اور مضحکہ خیز باتیں ہو رہی ہوں وہاں مت بیٹھو

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ	دیکھو اس کتاب میں پہلے بھی تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا	جب کسی محفل میں تم سنو کہ قوانینِ خداوندی کے اُلٹ باتیں ہو رہی ہیں
وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا	اور ان قوانین کی مضحکہ خیز تعبیریں کی جا رہی ہیں
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	تو ایسے لوگوں کی محفل میں مت بیٹھو
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ	حتیٰ کہ وہ کسی اور موضوع پر نہ آ جائیں
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ	اگر تم ایسی محفلوں میں شرکت کرتے رہے تو تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ	یہ منافقت ہے اور یاد رکھو کہ منافقوں
وَالْكٰفِرِيْنَ	اور کافروں کو قیامت کے روز
فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۝ ۴/۱۴۰	جہنم میں اکٹھا رکھا جائے گا۔

کافرانہ روش والوں کی دعائیں بے نتیجہ رہتی ہیں

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ	دیکھو تعمیری نتائج پیدا کرنے والی ہر دُعا اس کے قوانین سے وابستہ ہوتی ہے
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ	جو لوگ باطل نظام سے تعمیری نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں
لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ	ان کی دُعائیں اور آرزوئیں اسی طرح بے نتیجہ رہ جاتی ہیں
اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ	جس طرح کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر چاہے کہ
لِيَبْلُغَ فَاهُ	پانی خود بخود اس کے حلق میں چلا جائے
وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ	حالانکہ اس طرح کبھی بھی پانی اس کے ہونٹوں تک نہیں پہنچ سکتا
وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ	لہٰذا جو لوگ قوانینِ خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ۱۳/۱۴	ان کی دُعائیں اور آرزوئیں کبھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتیں۔

جو لوگ قوانینِ خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں کوئی بھی ان کا رفیق و پشت پناہ نہیں ہوتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى	اللہ کا یہ اٹل قانون ہے کہ وہ ان لوگوں کا رفیق و پشت پناہ ہوتا ہے

ذِيْنَ مَنُوْا	جو اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ	اور جو لوگ اس کے قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝	ان کا رفیق و پُشت پناہ کوئی بھی نہیں ہوتا۔

۴۷/۱۱

قوانین خداوندی سے کفر کرنے والی قوم اللہ کے انعامات سے محروم ہو جاتی ہے

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ	اللہ کے قانون کے مطابق دُنیا میں
خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ	ایک قوم دوسری قوم کی جانشین بنتی جاتی ہے
فَمَنْ كَفَرَ	سو جو قوم اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے
فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ	تو اُسے اس کفر کے تباہ کن نتائج بھگتنے پڑتے ہیں
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ	اور اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ
عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا	وہ قوم انعاماتِ خداوندی سے محروم ہو جاتی ہے
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ	چنانچہ جوں جوں وہ قوم اس روش میں آگے بڑھتی جاتی ہے ۔
كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝	اس کے نقصانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

۳۵/۳۹

عروج و زوال کے سلسلہ میں اللہ کا اٹل قانون

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ	تمہارے پروردگار نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ
لَئِنْ شَكَرْتُمْ	اگر تم اپنی صلاحیتوں کو ہمارے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق صحیح نشوونما دیتے رہو گے
لَاَزِيْدَنَّكُمْ	تو جو کچھ تمہیں حاصل ہے اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ	اور اگر تم نے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہ کر کے بے قدری کی
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝	تو اس کے نتیجہ میں تمہاری زندگی شدید عذابوں میں مبتلا ہو جائے گی۔

۱۴/۷

اس وقت منکرین نظامِ خداوندی کہیں گے کاش ہم مٹی کا تودہ ہوتے

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ	ہم تمہیں آگاہ کیے دیتے ہیں کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو
عَذَابًا قَرِيْبًا	بہت جلد عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے
يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ	اس وقت انسان بے نقاب دیکھ لے گا
مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ	اپنے اعمال کے نتائج کو اپنے سامنے
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ	اور منکرینِ نظامِ خداوندی کہیں گے
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝ ۷۸/۴۰	اے کاش ہم انسان ہونے کے بجائے مٹی کا تودہ ہوتے۔

◎

۳۹ شرک

مادّہ۔ ش ر ك

اَلشِّرْكُ کے بنیادی معنی ہیں چمٹے رہنا، خلط ملط ہوجانا۔ شَارَكْتُ فُلَانًا کے معنی ہیں فلاں کا ساتھی ہو گیا اور اِشْتَرَاكَ الْاَمْرُ کے معنی ہیں گڈ مڈ ہو گیا۔ مُشَارَكَۃٌ کے معنی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ کسی کام میں شریک ہو جانا۔ نیز اس کے معنی ہیں کسی کی بہن یا بیٹی سے شادی کر کے اس کے خاندان سے رشتہ داری پیدا کرنے والا اس کی جمع شُرَكَاءُ آتی ہے۔ نیز وہ چھوٹے چھوٹے راستے جو بڑے راستے سے نکلیں اور آگے جا کر ختم ہو جائیں ان کا واحد شَرِكَۃٌ ہے

شِرْكٌ قرآنِ کریم کی خاص اصطلاح ہے۔ اس کے معنی ہیں غیر خدائی قوتوں کو اللہ کے ہمسر سمجھنا۔ جو اختیارات صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں ان کا حامل دوسروں کو بھی سمجھنا۔ انسانوں کے خود ساختہ قوانین کو اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنا۔ اللہ کے حق ملکیت میں دوسروں کو بھی شریک کرنا۔

قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ اس کائنات میں ہر شے انسان کے تابع فرمان کر دی گئی ہے۔ اور انسان سب برابر ہیں کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی دوسرے انسان سے اپنی اطاعت کرائے۔ لہٰذا اس کائنات میں انسان سے برتر کوئی اور قوت نہیں تمام اشیائے کائنات انسان سے کم تر ہیں اور انسان سب برابر ہیں۔ بس ایک اللہ کی ذات ہے جو انسان سے برتر ہے۔ لہٰذا انسان کا اللہ کے علاوہ کسی اور کو اپنے سے برتر سمجھنا خود اس کی اپنی تذلیل ہے اسی کو شرک کہتے ہیں شرک سے اللہ کے اللہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا خود انسان اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن کی رو سے شرک سب سے بڑا جرم ہے جو انسان سے اس کا صحیح مقام چھین لیتا ہے۔ مشرکین وہی ہیں جو مقامِ انسانیت سے گر جاتے ہیں اور اللہ کے علاوہ اور قوتوں کو اپنے سے برتر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

دینِ خداوندی صراط مستقیم ہے اور مختلف فرقے وہ چھوٹے چھوٹے راستے ہیں۔ جو انسان کو صراطِ مستقیم سے بہکا کر دُوسری طرف لے جاتے ہیں اور تھوڑی دُور جا کر بند ہو جاتے ہیں۔ اِس لیے قرآنِ کریم نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ فرقوں میں آخری سَند افراد ہوتے ہیں اور دین میں سَند و حجّت صرف اللہ کی کتاب ہوتی ہے' لہٰذا شرک یہ بھی ہے کہ انسان شخصیات کی یا ان کے مجسّموں (بُتوں) کی پرستش کرنے لگ جائے اور شرک یہ بھی ہے، کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اللہ کے قوانین کا درجہ دے دیا جائے اور اس طرح دین کو مذہب بنا کر مختلف فرقوں میں بانٹ دیا جائے ایسا کرنے والوں کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں لیکن درحقیقت مشرک ہوتے ہیں۔

◎

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ	اللہ وہ ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	جس کے سوا کائنات میں کسی اور کا اقتدار و اختیار نہیں
اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ	ہر نقص سے پاک بے عیب حکمراں
السَّلٰمُ	اس کی ذات مکمل ترین ہے اور وہ ہر کسی کو تکمیلِ ذات کے ساماں عطا کرتا ہے
الْمُؤْمِنُ	وہ کائنات کو تخریبی قوتوں کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے
الْمُھَیْمِنُ	اور کوئی شے اس کی نگہبانی کے دائرے سے باہر نہیں
الْعَزِیْزُ	اسے ہر قسم کا غلبہ و تسلّط حاصل ہے
الْجَبَّارُ	اور وہ ہر بگاڑ کو اپنے قوانین کی پٹیوں میں جکڑ کر درست کر دیتا ہے
الْمُتَکَبِّرُ	اس کا کوئی ہمسر نہیں عظمت و کبریائی سب اسی کے لیے ہے
سُبْحٰنَ اللّٰہِ	وہ اس سے بہت دُور اور بلند ہے کہ
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ ۵۹/۲۳	اس کے ساتھ کسی اور کی قوت و اقتدار کو بھی شریک سمجھا جائے۔

مُلکُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اس پوری کائنات پر صرف اللہ کی حکومت ہے
وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا	اسے اپنی امداد کے لیے نہ تو اولاد کی ضرورت ہے
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ	اور نہ اس کے اقتدار میں کوئی اور قوت ہی شریک ہے
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ	اس نے ہر شے کو خاص ترتیب دے کر پیدا کیا
فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○ ۲۵/۲	اور پھر اس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیئے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ	اور کہو حمد و ستائش کے لائق ہے وہ اللہ
الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا	جو نہ تو اولاد رکھتا ہے
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ	اور نہ اقتدار و اختیار میں اس کا کوئی شریک ہی ہے
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ○ ۱۷/۱۱۱	اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی ولی یا مددگار کی ضرورت ہو۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	تمہارا اللہ صرف ایک ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ ۲/۱۶۳	اس رحمان و رحیم کے سوا کوئی اور صاحب اقتدار نہیں۔

اللہ کی وحدت کا ثبوت

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ	اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا
وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ	اور نہ اس کی ہمسر کوئی اور ہستی ہی ہے
اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ	اگر یہاں ایک سے زیادہ صاحب اقتدار ہستیاں ہوتیں تو
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	سب اپنی اپنی مخلوق کو الگ کر کے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ ۲۳/۹۱	اللہ ان تصورات سے بہت بلند ہے۔

اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ — اللہ ہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا
ثُمَّ رَزَقَكُمْ — اور تمہارے لیے سامانِ زیست مہیا کر دیا
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ — اسی کے قانون کے مطابق تمہیں موت آتی ہے
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ — پھر اسی کے قانون کے مطابق تم زندہ کیے جاؤ گے
هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ — بتاؤ کہ جن ہستیوں کو تم صاحبِ اقتدار سمجھتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسی ہے
مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ — جو نظمِ کائنات سے متعلق امور میں سے کچھ بھی کر سکتی ہو؟
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى — تم اس پر غور کرو گے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اللہ اس سے بہت
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ۳۰/۴۰ — دور اور بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی کو شریک کیا جائے۔

اللہ کے سوا کوئی اور ولی نہیں وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا

لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — آسمانوں اور زمین کے سب پوشیدہ احوال اللہ ہی کو معلوم ہیں
اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ — اس کی سماعت و بصارت کمال کی ہے
مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ — اور اس کے سوا کوئی تمہارا ولی نہیں
وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ ۱۸/۲۶ — اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اللہ سے راز و نیاز کرنے کے مدعیوں سے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ — کسی انسان کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ
اَنْ يُّكَلِّمَهُ — اللہ اس سے کلام کرے
اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا — ماسوا اس کے کہ وحی کے ذریعے
اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ — یا پردے کے پیچھے سے (یہ دونوں طریق نبیوں کے لیے مخصوص ہیں)
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا — عام لوگوں کے پاس رسول بھیجا جاتا ہے
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ ○ ۴۲/۵۱ — جو اللہ کی دی ہوئی وحی ان تک پہنچاتا ہے۔

مُردوں سے مُرادیں مانگنے والے

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ	لوگ اللہ کے سوا جن قوتوں سے مُرادیں مانگتے اور مدد کے لیے پکارتے ہیں
لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا	وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے
وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ	وہ تو خود مخلوق ہیں
اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ	یہ لوگ زندہ انسانوں سے ہی نہیں بلکہ مُردوں تک سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں
وَمَا یَشْعُرُوْنَ	ان مُردوں سے جنہیں اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ
اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ	کب اُٹھائے جائیں گے
اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ○ ١٦/٢٠-٢١	دیکھو کائنات میں صرف اللہ واحد کی ہستی ایسی ہے جسے تم پر اقتدار حاصل ہے

کوئی انسان اس کا مجاز نہیں کہ دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت کرائے

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ	کسی انسان کے سپرد اللہ نے خواہ
یُّؤْتِیَهُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ	مقننہ کے امور کر رکھے ہوں
وَالْحُکْمَ	اور خواہ انتظامیہ کے
وَالنُّبُوَّۃَ	حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے منصب بلند پر فائز کیوں نہ ہو
ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ	یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں سے
کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ ○ ٣/٧٩	اپنی اطاعت کرائے۔

ربِّ واحد کی اطاعت میں نبی کو بھی شریک مت کرو

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ	اے نبیؐ کہو میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں
یُوْحٰٓی اِلَیَّ	اس فرق کے ساتھ کہ میری طرف وحی آتی ہے
اَنَّمَآ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ	تمہارے لیے صاحبِ اقتدار و اختیار صرف اللہ کی ذات واحد ہے
فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ	سو جو کوئی اپنے پروردگار کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی اُمید رکھتا ہے
فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا	اسے چاہیے کہ نظامِ عالم کو سنوارنے والے کام کرے

وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ ۱۸/۱۱۰ اور اپنے ربِّ واحد کی اطاعت میں کسی اور کی اطاعت کو شریک نہ کرے۔

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

قُلْ اِنَّ	اے نبیؐ کہو
صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ	میرے تمام فرائضِ زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طریقے
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ	میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	اللہ کے عالمگیر نظامِ ربوبیت کے لیے وقف ہے
لَا شَرِیْكَ لَهٗ	اور میں اس کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کو شریک نہیں کرتا
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ	مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ ۶/۱۶۲-۱۶۳	اور میں خود سب سے پہلے ان قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔

دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کرنیوالے اللہ کے شریک

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا	کیا لوگوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک ٹھہرا لیے ہیں
شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ	جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے رہتے ہیں
مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ	ایسی شریعتیں جن کی اللہ نے قطعاً اجازت نہیں دی ہے
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ	اگر اللہ کا قانونِ مہلت کارفرما نہ ہوتا تو ان کی غلط کاریوں
لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ	کے نتائج فوراً ان کے سامنے آ جاتے اور یوں قصہ تمام ہو جاتا
وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ ۴۲/۲۱	بہرحال ان ظالم لوگوں کے لیے آخرکار دردناک عذاب ہو گا۔

تم لوگ چند ناموں کی اطاعت کرتے ہو بغیر اللہ کی سند کے

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ	اللہ کے سوا جن کی تم اطاعت کرتے ہو
اِلَّآ اَسْمَآءً	وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ	جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ	جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اُتاری

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ	یاد رکھو حقِ حکومت صرف اللہ کے قوانین کو حاصل ہے
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ	اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف ان قوانین ہی کی جائے
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	یہی دینِ قیّم اور زندگی کا سیدھا و استوار راستہ ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۲/۴۰	لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

مکڑی کا جالا

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو
اَوْلِيَآءَ	اپنا اولیاء بنا لیا ہے
كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ	ان کی مثال مکڑی کے جالے کی سی ہے
اِتَّخَذَتْ بَيْتًا	مکڑی اس سے اپنا گھر بناتی ہے
وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ	لیکن سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۹/۴۱	کاش یہ لوگ اس کا علم رکھتے۔

مخلوق کو خالق کا شریک ٹھہرانا

اَيُشْرِكُوْنَ	یہ لوگ ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں
مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا	جو کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ	بلکہ خود تخلیق کیے گئے ہیں
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا	وہ ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے
وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ ۱۹۱-۱۹۲/۷	وہ تو اپنی مدد کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔

لکیر کے فقیر

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ	ان کے انجام کے متعلق ذرہ سا شبہ بھی دل میں پیدا نہ ہونے دو
مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ	جو اللہ کے بجائے دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں
مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا	یہ تو محض لکیر کے فقیر ہیں اور انہی کی اطاعت کرتے چلے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ	جا رہے ہیں جن کی اطاعت ان کے باپ دادا کرتے رہے تھے
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ	بہر حال ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو ان کے باپ دادا کا ہوا
غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ ۱۱/۱۰۹	ہمارا قانونِ مکافات ہر عمل کا نتیجہ بلاکم وکاست نکال دیا کرتا ہے۔

اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کیا جائے

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ	انسان نے قوانینِ خداوندی کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا
حَقَّ قَدْرِهٖ	اور سمجھا ہی نہیں کہ ان کا مقام کیا ہے
وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ	دیکھو دُنیا میں قرآنی انقلاب آ جانے کے بعد
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	یہاں انسانی معاشرہ کا نظام بھی ان قوانین کے مطابق چلنے لگے گا
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ	جن قوانین کے مطابق یہاں خارجی کائنات کا نظام چل رہا ہے
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى	اللہ اس سے بہت دُور اور بلند ہے کہ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۳۹/۶۷	اس کے قوانین کے ساتھ دوسروں کے قوانین کو شریک کیا جائے۔

اللہ کے سوا دُوسرے وَلی

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ	کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو
اَوْلِيَآءَ	اولیاء بنا لیا ہے
فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ	یاد رکھو ولی تو صرف اللہ ہے
وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى	وہی مُردوں کو زندگی عطا کرتا ہے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۴۲/۹	اور اس نے تمام چیزوں کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

اللہ کے یہاں سفارشی مقرر کرنا شرک ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی اطاعت کرتے ہیں
مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ	جو انہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان
وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ	کہتے ہیں یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے

قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ	کہو کیا تم اللہ کو اپنے متعلق ان کے ذریعے مطلع کرنا چاہتے ہو
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ	جن کی اپنی حالت یہ ہے کہ زمین و آسمان میں کسی بات کا علم نہیں رکھتے
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ۱۰/۱۸	اللہ ان سے بہت بلند ہے جنہیں تم اس کا شریک قرار دیتے ہو۔

اللہ تک وسیلہ ڈھونڈنا شرک ہے

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ	جس اللہ کے قانونِ مکافات کی ہمہ گیری اور جزرسی کا یہ عالم ہے
عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ	کہ وہ ہر فرد کے اعمال پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ	(کیا وہ اپنی مدد کے لیے ان کا محتاج ہو سکتا ہے) جنہیں یہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں
قُلْ سَمُّوْهُمْ	کہو تم ان کے علم کی تفصیلات بیان کرو تاکہ پتہ چلے کہ
اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا	روئے زمین پر کون سی بات ایسی ہے جو اللہ کے احاطہ علم سے باہر رہ گئی ہے
لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ ○ ۱۳/۳۳	اور اس کی خبر تم ان شرکاء کے ذریعے اللہ کو دینا چاہتے ہو۔

شرک کی بنیاد ظن و قیاس پر ہوتی ہے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ	لوگوں سے پوچھو کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شرکاء میں کوئی ایسا ہے
مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ	جو تمہاری رہنمائی ایک ٹھوس نتائج مرتب کرنے والے پروگرام کی طرف کر دے
قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ	ان سے کہو اس قسم کی رہنمائی صرف قانونِ خداوندی کی رو سے مل سکتی ہے
اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ	پھر بتاؤ جو قانون ایسے ٹھوس اور تعمیری نتائج مرتب کرتا ہو
اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ	وہ حق رکھتا ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے
لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى	یا وہ ہستیاں جو خود رہنمائی کے لیے دوسروں کی محتاج ہوں
فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ	تمہیں کیا ہو گیا کہ ایسے واضح حقائق کے بعد بھی غلط فیصلے کرتے ہو
وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ○ ۱۰/۳۵-۳۶	دراصل ان کی اکثریت محض ظن و گمان کے پیچھے چلتی ہے
اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا	حالانکہ ظن و قیاس حق و یقین کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

شرک و پسماندگی و اضمحلال میں تعلق

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ	ہلاکت ہے ہر اس جھوٹے کے لیے

اَثِیۡمٍ	جو انسانی معاشرہ کو پسماندگی و اضمحلال میں مبتلا کر دیتا ہے
یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتۡلٰی عَلَیۡہِ	ایسے لوگوں کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو وہ انہیں
ثُمَّ یُصِرُّ مُسۡتَکۡبِرًا	سننے کے بعد محض ضد کی بنا پر متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتے ہیں
کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا	گویا انہوں نے ان کو سنا ہی نہیں
فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ	ان کی اس روش کا نتیجہ الم انگیز تباہی ہے
وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا شَیۡـًٔا	ہمارے قوانین میں سے کچھ جب ان کے علم میں لایا جاتا ہے
اتَّخَذَهَا هُزُوًا	تو یہ اسے ہنسی مذاق سمجھ کر نظرانداز کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ	ایسے لوگ ذلت آمیز عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں
مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ	اور اپنی زندگیاں جہنم میں تبدیل کر دیتے ہیں
وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ مَّا کَسَبُوۡا شَیۡـًٔا	ان کا مال و دولت اور ان کی کمائی ان کے کسی کام نہیں آتی
وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ	اور نہ وہ ہی ان کے کسی کام آتے ہیں جنہیں اللہ کے بجائے
اَوۡلِیَآءَ ○ ۴۵/۷-۱۰	انہوں نے اولیاء بنایا ہوا ہے۔

شرک سے انسان اپنے مقام بلند سے گر جاتا ہے

حُنَفَآءَ لِلّٰہِ	دیکھو خالصتاً اللہ کے قوانین کو اپنا مرکزِ توجہ بنا لو
غَیۡرَ مُشۡرِکِیۡنَ بِهٖ	اور اس میں کسی اور کی محکومیت کو شامل نہ کرو
وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ	یاد رکھو جو کوئی اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کی حاکمیت بھی شامل کر لیتا ہے
فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ	تو وہ شرفِ انسانی کی بلندیوں سے گر جاتا ہے
فَتَخۡطَفُهُ الطَّیۡرُ	اور ایسا بے وقعت ہو جاتا ہے جیسے کوئی بھی اُچک کر لے جائے
اَوۡ تَهۡوِیۡ بِهِ الرِّیۡحُ	یا ایسا کمزور و ناتواں کہ جسے زمانہ کے تھپیڑے اُڑاتے اُڑاتے پھریں۔
فِیۡ مَکَانٍ سَحِیۡقٍ ○ ۲۲/۳۱	اور کہیں کا کہیں جا کر پھینک دیں۔

شرک میں شرفِ انسانی کی نفی ہے

لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰهًا اٰخَرَ	دیکھو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی صاحبِ اقتدار نہ ٹھہراؤ

فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا	ورنہ شرفِ انسانی سے محروم ہو کر دھتکارے ہوئے لوگوں کی طرح
مَّخْذُوْلًا ○ ۱۷/۲۲	ذلت و خواری کے ساتھ دوسروں سے پیچھے رہ جاؤ گے۔

شرک سے انسانی ذات میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ	جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا
فَقَدِ افْتَرٰۤى	تو اس نے بڑا ہی جھوٹ باندھا
اِثْمًا عَظِيْمًا ○ ۴/۴۸	اور اپنی ذات میں بہت بڑا ضعف پیدا کر لیا۔

شرک نفیٔ ذات ہے

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا	دیکھو یہ لوگ کس طرح جھٹلاتے ہیں
عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ○ ۶/۲۴	اپنی ہی ذات کو۔

شرک انسان کو جانور کی سطح پر لاتا ہے

اَرَءَيْتَ مَنِ	ان کی حالت پر غور کیا
اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ	جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے
اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا	کیا تم ایسے لوگوں کی وکالت کر سکتے ہو
اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ	کیا ان کی اکثریت کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ ہمارے دلائل و براہین پر کان دھرتے
اَوْ يَعْقِلُوْنَ	یا عقل و فکر سے کام لیتے ہیں
اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ	یہ تو محض جانوروں کی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں
بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○ ۲۵/۴۳-۴۴	بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

شرک سے سوچیں کند اور ذہنی سطح پست ہو جاتی ہے

اَفَرَءَيْتَ مَنِ	ان کی حالت پر غور کیا
اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ	جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ
وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوْتُ وَنَحْيَا
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ
وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ
اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ ۴۵ / ۲۳-۲۴

دیکھو علم کے باوجود کس طرح وہ گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں
ان کی سوچ سمجھ کی صلاحیتیں کند ہو گئی ہیں
اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے ہیں
ان حالات میں وحی خداوندی کے سوا اور کونسی طاقت ہے جو انکی رہنمائی کر سکے
کیا تم اس امر پر غور کرو گے
ان کے خیال میں زندگی بس اس دُنیا کی زندگی ہے
اسی دُنیا میں مرنے والے مر جاتے ہیں اور نئے بچے نئی زندگی لے کر پیدا ہوتے ہیں
یہ زمانے کا چکّر ہے جو یونہی چلتا رہتا ہے"
ان لوگوں کو انسان کی اصل و حقیقت کا کچھ علم نہیں ہے
بس سطحی سی معلومات ہیں جن کی بنا پر یہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

اور شرک کا مقصد

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا
لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۝ ۱۴ / ۳۰

(یہ مذہبی پیشوا) دوسری ہستیوں کو اللہ کا ہم پایہ اس لیے ٹھہراتے ہیں
تاکہ لوگوں کو اللہ کے تجویز کردہ راستے سے بہکا کر دوسری راہوں پر ڈال دیں۔

وحدتِ انسانیت اور مشرکین

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى
اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ
كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۴۲ / ۱۳

تمہارے لیے جو نظامِ حیات تجویز کیا گیا ہے
یہ وہی ہے جو نوحؑ کے لیے تجویز کیا گیا تھا
اور جو کچھ تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے
وہی کچھ ابراہیمؑ کی طرف بھی وحی کیا گیا تھا
اور یہی ہے جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا
اس تاکید کے ساتھ کہ اس نظام کو قائم کریں
اور انسانیت کو فرقوں اور گروہوں میں نہ بانٹ دیں
یہی بات ہے جو مشرکین کو سخت ناگوار گذرتی ہے۔

دین میں تفرقہ بازی اور شرک

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۝ ۳۰/۳۱-۳۲

اور دیکھو ان مشرکین میں سے نہ ہو جانا
جنہوں نے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا
اور گروہ در گروہ ہو گئے
اور جس گروہ کے پلّے جو کچھ پڑ گیا
وہ اسی میں مگن ہے۔

خوف سے شرک کا تعلق

بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ
وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ
الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ ۝ ۳/۱۵۰-۱۵۱

تمہارا حامی و مددگار اللہ ہے
اور وہی ہے بہترین مددگار
لیکن جو لوگ کفر کی روش اختیار کر لیتے ہیں
ان کے دل طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں
کیوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کچھ اور ہستیوں کو بھی اپنا آقا و مولا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

شرک کی نوعیت

وَمِنَ النَّاسِ
مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا
يُحِبُّونَهُمْ
كَحُبِّ اللَّهِ ۝ ۲/۱۶۵

اور انسانوں میں ایسے بھی ہیں
جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی اس کا ہمسر بنا دیتے ہیں
اور ان کے ساتھ بھی ویسی ہی محبت و عقیدت رکھنے لگ جاتے ہیں
جیسی محبت و عقیدت اللہ کے ساتھ رکھنی چاہیئے۔

مسجدیں اور مُشرک

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ
أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ

قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لینے والے لوگ اس قابل نہیں کہ
مساجد یعنی نظام خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی آبادی کا باعث بنیں

شٰہِدِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ	ان کا تو وجود بھی اس حقیقت کی شہادت ہے کہ
بِالۡکُفۡرِ	وہ اس نظام کے خلاف ہیں
اُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ	ان کا کیا کرایا سب ضائع چلا گیا
وَفِی النَّارِ ہُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۹/۱۷	اور ان کی زندگیاں ہمیشہ پریشانیوں کی آگ میں جلتے گذریں گی۔

مسجدیں آباد کرنے کے حقدار

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ	مساجد یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی آبادی کے حقدار وہ لوگ ہیں
مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ	جو اللہ پر اور اس کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اُخروی پر یقین رکھیں
وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ	اور نظامِ خداوندی قائم کرکے
وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں
وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی	ان کے دلوں میں قانونِ خداوندی کے علاوہ اور کسی کا ڈر نہ ہو
اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ ۹/۱۸	یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے سامنے سعادت و خوشگواری کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔

سامانِ زیست پر اللہ کے بجائے انسانوں کی ملکیت شرک ہے

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ	اے گروہِ نسلِ انسانی
اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ	اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو
الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ	اس پروردگار کے قوانین کی جس نے تمہیں بھی پیدا کیا
وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ	اور تم سے پہلے کے لوگوں کو بھی پیدا کیا تھا
لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ	بس یہی ایک طریق ہے جس سے تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو گے
الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا	اس نے تمہارے لیے زمین میں ٹھکانے کا سامان پیدا کردیا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً	اور فضا میں کرے بکھیر دیے جو باہمی کشش و جذب سے اپنی اپنی جگہ برقرار ہیں
وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	پھر ایسا انتظام کردیا کہ آسمان سے پانی برسے
فَاَخۡرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ	جس سے تمہارے لیے سامانِ رزق پیدا ہو
رِزۡقًا لَّکُمۡ	(ظاہر ہے یہ سامانِ زیست اللہ کی ملکیت ہے تمہیں صرف استعمال کی اجازت دی گئی ہے)

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا — لہٰذا ایسا نہ کرنا کہ اللہ کے بجائے انسانوں کو اس کا مالک بنا دو
وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ۲/۲۲-۲۱ — اگر تم نے ایسا کیا تو یہ جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شرک ہو گا۔

اللہ کا نام بلند کرتے چلے جاؤ

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ — ہر وقت اپنے ربّ کی صفات کو اپنے سامنے رکھو
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ — اور اپنی تمام توجہات کو دوسری طرف سے ہٹا کر
تَبْتِيْلًا — اسی ایک نقطہ پر مرکوز کر دو (انہی صفات کو معاشرہ میں عملاً نافذ کرنا مقصود ہے)
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ — تمہارے سامنے عالمگیر انقلاب نظامِ ربوبیت کا پروگرام ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — لہٰذا ہر غیر خدائی اقتدار کو ختم کر کے ایک اللہ کی حکومت قائم کر دو
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا — اس کے لیے قانونِ خداوندی پر پورا پورا بھروسہ کر کے آگے بڑھتے چلے جاؤ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ — اور مخالفین کی مخالفت سے صرفِ نظر کر کے اپنے پروگرام پر ثبات و استقامت
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ○ ۷۳/۱۰-۸ — سے جمے رہو اور اپنے دامن کو ان خاردار جھاڑیوں سے حسین انداز سے بچاتے جاؤ۔

مبالغہ آمیزی سے بچو

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ — اے اہلِ کتاب
لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ — اپنے دین کے معاملہ میں مبالغہ سے کام نہ لو
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ — اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو
اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ — یاد رکھو مسیحؑ ابنِ مریم اس کے سوا کچھ نہ تھے کہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ○ ۴/۱۷۱ — اللہ کے ایک رسول تھے۔

اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانے والے پر جنت حرام ہو جاتی ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ — بلاشبہ انہوں نے کفر کیا
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ — جنہوں نے مسیح عیسیٰؑ ابنِ مریم کو اللہ کہا
وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — حالانکہ مسیحؑ نے بنی اسرائیل کو تاکید کی تھی کہ

اُعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبَّكُمۡ	اللہ کی اطاعت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے
اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ	اور کہ اگر کسی نے اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو
فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ	اس پر جنّت حرام ہو جائے گی
وَمَاۡوٰهُ النَّارُ‌ ؕ	اور اس کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا
وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝ ۵/۷۲	اور ایسے ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

حضرت مسیحؑ کی وضاحت

وَاِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ	اللہ جب عیسیٰؑ ابنِ مریم سے پوچھے گا کہ
ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِىۡ	کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ اللہ کے ساتھ تمہیں اور
وَاُمِّىَ اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ	تمہاری ماں کو بھی خدائی کا درجہ دے دیں
قَالَ سُبۡحٰنَكَ	وہ کہے گا آپ کی ذات اس سے بہت بلند ہے
مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ	بھلا میں ایسی کوئی بات کیسے کہہ سکتا تھا
مَا لَـيۡسَ لِىۡ بِحَقٍّ‌ ؕ ۝ ۵/۱۱۶	جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔

اہلِ کتابؑ کو دعوت

قُلۡ يٰۤـاَهۡلَ الۡكِتٰبِ	کہو اے اہلِ کتاب
تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ	آؤ ایک ایسی بات کی طرف
سَوَآءٍۢ بَيۡنَـنَا وَبَيۡنَكُمۡ	جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے
اَلَّا نَـعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ	کہ اللہ کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کریں
وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـئًا	اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں
وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا	اور نہ اس کے سوا ہم ایک دوسرے میں سے کسی انسان کو ہی
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ ۝ ۳/۶۴	خدائی اختیارات کا حامل سمجھیں۔

اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنے والوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِىَ	دیکھو تم ان قوانین کا اتباع کرو

اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ	جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف وحی کیے گئے ہیں
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	یہ قوانین اس اللہ کے ہیں جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں
وَاَعْرِضْ عَنِ	اور ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرلو
الْمُشْرِکِیْنَ ۝ ۶/۱۰۶	جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو بھی شریک کر لیتے ہیں۔

بہرحال شرک کو بھی زبردستی روکنے کی اجازت نہیں

وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ	اگر اللہ لوگوں کو شرک سے زبردستی روکنا چاہتا تو
مَآاَشْرَکُوْا	کچھ مشکل نہیں تھا لیکن اللہ نے انسان کو آزادی افکار سے نوازا ہے
وَمَاجَعَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا	لہٰذا تمہیں بھی ان پر پاسبان یا داروغہ مقرر نہیں کیا گیا ہے کہ
وَمَآاَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ ۝ ۶/۱۰۷	لوگوں کو گھیر گھار کر زبردستی اس کے نظام کی طرف لاؤ۔

اللہ کو ماننے کے باوجود شرک

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ	اکثر لوگ اللہ کو مانتے تو ہیں
اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ۝ ۱۲/۱۰۶	مگر اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

شرک ظلم عظیم ہے

لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ	اللہ کے اقتدار و اختیار میں کسی اور کو شریک مت کرو۔
اِنَّ الشِّرْکَ	اللہ کے اقتدار میں کسی اور کو شریک کر لینا
لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ ۳۱/۱۳	ظلم عظیم ہے۔

جن ظالموں پر جنت حرام ہو جاتی ہے

اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ	یاد رکھو جو کوئی اللہ کی حاکمیت میں اوروں کو بھی شریک کر لیتا ہے
فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ	تو اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے
وَمَاْوٰہُ النَّارُ	اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے
وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ۵/۷۲	اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہوتا۔

۴۰ مُنافقت

مادہ: ن ف ق

نَفَق؟ اُس سُرنگ کو کہتے ہیں جس کے داخل ہونے اور نکلنے کے دونوں سرے کھلے ہوں جنگلی چُوہے کے بِل کے متعدد سُوراخوں میں سے ایک کو کہتے ہیں جس پر وہ مٹی کی باریک پپڑی بچھا کر اسے بند رکھتا ہے اور اُس وقت سَر مار کر کھول لیتا ہے جب اس کا کوئی دشمن اسے بِل کے اندر سے پکڑنے کی کوشش کرے۔

مُنَافِق؟ اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی نظام یا سوسائٹی میں داخل ہونے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ اس کے قوانین سے بچنے کا راستہ کونسا ہے۔ معاشرہ میں منافق سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

ایک تو وُہ لوگ ہیں جو دل کے پُورے جھکاؤ کیساتھ نظامِ خداوندی سے وابستہ ہو جاتے ہیں یہ مومن ہیں۔

دوسرے وُہ ہیں جو کھلے بندوں اِس نظام سے باہر رہتے ہیں اور اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں انہیں کافر کہتے ہیں۔

تیسرے وُہ ہیں جو محض اپنی مطلب براری کے لیے جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں منافع میں ان کے برابر کے شریک رہتے ہیں اور جہاں کسی مشکل کا سامنا ہوا تو یہ جماعت کا ساتھ چھوڑ کر صاف نکل گئے اور اس میں بددلی پھیلانے اور فتنہ پردازی کرنے لگ گئے یہ منافق ہیں اور بدترین خلائق اسی لیے قرآنِ کریم نے انکا مقام جہنّم کا سب سے نچلا طبقہ بتایا ہے یاد رہے کہ منافقین کا کوئی الگ گروہ نہیں ہوتا جب بھی کسی کی زبان اس کے دِل سے ہم آہنگ نہ ہو یا اس کا کردار اس کے دعوٰے کی تصدیق نہ کرے وُہ نفاق کا مرتکب ہوتا ہے۔ قرآن نے اسے "نفسیاتی مرض" قرار دیا ہے جماعت میں وسوسہ انگیزیاں کرنے والے ان میں بزدلی پھیلانے والے لوگوں کو دکھانے کی خاطر نیک کام کرنے والے امت میں تفرقہ

پیدا کرنے والے مشکل کے وقت بہانے تراشنے والے ہر وقت تنقیدیں اور اعتراض کرنے والے کچھ دے کر احسان جتانے والے، یہ اعتراض کرنے والے کہ ہماری بات کیوں نہیں مانی جاتی، ہماری مرضی کے مطابق پروگرام کیوں نہیں بنایا جاتا۔ جب اپنا فائدہ نظر آئے تو شریکِ پروگرام جب ذاتی منفعت نہ ہو تو کنارہ کش۔ یہ ہیں مختصراً وہ خصوصیات جن کے حامل منافق کہلاتے ہیں۔ جماعت پر تباہیاں آتی ہی منافقین کے ہاتھوں ہیں۔ ہماری ساری تاریخ اس کی شاہد ہے قرآنِ کریم کے اس معیار کی رو سے ہمیں اپنی حالت کا جائزہ بھی لینا چاہیے کہ ہمارا مقام کیا ہے؟

◎

زبانی زبانی ایمان کا دعویٰ

مِنَ الَّذِيْنَ — یہ وہ لوگ ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ — جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ "ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لائے"

وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۝ ۵/۴۱ — لیکن دل سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

ڈانواڈول

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ — یہ لوگ کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواڈول ہیں

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ — نہ پورے اِس طرف

وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۝ ۴/۱۴۳ — اور نہ پورے اُس طرف۔

اہلِ ایمان کو دھوکا

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — یہ لوگ جب اہلِ ایمان سے ملتے ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا — تو کہتے ہیں "ہم نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا"

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ — اور جب علیحدگی میں اپنے شیطان صفت پیشواؤں و رہنماؤں سے ملتے ہیں

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ
اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ۝ ۲/۱۴-۱۵

تو کہتے ہیں: "اصل میں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں
انہیں تو ہم بیوقوف بنا کر ان کا مذاق اُڑاتے ہیں"
حالانکہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے یہ خود اپنا مذاق اُڑا رہے ہیں۔

اللہ کو دھوکا

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ
وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ ۝ ۴/۱۴۲

یہ منافق لوگ
اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں
حالانکہ یہ اپنی روش سے خود اپنے آپ کو دھوکے میں رکھتے ہیں۔

اپنی ذات سے فریب

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ۲/۸-۹

ایسے لوگ بھی ہیں جن کا زبانی دعویٰ ہے کہ وہ
اللہ کے نظام اور اس کے قانونِ مکافات پر یقین رکھتے ہیں
لیکن درحقیقت وہ ان پر یقین نہیں رکھتے
بظاہر وہ اللہ اور مومنین کو فریب دے رہے ہوتے ہیں
لیکن درحقیقت وہ اپنی ہی ذات سے فریب کر رہے ہیں
جس کا وہ شعور نہیں رکھتے۔

مفاد پرست

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ
وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ
يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ
اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

انہیں جب نظامِ خداوندی کی طرف بلایا جاتا ہے
تاکہ ان کے معاملات کے فیصلے اس کے مطابق کیے جائیں
تو یہ گروہ اس سے کترا جاتا ہے
لیکن اس نظام سے انہیں اگر کوئی ذاتی فائدہ حاصل ہوتا نظر آئے
تو لپک کر اس کی اطاعت کے لیے آ جاتے ہیں
کیا یہ لوگ نفسیاتی مریض ہیں

اَمۡ اَرۡتَابُوۡۤا ۲۴/۵۰–۴۸

یا اس ضابطہ قوانین کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔

نفسیاتی مریض

فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ — یہ لوگ نفسیاتی مریض ہیں اور ان کے اس مرض میں

فَزَادَہُمُ اللّٰہُ مَرَضًا — اللہ کے قانون مکافات کی رُو سے اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے

وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ — اور ان کا معاشرہ بدترین پریشانیوں اور خرابیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے

بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ ۲/۱۰ — ان کی اس جھوٹی روش زندگی کے نتیجہ میں۔

یہ لوگ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا

اِذَا جَآءَکَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ — یہ منافق لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں

قَالُوۡا نَشۡہَدُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ — تو تمہارے اللہ کا رسول ہونے کا اقرار کرتے ہیں

وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُہٗ — بےشک اللہ کے رسول تو تم ہو

وَاللّٰہُ یَشۡہَدُ اِنَّ — لیکن اللہ تمہیں آگاہ کرتا ہے کہ جو کچھ یہ لوگ زبان سے کہتے ہیں

الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَکٰذِبُوۡنَ — وہ ان کے دل میں نہیں لہٰذا یہ جھوٹے ہیں

اِتَّخَذُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ جُنَّۃً — انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے لیے ڈھال بنایا ہوا ہے

فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ — اور لوگوں کو اللہ کے نظام کی طرف آنے سے روکتے ہیں

اِنَّہُمۡ سَآءَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۶۳/۱–۲ — بہت ہی بُرا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

ان کا ظاہر ہی ظاہر ہے اندر سے دیمک زدہ لکڑی کی مانند کھوکھلے ہیں

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا — ان لوگوں نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی روش اختیار کر لی ہے

فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ — اور باطل روش زندگی نے ان کے ذہن بنا کر دیئے ہیں

فَہُمۡ لَا یَفۡقَہُوۡنَ — اور ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب ہو چکی ہیں

وَاِذَا رَاَیۡتَہُمۡ تُعۡجِبُکَ اَجۡسَامُہُمۡ — ان کی ظاہرداری کو دیکھو تو حیرت میں رہ جاؤ

وَاِنۡ یَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِہِمۡ — ان کی باتیں سنو تو سنتے ہی رہو

كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ — لیکن اندر سے یہ لوگ دیمک زدہ لکڑی کی مانند کھوکھلے ہوتے ہیں

يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ ○ ۶۳/۴-۳ — منافقت نے ان کے دلوں کو کمزور اور متزلزل کر دیا ہے۔

انھوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا ہے

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ — ان لوگوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا

ثَمَنًا قَلِيْلًا — معمولی معمولی فائدوں کے عوض

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ — اور نظامِ خداوندی کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۹/۹ — بہت ہی برا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

ان کی مسجدیں

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا — یہ لوگ مسجدیں تعمیر کرتے ہیں کہ نظامِ خداوندی کو

ضِرَارًا وَّكُفْرًا — نقصان پہنچائیں اور کفر کی راہیں کشادہ کریں

وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ — اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں

وَاِرْصَادًا لِّمَنْ — اور کمین گاہیں مہیا کر دیں

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ — نظامِ خداوندی کے دشمنوں کے لیے

وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۚ — یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ ان کا مقصد نیک ہے

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ — لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۚ ○ ۹/۱۰۸-۱۰۷ — لہٰذا ہمیشہ کے لیے یاد رکھو کہ کبھی بھی ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا۔

اُن کے مُلّا و پیر

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ — یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا — تو کہتے ہیں ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے

وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ — حالانکہ یہ کفر کی حالت میں آئے تھے اور کفر کی حالت میں ہی گئے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ — جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ
عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ ۶۲-۶۳

ان کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ جرائم، سرکشی اور
حرام خوری میں سب سے تیز ہیں
کیا ہی بُرے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ کرتے چلے جاتے ہیں
اور دیکھو کہ ان کے پیر اور ملاّ بھی انہیں ان جرائم اور حرام خوری
سے نہیں روکتے۔ انہوں نے تو مذہب کو کاروبار بنا لیا ہے
کس قدر گھناؤنا ہے ان کا یہ کاروبار۔

مذہبی پیشواؤں کی منافقت اور ان کے متبعین کی جہالت

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ
وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ
اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

کیا ان مذہبی پیشواؤں کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ راہِ راست پر
آ جائیں گے حالانکہ یہ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں
جو قوانینِ خداوندی کو سُنتے اور سمجھتے ہوئے جان بوجھ کر
ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے
نظامِ خداوندی پر یقین رکھنے والوں کے سامنے تو یہ پکے مؤمن بنے رہتے ہیں
لیکن جب آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں
تمہیں احتیاط برتنی چاہیے کہ اللہ کے وہ قوانین عام لوگوں کے سامنے
نہ آنے پائیں جو ہمارے ہی خلاف استعمال ہو سکیں۔
لہٰذا ہمیں اس معاملہ میں عقل سمجھ سے کام لینا چاہیے۔
کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے
جسے یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں
ان کے متبعین وہ جہلا ہیں جو خود اللہ کے قوانین کے متعلق کچھ نہیں جانتے
محض توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
اور یہ بدانجام لوگ اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے ہیں
اور ان سے کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہیں
اس طرح اپنے لیے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں

فَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ — حیف ہے اس شریعت پر جسے یہ اس طرح وضع کرتے ہیں

وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ۞ ۲/۷۹ — اور صد حیف ہے اس کمائی پر جسے یہ اس کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔

منافق لوگ مخلص لوگوں کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اَلَّذِيۡنَ يَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِيۡنَ — منافق لوگ ان مومنین کو ریاکاری کے طعنے دیتے ہیں جو دل کی

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ فِى الصَّدَقٰتِ — پوری رضامندی سے اپنے مال قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دے دیتے ہیں

وَالَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ اِلَّا جُهۡدَهُمۡ — اور ان نادار لوگوں کا تمسخر اڑاتے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہوتا

فَيَسۡخَرُوۡنَ مِنۡهُمۡ — لیکن وہ اپنی محنت سے اس نظام کو تقویت دیتے ہیں

سَخِرَ اللّٰهُ مِنۡهُمۡ — بہرحال یہ تو خود اپنے لیے ایسے پُرعذاب حالات پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۞ ۹/۷۹ — کہ ان کی اپنی حالت مضحکہ خیز اور پُرتمسخر ہو کر رہ جائے گی۔

ان کے کثرتِ مال و اولاد پر تعجب نہ کرو

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ — منافق لوگوں کے پاس مال و دولت کی فراوانی

وَاَوۡلَادُهُمۡ — اور ان کے افرادِ خاندان کی کثرت پر تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ — اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے تم دیکھو گے کہ کس طرح

اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا — انہی کے ذریعہ سے ان کی دنیاوی زندگی پُرعذاب بنی رہتی ہے

وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۞ ۹/۸۵ — اور کس طرح ان بھنوروں میں پھنسے ہوئے کفر کی حالت میں مر جاتے ہیں۔

انہیں اگر دنیا میں اقتدار مل جائے تو ایک سرے سے دوسرے سرے تک فساد برپا کر دیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ — ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اگر

يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا — دنیاوی معاملات پر گفتگو کریں تو تمہیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیں

وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ — وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہرائیں گے

وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ — حالانکہ ان کے دل انسان دشمنی اور خصومت سے لبریز ہوتے ہیں

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ — اور انہیں جب دنیا میں حکومت و اقتدار مل جاتا ہے تو

لِيُفْسِدَ فِيهَا	ایک سرے سے دوسرے سرے تک فساد بپا کر دیتے ہیں
وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ	اور اپنے مفاد کے مقابلہ پر انہیں نہ تو انسان کے معاشی نظام کے
وَالنَّسْلَ	برباد ہونے کی پرواہ ہوتی ہے نہ عمرانی نظام کے تباہ ہونے کی۔
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۞ ۲/۲۰۴-۲۰۵	حالانکہ جس اللہ کو یہ بات بات پر گواہ بناتے ہیں وہ تو ایسے فساد کو پسند نہیں کرتا۔

انہیں اپنا دشمن سمجھو اور ان سے محتاط رہو

هُمُ الْعَدُوُّ	انہیں اپنا دشمن سمجھو
فَاحْذَرْهُمْ	اور ان سے محتاط رہو
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ	ان پر اللہ کی مار
أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۞ ۶۳/۴	انہوں نے کس قسم کی الٹی روش اختیار کر لی ہے۔

یہ اللہ کے قانونِ مکافات سے بچ نہیں سکتے

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	اے رسولؐ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارا دل دردمند
إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً	کس قدر چاہتا ہے کہ یہ لوگ اس آنے والے عذاب سے محفوظ رہ سکیں
فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ	تمہاری ہزار آرزوئیں بھی انہیں اللہ کے قانونِ مکافات سے بچا نہیں سکتیں
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	جبکہ انہوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ دیا اور اس کے دائرہ سے
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۞ ۹/۸۰	باہر نکل گئے تو اس کی سعادتوں سے کس طرح فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے اللہ کا ساتھ چھوڑ دیا تو اللہ نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ	منافق عورتیں، مرد سب ایک جیسے ہوتے ہیں
يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ	یہ لوگ غیر خدائی قوانین کو نافذ کرتے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ	اور قوانینِ خداوندی کے نفاذ کو روکتے ہیں
وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ بند رکھتے ہیں
نَسُوا اللَّهَ	انہوں نے نظامِ خداوندی کا ساتھ چھوڑ دیا تو

فَنَسِیَهُمْ ؕ — نظامِ خداوندی نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۹/۶۷ — بلاشبہ منافق لوگ دینِ خداوندی کے دائرہ سے باہر نکل گئے ہیں۔

ان سے معاشرتی تعلقات منقطع کرلو

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ — تم ان منافقین کے ساتھ معاشرتی تعلقات منقطع کر لو اور ان کی

اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ — میت کی تجہیز و تکفین میں شرکت اور اس کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار بھی مت کرو

اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ — کیوں کہ انہوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ دیا اور اس کی حدود سے باہر

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ۹/۸۴ — نکل گئے اور اسی انکار و سرکشی کی حالت میں موت سے دوچار ہوئے۔

منافقین کے بارے میں دو رائیں نہ رکھو

فَمَا لَكُمْ — تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ

فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ — منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں

وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا — حالانکہ وہ اپنی غلط روش اور بدعملی کی وجہ سے راہِ حق سے پھر چکے ہیں

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا — کیا تم ایسے لوگوں کو راہِ راست پر لا سکتے ہو

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ — جو اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے گمراہ ہو گئے ہیں

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ — یاد رکھو جو کوئی قانونِ خداوندی کی رُو سے غلط راستے پر جا پڑے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ ۴/۸۸ — اس کے لیے اور کوئی سبیل نہیں پاؤ گے بجز قوانینِ خداوندی کے اتباع کے۔

منافقین کے ساتھ رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ — ان کے تو ارادے ہیں کہ تمہیں بھی کفر کی طرف لے جائیں

كَمَا كَفَرُوْا — جیسے کہ وہ خود کفر اختیار کر چکے ہیں

فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً — تاکہ وہ اور تم دونوں ایک سطح پر آ جاؤ

فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ — لہٰذا ان لوگوں کے ساتھ ہرگز رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا — تاآنکہ وہ اپنے دعویٰ ایمان کا عملی ثبوت نہ دیں اور نظامِ خداوندی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝ ۴/۸۹ — کے لیے وہ سب کچھ چھوڑ نہ دیں جس کا چھوڑنا ضروری قرار دیا جائے۔

اگر یہ معاشرہ میں فتنہ پیدا کریں تو انہیں گرفتار کرلو

فَاِنْ تَوَلَّوْا	اگر یہ لوگ قوانینِ خداوندی سے گریز کی راہیں نکال کر
فَخُذُوْهُمْ	معاشرہ میں فتنہ پیدا کریں تو انہیں گرفتار کر لو
وَاقْتُلُوْهُمْ	اور اگر اس سلسلہ میں ان سے جنگ لڑنی پڑے تو لڑو
حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ	اور جہاں پاؤ انہیں قتل کرو
وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ	اور ان میں سے کسی کو بھی
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	اپنا دوست اور حمایتی تصوّر نہ کرو۔

۴/۸۹

ایسی بات زبان سے مت نکالو جسے تم عمل سے پورا نہیں کرتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لِمَ تَقُوْلُوْنَ	تم ایسی بات زبان سے کیوں نکالتے ہو
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ	جسے عمل سے کر کے دکھا نہیں سکتے
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	اللہ کے نزدیک یہ امر بڑا مذموم اور قابلِ گرفت ہے
اَنْ تَقُوْلُوْا	کہ ایسی باتیں کی جائیں
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝	جنہیں کر کے نہ دکھایا جائے۔

۶۱/۲-۳

منافقین آخرت میں نورِ ایمان کے لیے ترسیں گے

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ	قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اہلِ ایمان سے کہیں گے
انْظُرُوْنَا	ہم پر بھی ذرہ نظرِ کرم کرو

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ	تاکہ ہم بھی تمہاری اس روشنی سے اکتسابِ ضیا کر لیں
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ	وہ کہیں گے یہ چراغ تو عمل کے تیل سے جلتا ہے لہٰذا اس کے لیے
فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۖ	تمہیں واپس دُنیا میں جانا ہوگا تاکہ عمل کے ذریعہ سے اسے روشن کر سکو
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ	چونکہ دُنیا میں واپس جانا ممکن نہیں ہو گا
بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۖ	لہٰذا ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی
بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ	جس کے اندر کی طرف رحمتیں ہی رحمتیں ہوں گی
وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝	اور باہر کی طرف عذاب ہی عذاب ہوں گے۔

۵۷/۱۳

جہنم کے سب سے نچلے درجے میں

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي	بلاشبہ منافق لوگ
الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۝	جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں جائیں گے۔

۴/۱۴۵

◎

۱۴

قوموں کی ہلاکت

مادہ ھ ل ك

ھَلاكٌ کے بنیادی معنی ٹوٹنے اور گر پڑنے یا مرجانے کے ہیں۔ نیز عذاب، خوف اور ناداری کے بھی۔

قرآن کریم میں قوموں کی ہلاکت کا ذکر متعدد بار آیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ قدیم زمانہ میں کوئی بستی کسی طبعی حادثہ مثلاً زلزلہ یا کوہ آتش فشاں کے پھٹنے کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گئی ہو۔ لیکن عام طور پر قوموں کی ہلاکت سے مراد ان کی ذلت و رسوائی اور کمزوری و محکومی ہوتی ہے یعنی اگر کسی قوم سے سرداری و سرفرازی چھن جائے تو وہ اس کی ہلاکت ہے۔

قوموں کی ہلاکت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ کوئی قوم زوال پذیر ہو اور پھر اس کے بعد صفحۂ ہستی سے مٹ جائے اور دوسری یہ کہ زوال پذیر ہو لیکن وقفۂ مہلت کے اندر از سرِ نو قوت حاصل کر کے پھر زندہ ہو جائے اس کے زوال آمادہ ہونے اور بالکل فنا ہو جانے دونوں کے لیے ہلاکت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

کائنات کی ہر شے تغیر پذیر یا رُو بہ انحطاط ہے بجز مُستقل اقدار کے جو قوانینِ خداوندی کی رُو سے متعین ہوتی ہیں اور جن کا نتیجہ اللہ کی ربوبیتِ کبریٰ یا عالمگیر نشو و نما ہے۔

لہٰذا وہی نظریۂ زندگی وہی نظام حیات وہی قوم تغیرات اور انحطاط سے محفوظ رہ سکتی ہے جو اپنا دامن ان مستقل اقدار کے ساتھ باندھ لے جو قوم ایسا نہیں کرتی اس کا غلبہ و تسلط اور قوت و اثر آہستہ آہستہ ضائع ہوتا رہتا ہے اور ایک دن ختم ہو جاتا ہے۔

قوموں کے عروج و زوال کی بنیاد وہ نظریہ زندگی ہوتا ہے جس کے مطابق وہ زندگی بسر کرتی ہیں

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً	ایک مثبت اور متوازن نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ	جیسے ایک عمدہ اور تناور درخت
اَصْلُهَا ثَابِتٌ	جڑیں اس کی پاتال میں مضبوط
وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ	اور شاخیں فضاؤں میں بلند
تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ	ہمیشہ اللہ کے قانون کے مطابق
بِاِذْنِ رَبِّهَا	پھل دیے چلا جانے والا
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ	دیکھو اللہ کس طرح نظری حقائق کو
الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ	انسانوں کے لیے محسوس مثالوں میں بیان کر دیتا ہے
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ	تاکہ سوچ بچار سے کام لیں
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ	اور ایک ناقص نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے
كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ	جیسے ایک ناقص اور نکمّا درخت
اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	جڑیں اس کی زمین کے اوپر ہی اوپر اکھاڑ پھینکے جانے والا
مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ	استقرار و استحکام سے محروم
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اس طرح اللہ اہلِ ایمان کو ثبات و تمکن عطا کرتا ہے
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ	اپنے محکم نظامِ زندگی کے ذریعہ سے
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ	دنیاوی زندگی میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی
وَيُضِلُّ اللّٰهُ	اور ان لوگوں پر اللہ کی راہ گم ہو جاتی ہے
الظّٰلِمِيْنَ ○ ۱۴ / ۲۴-۲۷	جو معاملات کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتے۔

اللہ چاہتا ہے کہ زندہ رہنے والی قومیں بھی کھلی دلیل کے ساتھ زندہ رہیں اور ہلاک ہونے والی بھی دلیل کے ساتھ ہلاک ہوں

لِيَهْلِكَ	اللہ چاہتا ہے کہ جس نے ہلاک ہونا ہے
مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ	وہ بھی کھُلی دلیل کے ساتھ ہلاک ہو

وَّيَحْيٰى	اور جس نے زندہ رہنا ہے
مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۝ ۴۲	وہ بھی کھلی دلیل کے ساتھ زندہ رہے۔

اللہ ایسا نہیں کہ قوموں کو ظلم اور دھاندلی سے زوال کی طرف لے جائے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ	دیکھو تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ
لِيُهْلِكَ الْقُرٰى	ملکوں اور قوموں کو ہلاکت میں ڈال دے یا ان پر زوال لے آئے
بِظُلْمٍ	یونہی اندھا دھند ظلم و زیادتی سے
وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝ ۱۱۷	حالانکہ وہاں کے لوگ معاشرہ کی اصلاح کرنے اور سنوارنے والے ہوں۔

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلے

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ	انسان کے آگے اور پیچھے ایسی قوتیں متعین ہیں
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ	جو اس کے ہر عمل کو نتیجہ تک پہنچاتی ہیں
يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اور یوں انسان کا ہر عمل اللہ کے قانون کے مطابق محفوظ ہو جاتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ	دیکھو اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ	جب تک کہ وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرلے
وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا	اور جب کسی قوم پر اس کے اعمال کے نتیجہ میں مصیبت اور تباہی آتی ہے
فَلَا مَرَدَّ لَهٗ	تو پھر اسے کوئی روک نہیں سکتا
وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ ۱۱	اور نظامِ خداوندی کے سوا کہیں سے اسے مدد بھی نہیں مل سکتی۔

اور اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا	دیکھو قوموں کے درجات ان کے عمل کی رو سے متعین ہوتے ہیں
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ	اور اللہ کا قانونِ مکافات کسی کے عمل سے غافل نہیں ہوتا
وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ	اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم ہو
ذُو الرَّحْمَةِ	اللہ اپنی مہربانی سے ہر قوم کو مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے

اِنْ يَّشَاْ	اگر تم نے ان مواقع سے فائدہ نہ اُٹھایا
يُذْهِبْكُمْ	تو تمہیں زندہ قوموں کی صف سے نکال دیا جائے گا
وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ	اور تمہارا مقام کسی اور قوم کے حصّہ میں آ جائے گا
مَا يَشَآءُ ۝ ۶/۱۳۲-۱۳۴	اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق۔

قوموں کے اسبابِ زوال معلوم کرنے کے لیے تاریخ کا مُطالعہ کرو

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا	تاریخ کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ تمہارے اردگرد
مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى	کس قدر قومیں تھیں جو ہلاکت میں پڑ گئیں
وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ	ہم ان تاریخی یادداشتوں کو اس لیے بار بار دُہراتے ہیں
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ۴۶/۲۷	تاکہ یہ لوگ صحیح راستے کی طرف رجوع کریں۔

تاریخ عالم سے مجرم قوموں کا حال پوچھو

اَلَمْ	تاریخِ عالم پر غور کرو اور دیکھو کہ کیا
نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ	پہلی قوموں پر انکی غلط روش کی وجہ سے زوال نہیں آیا
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ	پھر ان کے بعد دوسری قومیں آئیں اور جب انہوں نے بھی ویسا
الْاٰخِرِيْنَ	ہی طرزِ عمل اختیار کیا تو کیا ان کا انجام بھی ویسا ہی نہیں ہُوا
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ	یہ بات کسی خاص قوم یا زمانہ تک محدود نہیں تھی
بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ ۷۷/۱۶-۱۷	مجرم قوموں کا انجام ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے۔

غلط نظامِ زندگی کے ہاتھوں ہلاکت

اَلَمْ يَرَوْا	کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ	قبل ازیں کتنی قومیں ہلاکت میں پڑ چکی ہیں
قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ	جنہیں دُنیا میں اس قدر ثروت اور سطوت حاصل تھی
مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ	جو انہیں بھی حاصل نہیں

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا	ان پر رزق کی فراوانیوں کی بارش ہوتی تھی
وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ	اور معاشی خوشحالیوں کی نہریں بہتی تھیں
فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ	لیکن وہ اپنے غلط نظامِ زندگی کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئیں
وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ	اور ان کے بعد ان کا مقام و مرتبہ
قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ ۶/۶	دوسری قوموں کے حصہ میں آ گیا۔

مفادِ عاجلہ کے پیچھے بھاگنے والی قوموں کی ہلاکت

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ	دیکھو نوحؑ کے بعد کتنی ہی قومیں تھیں جو ہمارے
مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ	قانونِ مکافات کے مطابق ہلاک ہو گئیں
وَكَفٰى بِرَبِّكَ	اور تمہارے پروردگار کا قانونِ مکافات کافی ہے
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ	اپنے بندوں کے جرائم کو انکے انجام تک پہنچانے کے لیے
خَبِیْرًاۢ بَصِیْرًا	وہ ہر بات سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے
مَنْ كَانَ یُرِیْدُ	اس سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ
الْعَاجِلَةَ	جو قومیں محض مفادِ عاجلہ کے پیچھے بھاگتی ہیں
عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا	انہیں ان کی خواہش کے مطابق عاجلانہ مفادات حاصل ہو جاتے ہیں
مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ	ہمارے قانونِ مشیّت کے مطابق
ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ	لیکن انجامِ کار ایسی قوموں کے لیے تباہی کا جہنم ہوتا ہے
یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ ۱۷/۱۸-۱۷	جس میں وہ داخل ہوتی ہیں بدحال اور دھتکاری ہوئی۔

ظالم قوموں کی ہلاکت

فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ	تاریخِ عالم کو دیکھو کہ کتنی ہی آبادیاں تھیں
اَهْلَكْنٰهَا	جنہیں ہمارے قانونِ مکافات نے گرفت میں لے کر تباہ کر دیا
وَهِیَ ظَالِمَةٌ	اس لیے کہ انہوں نے ظلم و استبداد پر کمر باندھ رکھی تھی
فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا	وہ ایسی اُجڑیں کہ انکی عمارتیں چھتوں پر اوندھی پڑی ہیں

وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ	ان کے کنویں بے کار ہو گئے
وَّقَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ	اور ان کے قلعے اور محلات کھنڈرات بن کر رہ گئے
اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ	کیا ان لوگوں نے دُنیا میں گھوم پھر کے ایسے مقامات دیکھے نہیں
فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ	تاکہ اس سے عبرت حاصل کرتے
قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ	اور ان کے دلوں میں عقل وفکر سے کام لینے کی قابلیت
اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا	اور ان کے کانوں میں بات سننے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی
فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ	حقیقت یہ ہے کہ ماتھے والی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں
وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ	بلکہ وہ قلوب اور ذہن اندھے ہو جاتے ہیں
الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ○ ۲۲/۴۶-۴۵	جو انسانی صدر میں ہیں۔

ظلم اور سرکشی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والی قومیں

وَاَنَّهٗۤ اَهۡلَكَ	اور اس کے قانونِ مکافات کے مطابق ہلاکت میں پڑے
عَادَا ۨالۡاُوۡلٰى وَثَمُوۡدَا۟	عاد اوّل اور قومِ ثمود کے لوگ
فَمَاۤ اَبۡقٰى	یہ قومیں ایسی مٹیں کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا
وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ	اور ان سے پہلے قومِ نوحؑ تباہ ہوئی
اِنَّهُمۡ كَانُوۡا هُمۡ	یہ قومیں اس لیے نیست و نابود ہوئیں کہ
اَظۡلَمَ	ظلم کرتی تھیں
وَاَطۡغٰى ○	اور قوانینِ خداوندی سے سرکش ہو گئی تھیں۔

۵۳/۵۲-۵۰

ظالمانہ روش کے ہاتھوں ہلاکت

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ	کتنی ہی قومیں ہلاکت میں پڑیں
مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	تم سے قبل
لَمَّا ظَلَمُوۡا ○ ۱۰/۱۳	اپنی ظالمانہ روش کے ہاتھوں۔

ظالمانہ رَوِش کے ہاتھوں ہلاکت

وَتِلْكَ الْقُرٰىٓ	یہ ان آبادیوں کے آثار ہیں
اَهْلَكْنٰهُمْ	جو ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے ہلاک ہوگئیں
لَمَّا ظَلَمُوْا ○ ۱۸/۵۹	اپنی ظالمانہ روش کی وجہ سے۔

ظلم ہی قوموں کی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے

وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰىٓ	ہم کسی قوم کو ہلاکت میں نہیں ڈالتے
اِلَّا وَاَهْلُهَا	بجز اس کے کہ اس کے افراد نے
ظٰلِمُوْنَ ○ ۲۸/۵۹	ظلم و استبداد پر کمر باندھ رکھی ہو۔

سرمایہ دارانہ ذہنیت اور مفاد پرستی، وجۂ زوال و ہلاکت

وَاِذَآ اَرَدْنَآ	ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے
اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً	کسی ملک و قوم پر ہلاکت یا زوال اس وقت آتا ہے
اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا	جب وہ سرمایہ دارانہ ذہنیت کی حامل اور مفاد پرست ہو جاتی ہیں
فَفَسَقُوْا فِيْهَا	اور اس طرح نظامِ خداوندی کی حُدود سے باہر نکل جاتی ہیں۔
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ	تو ہلاکت و زوال اس پر واجب ہو جاتا ہے
فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ○ ۱۷/۱۶	لہٰذا ان کی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔

جرائم میں ملوث اقوام ہلاکت میں پڑ جاتی ہیں

اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ	ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق جو قومیں ہلاک ہوئیں
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ ۴۴/۳۷	وہ جرائم میں ملوث تھیں۔

سرکشی و حُدود فراموشی ہلاکت کا سبب

وَاَهْلَكْنَا	ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے وہ قومیں ہلاک ہوئیں

لَمُسْرِفِيْنَ ۝ ۲۱/۹ جنہوں نے سرکشی اور حدود فراموشی اختیار کر رکھی تھی۔

نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانے کا نتیجہ ہلاکت

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا	ہلاکت میں وہی قومیں پڑتی ہیں
الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۴۶/۳۵	جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں۔

اگر نظامِ خداوندی سے رُوگردانی کرو گے تو اپنا مقام کھو بیٹھو گے

هٰاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ	دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	قیام و استحکام نظامِ خداوندی کےلیے اپنے اموال وقف کر دو
فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ	یاد رکھو اس سلسلہ میں جو کوئی بخل سے کام لیتا ہے
وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ	تو وہ اپنی ذات کے ساتھ ہی بخل کرتا ہے
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ	اللہ تو غنی ہے اسے اپنے لیے کچھ نہیں چاہیئے
وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	یہ سب کچھ تو تمہاری محتاجیاں دُور کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا	بہرحال اگر تم نظامِ خداوندی سے رُوگردانی کرو گے
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ	تو تمہارا یہ مقام کسی اور قوم کے حصہ میں آ جائے گا
ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝	جو تمہارے جیسی نہیں ہوگی۔

۴۷/۳۸

معاشرہ میں حسن و تناسب قائم نہ کرنے والی قومیں ہلاک ہو جاتی ہیں

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	دیکھو قیام و استحکام نظامِ خداوندی کی راہ میں اپنے اموال وقف کر دو
وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ	اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اپنے ہی ہاتھوں
اِلَى التَّهْلُكَةِ	اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لو گے
وَاَحْسِنُوْا	اس نظام کے ذریعے اپنے معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲/۱۹۵	بلاشبہ اللہ حُسن و توازن پیدا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مادی نظریۂ حیات کی بنیاد علم پر نہیں ہے

وَقَالُوْا	یہ لوگ کہتے ہیں کہ
مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا	"زندگی بس یہی ہماری دُنیا کی زندگی ہے
نَمُوْتُ وَنَحْيَا	یہیں ہمارا مرنا و جینا ہے
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ	اور گردشِ ایام کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو"
وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ	دیکھو ان کا یہ نظریہ علم پر مبنی نہیں ہے
اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ ۴۵/۲۴	یہ لوگ محض گمان و قیاس کی بنا پر ایسی باتیں کرتے ہیں۔

قوموں پر زوال بتدریج آتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	جو لوگ ہمارے قوانین کو جھٹلاتے ہیں
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	وہ آہستہ آہستہ بتدریج تباہی کے مقام تک پہنچ جاتے ہیں
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ	جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہیں ہوتا
وَاُمْلِيْ لَهُمْ	اور یہی ان کے لیے مہلت کا وقفہ ہے
اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○	بلاشبہ ہمارے قانونِ مکافات کی تدبیر بڑی محکم ہوتی ہے۔

۷ / ۱۸۲-۱۸۳

قوموں کی ہلاکت میں وقفۂ مہلت

وَمَآ اَهْلَكْنَا	ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے اس وقت تک ہلاکت
مِنْ قَرْيَةٍ	نہیں آتی کسی قوم یا علاقہ کے لوگوں پر
اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ	جب تک کہ ان کا وقفۂ مہلت پورا نہیں ہو جاتا
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا	کوئی قوم نہ اس وقفۂ مہلت سے پہلے ہلاک ہو سکتی ہے
وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○	اور نہ اس وقفہ کے بعد چھوٹ ہی سکتی ہے۔

۱۵ / ۴-۵

قوموں پر ہلاکت اس وقت آتی ہے جب اُن میں ویسی کی صلاحیت باقی نہیں رہتی

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ	قومیں مستحق قرار پا جاتی ہیں
اَهْلَكْنٰهَآ	ہمارے قانون کے مطابق ہلاکت کی
اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ ۲۱/۹۵	جب ان میں رجعت الی اللہ کی صلاحیت باقی نہیں رہتی۔

اور پھر ظالم قومیں خس و خاشاک کی طرح پامال ہو جاتی ہیں

فَجَعَلْنٰهُمْ	اور پھر ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں
غُثَآءً	خس و خاشاک کی مانند پامال کر دیا
فَبُعْدًا	اور وہ زندگی کی کامرانیوں و خوشگواریوں سے دُور ہو گئے
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۲۳/۴۱	یہ انجام ہے ظالم قوموں کا۔

۴۲ اور مسلمانوں کا زوال

قرآنِ کریم نے انسانیت کے مجرم ایک طبقہ کا ذکر اکثر مقامات پر بڑی شدّ و مد سے کیا ہے فرمایا ،

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۲۲/۳۴

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو اور وہاں کے مفاد پرست استحصالی طبقہ نے جو دوسروں کی محنت پر عیش کرتا ہے اس کے لائے ہوئے نظام کی مخالفت نہ کی ہو"۔

یہ خون آشام استحصالی طبقہ ہمیشہ سے انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں اور لوٹ کھسوٹ پیدا کرتا رہا ہے لہٰذا ایک دوسرے مقام پر قرآن حکیم نے اس طبقہ کو انسانیت کے مجرم قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ۲۵/۳۱

"ہر نبی کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ وہ لوگ ان کے دشمن ہوتے جو انسانیت کے مجرم ہیں"۔

چنانچہ انسانیت کا یہ مجرم طبقہ نزول قرآن کے وقت بھی موجود تھا۔ اس طبقہ نے پہلے تو دعوتِ قرآنی کو بذریعہ طاقت روکنے کی کوشش کی لیکن جب اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر ایک خاص منصوبے کے تحت مومنین کی صفوں میں شامل ہو گئے تاکہ جو کام وہ طاقت سے نہیں کر سکے تھے اسے مکاری سے انجام دے سکیں۔ قرآنِ کریم نے انہیں منافقین کہا ہے اور پوری تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے یہ طبقہ آستین کے سانپ کی طرح جماعت کے اندر موجود رہا اور روز بروز اپنی سازشیں تیز تر کرتا گیا۔ چنانچہ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ خلیفہ سوئم حضرت عثمانؓ اور خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کا قتل انہی دشمنانِ ازلی کی سازشوں کے نتیجہ میں ہوا۔

خلافتِ راشدہ کے بعد یہ طبقہ مزید طاقت پکڑ گیا اور آہستہ آہستہ حکومت و اقتدار میں دخیل ہوتا گیا یہاں تک کہ کچھ عرصہ بعد اقتدار مکمل طور پر اس طبقہ کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اقتدار پر مکمل قبضہ کے بعد اس طبقہ نے پہلے تو خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کیا اور پھر اللہ کے دیئے ہوئے دین کو اپنے خود ساختہ مذہب میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اس کے لیے ان کے سامنے مشکل یہ تھی کہ اللہ کی کتاب قرآن حکیم اپنی اصل حالت میں اُمّت کے پاس موجود تھی اور اللہ نے اس کی حفاظت کے ایسے محکم انتظامات کر رکھے ہیں کہ اس میں تبدیلی کرنا ان کے بس میں نہ تھا۔ لہٰذا انہوں نے اس کا توڑ یہ کیا کہ رسول کریمؐ کے قریب دو اڑھائی سو سال بعد آپؐ کے نام پر لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں خود ساختہ احادیث وضع کیں اور انہیں وحی غیر متلو اور اصلِ دین قرار دے دیا۔ اور ایک منصوبہ کے تحت امت میں جہالت

اور گمراہی پھیلانا شروع کر دی اس کے بعد قرآن حکیم کو تو غلافوں میں لپیٹ کر رکھ دیا گیا (اس کا کام صرف مُردوں کو ثواب پہنچانا رہ گیا) اور ان خود ساختہ احادیث کی بنیاد پر ایک خود ساختہ مذہب اٹھا کھڑا کیا گیا اور ہوشیاری اس سلسلہ میں یہ کی گئی کہ اس خود ساختہ مذہب کا نام اسلام ہی رہنے دیا تاکہ لوگ آسانی سے دھوکا کھا لیں اس کے ساتھ ہی دین خداوندی کے وہ زندگی بخش پروگرام صوم وصلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ وغیرہ جو دین کی اصل رُوح تھے کو چند بے رُوح رُسوم میں تبدیل کر دیا اور اُمت کو عبادت کے نام پر ان رُسوم کی ادائیگی پر لگا دیا اور خود اپنی عیش وعشرت میں مصروف ہو گئے اس طرح یہ اُمت قرآنی نظام کی برکتوں سے محروم ہو کر تباہیوں و بربادیوں سے دوچار ہو گئی۔

بہرحال اب بھی مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں، اللہ کی آغوشِ رحمت تو اب بھی کھلی ہوئی ہے کیوں کہ اس کی کتاب اپنی اصل حالت میں ہمارے پاس موجود ہے لہٰذا اگر ہم اپنا نظامِ زندگی اس کتابِ عظیم کے مطابق وضع کر لیں تو ہمارا معاشرہ پھر سے جنّت میں تبدیل ہو سکتا ہے ہمیں پھر اپنا گم شدہ مقام واپس مل سکتا ہے۔

◎

پھر ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ	تم سے قبل کتنی ہی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں
مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا	جو ظلم کی روش اختیار کیے ہوئے تھیں
وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	ان کے رسول ان کے پاس واضح قوانین لے کر آتے رہے
وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا	لیکن انہوں نے ایمان کی روش اختیار نہ کی
كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ	اور اس طرح وہ مجرم قومیں انجام کو پہنچتی رہیں
ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ	پھر ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنا دیا
فِی الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ	دُنیا میں ان کے بعد
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ ۱۰ / ۱۳-۱۴	تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

تمہارے ذمے ایک عظیم فریضہ کیا گیا تھا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ	اللہ اس طرح پیش کرتا ہے

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ	تمہارے سامنے اپنے قوانین و ضوابط
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ	تاکہ ان سے رہنمائی حاصل کر سکو
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ	ہمارا مقصد تمہیں ایسی قوم بنانا تھا
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ	جو نوعِ انسان کو نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دے
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	اور دنیا میں اللہ کے پسندیدہ قوانین کا نفاذ کرے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اور اس کے ناپسندیدہ قوانین کے نفاذ کو روکے
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پاتے ہیں
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا	دیکھو ان کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے
وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ	اور اختلافات میں مبتلا ہو گئے
مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ	بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح قوانین آ چکے تھے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ	یاد رکھو ایسے لوگوں کی زندگیاں
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ ۳/۱۰۴-۱۰۵	سخت عذاب اور پریشانیوں میں گذرتی ہیں۔

لیکن تم نے اللہ کے دیئے ہوئے دین کو کفر میں بدل ڈالا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو
كُفْرًا	کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ	اور کاروانِ ملت کو
دَارَ الْبَوَارِ	تباہیوں کے گھاٹ جا اتارا
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا	اور اسے بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ ۱۴/۲۸-۲۹	کیا برا ٹھکانہ ہے جو انہوں نے پسند کیا۔

اور ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا	جن لوگوں نے راہِ ہدایت چھوڑ کر

الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى	اس کے بدلے گمراہی خرید لی
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ	ان کی اس تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ	اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى	ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
اسْتَوْقَدَ نَارًا	تاریکی دُور کرنے کے لیے آگ روشن کی
فَلَمَّآ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ	اور جب اردگرد کا ماحول روشن ہو گیا
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ	تو ان کی شامتِ اعمال نے اسے بُجھا دیا
وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ	اور وہ پھر گھُپ اندھیروں میں ڈوب گئے
لَّا يُبْصِرُوْنَ	اور انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ	اور بہروں۔ گونگوں اور اندھوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ ۲/۱۶-۱۸	لیکن اس منبعِ نور کی طرف واپس نہیں آتے۔

اللہ تمہیں ارتقائی منازل طے کرانا چاہتا تھا لیکن تم پستیوں سے چمٹ کر رہ گئے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْٓ	لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ
اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا	جسے ہم نے اپنے قوانین دیے وہ ان پر عمل پیرا ہوئی
فَانْسَلَخَ مِنْهَا	اور پھر ان میں سے صاف نکل گئی
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ	اس پر مفاد پرستانہ جذبات نے اپنا تسلط جما لیا
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ	اور وہ راہِ راست سے بھٹک کر گمراہ ہو گئی
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا	ہم اپنے نظام کے ذریعے سے اسے ارتقائی منازل طے کرانا چاہتے تھے
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ	لیکن وہ پستیوں سے ہی چمٹ کر رہ گئی
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ	اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہو کر
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ	اس کی حالت اس کتّے کی سی ہو گئی
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ	کہ اسے اگر دوڑا کر تھکاؤ تو بھی ہانپے
اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ	اور اگر بیٹھا رہنے دو تو بھی ہانپے

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	یہ مثال ہے اس قوم کی
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	جس نے ہمارے قوانین کی اپنے عمل سے تکذیب کر دی
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ	لہٰذا یہ قصہ بیان کرو
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ ۷/۱۷۵-۱۷۶	تاکہ لوگ اس پر غور کریں۔

اور اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ	گمراہ وہ ہوتے ہیں
اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ	جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	یہ لوگ عہد اللہ کو توڑ ڈالتے ہیں
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	جو انہوں نے اس کے ساتھ مضبوطی سے باندھا تھا
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ	اور انسانیت کے ان رشتوں کو قطع کرتے ہیں
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	اور معاشرہ میں ناہمواریاں پھیلا کر فساد کی صورت پیدا کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○	یاد رکھو یہی لوگ ہیں جو خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

۲/۲۶-۲۷

اور بھلا حاملِ قرآن قوم سے اس تارکِ قرآن قوم کا کیا تعلق

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا	بھلا وہ قوم جو پہلے مُردہ تھی
فَاَحْيَيْنٰهُ	پھر ہم نے اسے اپنی کتاب کے ذریعہ سے حیاتِ نَو بخشی
وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا	اور اپنے قوانین کی قندیل عطا کی
يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ	جس کی روشنی میں اس نے اقوامِ عالم کے درمیان اپنا سفرِ زندگی طے کیا
كَمَنْ مَّثَلُهٗ	کیا اس کے برابر وہ قوم ہو سکتی ہے
فِي الظُّلُمٰتِ	جو بھٹک کر پھر تاریکیوں میں گم ہو گئی
لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ○ ۶/۱۲۳	اور اس سے نکلنا بھی نہیں چاہتی۔

نبیؐ سے ان کا رشتہ ٹوٹ گیا

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ	جن لوگوں نے دین کو فرقوں میں تقسیم کرلیا
وَکَانُوْا شِیَعًا	اور گروہ گروہ بن گئے
لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ	تمہارا ان سے کوئی رشتہ تعلق باقی نہیں رہا
اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ	ان کا معاملہ اللہ کے قانون کے سپرد ہوگیا ہے
ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ	اور وہ ان کاموں کا نتیجہ ان کے سامنے لے آئے گا
بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○ ۶/۱۵۹	جو وہ کرتے رہے۔

ان سے قطعِ تعلق کرلو لیکن قرآنی تعلیمات بہرحال ان کے سامنے پیش کرتے رہو

وَذَرِ الَّذِیْنَ	ایسے لوگوں سے قطع تعلق کرلو
اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَعِبًا وَّلَھْوًا	جنہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنالیا ہے
وَّغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہوگئے ہیں
وَذَکِّرْ بِہٖٓ	بہرحال قرآنی تعلیمات ان کے سامنے پیش کرتے رہو
اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا کَسَبَتْ ○ ۶/۷۰	کیوں کہ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے کرتوتوں کے وبال میں پھنسیں۔

ذلتوں کے مارے یہ لوگ

کَیْفَ یَھْدِی اللّٰہُ قَوْمًا	ایسی قوم کو راہِ راست کیسے نصیب ہوسکتی ہے
کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ	جس نے ایمان کے بعد پھر کفر کی روش اختیار کرلی
وَشَھِدُوْٓا اَنَّ	حالانکہ وہ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ ان کے رسولؐ نے
الرَّسُوْلَ حَقٌّ	نظامِ خداوندی کو عملی شکل دے کر اس کے واضح نتائج
وَّجَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ	دنیا کے سامنے پیش کیے اور اس کا حق ہونا ثابت کردیا تھا
وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی	سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ	ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہوسکتی

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ	ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ
أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ	اس قوم پر اللہ کی لعنت برستی رہے گی
وَالْمَلَٰٓئِكَةِ	اور کائناتی قوتوں کی برکات ان کے حصہ میں نہیں آئیں گی
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ	اور اقوامِ عالم بھی اُنہیں ذلیل و خوار سمجھ کر پھٹکارا کرتی رہیں گی
خَٰلِدِينَ فِيهَا	یہ ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ	اور کسی طرح کے زبانی جمع خرچ سے ان کے عذاب میں کمی واقع نہیں ہوگی
وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ	اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں تاخیر کی جائے گی
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنۢ	ہاں اگر یہ لوگ اس غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر پھر سے
بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا	نظامِ خداوندی کی طرف لوٹ آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں
فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ	تو انہیں پھر سے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
رَّحِيمٌ ○ ٣/٨٦-٨٩	اور اس کی طرف سے سامانِ نشوونما ملنے لگ جائے گا۔

ان کی توبہ بے کار

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا	جن لوگوں نے ایمان کے بعد
بَعْدَ إِيمَٰنِهِمْ	پھر سے کفر کی روش اختیار کر لی
ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا	اور پھر اس کافرانہ روش میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے
لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ	تو ان کا زبان سے توبہ توبہ کہتے رہنا بے کار ہے
وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّونَ ○ ٣/٩٠	یہ گمراہ کے گمراہ ہی رہتے ہیں۔

ان کی دعائیں بے نتیجہ

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ	ہر دعا، اللہ کے قانون سے وابستہ ہے
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ	جو لوگ اللہ کے قانون کے خلاف۔ دعائیں مانگتے ہیں
لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ	وہ اسی قبولیت حاصل نہیں کر سکتیں
إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ	جس طرح کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر۔ دعا مانگتا رہے کہ

لِيَبْلُغَ فَاهُ	پانی خود بخود اس کے منہ تک پہنچ جائے گا
وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ	حالانکہ اس طرح کبھی پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچنے والا نہیں
وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ	اسی طرح قوانینِ خداوندی کے خلاف عمل کرنے والے کی دعائیں
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○	بے نتیجہ بھٹکتی رہتی ہیں ۔

۱۳/۱۴

ان کی نذر نیازیں فدیے اور خیراتیں نامقبول

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	یاد رکھو جن لوگوں نے کافرانہ روش اختیار کیے رکھی
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ	اور اسی روش پر انہیں موت آگئی
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ	تو ان میں سے کوئی اگر اپنی نجات کیلئے
مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا	دنیا بھر کی دولت بھی دے دینا چاہے
وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ	تو اسے قبول نہ کیا جائے گا
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	ان کے لیے المناک عذاب ہو گا
وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○	اور وہاں اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے ۔

۳/۹۱

اور باز آفرینی کی گنجائش

پلٹ آؤ کہ نظامِ خداوندی کی آغوشِ رحمت و حفاظت تو کھلی ہے

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	میرے ان بندوں سے کہو جنہوں نے
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ پر زیادتی کر لی ہے
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ	انہیں ان کی غلط روش کے مضر اثرات سے

الذُّنُوبَ جَمِيعًا	اللہ کے نظام کا تحفظ پھر سے حاصل ہو سکتا ہے
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ	اللہ کی رحمتوں اور حفاظتوں کی آغوش تو کھلی ہے
وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ	لہٰذا پلٹ آؤ اپنے پروردگار کے نظام کی طرف
وَأَسْلِمُوا لَهُ	اور اس کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کر دو
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ	قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو کر ظہورِ نتائج کا وقت آ جائے
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ○ ۳۹/۵۴-۵۴	اور پھر تمہارے لیے تباہی اور عذاب سے بچنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔

○

کتابِ عظیم

قرآنی آیات موضوعات کی ترتیب میں

جلد دوم

مرتب:
مشتاق احمد خان

ڈسٹری بیوٹر
دوست ایسوسی ایٹس
پرنٹرز۔ پبلشرز۔ بک سیلرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: 7122981
قرآن مرکز ◎ پوسٹ بکس ۱۲۷۸ ◎ اسلام آباد